بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایلیاء

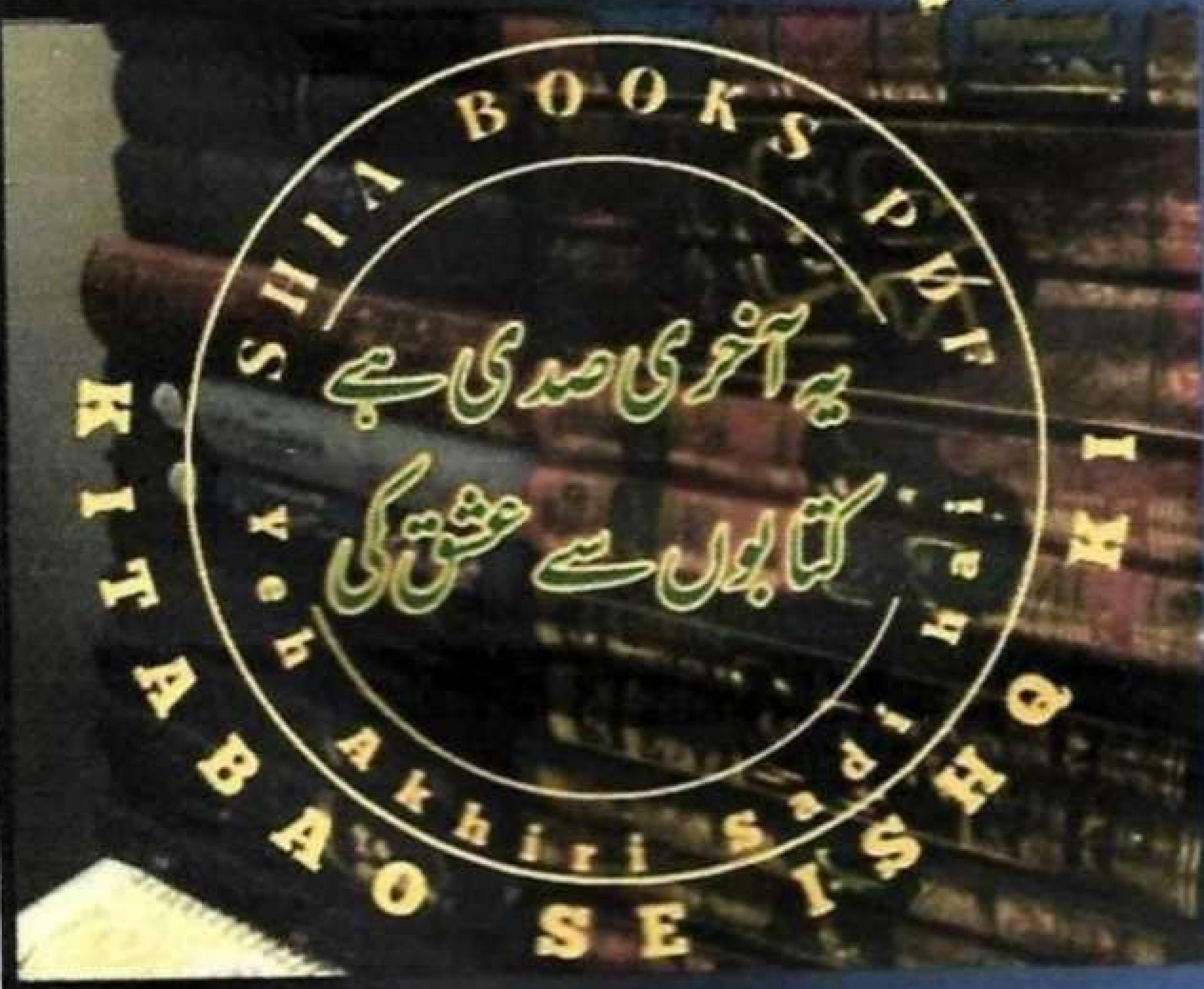

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

تفسیر القمی

مؤلف

حجۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم قمی

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید ضمیر حسن رضوی

الناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ
لاہور - پاکستان

تفسیر القمی (جلد چہارم)

مؤلف

حجۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید منیر حسین رضوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، پاکستان

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	تفسیر قمی
جلد	چہارم
مصنف	ثقۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم قمی
مترجم	مولانا محمد کاظم شہیدی
ٹیچ ایڈیٹنگ و سیٹنگ	محب علی سیال
کمپوزنگ	فضل عباس سیال (المدد گرافکس لاہور)
سال اشاعت	2020ء
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

سرٹیفکیٹ

میں نے تفسیر قمی جلد چہارم جس میں قرآن مجید کے عربی متن پر مشتمل تمام مکمل آیات اور جزوی آیات کی کتابت کو حرف بحرف بغور پڑھا ہے [illegible] صحت متن کے لحاظ سے مکمل پایا ہے [illegible] تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ہذا [illegible] (اعراب، رموز) کی اغلاط سے مبرا ہے۔

حافظ قاری عطاء اللہ
[illegible]
[illegible] رجسٹریشن نمبر 013

ملنے کا پتہ
معراج کمپنی
G-3، [illegible] اردو بازار لاہور
فون: 0321-4971214/0423-3761214

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

قارئین کرام! .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! مصباح القرآن ٹرسٹ .... عہد حاضر کی بعض عظیم ترین تفاسیر و تالیفات کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں ایک عظیم اور پروقار مرکز کی حیثیت سے امت مسلمہ کیلئے اپنی عاجزانہ خدمات انجام دے رہا ہے۔ ادارہ ہذا کی یہ شہرت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ حضرات کی تائید و اعانت کا ثمرہ ہے۔

زیر نظر تفسیری مجموعہ "تفسیر قمی" ثقۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم قمی کی سعی جمیلہ کا ثمرہ عظیم ہے۔ جس کا اردو میں ترجمہ ثقۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید میر حسین رضوی نے کیا ہے۔ مکمل عربی تفسیر کو اردو ترجمے کے ساتھ چار جلدوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

قرآن عظیم الشان کتاب ہے جو اس سے تمسک کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو اس سے منہ موڑے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ لہٰذا سب سے افضل وہ ہے جو قرآن پر عمل کرے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ (سورہ نحل-۸۹) اور ہم نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اور مسلمانوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اور پھر دوسری آیت میں فرمایا: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (سورہ نحل-۴۴) اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے وہ کچھ واضح طور پر بیان کریں جو ان کے لیے نازل ہوا ہے۔

قارئین کرام کی خدمت میں اس عظیم تفسیری مجموعہ کی سلسلہ وار قابل خدمت ہے ہمیں امید ہے کہ صاحبان علم و تحقیق حسب سابق "مصباح القرآن ٹرسٹ" کی اس کوشش کو بھی پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے اور اس گوہر نایاب سے بھرپور علمی و عملی استفادہ فرمائیں گے۔ اور ادارہ کو اپنی قیمتی تجاویز و آراء سے ضرور مستفید فرمائیں گے۔

مزید برآں آپ ہماری تمام کتب بشمول تفسیری جلد دوم "مصباح القرآن ٹرسٹ" کی ویب سائٹ کے ذریعہ گھر بیٹھے پڑھ سکتے ہیں:- "www.misbahalquraantrust.com" ------ والسلام

اراکین

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
آیت ۳۱ تا ۵۴	22
ترجمہ	25
تفسیر	27
سُوْرَۃُ فَاطِر	**33**
تلاوت کا ثواب:	33
آیت ۱ تا ۲۶	33
ترجمہ	36
تفسیر	38
آیت نمبر ۲۷ تا ۴۵	43
ترجمہ	45
تفسیر	48
سُوْرَۃُ یٰسٓ	**52**
تلاوت کا ثواب	52
آیت ۱ تا ۲۱	52
ترجمہ	53
تفسیر	55
آیت ۲۲ تا ۸۳	59
ترجمہ	62
تفسیر	66
سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت	**74**
تلاوت کا ثواب	74
آیت ۱ تا ۱۰۰	74
ترجمہ	77
تفسیر	81
قلب سلیم	86
آیت ۱۰۱ تا ۱۸۲	86
ترجمہ	89

تفسیر	92
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی---	92
مخلصین سے مراد	93
ایمان کی تعریف	93
سُوْرَۃُ صٓ	**98**
تلاوت کا ثواب:	98
آیت ۱ تا ۲۹	98
ترجمہ	100
تفسیر	102
آیت ۳۰ تا ۴۴	111
ترجمہ	111
تفسیر	112
حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ	114
آیت ۴۵ تا ۸۸	121
ترجمہ	123
تفسیر	125
سُوْرَۃُ الزُّمَر	**131**
تلاوت کا ثواب و اجر:	131
آیت ۱ تا ۳۱	131
ترجمہ	134
تفسیر	137
آیت ۳۲ تا ۶۳	143
ترجمہ	146
تفسیر	149
آیت ۶۴ تا ۷۵	152
ترجمہ	154
تفسیر	155
سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن	**160**
تلاوت کا ثواب:	160
آیت ۱ تا ۱۰	160
ترجمہ	161
تفسیر	162
آیت ۱۱ تا ۵۰	165
ترجمہ	169
تفسیر	173
آیت ۵۱ تا ۸۵	177
ترجمہ	180
تفسیر	183

سُورَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ	187
تلاوت کا ثواب:	187
آیت ۱ تا ۲۵	187
ترجمہ	189
تفسیر	192
آیت ۲۶ تا ۵۴	198
ترجمہ	201
تفسیر	204
پارہ نمبر 25	207
سُورَۃُ الشُّورٰی	208
تلاوت کا ثواب:	208
آیت ۱ تا ۲۱	208
ترجمہ	211
تفسیر	213
آیت ۲۲ تا ۵۳	223
ترجمہ	226
تفسیر	229
سُورَۃُ الزُّخْرُف	238
تلاوت کا ثواب:	238
آیت ۱ تا ۳۵	238
ترجمہ	241
تفسیر	244
آیت ۳۶ تا ۸۹	251
ترجمہ	254
تفسیر	256
سُورَۃُ الدُّخَان	265
تلاوت کا ثواب	265
آیت ۱ تا ۲۹	265
ترجمہ	266
تفسیر	268
امام حسین علیہ السلام پر زمین و آسمان...	270
آیت ۳۰ تا ۵۹	271
ترجمہ	272
تفسیر	273
سُورَۃُ الْجَاثِیَۃ	276
تلاوت کا ثواب	276
آیت ۱ تا ۲۱	276
ترجمہ	278

تفسیر	279
آیت ۲۲ تا ۳۷	282
ترجمہ	283
تفسیر	285
پارہ نمبر 26	288
سُورَۃُ الْاَحْقَاف	288
تلاوت کا ثواب:	288
آیت ۱ تا ۲۰	288
ترجمہ	291
تفسیر	293
آیت ۲۱ تا ۳۵	297
ترجمہ	299
تفسیر	301
شان نزول:	303
سُورَۃُ مُحَمَّد	305
تلاوت کا ثواب	305
آیت ۱ تا ۱۹	305
ترجمہ	307
تفسیر	309
قیامت کی علامات	315
آیت ۲۰ تا ۳۸	318
ترجمہ	319
تفسیر	321
سُورَۃُ الْفَتْح	326
تلاوت کا ثواب	326
آیت ۱ تا ۲۹	326
ترجمہ	330
تفسیر	333
شان نزول	334
سُورَۃُ الْحُجُرَات	345
تلاوت کا ثواب:	345
آیت ۱ تا ۱۰	345
ترجمہ	346
تفسیر	347
آیت ۱۱ تا ۱۸	353
ترجمہ	354
تفسیر	355
سُورَۃُ قٓ	358

تلاوت کا ثواب	358
آیت ۱ تا ۲۲	358
ترجمہ	359
تفسیر	361
آیت ۲۲ تا ۳۵	363
ترجمہ	365
تفسیر	366
سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت	372
تلاوت کا ثواب	372
آیت ۱ تا ۳۰	372
ترجمہ	373
تفسیر	374
پارہ نمبر 27	379
آیت ۳۱ تا ۶۰	379
ترجمہ	380
تفسیر	381
سُوْرَۃُ الطُّوْرِ	384
تلاوت کا ثواب	384
آیت ۱ تا ۲۸	384
ترجمہ	385
تفسیر	386
آیت ۲۹ تا ۴۹	388
ترجمہ	390
تفسیر	391
سُوْرَۃُ النَّجْمِ	393
تلاوت کا ثواب	393
آیت ۱ تا ۲۵	393
ترجمہ	394
تفسیر	395
علی علیہ السلام سات مقامات پر:	398
پہلا مقام:	398
دوسرا مقام:	398
تیسرا مقام:	398
چوتھا مقام:	399
پانچواں مقام:	399
چھٹا مقام:	399
ساتواں مقام:	399
رسول خدا کا فاطمہ کے سامنے علی کے فضائل	

بیان کرنا	399
آیت ۲۶ تا ۶۲	403
ترجمہ	404
تفسیر	406
سُوْرَۃُ الْقَمَرِ	409
تلاوت کا ثواب:	409
آیت ۱ تا ۲۲	409
ترجمہ	410
تفسیر	411
آیت ۲۳ تا ۵۵	414
ترجمہ	415
تفسیر	417
سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ	419
تلاوت کا ثواب:	419
آیت نمبر ۱ تا ۲۵	419
ترجمہ	420
تفسیر	421
آیت نمبر ۲۶ تا ۳۵	424
ترجمہ	425
تفسیر	426
آیت نمبر ۳۶ تا ۷۸	428
ترجمہ	429
تفسیر	430
سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ	432
تلاوت کا ثواب:۔	432
آیت نمبر ۱ تا ۳۰	432
ترجمہ	433
تفسیر	434
آیت نمبر ۳۱ تا ۹۶	438
ترجمہ	440
تفسیر	442
سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ	445
تلاوت کا ثواب:۔	445
آیت نمبر ۱ تا ۱۶	445
ترجمہ	447
تفسیر	449
آیت نمبر ۱۷ تا ۲۹	451
ترجمہ	453

تفسیر 455

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ 458

تلاوت کا ثواب:۔ 458
آیت نمبر ۱ تا ۱۱ 458
ترجمہ 460
تفسیر 462
شان نزول:۔ 462
شان نزول:۔ 466
آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲ 467
ترجمہ 468
تفسیر 469

سُوْرَةُ الْحَشْرِ 473

تلاوت کا ثواب:۔ 473
آیت نمبر ۱ تا ۲۰ 473
ترجمہ 476
تفسیر 478
شان نزول:۔ 478
آیت نمبر ۲۱ تا ۲۴ 481
ترجمہ 481
تفسیر 482

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ 484

تلاوت کا ثواب: 484
آیت نمبر ۱ تا ۶ 484
ترجمہ 485
تفسیر 486
شان نزول: 487
آیت نمبر ۷ تا ۱۳ 488
ترجمہ 490
تفسیر 491

سُوْرَةُ الصَّفِّ 495

تلاوت کا ثواب: 495
آیت نمبر ۱ تا ۷ 495
ترجمہ 496
تفسیر 497
آیت نمبر ۸ تا ۱۴ 498
ترجمہ 499
تفسیر 500

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ 501

تلاوت کا ثواب:۔ 501
آیت نمبر ۱ تا ۶ 501
ترجمہ 502
تفسیر 503
آیت نمبر ۷ تا ۱۱ 504
ترجمہ 504
تفسیر 505

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ 508

تلاوت کا ثواب:۔ 508
آیت نمبر ۱ تا ۶ 508
ترجمہ 509
تفسیر 510
آیت نمبر ۷ تا ۱۱ 512
ترجمہ 513
تفسیر 513

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ 515

تلاوت کا ثواب:۔ 515
آیت نمبر ۱ تا ۱۰ 515
ترجمہ 516
تفسیر 517
آیت نمبر ۱۱ تا ۱۸ 519
ترجمہ 519
تفسیر 520

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ 522

تلاوت کا ثواب:۔ 522
آیت نمبر ۱ تا ۷ 522
ترجمہ 523
تفسیر 525
آیت نمبر ۸ تا ۱۲ 528
ترجمہ 528
تفسیر 529

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ 530

تلاوت کا ثواب:۔ 530
آیت نمبر ۱ تا ۷ 530
ترجمہ 531
تفسیر 532
شان نزول:۔ 532
آیت نمبر ۸ تا ۱۲ 534

ترجمہ 535
تفسیر 536

سُوْرَةُ الْمُلْكِ 539
تلاوت کا ثواب:۔ 539
آیت نمبر ۱ تا ۱۴ 539
ترجمہ 540
تفسیر 541
آیت نمبر ۱۵ تا ۳۰ 543
ترجمہ 544
تفسیر 545

سُوْرَةُ الْقَلَمِ 547
تلاوت کا ثواب:۔ 547
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 547
ترجمہ 548
تفسیر 548
آیت نمبر ۱۸ تا ۳۴ 551
ترجمہ 552
تفسیر 552
آیت نمبر ۳۵ تا ۵۲ 555
ترجمہ 556
تفسیر 557

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ 560
تلاوت کا اجر و ثواب: 560
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 560
ترجمہ 561
تفسیر 562
آیت نمبر ۱۸ تا ۳۷ 563
ترجمہ 564
تفسیر 564
آیت نمبر ۳۸ تا ۵۲ 566
ترجمہ 566
تفسیر 567

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ 568
تلاوت کا ثواب: 568

سُوْرَةُ نُوْحٍ 576
تلاوت کا ثواب: 576

سُوْرَةُ الْجِنِّ 583
تلاوت کا ثواب: 583

آیت نمبر ۲۰ تا ۲۸ 588
ترجمہ 588
تفسیر 589

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ 594
تلاوت کا ثواب:۔ 594
آیت نمبر ۱ تا ۱۰ 594
ترجمہ 595
تفسیر 595
آیت نمبر ۱۱ تا ۲۰ 596
ترجمہ 597
تفسیر 598

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ 600
تلاوت کا ثواب:۔ 600
آیت نمبر ۱ تا ۳۰ 600
ترجمہ 601
تفسیر 602
آیت نمبر ۳۱ تا ۵۶ 604
ترجمہ 605
تفسیر 606

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ 610
تلاوت کا ثواب: 610
آیت نمبر ۱ تا ۱۹ 610
ترجمہ 611
تفسیر 612
آیت نمبر ۲۰ تا ۴۰ 613
ترجمہ 614
تفسیر 614

سُوْرَةُ الدَّهْرِ 617
تلاوت کا ثواب:۔ 617
آیت نمبر ۱ تا ۱۵ 617
ترجمہ 618
تفسیر 619
آیت نمبر ۱۶ تا ۳۱ 621
ترجمہ 622
تفسیر 623

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ 625
تلاوت کا ثواب: 625
آیت نمبر ۱ تا ۲۶ 625

ترجمہ 626
تفسیر 627
آیت نمبر ۲۷،۵۰ 628
ترجمہ 629
تفسیر 630

سُوْرَۃُ النَّبَا 631

تلاوت کا ثواب: 631
آیت نمبر ۱ تا ۳۰ 631
ترجمہ 632
تفسیر 633
آیت نمبر ۳۱ تا ۴۰ 635
ترجمہ 635
تفسیر 636

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت 637

تلاوت کا ثواب: 637
آیت نمبر ۱ تا ۲۶ 637
ترجمہ 638
تفسیر 639
آیت نمبر ۲۷ تا ۴۶ 641
ترجمہ 641
تفسیر 642

سُوْرَۃُ عَبَسَ 644

تلاوت کا ثواب: 644
آیت نمبر ۱ تا ۲۰ 644
ترجمہ 645
تفسیر 645
آیت نمبر ۲۱ تا ۴۲ 648
ترجمہ 648
تفسیر 649

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر 652

تلاوت کا ثواب: 652
آیت نمبر ۱ تا ۱۴ 652
ترجمہ 653
تفسیر 653
آیت نمبر ۱۵ تا ۲۹ 655
ترجمہ 655
تفسیر 656

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار 659

تلاوت کا ثواب: 659
آیت نمبر ۱ تا ۱۹ 659
ترجمہ 660
تفسیر 660

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن 663

تلاوت کا ثواب: 663
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 663
ترجمہ 664
تفسیر 664
آیت نمبر ۱۸ تا ۳۶ 666
ترجمہ 667
تفسیر 668

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق 670

تلاوت کا ثواب: 670
آیت نمبر ۱ تا ۱۵ 670
ترجمہ 671
تفسیر 671
آیت نمبر ۱۶ تا ۲۵ 672
ترجمہ 672
تفسیر 673

سُوْرَۃُ الْبُرُوْج 675

تلاوت کا ثواب: 675
آیت نمبر ۱ تا ۱۱ 675
ترجمہ 676
تفسیر 676
آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲ 678
ترجمہ 678
تفسیر 679

سُوْرَۃُ الطَّارِق 680

تلاوت کا ثواب: 680
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 680
ترجمہ 681
تفسیر 681

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی 683

تلاوت کا ثواب 683
آیت ۱ تا ۱۹ 683
ترجمہ 684
تفسیر 684

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ	687
تلاوت کا ثواب	687
آیت ۱ تا ۱۶	687
ترجمہ	688
تفسیر	688
آیت ۱۷ تا ۲۶	689
ترجمہ	690
تفسیر	690
سُوْرَةُ الْفَجْرِ	692
تلاوت کا ثواب:	692
آیت ۱ تا ۱۵	692
ترجمہ	693
تفسیر	693
آیت ۱۶ تا ۳۰	694
ترجمہ	695
تفسیر	695
سُوْرَةُ الْبَلَدِ	698
تلاوت کا ثواب:	698
آیت ۱ تا ۱۰	698
ترجمہ	698
تفسیر	699
آیت ۱۱ تا ۲۰	700
ترجمہ	700
تفسیر	700
سُوْرَةُ الشَّمْسِ	703
تلاوت کا ثواب:	703
آیت ۱ تا ۱۵	703
ترجمہ	704
تفسیر	704
سُوْرَةُ الَّيْلِ	706
تلاوت کا ثواب:	706
آیت ۱ تا ۲۱	706
ترجمہ	707
تفسیر	707
سُوْرَةُ الضُّحٰى	710
تلاوت کا ثوب:	710
آیت ۱ تا ۱۱	710
ترجمہ	710

تفسیر	711
سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ	713
تلاوت کا ثواب:	713
آیت ۱ تا ۸	713
ترجمہ	713
تفسیر	714
سُوْرَةُ التِّيْنِ	715
آیت ۱ تا ۸	715
ترجمہ	715
تفسیر	716
سُوْرَةُ الْعَلَقِ	717
تلاوت کا ثواب:	717
آیت ۱ تا ۱۹	717
ترجمہ	718
تفسیر	718
سُوْرَةُ الْقَدْرِ	721
تلاوت کا ثواب:	721
آیت ۱ تا ۵	721
ترجمہ	721
تفسیر	722
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	723
تلاوت کا ثواب:	723
آیت ۱ تا ۸	723
ترجمہ	724
تفسیر	724
سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	726
تلاوت کا ثواب:	726
آیت ۱ تا ۸	726
ترجمہ	726
تفسیر	727
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	728
تلاوت کا ثواب:	728
آیت ۱ تا ۱۱	728
ترجمہ	729
تفسیر	729
شان نزول	729
غزوہ ذات السلاسل:	729
سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	735

تلاوت کا ثواب: 735
آیت ۱ تا ۱۱ 735
ترجمہ 736
تفسیر 736

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ 738
تلاوت کا ثواب: 738
آیت ۱ تا ۸ 738
ترجمہ 738
تفسیر 739

سُوْرَةُ الْعَصْرِ 740
تلاوت کا ثواب: 740
آیت ۱ تا ۳ 740
ترجمہ 740
تفسیر 741

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ 742
تلاوت کا ثواب: 742
آیت ۱ تا ۹ 742
ترجمہ 742
تفسیر 743

سُوْرَةُ الْفِيلِ 744
تلاوت کا ثواب: 744
آیت ۱ تا ۵ 744
ترجمہ 744
تفسیر 745

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ 746
تلاوت کا ثواب: 746
آیت ۱ تا ۴ 746
ترجمہ 746
تفسیر 747

سُوْرَةُ الْمَاعُونِ 748
تلاوت کا ثواب: 748
آیت ۱ تا ۷ 748
ترجمہ 748
تفسیر 749

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ 750
تلاوت کا ثواب: 750
آیت ۱ تا ۳ 750
ترجمہ 750

تفسیر 750

سُوْرَةُ الْكَافِرُونَ 752
تلاوت کا ثواب: 752
آیت ۱ تا ۶ 752
ترجمہ 752
تفسیر 753

سُوْرَةُ النَّصْرِ 755
تلاوت کا ثواب: 755
آیت ۱ تا ۳ 755
ترجمہ 755
تفسیر 756

سُوْرَةُ اللَّهَبِ 757
تلاوت کا ثواب: 757
آیت ۱ تا ۵ 757
ترجمہ 757
تفسیر 758

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ 759
تلاوت کا ثواب: 759
آیت ۱ تا ۴ 759
ترجمہ 759
شان نزول 759

سُوْرَةُ الْفَلَقِ 761
تلاوت کا ثواب: 761
آیت ۱ تا ۵ 761
ترجمہ 761
تفسیر 762

سُوْرَةُ النَّاسِ 763
تلاوت کا ثواب: 763
آیت ۱ تا ۶ 763
ترجمہ 763
تفسیر 764

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گزشتہ سے پیوستہ:

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے معاویہ بن عمار سے اور ابو العباس المکبر سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین کی [illegible] کا غلام [illegible] امام ابو جعفر محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کا نام ابو ایمن تھا اس نے عرض کیا اے ابو جعفر تم لوگوں نے [illegible] شفاعت محمد کی کیا رٹ لگا رکھی ہے اور اس کے ذریعے کب تک لوگوں کو دھوکا دیتے رہو گے؟

امام ابو جعفر اس کے اس قول کی وجہ سے غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو گئی۔ اور آپ نے فرمایا اے ابو ایمن کیا ہو گیا ہے اگر اپنی شرم گاہ اور شکم کی حرام سے حفاظت تو نے کر لی ہے تب بھی خدا کی قسم قیامت کے دن [illegible] زیادہ محتاج ہوگی کہ آپ کو رسول خدا کی شفاعت کی ضرورت ہوگی۔ جان لو اولین و آخرین میں سے ہر ایک [illegible] محمد ﷺ کی شفاعت کا محتاج ہوگا۔

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا کہ قیامت کے دن رسول خدا ﷺ اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور ہم اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے اور ہمارے شیعہ اپنے خاندان والوں کی شفاعت کریں گے۔ اس کے بعد فرمایا۔ ایک مومن قبیلہ [illegible] کے افراد کے برابر افراد کی شفاعت کر سکے گا۔ یہاں تک کہ ایک مومن دنیا میں اپنی خدمت کرنے والوں کی بھی شفاعت کرے گا۔ اور خدا کی بارگاہ میں عرض کرے گا۔ اے خدایا یہ وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں مجھے پانی پلایا ہے سردی اور گرمی [illegible] میں اس کی شفاعت کرتا ہوں تو خدا اس کے حق مومن کی شفاعت کو قبول کرے گا۔

حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَقَّ ۚ وَهُوَ الۡعَلِیُّ الۡكَبِیۡرُ ۝ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے ہیبت دور کر دی جائے گی تو پوچھیں گے کہ تمہارے خدا نے کیا کہا ہے تو جواب دیں گے کہ جو کچھ کہا وہ حق کہا ہے اور وہ بلند و بالا اور بزرگ و برتر ہے۔

علامہ فرماتے ہیں آسمان والوں نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے بعد بعثت رسول خدا تک وحی کو نہیں سنا تھا۔ اور آسمانوں سے وحی کا نزول بھی نہیں ہوا تھا۔ تو جب حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے اور حضرت جبرائیلؑ آپ کی طرف وحی لے کر آئے تو ایک طویل عرصہ کے بعد زمین کی طرف وحی نازل ہوئی۔ تو وحی کی آواز اہل آسمان کو یوں محسوس ہوئی جیسے کہ ایک پتھر پر [illegible] مارا گیا ہو۔ تو جب یہ آواز آسمان والوں کو سنائی دی تو سب پریشان ہو گئے اور سب کے دلوں میں خوف طاری ہو گیا اور جب حضرت جبرائیل وحی لینے کے بعد زمین کی طرف آنے لگے تو جہاں سے بھی گزرتے تو فرشتے آپ سے کہتے کہ آپ کے پروردگار نے کیا فرمایا ہے۔ اور ایک دوسرے سے بھی کہتے کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے تو جبرائیلؑ نے فرمایا تمہارے پروردگار نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اور وہ بزرگ و برتر ہے۔ قُلۡ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفۡتَحُ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ

وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ آپ کہہ دیں کہ ایک دن خدا ہم سب کو جمع کرے گا اور پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور بہترین فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

يَفْتَحُ بَيْنَنَا سے مراد ہے کہ وہ ہمارے درمیان (قضاوت) فیصلہ کرے گا اور فتاح علیم سے مراد ہے کہ وہ ایسا قاضی وحاکم ہے جو جاننے والا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ۔

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے مبعوث فرمایا۔ عبداللہ بن بکیر ارجانی سے منقول ہے کہ ایک دن امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا: یہ بتاؤ کیا خدا کی نبوت و رسالت تمام انسانوں کے لیے نہیں تھی؟ اور کیا یہ سچ ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت تمام انسانوں کے لیے تھی جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ اس آیت مجیدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت تمام اہل مشرق اور اہل مغرب کے لیے تھی۔ آپ ﷺ تمام انسانوں اور جنات کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے۔ لیکن یہ بھی بظاہر ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ساری زندگی مکہ و مدینہ میں بسر ہوئی۔ آپ ﷺ ان شہروں سے باہر گئے نہیں تھے۔ پھر اس کے باوجود آپ ﷺ پوری روئے زمین کے لیے مبعوث ہوئے تھے تو کیسے تھے؟

عبداللہ بن بکیر نے جب یہ سنا تو عرض کیا۔ مولا میرے پاس اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں ہے آپ علیہ السلام ہی اس کا جواب دیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا: عبداللہ سبحانہ نے جبرائیل کو حکم دیا تھا کہ وہ ساری زمین اکٹھی کر کے زمین کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ جبرئیل نے ساری زمین کو اکٹھا کر کے آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا۔ آپ نے اہل مشرق و مغرب کو خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی دعوت دی تھی اور لطف یہ ہے کہ آنحضرت نے تمام اقوام کو ان کی زبان میں دعوت دی تھی۔ دنیا کی تمام اقوام سے آپ ﷺ نے براہ راست خطاب کیا تھا۔

آیت ۳۱ تا ۵۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِــعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضِۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ

اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا
اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا
رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ
يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ
مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا
وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ
اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۡ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ
اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ
لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ

أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا
وَلَا ضَرًّا ۚ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا
تُكَذِّبُونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ
يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ
مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۚ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ
مُّبِينٌ ۝ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ
قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا
آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم
بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا
بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ ۝ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ
الْغُيُوبِ ۝ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ قُلْ إِن
ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ
سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ
قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝
وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ
إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝

ترجمہ

اور کفار یہ کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلے والی کتابوں پر تو کاش آپ دیکھتے جب ان ظالموں کو پروردگار کے حضور کھڑا کیا جائے گا اور ہر ایک بات کو دوسرے کی طرف پلٹائے گا اور جن لوگوں کو کمزور سمجھ لیا گیا ہے وہ اونچے بن جانے والوں سے کہیں گے کہ اگر تم درمیان میں نہ آگئے ہوتے تو ہم صاحب ایمان ہو گئے ہوتے (۳۱) تو بڑے لوگ کمزور لوگوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تمہیں ہدایت کے آنے کے بعد اس کے قبول کرنے سے روکا تھا ہرگز نہیں تم خود مجرم تھے (۳۲) اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ یہ تمہاری دن رات کی مکاری کا اثر ہے جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ خدا کا انکار کریں اور اس کے لئے مثل قرار دیں اور عذاب دیکھنے کے بعد لوگ اپنے دل ہی دل میں شرمندہ بھی ہوں گے اور ہم کفر اختیار کرنے والوں کی گردن میں طوق بھی ڈال دیں گے کیا ان کو اس کے علاوہ کوئی بدلہ دیا جائے گا جو اعمال یہ کرتے رہے ہیں (۳۳) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے بڑے لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم تمہارے پیغام کا انکار کرنے والے ہیں (۳۴) اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہم اموال اور اولاد کے اعتبار سے تم سے بہتر ہیں اور ہم پر عذاب ہونے والا نہیں ہے (۳۵) آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جس کے رزق میں چاہتا ہے کمی یا زیادتی کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں (۳۶) اور تمہارے اموال اور اولاد میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تمہیں ہماری بارگاہ میں قریب بنا سکے علاوہ ان کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ان کے لئے ان کے اعمال کا

دوہرا بدلہ دیا جائے اور وہ جھروکوں میں امن وامان کے ساتھ بیٹھے ہوں گے (۳۷) اور جو لوگ
ہماری نشانیوں کے مقابلہ میں دوڑ دھوپ کررہے ہیں وہ جہنم کے عذاب میں جھونک دیئے جائیں
گے (۳۸) بیشک ہمارا پروردگار اپنے بندوں میں جس کے رزق میں چاہتا ہے وسعت پیدا کرتا ہے
اور جس کے رزق میں چاہتا ہے تنگی پیدا کرتا ہے اور جو کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ
بہرحال عطا کرے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے (۳۹) اور جس دن خدا سب کو جمع کرے گا
اور پھر ملائکہ سے کہے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے (۴۰) تو وہ عرض کریں گے کہ تو
پاک و بے نیاز اور ہمارا اولی ہے یہ ہمارے کچھ نہیں ہیں اور یہ جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان
کی اکثریت ان ہی پر ایمان رکھتی تھی (۴۱) پھر آج کوئی کسی کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوگا اور
ہم ظلم کرنے والوں سے کہیں گے کہ اس جہنم کے عذاب کا مزہ چکھو جس کی تکذیب کیا کرتے تھے
(۴۲) اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ شخص
صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ان سب سے روک دے جن کی تمہارے آباؤ اجداد پرستش کیا کرتے
تھے اور یہ صرف ایک گھڑی ہوئی داستان ہے اور کفار تو جب بھی ان کے سامنے حق آتا ہے یہی کہتے
ہیں کہ یہ ایک کھلا ہوا جادو ہے (۴۳) اور ہم نے انہیں ایسی کتابیں نہیں عطا کی ہیں جنہیں یہ پڑھتے
ہوں اور نہ ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا بھیجا ہے (۴۴) اور ان کے پہلے والوں نے
بھی انبیاء کی تکذیب کی ہے حالانکہ ان کے پاس اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جتنا ہم نے ان
لوگوں کو عطا کیا تھا مگر انہوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تو تم نے دیکھا کہ ہمارا عذاب کتنا بھیانک
تھا (۴۵) پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے
ایک ایک دو دو کرکے اٹھو اور پھر یہ غور کرو کہ تمہارے ساتھی میں کسی طرح کا جنون نہیں ہے۔ وہ
صرف آنے والے شدید عذاب کے پیش آنے سے پہلے تمہارا ڈرانے والا ہے (۴۶) کہہ دیجئے کہ
میں جو اجر مانگ رہا ہوں وہ بھی تمہارے ہی لئے ہے میرا حقیقی اجر پروردگار کے ذمہ ہے اور وہ ہر
شے کا گواہ ہے (۴۷) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار حق کو برابر دل میں اتارتا رہتا ہے اور وہ بڑا غیب

کا جاننے والا ہے (۴۸) آپ کہہ دیجئے کہ حق آگیا ہے اور باطل نہ کچھ ایجاد کرسکتا ہے اور نہ
دوبارہ پلٹا سکتا ہے (۴۹) کہہ دیجئے کہ میں گمراہ ہوں گا تو اس کا اثر میرے ہی اوپر ہوگا اور اگر
ہدایت حاصل کرلوں گا تو یہ میرے رب کی وحی کا نتیجہ ہوگا وہ سب کی سننے والا اور سب سے قریب تر
ہے (۵۰) اور کاش آپ دیکھتے کہ یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور بچ نہ سکیں گے اور بہت قریب
سے پکڑ لئے جائیں گے (۵۱) اور وہ کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ اتنی دور دراز جگہ سے
ایمان تک دسترس کہاں ممکن ہے (۵۲) اور یہ پہلے انکار کرچکے ہیں اور غیب کی باتیں بہت دور تک
چلاتے رہے ہیں (۵۳) اور اب تو ان کے اور ان چیزوں کے درمیان جن کی یہ خواہش رکھتے ہیں
پردے حائل کردیئے گئے ہیں جس طرح ان کے پہلے والوں کے ساتھ کیا گیا تھا کہ وہ لوگ بھی
بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے (۵۴)

تفسیر

یہاں پر خدا قرآن اور دوسری قوموں کے کفار کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ۔ اور جو کفار یہ کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ہی اس پر ایمان لائیں گے جو ہمارے سامنے ہے۔

وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ سے مراد قرآن سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں ہیں گویا کفار یہ کہہ رہے تھے کہ قرآن اور ان کتابوں پر ایمان لائیں گے جو اس سے قبل گزشتہ انبیاء پر نازل ہوئی ہیں۔ اور جب ان ظالموں کو پیش کیا جائے گا۔ تو اس وقت یہ ہر بات کو دوسروں کی طرف پلٹا دیں گے اور جو کمزور ہوں گے وہ سرداروں سے کہیں گے، لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ اگر تم نہ آئے ہوتے ہم ضرور ایمان لاچکے ہوتے تو اس وقت سردار دوسرے لوگوں سے کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا بلکہ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ بلکہ تم خود مجرم ہو۔ اس کے بعد وہ کمزور سرداروں سے کہیں گے کہ تمہارے ہی مکر و سازش کا اثر ہے جو تم لوگ دن رات مکر و سازش کیا کرتے تھے اور جب عذاب کو دیکھیں گے تو دل میں شرمندہ ہوں گے۔

کسی نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ عذاب خدا کو دیکھنے کے بعد اور اس میں مبتلا ہونے کے

بعد پھر دل ہی دل میں شرمندہ ہونے سے کیا فائدہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح سے دشمنوں کی شماتت اور سرزنش سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کو برا جانیں گے اس کے بعد وہ خدا کے سامنے افتخار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝

اور ان لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم اموال اور اولاد کے اعتبار سے تم سے بہتر ہیں لہٰذا ہمیں عذاب نہیں ہوگا۔

تو خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

آپ ان سے کہہ دیں میرا خدا جس کے رزق میں چاہے زیادتی کرے اور جس کے رزق میں چاہے کمی کر دے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں سے کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں ہماری بارگاہ میں قریب بنائے۔ مگر یہ کہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دے تو ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا بدلہ دیا جائے گا۔

ابو بصیر نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ کے پاس ایک شخص تھا جس نے دولت مندوں کا شکوہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: خوش ہو جاؤ، جب کوئی دولت مند اپنے رشتہ دار اور مومن بھائی سے نیکی کرے اور ان پر خرچ کرے تو خدا ان کو دوہرا اجر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا نے خود فرمایا ہے۔

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ۝

تمہاری اولاد اور اموال میں سے کوئی چیز نہیں ہے جو تمہیں ہمارے قریب کرے سوائے اس کے جو ایمان قبول کرے اور نیک اعمال انجام دے وہی ہیں جن کے لیے ان کے عمل کا دوگنا اجر ہے۔

اور اپنے حجروں میں امن و امان سے ہوں گے۔

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ اور جو کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ بہرحال دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

حدثنی: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انھوں نے حماد سے اور انھوں نے

حریز سے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے امر کو ہر شب جمعرات کے ابتدائی حصے میں نازل کرتا ہے اور پھر رات کے آخری حصے میں بھی اپنے امر کو نازل کرتا ہے امر خدا کے آگے ہر فرشتہ یہ ندا دیتا ہے۔

"کوئی ہے جو توبہ کرے تاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے کوئی ہے جو گناہوں کی مغفرت طلب کرے تاکہ اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں؟ کوئی ہے جو سوال کرے تاکہ اسے عطا کیا جائے؟ خدایا ہر خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا کر اور ہر بخیل کا مال تلف کر دے"

صبح ہونے تک فرشتہ یہ آواز دیتا رہتا ہے۔ پھر بندوں میں رزق تقسیم کرتا ہے اس کے بعد امام نے فضیل بن یسار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: فضیل جو جو کچھ راہ خدا میں خرچ کر رہے ہو اس کا معاوضہ تمہیں خدا کی طرف سے ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

"تم جو کچھ اس کی راہ میں خرچ کر رہے ہو وہ اس کا عوض دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔"

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝

جس دن خدا ان سب کو محشور کرے گا پھر ملائکہ سے کہے گا کہ کیا یہ لوگ تھے جو تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔

پس ملائکہ خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے۔

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۝

آپ کی ذات پاک و منزہ ہے، ہمارا "تعلق" تو آپ کے ساتھ ہے آپ ہمارے ولی ہیں، یہ ہمارے بجائے جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان کی اکثریت جنات پر ایمان رکھتے تھے۔

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور ان کے پہلے والوں نے بھی انبیاء کی تکذیب کی ہے، حالانکہ ان کے پاس اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جتنا ہم نے ان کو عطا کیا تھا مگر انھوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تو تم نے دیکھا کہ ہمارا

عذاب کتنا بھیانک تھا۔

ہاشم ابن عمار نے مرفوعاً اس آیت کے ذیل میں نقل کیا ہے وہ لوگ جنہوں نے ان سے قبل رسولوں کی تکذیب کی ہے اور جو کچھ ان سے پہلے والے رسولوں کو عطا کیا گیا تھا وہ اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جو اللہ نے محمد و آل محمدؐ کو عطا کیا ہے (یعنی گزشتہ انبیاء و مرسلین کو جو فضائل عطا کیے وہ آل محمدؐ کے فضائل کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے اور جب لوگوں نے دوسرے انبیاء کی تکذیب کی وہ بھی ان لوگوں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جنہوں نے محمد و آل محمدؐ کی تکذیب کی جانب مترجم)

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ: صرف تم لوگوں کو فقط ایک بات کی وعظ کی جاتی ہے۔ ابوحمزہ الثمالی نے حضرت امام محمد باقرؑ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ تمہیں ایک بات (ولایت علیؑ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، اور بِوَاحِدَةٍ سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے خدا کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۔ کہہ دیں کہ میں جو اجر مانگ رہا ہوں وہ بھی تمہارے ہی لیے ہے۔ میرا حقیقی اجر تو خدا کے ذمہ ہے اور وہ ہر شئی کا گواہ ہے۔"

آپؑ نے فرمایا اس سے مراد رسول خداؐ کی ذات ہے جس نے قوم سے سوال کیا کہ میرے قرابت داروں سے محبت کریں اور ان کو اذیت نہ دیں، اور یہ تمہارے ہی فائدہ کے لیے اور اس کا ثواب بھی تمہارے لیے ہے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ اور کاش آپ دیکھتے کہ یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور بچ نہ سکیں گے اور بہت قریب سے پکڑ لیے جائیں گے؟

ابوخالد الکابلی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم گویا میں یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمدؐ نے حجر اسود سے اپنی پشت لگائی ہے پھر وہ خدا سے اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ اور دعا کر رہے ہیں اور دعا کے بعد یوں فرماتے ہیں اے لوگو جو خدا کے بارے میں مجھ سے بحث کرے تو میں اس کے لیے زیادہ سزاوار ہوں، اے لوگو جو آدم کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے زیادہ سزاوار ہوں، اے لوگو جو نوح کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں، اے لوگو جو ابراہیم کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں، اے لوگو جو موسیٰ کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں۔ اور جو عیسیٰ کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں جو محمدؐ کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو وہ اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں۔ اور جو کتاب خدا کے بارے میں کوئی حاجت مجھ سے رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی زیادہ سزاوار ہوں۔ (گویا امام فرماتے ہیں کہ میں خدا کا منتخب کردہ ہوں میں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمدؐ کا وارث ہوں، میں کتاب خدا کا

وارث ہوں)

پھر وہ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے، اور پھر خدا سے دعا کریں گے اور خدا سے اذن ظہور طلب کریں گے اور آپ ہی وہ مضطر ہیں جن کے بارے میں خدا نے قرآن میں فرمایا: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۔ (سورہ نمل آیت نمبر 62) کون ہے جو مضطر کی فریاد کو قبول کرتا ہے۔ جب اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین پر خلیفہ مقرر کرتا ہے اس وقت آپ کو اذن ظہور دے گا اور سب سے پہلے جو آپ کی بیعت کرے گا وہ جبرائیل ہوں گے ان کے بعد تین سو تیرہ مومن جو آپ کے خاص اصحاب ہوں گے وہ آپ کی بیعت کریں گے۔ پھر جو چل کر آ سکے گا وہ چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو چل کر نہیں آ سکے گا وہ رات کو بستر سے غائب ہو جائے گا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا اور ان کے متعلق حضرت علیؑ نے فرمایا تھا یہ وہ ہوں گے جو بستر سے غائب پائے جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۔ (سورہ بقرہ 148) "تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لو تم جہاں پر بھی ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا"

آیت مجیدہ میں خیرات سے مراد عقیدہ ولایت ہے، اور خدا تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (سورہ ہود۔ ۸) اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایک معدود امت تک مؤخر کر دیں اس معدود امت سے مراد قائم آل محمدؐ کے اصحاب ہیں۔ جن کو خدا ایک ہی وقت میں سب کو جمع کر دے گا پھر آپ اپنے لشکر کو ایک صحراء میں لے آئیں گے اور اس صحراء سے سفیانی کا لشکر نکلے گا تو خدا اس صحراء کی زمین کو حکم دے گا جو اس لشکر سفیانی کے قدموں تک اپنے اندر دھنس لے گی۔ اسکے متعلق خدا نے فرمایا۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝

اور جب وہ دھنس رہے ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم ان پر یعنی حضرت قائمؑ پر ایمان لاتے ہیں۔

یعنی قائم آل محمدؐ پر ایمان لاتے ہیں:

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ حالانکہ اتنی دور دراز جگہ سے ان کے لیے ایمان تک دسترس کہاں ممکن ہے اور یہ پہلے انکار کر چکے ہیں۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ : اور۔۔۔ اور ان چیزوں کے درمیان کہ جن کی یہ خواہش رکھتے ہیں پردے حائل کر دیے گئے ہیں یعنی ان کو اس طرح کا عذاب نہیں دیا جائے گا جیسے ان سے پہلے والوں کو دیا گیا تھا۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ وہ لوگ بھی بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے۔ آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا: وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ

فزعوا پریشانی کی وجہ سے جو آسمان سے آئیں گی۔ اور انھیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

ابوحمزہ نے حضرت ابوجعفر محمد باقرؑ سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ تو آپ نے فرمایا ان کے سرگردانی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ہدایت کو اس مقام سے تلاش کرنا چاہا جو ہدایت کا مقام نہیں تھا اور جو ہدایت کا مقام تھا وہاں تک ان کی رسائی ممکن بھی تھی۔ پھر بھی انہوں نے وہاں سے ہدایت تلاش نہ کی تھی۔

سورہ ختم شدہ

سُورَةُ فَاطِرٍ

سورہ فاطر مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 45 ہے اور اس کے رکوع پانچ ہیں۔ قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 35 ہے اور ترتیب نزول میں اس کا نمبر 43 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص سورہ سبا اور سورہ فاطر کی رات کو تلاوت کرے گا تو وہ ساری رات خدا کے حفظ و امان میں رہے گا۔ اور جو دن میں ان کی تلاوت کرے گا خدا ہر ناپسندیدہ بات سے اس کو محفوظ رکھے گا اور دنیا اور آخرت کی بھلائی اس کو عطا کرے گا۔

آیت ۱ تا ۲۶

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ
اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا
يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ
فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

PDF DONE BY SYED NASER AMJED JAFERY

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ
الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ
لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ أَفَمَن زُيِّنَ
لَهُ سُوٓءُ عَمَلِهِ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن
يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا
يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ إِلٰى بَلَدٍ
مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذٰلِكَ النُّشُورُ ﴿٩﴾ مَن كَانَ
يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ
الصّٰلِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ
وَمَكْرُ أُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ
جَعَلَكُمْ أَزْوٰجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ
مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتٰبٍ ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
يَسِيرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهٰذَا
مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً
تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ
الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن
تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يٰٓأَيُّهَا
النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِن يَشَأْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ
كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ۚ وَمَن تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا
يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا
الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوٰتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن
يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا
أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾
وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم
بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۞

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور ملائکہ کو اپنا پیغامبر بنانے والا ہے وہ ملائکہ جن کے پر دو دو تین تین اور چار چار ہیں اور وہ خلقت میں جس قدر چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے کہ بیشک وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۱) اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت کا دروازہ کھول دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو روک دے اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہے وہ ہر شے پر غالب اور صاحب حکمت ہے (۲) انسانو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کیا اس کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے وہی تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو تم کس طرف بہکے چلے جا رہے ہو (۳) اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے اور تمام امور کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے (۴) انسانو! اللہ کا وعدہ سچا ہے لہٰذا زندگانی دنیا تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور دھوکہ دینے والا تمہیں دھوکہ نہ دے دے (۵) بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن سمجھو وہ اپنے گروہ کو صرف اس بات کی طرف دعوت دیتا ہے کہ سب جہنمیوں میں شامل ہو جائیں (۶) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے (۷) تو کیا وہ شخص جس کے برے اعمال کو اس طرح آراستہ کر دیا گیا کہ وہ اسے اچھا سمجھنے لگا کسی مومن کے برابر ہو سکتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے تو آپ افسوس کی بنا پر ان کے پیچھے اپنی جان نہ دے دیں اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے (۸) اللہ ہی وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا تو وہ بادلوں کو منتشر کرتی ہیں اور پھر ہم

انہیں مردہ شہر تک لے جاتے ہیں اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اسے زندہ کر دیتے ہیں اور اسی طرح مردے دوبارہ اٹھائے جائیں گے (۹) جو شخص بھی عزت کا طلبگار ہے وہ سمجھ لے کہ عزت سب پروردگار کے لئے ہے۔ پاکیزہ کلمات اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح انہیں بلند کرتا ہے اور جو لوگ برائیوں کی تدبیریں کرتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے اور ان کا مکر بہر حال ہلاک اور تباہ ہونے والا ہے (۱۰) اور اللہ ہی نے تم کو خاک سے پیدا کیا پھر نطفہ سے بنایا پھر تمہیں جوڑا قرار دیا اور جو کچھ عورت اپنے شکم میں اٹھاتی ہے یا پیدا کرتی ہے سب اس کے علم سے ہوتا ہے اور کسی بھی طویل العمر کو جو عمر دی جاتی ہے یا عمر میں کمی کی جاتی ہے یہ سب کتاب الٰہی میں مذکور ہے اور اللہ کے لئے یہ سب کام بہت آسان ہے (۱۱) اور دو سمندر ایک جیسے نہیں ہو سکتے ایک کا پانی میٹھا اور خوشگوار ہے اور ایک کا کھارا اور کڑوا ہے اور تم دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور ایسے زیورات برآمد کرتے ہو جو تمہارے پہننے کے کام آتے ہیں اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ سمندر کا سینہ چیرتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم فضل خدا تلاش کر سکو اور شاید اسی طرح شکر گزار بھی بن سکو (۱۲) وہ خدا رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اس نے سورج اور چاند کو تابع بنا دیا ہے اور سب اپنے مقررہ وقت کے مطابق سیر کر رہے ہیں وہی تمہارا پروردگار ہے اسی کے اختیار میں سارا ملک ہے اور اس کے علاوہ تم جنہیں آواز دیتے ہو وہ خرمہ کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار کے مالک نہیں ہیں (۱۳) تم انہیں پکارو گے تو تمہاری آواز کو نہ سن سکیں گے اور سن لیں گے تو تمہیں جواب نہ دے سکیں گے اور قیامت کے دن تو تمہاری شرکت ہی کا انکار کر دیں گے اور ان کی باتوں کی اطلاع ایک باخبر ہستی کی طرح کوئی دوسرا نہیں کر سکتا (۱۴) انسانو تم سب اللہ کی بارگاہ کے فقیر ہو اور اللہ صاحب دولت اور قابل حمد و ثنا ہے (۱۵) وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لے جائے اور تمہارے بدلے دوسری مخلوقات لے آئے (۱۶) اور اللہ کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے (۱۷) اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کسی کو اٹھانے کے لئے بلایا بھی جائے گا تو اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جا سکے گا چاہے وہ قرابتدار ہی کیوں نہ ہو آپ صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتے

ہیں جو از غیب خدا سے ڈرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لیے کرے گا اور سب کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے (۱۸) اور اندھے اور بینا برابر نہیں ہو سکتے (۱۹) اور تاریکیاں اور نور دونوں برابر نہیں ہو سکتے (۲۰) اور سایہ اور دھوپ دونوں برابر نہیں ہو سکتے (۲۱) اور زندہ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بات سنا دیتا ہے اور آپ انہیں نہیں سنا سکتے جو قبروں کے اندر رہنے والے ہیں (۲۲) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں (۲۳) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو (۲۴) اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان کے پہلے والوں نے بھی کیا ہے جب ان کے پاس مرسلین معجزات، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے (۲۵) تو ہم نے کافروں کو اپنی گرفت میں لے لیا پھر ہمارا عذاب کیسا بھیانک ہوا ہے (۲۶)

تفسیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ تمام حمد اس خدا کے لیے ہے جو آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے اور ملائکہ کو پیغام بر بنانے والا ہے وہ ملائکہ جو دو دو، تین تین اور چار چار پروں والا بنانے والا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف انداز کے تحت پیدا کیا۔ حضرت رسول ﷺ کے پاس جبرائیل آئے تو ان کے چھ سو پر تھے اور پروں کے درمیان ایک دوسرے چمک رہا تھا جیسے کہ سبزی کے پتوں پر شبنم کے قطرات چمکتے ہیں۔ اس کے وجود نے زمین و آسمان کو بھر رکھا تھا۔

جب اللہ میکائیل کو دنیا کی طرف اترنے کا حکم دیتا ہے تو اس کا ایک پاؤں ساتویں آسمان پر ہوتا ہے اور دوسرا پاؤں ساتویں زمین پر ہوتا ہے۔ خدا نے کچھ ایسے ملائکہ بھی پیدا کیے ہیں جن کا آدھا حصہ آگ کا ہے اور آدھا برف کا ہے۔ اور وہ یہ دعا کرتے ہیں۔

یا مولفاً بین البرد والنار ثبت قلوبنا علی طاعتک

اے برف اور آگ کو جمع کرنے والے ہمارے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت رکھ۔

آپ نے فرمایا: خدا نے ایک ایسا فرشتہ بھی پیدا کیا ہے جس کی کان کی لو سے لے کر اس کی آنکھ تک پرندے کی پرواز کے پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

آپ نے فرمایا: ملائکہ نہ تو کھاتے ہیں نہ ہی پیتے ہیں اور نہ ہی انہیں نکاح کی احتیاج محسوس ہوتی ہے۔ ان کی زندگی کا دارومدار رب عرش پر ہے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رکوع میں ہیں اور قیامت تک رکوع میں رہیں گے اور کچھ فرشتے سجدہ میں ہیں اور قیامت تک سجدہ میں رہیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: حضرت رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ نے مخلوقات سے فرشتوں کو بڑی تعداد میں پیدا کیا ہے ہر دن ہر رات ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ بیت الحرام جا کر اس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آتے ہیں۔ پھر وہ امیر المومنینؑ کے پاس جاتے ہیں اور انہیں سلام کرتے ہیں۔ پھر وہ حضرت امام حسینؑ کے پاس جاتے ہیں ان کے پاس قیام کرتے ہیں جیسے ہی وقت سحر ہوتا ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر کے چلے جاتے ہیں اور پھر ان کی کبھی باری نہیں آتی۔

حضرت امام باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ نے اسرافیل، جبرئیل اور میکائیل کو ایک تسبیح سے پیدا کیا ہے پھر انہیں کان، آنکھیں عطا کی ہے اور عقل و فہم کی تیزی عطا کی۔

ملائکہ کی تخلیق کو امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی ایک دعا میں یوں بیان کیا:

خدایا! تو نے ملائکہ پیدا کیے اور تو نے انہیں اپنے آسمانوں میں رہائش عطا کی۔ ان سے نہ تو کوئی سستی، نہ ہی غفلت اور نہ ہی ان سے معصیت صادر ہوتی ہے۔ وہ تیری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ تیری معرفت رکھتے ہیں اور تیری تمام مخلوقات میں سے وہ سب سے زیادہ تیرا خوف رکھتے ہیں اور تیری باقی مخلوق سے زیادہ انہیں مقام قرب حاصل ہے۔ اور وہ تیری اطاعت پر سب سے زیادہ عمل پیرا ہونے والے ہیں۔ ان کی آنکھوں پر نیند مسلط نہیں ہوتی اور ان کی عقول پر سہو طاری نہیں رہتا ہے ان کے ابدان پر سستی طاری نہیں ہوتی۔

وہ اصلاب آباء میں نہیں رہے اور ارحام امہات میں سے نہیں گزرے۔ تو نے انہیں نجس پانی سے پیدا نہیں کیا۔ تو نے انہیں خلق فرمایا اور آسمانوں میں انہیں رہائش دی اور اپنے جوار میں جگہ دے کر محترم بنایا اور تو نے انہیں اپنی وحی کا امین بنایا اور انہیں آفات سے محفوظ رکھا اور انہیں بلیات سے بچائے رکھا۔ تو نے انہیں گناہوں سے پاک بنایا اور اگر تو انہیں قوت فراہم نہ کرتا تو انہیں قوت نصیب نہ ہوتی اور اگر تو انہیں ثابت قدم نہ رکھتا تو وہ کبھی ثابت قدم نہ رہتے۔ اور اگر تیری رحمت نہ

ہوتی گروہ اطاعت نہ کرتے اور اگر تو نہ ہوتا تو وہ بھی نہ ہوتے۔ لیکن پھر بھی اس حرمت ومقام کے باوجود اور قلت غفلت کے باوجود اگر وہ اس چیز کو دیکھ لیں جو ان سے پوشیدہ ہے تو وہ اپنے اعمال کو حقیر سمجھیں گے اور اپنے نفوس کو قصوروار قرار دیں گے اور انہیں علم ہو جائے گا کہ انہوں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ تو بلحاظ خالق ومعبود پاک ہے۔ تیری مخلوق کے ہاں تیری آزمائشیں کتنی ہی اچھی ہیں۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ اللہ انسانوں کیلئے جب رحمت کا دروازہ کھول دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس آیت میں مِنْ رَّحْمَةٍ سے مراد دعا ہے۔

یعنی جب خدا نے اس کو حلال کر دیا ہے تو کسی کو حرام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ..... تو کیا وہ شخص جس کے برے اعمال کو اس طرح مزین کر دیا گیا کہ وہ اسے اچھا سمجھنے لگا کسی مومن کے برابر ہو سکتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے تو آپ افسوس کی بنا پر ان کے پیچھے اپنی جان نہ دے دیں اللہ ان کے کاموں سے خوب باخبر ہے۔

جناب ہاشم بن عمار نے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ اس آیت کے بارے میں آپؐ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت زندیق اور جبریہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

اس کے بعد خدا نے زندیق اور دہریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ

اور اللہ وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا تو وہ بادلوں کو منتشر کرتی ہیں اور پھر ہم انہیں مردہ شہر تک لے جاتے ہیں۔

مردہ شہر سے مراد وہ شہر ہے کہ جس کی زمین سرسبز نہ ہو اور اس میں نباتات موجود نہ ہوں۔

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد پھر اسے زندہ کر دیتے ہیں۔

یعنی بارش کی وجہ سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اور وہ زمین جس پر کوئی سبزہ نہیں ہوتا وہ بارش کے بعد دوبارہ سرسبز ہو جاتی ہے۔

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور ایسے ہی مردہ انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

یعنی جیسے مردہ زمین سے دوبارہ سبزہ نکل آتا ہے ایسے ہی مردے انسان بھی دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ

پاکیزہ کلمے اس کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح ان کو بلند کرتا ہے۔

کلم طیب کلمۃ الاخلاص اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا ہے اس کا اقرار مراد ہے۔ ولایت آل محمدؐ ہی ان کلمات کو خدا کی بارگاہ میں بلند کرتی ہے (یعنی ولایت کے بغیر نہ کلمہ اخلاص کا فائدہ ہے اور نہ ہی دوسرے فرائض کے اقرار کا کوئی فائدہ ہے۔ مترجم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کلمات طیبہ سے مومن کا یہ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وخلیفۃ رسول اللہ مراد اور عمل صالح سے مومن کا اس کے بارے میں دل سے عقیدہ رکھنا مراد ہے اور یہ کہ یہ خدا کی طرف سے حق ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ عالمین کے رب کی طرف سے ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے آباؤ اجداد کے ذریعے حضرت رسول خداؐ سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہر قول کا عمل کا ایک مصداق ہے۔ جو اس کی تصدیق کرتا ہے یا اس کی تکذیب کرتا ہے۔ پس فرزند آدم جب کوئی بات کرے اور اس کا عمل اس کی تصدیق کرے تو اس کا وہ قول اس کے عمل کی وجہ سے خدا کی بارگاہ میں بلند ہوتا ہے وہ قول ہوتا ہے اور اگر اس کی بات کی اس کا عمل ہی تکذیب کرے اور اس کا عمل خبیث اس قول وبات کو رد کر دے تو وہ اس کو جہنم میں لے کر ڈال ہوتا ہے۔

مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ

اور کسی کو طویل العمر بھی عمر دی جاتی ہے یا کسی کی عمر کو کم کیا جاتا ہے یہ سب خدا کی کتاب میں مذکور ہے اور اللہ کیلئے بہت کام آسان ہے یعنی یہ سب کچھ خدا کی کتاب میں لکھا ہوا ہے علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے خلاف ہے جو خدا کی بداء کے منکر ہیں۔

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ

یہ ایک سمندر کا پانی ہے جو نمکین اور کھارا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں الملح اجاج سے مراد ہے کہ اس کا پانی کڑوا ہے۔

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں۔

یعنی دو کشتیاں ایک ہوا ہی کے ذریعے آگے اور پیچھے چلتی ہیں۔

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿۱۳﴾

اور تم جنہیں اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ قطمیر سے کھجور کی گٹھلی کے اوپر جو باریک سا چھلکا ہے وہ مراد ہے۔

اس کے بعد خدا بتوں کی عبادت کرنے والوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ تم اگر (بتوں) کو پکارو گے تو وہ تمہاری آواز ہی نہیں سنیں گے اور اگر سن بھی لیں گے تو تمہیں جواب نہ دے سکیں گے۔ اور قیامت کے دن تو تمہاری شرکت کا ہی انکار کر دیں گے اور ان باتوں کو ایک باخبر ذات کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔

یعنی وہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو اور ان کو تم خدا کا شریک قرار دے رہے ہو وہ ہی بت قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں اس شرکت سے انکار کر دیں گے کہیں گے اے خدا ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ ہم خدا کے شریک ہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ

اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

یعنی قیامت کے دن کوئی گناہگار کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اپنے ذمہ نہیں لے گا۔

وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ

اور اگر کسی کو اٹھانے کیلئے بلایا بھی جائے گا تو وہ کسی چیز کو اٹھا نہیں سکے گا خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

فرماتے ہیں قیامت کے دن کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا سوائے اس کے جس نے اس کو اس برے کام پر اکسایا ہو یا گناہ کا حکم دیا ہو تو وہ حکم دینے والا اس مامور کے بوجھ کو بھی اٹھائے گا۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿۱۹﴾

اور اندھے اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔

فرماتے ہیں کہ خدا نے یہ مومن و کافر کی مثال دی ہے۔ اعمیٰ سے کافر اور بصیر سے مراد مومن ہے۔

وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿۲۱﴾

اور تاریکیاں اور نور برابر نہیں ہو سکتے۔ اور سایہ اور دھوپ برابر نہیں ہو سکتے۔

علامہ فرماتے ہیں ظل سے مراد انسان ہیں اور حرور سے مراد جانور ہیں یعنی انسان اور جانور برابر نہیں ہو سکتے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ

اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے۔

اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی بات سنا دیتا ہے اور آپ انہیں نہیں سنا سکتے جو قبروں کے اندر رہنے والے ہیں۔

یعنی جیسے قبروں کے اندر تمہاری بات نہیں سنتے ایسے ہی یہ کفار بھی آپ کی باتوں کو نہیں سنتے گویا کفار مردے ہیں۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿۲۴﴾

اور ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ ہو۔

فرماتے ہیں ہر امت کیلئے نذیر سے مراد ہے کہ ہر زمانے میں ایک امام ہوگا۔

آیت نمبر ۲۷ تا ۳۵

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ

اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ
الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ وَهُمْ
يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا
نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ
فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي
الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي

بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ
اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ
الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تَحْوِيْلًا ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ
شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ
اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

ترجمہ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ راستے بنائے اور بعض بالکل سیاہ رنگ تھے (۲۷) اور انسانوں اور چوپایوں اور جانوروں میں بھی مختلف رنگ کی مخلوقات پائی جاتی ہیں لیکن اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں صرف صاحبان معرفت ہیں بیشک اللہ صاحب

عزت اور بہت بخشنے والا ہے (۲۸) یقیناً جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی ہے اور جو کچھ ہم نے بطور رزق دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خفیہ اور اعلانیہ خرچ کیا ہے یہ لوگ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کسی طرح کی تباہی نہیں ہے (۲۹) تاکہ خدا ان کا پورا پورا اجر دے اور اپنے فضل و کرم سے اضافہ بھی کردے یقیناً وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور قدر کرنے والا ہے (۳۰) اور جس کتاب کی وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے وہ برحق ہے اور اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے (۳۱) پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا کہ ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور درحقیقت یہی بہت بڑا فضل و شرف ہے (۳۲) یہ لوگ ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل ہوں گے انہیں سونے کے کنگن اور موتی کے زیورات پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا ہوگا (۳۳) اور یہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے رنج و غم کو دور کر دیا اور بیشک ہمارا پروردگار بہت زیادہ بخشنے والا اور قدردان ہے (۳۴) اس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے ایسی رہنے کی جگہ پر وارد کیا ہے جہاں نہ کوئی تھکن ہمیں چھو سکتی ہے اور نہ کوئی تکلیف ہم تک پہنچ سکتی ہے (۳۵) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے آتش جہنم ہے اور نہ ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر جائیں اور نہ عذاب ہی میں کوئی تخفیف کی جائے گی ہم اسی طرح ہر کفر کرنے والے کو سزا دیا کرتے ہیں (۳۶) اور یہ وہاں فریاد کریں گے کہ پروردگار ہمیں نکال لے ہم اب نیک عمل کریں گے اس کے برخلاف جو پہلے کیا کرتے تھے تو کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کر سکتے تھے اور تمہارے پاس تو ڈرانے والا بھی آیا تھا لہٰذا اب عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے (۳۷) بیشک اللہ آسمان و زمین کے غیب کا جاننے والا ہے اور وہ دلوں کے چھپے ہوئے اسرار کو بھی جانتا ہے (۳۸) وہی وہ خدا ہے جس نے تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین بنایا ہے

اب جو کفر کرے گا وہ اپنے کفر کا ذمہ دار ہوگا اور کفر پروردگار کی نظر میں کافروں کے لئے سوائے غضب الٰہی اور خسارہ کے کسی شے میں اضافہ نہیں کر سکتا ہے (۳۹) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگوں نے ان شرکاء کو دیکھا ہے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا مجھے بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین میں کس چیز کو پیدا کیا ہے یا ان کی کوئی شرکت آسمان میں ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ اس کی طرف سے وہ کسی دلیل کے حامل ہیں - یہ کچھ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ظالمین آپس میں ایک دوسرے سے بھی پرفریب وعدہ ہی کرتے ہیں (۴۰) بیشک اللہ زمین و آسمان کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے اور اس کے علاوہ دوسرا کوئی سنبھالنے والا ہوتا تو اب تک دونوں زائل ہو چکے ہوتے وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے (۴۱) اور ان لوگوں نے باقاعدہ قسمیں کھائیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آگیا تو ہم تمام امتوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے لیکن جب وہ ڈرانے والا آگیا تو سوائے نفرت کے کسی شے میں اضافہ نہیں ہوا (۴۲) یہ زمین میں استکبار اور بری چالوں کا نتیجہ ہے حالانکہ بری چالیں چالباز ہی کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں تو اب یہ گزشتہ لوگوں کے بارے خدا کے طریقہ کار کے علاوہ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے ہیں اور خدا کا طریقہ کار بھی نہ بدلنے والا ہے اور نہ اس میں کسی طرح کا تغیر ہو سکتا ہے (۴۳) تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھیں ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ زمین و آسمان کی کوئی شے اسے عاجز بنا سکے وہ یقیناً ہر شے کا جاننے والا اور اس پر قدرت رکھنے والا ہے (۴۴) اور اگر اللہ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا مواخذہ کر لیتا تو روئے زمین پر ایک رینگنے والے کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مخصوص اور معین مدت تک ڈھیل دیتا ہے اس کے بعد جب وہ وقت آجائے گا تو پروردگار اپنے بندوں کے بارے میں خوب بصیرت رکھنے والا ہے (۴۵)

تفسیر

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ راستے بنائے اور بعض سیاہ رنگ تھے۔

مراد یہ ہے کہ وہ راستے مختلف رنگوں کے ہیں۔

اور پھر ہم لوگ جانور اور چوپائے بھی مختلف اقسام کے ہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ، فقط اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

یعنی جو صاحبان علم ہیں وہی فقط خدا سے ڈرتے ہیں۔ اس کے بعد خدا ان لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جو اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝

بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی ہے اور جو کچھ خدا نے ان کو رزق دیا ہے اس سے راہ خدا میں خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کسی طرح کی تباہی نہیں ہے۔

یعنی ان کو کبھی خسارہ نہیں ہوگا اس کے بعد پھر خدا اپنے نبی کو خطاب کر رہا ہے۔ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ اور جس کتاب کی وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے وہ حق ہے اور اپنی پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور بے شک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔

اس کے بعد آل محمد علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا:

پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو قرار دیا جن کو ہم نے اپنے بندوں سے چن لیا ہے۔

یہ بندے جن کو ہم نے چن لیا ہے وہ آل محمد کے آئمہ ہدیٰ ہیں۔

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ: یہ وہ افراد ہیں جو آل محمد میں سے آئمہ نہیں ہیں اور انہوں نے امام کا انکار کیا۔

وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ، یعنی آل محمد کے افراد ہیں جو امامت کا اقرار کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ، اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

اس سے مراد خود ائمہ علیہم السلام ہیں۔ اور اس کے بعد خدا ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جو اس نے ان کیلئے خلق کی ہیں۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ..... یہ لوگ ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل ہوں گے انہیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیورات پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا ہوگا۔

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝ جہاں نہ کوئی تھکن ہمیں چھو سکتی ہے اور نہ کوئی تکلیف ہم تک پہنچ سکتی ہے۔

نَصَبٌ سے مراد مشقت اور تکلیف ہے۔

لغوب سے مراد سستی اور تھکن ہے یعنی جنت میں کوئی مشقت اور تکلیف نہیں ہوگی اور نہ ہی وہاں کوئی سستی لاحق ہوگی۔ اس کے بعد خدا آل محمد کے دشمنوں کے حالات کے بارے میں ذکر کر رہا ہے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا..... اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے جہنم کی آگ ہے اور نہ ان کی قضا ہی آئے گی اور نہ ہی وہ مریں گے اور نہ عذاب میں کوئی کمی ہوگی اور ہم اس طرح کفر کرنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا: اور وہ اس جہنم میں فریاد کریں گے۔

یعنی وہ جہنمی فریاد کریں گے اور چیخیں ماریں گے اور پکاریں گے کہ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ، اے ہمارے رب ہمیں اس آگ سے نکال دے اب ہم نیک عمل کریں اور جو کچھ پہلے کرتے تھے اس کے خلاف نیک عمل کریں گے۔

خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ کیا ہم نے تم کو اتنی عمریں نہیں دی تھی کہ جس سے عبرت حاصل کرنے والا عبرت حاصل کرتے۔

یعنی ہم نے تم لوگوں کو لمبی عمریں بھی دیں اور تمام امور کی معرفت بھی دی پھر بھی تم نے ان سے انکار کیا۔

وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ، اور پھر تمہارے پاس ہمارا ڈرانے والا رسول بھی آیا۔ اور تم نے اس کا بھی انکار کیا۔

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝ لہذا اب عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اس کے بعد اللہ قریش والوں کے قول کی حکایت کر رہا ہے۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۔ اور ان لوگوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آگیا تو ہم تمام امتوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

یعنی وہ لوگ جو اب ہلاک ہو چکے ہیں ان لوگوں نے قسمیں اٹھائیں۔ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ پس جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا۔ نذیر سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ

تو سوائے نفرت کے اور کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوا۔ یہ زمین پر استکبار اور بری چالوں کا نتیجہ ہے حالانکہ بری چالیں چالباز ہی کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں۔

امیر المومنینؑ نے ایک خط کہ جو آپ نے اپنے شیعوں کو لکھا تھا جس میں آپ نے ام المومنین عائشہ کا بصرہ سے خروج اور طلحہ اور زبیر کی بیعت بڑی خطا کے بارے میں تحریر کیا۔ اس میں آپ نے فرمایا:

اس سے بڑی خطا اور کیا ہو سکتی ہے جو تم دونوں نے زوجہ رسول خدا ﷺ کو ان کے گھر سے باہر نکالا ہے جس گھر میں رہنے کا حکم اسے رسول خدا نے دیا تھا اور اس پردے کو پھاڑ دیا ہے جس پردے میں اللہ نے اس کو پوشیدہ رہنے کا حکم دیا تھا۔ جب کہ تم نے اپنی بیویوں کو پردے میں رکھا ہوا ہے۔

خدا کی قسم تم دونوں نے نہ خدا کے ساتھ اور نہ اس کے رسول کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ تین خصلتیں کہ جن کا نقصان تو انسان ہی کو ہوتا ہے جن کو خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

بغاوت، مکر اور اپنے کیے ہوئے عہد و پیمان کو توڑ دینا۔ یعنی بیعت کو توڑ دینا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے لوگو! یہ بغاوت تو تمہارے ہی نقصان میں ہے اور جن لوگوں نے بیعت (عہد و پیمان) کو توڑ دیا تو بھی اس نے اپنے خلاف کیا اور چالیں و مکر تو چالباز اور مکر کرنے والے کا ہی احاطہ کرتی ہیں۔

اور تم دونوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے اور میری بیعت کو توڑا اور میرے ساتھ مکر کیا ہے۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ کیا تم نے زمین میں سیر نہیں کی۔

یعنی تم لوگ زمین میں سیر کرو اور قرآن میں غور و فکر کرو اور وہ واقعات جو گزشتہ ہلاک ہونے والی امتوں کے ہیں ان میں فکر کرو۔

فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ پس تم دیکھو کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کار کیا ہوا تھا۔

اور پھر خدا نے فرمایا:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ

مُّسَمًّى ۖ اور اگر خدا تمام لوگوں سے ان کے اعمال کا مواخذہ کر لیتا تو روئے زمین پر ایک بھی رینگنے والے کو بھی نہ چھوڑتا، لیکن وہ ایک مخصوص اور معین مدت تک ڈھیل دیتا ہے۔

یعنی خدا ان کی نافرمانیوں کے وقت مواخذہ نہیں کرتا اور جب وہ خدا سے عذر کرتے ہیں تو اس وقت بھی مواخذہ نہیں کرتا اور اگر کر لیتا تو پھر کوئی نہ بچتا۔

حضرت امام محمد باقرؑ نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعے حضرت رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

علم خدا ہر چیز پر سبقت رکھتا ہے قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور اس کی قضا جاری ہو چکی ہے اور کتاب کو حق جاننے والوں اور انبیاء کی تصدیق کرنے والوں کی اہل ایمان والی تقویٰ کی سعادت اور دین اور ولایت آل محمد ﷺ کی تکذیب کرنے والوں کیلئے بدبختی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

اور پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے:

اے اولاد آدم! میری مشیت کی وجہ سے تو اپنے لئے چیزوں کو چاہتا ہے اور میرے ارادہ کی وجہ سے تو اپنے لئے مختلف ارادے قائم کرتا ہے میری نعمات کی وجہ سے تجھے میری نافرمانی کی ہمت ہوئی ہے میری قوت اور میری عطا کردہ عافیت کی وجہ سے تو میرے فرائض ادا کرتا ہے۔ لہٰذا میری ادا کردہ نیکیوں کا اعزاز تجھے جاتا ہے۔ اور تیرے گناہوں کی ذمہ داری خود تیرے اوپر عائد ہوتی ہے میری طرف سے تیری طرف مسلسل بھلائی و نیکی آتی ہے اور تیری طرف سے فرشتے متواتر برائیاں لے کر آتے ہیں۔ میرے اقتدار کی وجہ سے تو میری اطاعت کرتا ہے۔ پھر اپنی بدگمانی کی وجہ سے میری رحمت سے مایوس اور دور ہو جاتا ہے۔ میرے لئے حمد ہے اور تیرے خلاف بیان کی حجت ہے اور تو میرے خلاف نافرمانی کرتا ہے اور میری طرف سے تیرے لیے جزا و خیر ہے اور میں تجھے ہر وقت اپنے سے دور نہیں کرتا اور تیری ہر نافرمانی پر تیری گرفت بھی نہیں کرتا۔

اور اگر میں تیری ہر غلطی پر مواخذہ کرنے پر آجاؤں تو روئے زمین پر کوئی بھی چلنے والا باقی نہ بچے جو میری گرفت میں نہ آئے اور میں تیری طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور میں نے اپنی امانت تیرے اوپر حمل نہیں کی مگر اتنی جس کا تم نے خود اقرار کیا۔ اور جس پر تو خود اپنے لئے راضی ہوا ہے اور اس کے بعد فرمایا۔

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝

اس کے بعد جب وہ وقت آجائے گا تو پروردگار اپنے بندوں کے بارے میں خود بصیر رکھنے والا ہے۔

سورہ ختم

سُوْرَۃُ یٰسٓ

سورہ یٰس مکہ میں نازل ہوئی تھی۔

اس کی آیات کی تعداد 83 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد پانچ ہے اور اس کی قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 36 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 41 ہے۔

تلاوت کا ثواب

انس بن مالک نے حضرت رسول خدا سے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل سورہ یس ہے جو شخص قبرستان میں جا کر سورہ یس کی تلاوت کرے گا۔ اس دن اہل قبور کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور قبرستان میں جتنے بھی مردے دفن ہوں گے ان کے برابر اسے نیکیاں عطا کرے گا۔

ایک شخص نے امیر المومنین سے گم شدہ چیز کی واپسی کے بارے میں پوچھا کہ کیا پڑھنا چاہیے تو آپ نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھو جس کی دونوں رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ یس پڑھو اور نماز کے بعد یہ دعا کرے، یاھادی الضالۃ ردعلی ضالتی۔ اس نے عمل کیا تو اس کی وہ چیز مل گئی۔

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ
فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا
جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ

لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا
اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ
اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۗ اَئِنْ
ذُكِّرْتُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ
يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا
وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

یٰس (۱) قرآن حکیم کی قسم (۲) آپ مرسلین میں سے ہیں (۳) بالکل سیدھے راستے پر ہیں (۴)

یہ قرآن خدائے عزیز و مہربان کا نازل کیا ہوا ہے (۵) تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے باپ دادا کو کسی پیغمبر کے ذریعہ نہیں ڈرایا گیا تو سب غافل ہی رہ گئے (۶) یقیناً ان کی اکثریت پر ہمارا عذاب ثابت ہو گیا تو وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۷) ہم نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ سر اٹھائے ہوئے ہیں (۸) اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی ہے اور پھر انہیں عذاب سے ڈھانک دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے ہیں (۹) اور ان کے لئے سب برابر ہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۱۰) آپ صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کا اتباع کریں اور بغیر دیکھے از غیب خدا سے ڈرتے رہیں ان ہی لوگوں کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی بشارت دے دیں (۱۱) بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ان کے گزشتہ اعمال اور ان کے آثار کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر شے کو ایک روشن امام میں جمع کر دیا ہے (۱۲) اور پیغمبر آپ ان سے بطور مثال اس قریہ والوں کا تذکرہ کریں جن کے پاس ہمارے رسول آئے (۱۳) اس طرح کہ ہم نے دو رسولوں کو بھیجا تو ان لوگوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کی مدد کو تیسرا رسول بھی بھیجا اور سب نے مل کر اعلان کیا کہ ہم سب تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں (۱۴) ان لوگوں نے کہا کہ تم سب ہمارے ہی جیسے بشر ہو اور رحمٰن نے کسی شے کو نازل نہیں کیا ہے تم صرف جھوٹ بولتے ہو (۱۵) انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں (۱۶) اور ہماری ذمہ داری صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے (۱۷) ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تم منحوس معلوم ہوتے ہو اگر اپنی باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں سخت سزا دی جائے گی (۱۸) ان لوگوں نے جواب دیا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا یہ یاد دہانی کوئی نحوست ہے حقیقت یہ ہے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو (۱۹) اور شہر کے ایک سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ قوم والو مرسلین کا اتباع کرو (۲۰) ان کا اتباع کرو جو تم سے کسی طرح کی اجرت کا سوال نہیں کرتے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں (۲۱)

تفسیر

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ : یٰس قرآن حکیم کی قسم

حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ یٰس یہ حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ خدا خود فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ قسم ہے قرآن حکیم کی۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾۔ آپ رسولوں سے ہیں اور سیدھے راستہ پر ہیں۔ صراط مستقیم سے مراد واضح اور روشن راہ جس میں کوئی کجی نہ ہو۔ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ یہ خدائے عزیز و مہربان کا نازل کردہ ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾

تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں کہ جنکے باپ دادا کو کسی کے ذریعے نہیں ڈرایا گیا وہ سب غافل رہ گئے۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾۔ اور یقیناً ان کی اکثریت پر ہمارا عذاب ثابت ہو گیا تو یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

حَقَّ الْقَوْلُ یعنی عذاب ثابت ہو گیا۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾

ہم نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیے ہیں جو ان کی ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ سر اٹھائے ہوئے ہیں۔

یعنی وہ طوق کی وجہ سے اپنے سر نیچے نہیں کر سکیں گے بلکہ ان کے سر اٹھے ہی رہیں گے۔ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ۔ اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی اور پھر ہم نے انہیں عذاب سے ڈھانک دیا۔

یعنی ہم نے ان کو اس انداز میں اندھا بنا دیا کہ وہ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾۔ پس وہ دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے ہیں، یعنی وہ آنکھیں ہونے کے باوجود بہت کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یعنی خدا نے ان کے کانوں سے قوت گویائی۔ آنکھوں سے قوت بصارت اور دلوں سے معرفت چھین لی گویا وہ ہدایت کے لیے اندھے گونگے بہرے ہو گئے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوجہل بن ہشام اور اس کے خاندان کے چند افراد کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اور اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ابوجہل ملعون نے قسم اٹھائی کہ اگر میں نے محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو میں ان کے سر پر

کاری ضرب لگائیں گا تا کہ وہ ختم ہو جائیں۔ چنانچہ وہ ملعون اپنی قسم کو پورا کرنے کے لیے اٹھا اور اس نے ایک بھاری پتھر اٹھا کر آنحضرت کو مارنا چاہا مگر خدا کی قدرت سے اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ چپک گیا اور پتھر کو اپنے ہاتھ سے نہ مار سکا وہ مایوس ہو کر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ گیا جیسے ہی وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا اور پتھر سے اس نے کہا کہ میں محمد کو قتل کرتا ہوں جب وہ ملعون آپ کے پاس گیا تو اس نے محمد ﷺ کی نماز کی قرأت تو سنی لیکن آپ ﷺ اس کو نظر نہ آئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو گیا اور واپس اپنے افراد کے پاس آ گیا اور کہنے لگا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک جنگلی بیل حائل ہو گیا کہ جس نے دم کو اٹھایا ہوا تھا اور مجھے ٹکر مارنے کے لیے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ لہٰذا میں ڈر کر واپس آ گیا۔ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝

ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان لانے والے نہیں میں علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنی مخزوم کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ مغیرہ کی اولاد تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۝ اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں جمع کر دیا ہے۔

اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۝ سے مراد کتاب مبین ہے اور یہ محکم آیت ہے۔

ابن عباس نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم وہ امام مبین میں ہوں میں حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہوں اور میں نے اس چیز کو رسول خدا کی وراثت سے پایا ہے۔ یہ محکم ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ۝ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ۝

اور اے رسول آپ ان کے لیے بطور مثال اس قریہ والوں کا تذکرہ کریں جن کے پاس رسول آئے اس طرح کہ ہم نے دو رسولوں کو بھیجا تو ان لوگوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کی مدد کے لیے تیسرا رسول بھیجا اور سب نے مل کر اعلان کیا کہ ہم سب تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

ابوحمزہ الثمالی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد باقرؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دو افراد کو رسول بنا کر اہل انطاکیہ بھیجا۔ انہوں نے لوگوں کے سامنے خدا کا دین پیش کیا۔ لوگوں نے انھیں پکڑ کر ان پر تشدد کیا۔ اور انھیں بت کدہ میں بند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے تیسرا رسول بھیجا وہ شہر میں آیا تو اس نے کہا: مجھے بادشاہ کے محل کا راستہ بتاؤ۔ لوگوں نے اسے راستہ بتایا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں صحرا میں ایک عرصہ عبادت کرتا رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں بادشاہ

کے معبود کی عبادت کروں۔ بادشاہ نے کہا: اسے بت کدہ لے جاؤ۔ چنانچہ وہ رسول ایک سال تک اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ بت کدہ میں رہا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اپنے عقیدہ کو چھوڑ کر نیا عقیدہ اپنانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

تم نرمی اختیار کرتے اور ملاطفت سے کام لیتے۔ اب میں اپنے طریق سے تبلیغ کروں گا۔ تم لوگ میری واقفیت کا اقرار کرنا۔ پھر اسے بادشاہ کے سامنے لایا گیا۔ تو بادشاہ نے اسے کہا کہ تم نے میرے معبود کی عبادت کی ہے لہٰذا تم میرے بھائی ہو۔ اپنی کوئی حاجت ہو تو بیان کرو۔ میں تمھاری حاجت پوری کروں گا اس نے کہا: میری اور تو کوئی حاجت نہیں ہے۔ البتہ میں نے بت خانہ میں دو افراد کو قید میں دیکھا تو مجھے ان پر بڑا رحم آیا۔ آپ نے جو انھیں قید کر رکھا ہے ان کا قصور کیا ہے؟

بادشاہ نے کہا: یہ دو اشخاص میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ میرا دین باطل ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ میں اپنے معبودوں کو چھوڑ دوں۔ اور اس کی جگہ ایک آسمانی معبود کی عبادت کروں۔

رسول نے کہا: انھیں قید میں رکھنے کی ضرورت ہے؟ آپ انھیں منظر عام لائیں۔ تا کہ ہم ان سے گفتگو کر کے انھیں شکست دیں۔ اگر وہ جھوٹے ثابت ہو گئے تو ہماری ملت میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اگر بالفرض وہ سچے ثابت ہو گئے تو ہم ان کے دین کی پیروی کریں گے۔

بادشاہ کو یہ مشورہ پسند آیا۔ اس نے انھیں قید خانہ سے آزاد کر دیا۔ اور اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب وہ دونوں رسول آئے تو اس تیسرے نے ان سے کہا تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو آسمان و زمین کے خالق کی عبادت کی دعوت دینے کے لیے آئے ہیں۔ ہمارا خدا رحم میں جو چاہتا ہے مخلوقات کو پیدا کرتا ہے اور جیسا مناسب سمجھتا ہے شکل و صورت عطا کرتا ہے اسی نے درختوں اور پھل پیدا کیا ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے۔

تیسرے رسول نے ان سے کہا: اچھا یہ بتاؤ؟ تمھارا خدا اندھے کو بینا کر سکتا ہے انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اگر ہم اس سے دعا کریں تو وہ نابینا کو بینا کر سکتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: مادرزاد اندھے کو یہاں لایا جائے۔ چنانچہ ایک اندھے کو لایا گیا اس سے کہا گیا کہ اب تم اس کو بینا کرو۔ رسولوں نے سجدہ کیا جیسے ہی سر اٹھایا تو وہ بینا ٹھیک ہو چکا تھا۔ تیسرے رسول نے کہا: ایک اور۔ کوئی نہیں ہے ایک اور اندھے کو لایا گیا۔ دونوں رسولوں نے سجدہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بینائی کی درخواست کی۔ رسولوں نے جیسے ہی سر بلند کیا تو اندھا بینا ہو چکا تھا۔ تیسرے رسول نے کہا: کیا تمھارا خدا کسی اپاہج کو ٹھیک کر سکتا ہے؟

دونوں رسولوں نے کہا: جی ہاں ہمارا خدا اس پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ ایک اپاہج کو میدان میں لایا گیا۔ وہ کئی سال سے اپاہج ہو چکا تھا۔ رسولوں نے دعا کی تو وہ چلنے پھرنے لگ گیا۔

تیسرے رسول نے کہا: تمہارا خدا مردوں کو زندہ کر سکتا ہے؟ دونوں رسولوں نے کہا: جی ہاں اگر ہم اس سے درخواست کریں تو وہ ہماری دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

تیسرے رسول نے کہا: بادشاہ سلامت میں نے سنا ہے کہ آپ کا جوان سال بیٹا فوت ہو گیا تھا۔ اب ہم ان سے کہتے ہیں کہ یہ آپ کے بیٹے کو زندگی دلائیں۔ اگر یہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو تو ہم ان کا دین قبول کرلیں گے۔

تیسرے رسول نے کہا: اب ہماری ایک شرط باقی ہے۔ اگر تم نے ہمارے بادشاہ کے بیٹے کو زندہ کر دیا تو بادشاہ اور ہم سب مل کر تمہارا دین قبول کرلیں گے۔

یہ سنا تو دونوں رسول سجدہ میں گر پڑے۔ اور کافی دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا۔ اور بادشاہ سے کہا کہ آپ کا بیٹا زندہ ہو چکا ہے۔

آپ قبرستان جائیں وہاں آپ کا بیٹا آپ کو دکھائی دے گا۔ بادشاہ لوگوں کو ساتھ لے کر چلا۔ اور جب وہ قبرستان پہنچا تو دیکھا قبر پھٹ چکی تھی۔ اور شاہزادہ قبر سے باہر آچکا تھا۔ بادشاہ نے بیٹے کو گلے لگایا اور کہا: بیٹا تمہارا کیا حال ہے؟

بیٹے نے کہا: ابا جان میں مر چکا تھا۔ اچانک میں نے دو افراد کو دیکھا جو سجدہ کر کے خدا سے میری زندگی کی دعا کر رہے تھے۔ خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور مجھے دوبارہ زندگی عطا کی۔

بادشاہ نے کہا: بیٹے کیا تم ان دونوں افراد کو پہچان لو گے؟ بیٹے نے کہا: جی ہاں میں انہیں پہچان لوں گا۔ بادشاہ نے لوگوں کو صحرا میں جمع کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ایک ایک کر کے شاہزادے کے سامنے سے گزریں۔

لوگ گزرتے رہے جب وہ دو رسولوں میں سے ایک رسول گزرا تو شاہزادے نے کہا: ابا جان ان دو میں سے ایک یہ تھا۔ پھر وہ دوسرا رسول گزرا تو شہزادے نے اسے بھی پہچان لیا۔ اور کہا: ابا جان دوسرا شخص یہ ہے۔ جب شہزادے کی زبان سے یہ اقرار سنا تو تیسرے رسول نے کہا: میں تم دونوں کے دین کو قبول کرتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ ان کے دین کو قبول کرتا ہوں اور یوں اہل انطاکیہ کے بادشاہ سے سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝٤٠ سورج کی مجال نہیں ہے کہ وہ چاند کو جا کر پکڑ لے اور نہ ہی رات دن پر سبقت کر سکتی ہے سب اپنے فلک اور مدار میں تیر رہے ہیں۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے ضمن میں نقل کیا ہے سورج دن کا سلطان اور چاند رات کا سلطان ہے۔ سورج چاند کی روشنی کے ساتھ رات کو نہیں ہو سکتا اور رات دن سے پہلے نہیں آسکتی اور نہ ہی رات دن کی آمد سے قبل ختم ہو سکتی ہے اور یہ تمام آسمان پر اپنے مدار پر گھومتے ہیں اور یہی ان کی تسبیح ہے۔ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ ان لوگوں نے

کہا: ہم تمہیں منحوس محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ان کفار کا گمان تھا کہ یہ افراد اور ان کے نام ہی منحوس ہیں۔

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ اور شہر کے ایک سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا: اے میری قوم والو رسولوں کی اتباع کرو۔

روایات سے ثابت ہے کہ یہ آیات مومن آل یٰس حبیب النجار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

آیت ۲۲ تا ۸۳

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٢٢ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً
إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ ۝٢٣
إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٢٤ إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝٢٥ قِيلَ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝٢٦ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ
الْمُكْرَمِينَ ۝٢٧ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ
وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ۝٢٨ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝٢٩
يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝٣٠
أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝٣١
وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝٣٢ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ
أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن
نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝٣٤ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا

عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَآيَةٌ لَهُمُ
اللَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ
حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَهُمْ
أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا
يَرْكَبُونَ ۝ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۝ إِلَّا
رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ
إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ
أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ
فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا

مِنْ مَرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝ إِنْ كَانَتْ
إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ
مُتَّكِئُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ۝ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ
رَبٍّ رَحِيمٍ ۝ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ
يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَأَنِ
اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ
أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ
يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا
مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۝ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝
وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ۝
لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا

خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا
لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا
خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ
خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ
اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

ترجمہ

اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے (۲۲) کیا میں اس کے علاوہ دوسرے خدا اختیار کرلوں جب کہ وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کسی کی سفارش کام آنے والی نہیں ہے اور نہ کوئی بچا سکتا ہے (۲۳) میں تو اس وقت کھلی ہوئی گمراہی میں ہو جاؤں گا (۲۴) میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں لہٰذا تم میری

بات سنو (۲۵) نتیجہ میں اس بندہ سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا تو اس نے کہا کہ اے کاش میری قوم کو بھی معلوم ہوتا (۲۶) کہ میرے پروردگار نے کس طرح بخش دیا ہے اور مجھے باعزت لوگوں میں قرار دیا ہے (۲۷) اور ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد نہ آسمان سے کوئی لشکر بھیجا ہے اور نہ ہم لشکر بھیجنے والے تھے (۲۸) وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی جس کے بعد سب کا شعلۂ حیات سرد پڑ گیا (۲۹) کس قدر حسرتناک ہے ان بندوں کا حال کہ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس کا مذاق اڑانے لگتے ہیں (۳۰) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا ہے جو اب ان کی طرف پلٹ کر آنے والی نہیں ہیں (۳۱) اور پھر سب ایک دن اکٹھا ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے (۳۲) اور ان کے لئے ہماری ایک نشانی یہ مردہ زمین بھی ہے جسے ہم نے زندہ کیا ہے اور اس میں دانے نکالے ہیں جن میں سے یہ لوگ کھا رہے ہیں (۳۳) اور اسی زمین میں خرمے اور انگور کے باغات پیدا کئے ہیں اور چشمے جاری کئے ہیں (۳۴) تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں حالانکہ یہ سب ان کے ہاتھوں کا عمل نہیں ہے پھر آخر یہ ہمارا شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے ہیں (۳۵) پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا ہے ان چیزوں میں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور ان کے نفوس میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کا انہیں علم بھی نہیں ہے (۳۶) اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے جس میں سے ہم کھینچ کر دن کو نکال لیتے ہیں تو یہ سب اندھیرے میں چلے جاتے ہیں (۳۷) اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز و علیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے (۳۸) اور چاند کے لئے بھی ہم نے منزلیں معین کردی ہیں یہاں تک کہ وہ آخر میں پلٹ کر کھجور کی سوکھی ٹہنی جیسا ہو جاتا ہے (۳۹) نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے ..... اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں (۴۰) اور ان کے لئے ہماری ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں اٹھایا ہے (۴۱) اور اس کشتی جیسی اور بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں (۴۲) اور اگر ہم چاہیں تو سب کو غرق کردیں

پھر نہ کوئی ان کا فریاد رس پیدا ہوگا اور نہ یہ بچائے جا سکیں گے (۴۳) مگر یہ کہ خود ہماری رحمت
شامل حال ہو جائے اور ہم ایک مدت تک آرام کرنے دیں (۴۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے
کہ اس عذاب سے ڈرو جو سامنے یا پیچھے سے آسکتا ہے شاید کہ تم پر رحم کیا جائے (۴۵) تو ان کے
پاس خدا کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں آتی ہے مگر یہ کہ یہ کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں (۴۶)
اور جب کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو تو یہ کفّار
صاحبان ایمان سے طنزیہ طور پر کہتے ہیں کہ ہم انہیں کیوں کھلائیں جنہیں خدا چاہتا تو خود ہی کھلا دیتا
تم لوگ تو کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو (۴۷) اور پھر کہتے ہیں کہ آخر یہ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا
اگر تم لوگ اپنے وعدہ میں سچّے ہو (۴۸) درحقیقت یہ صرف ایک چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جو
انہیں اپنی گرفت میں لے لے گی اور یہ جھگڑا ہی کرتے رہ جائیں گے (۴۹) پھر نہ کوئی وصیت کر
پائیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف پلٹ کر ہی جا سکیں گے (۵۰) اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو
سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوں گے (۵۱) کہیں گے
کہ آخر یہ ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھا دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ بیشک یہی وہ چیز ہے جس کا خدا نے
وعدہ کیا تھا اور اس کے رسولوں نے سچ کہا تھا (۵۲) قیامت تو صرف ایک چنگھاڑ ہے اس کے بعد
سب ہماری بارگاہ میں حاضر کر دیئے جائیں گے (۵۳) پھر آج کے دن کسی نفس پر کسی طرح کا ظلم
نہیں کیا جائے گا اور تم کو صرف ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے اعمال تم کر رہے تھے (۵۴) بیشک اہل
جنّت آج کے دن طرح طرح کے مشاغل میں مزے کر رہے ہوں گے (۵۵) وہ اور ان کی بیویاں
سب جنّت کی چھاؤں میں تخت پر تکیے لگائے آرام کر رہے ہوں گے (۵۶) ان کے لئے تازہ تازہ
میوے ہوں گے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی وہ چاہیں گے (۵۷) ان کے حق میں ان کے مہربان
پروردگار کا قول صرف سلامتی ہوگا (۵۸) اور اے مجرمو! تم ذرا ان سے الگ تو ہو جاؤ (۵۹) اولاد
آدم کیا ہم نے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا تھا کہ خبردار شیطان کی عبادت نہ کرنا کہ وہ تمہارا کھلا ہوا
دشمن ہے (۶۰) اور میری عبادت کرنا کہ یہی صراط مستقیم اور سیدھا راستہ ہے (۶۱) اس شیطان نے

تم میں سے بہت سی نسلوں کو گمراہ کر دیا ہے تو کیا تم بھی عقل استعمال نہیں کرو گے (۶۲) یہی وہ جہنم
ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جا رہا تھا (۶۳) آج اسی میں چلے جاؤ کہ تم ہمیشہ کفر اختیار کیا
کرتے تھے (۶۴) آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے
پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ کیسے اعمال انجام دیا کرتے تھے (۶۵) اور ہم اگر چاہیں تو ان آنکھوں
کو مٹا دیں پھر یہ راستہ کی طرف قدم بڑھاتے رہیں لیکن کہاں دیکھ سکتے ہیں (۶۶) اور ہم چاہیں تو
خود ان ہی کو بالکل مسخ کر دیں جس کے بعد نہ آگے قدم بڑھا سکیں اور نہ پیچھے ہی پلٹ کر واپس
آسکیں (۶۷) اور ہم جسے طویل عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں پچھلے کی طرف واپس کر دیتے ہیں کیا
یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں (۶۸) اور ہم نے اپنے پیغمبر کو شعر کی تعلیم نہیں دی ہے اور نہ شاعری اس کے
شایان شان ہے یہ تو ایک نصیحت اور کھلا ہوا روشن قرآن ہے (۶۹) تاکہ اس کے ذریعہ زندہ افراد کو
عذاب الٰہی سے ڈرائیں اور کفّار پر حجت تمام ہو جائے (۷۰) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم
نے ان کے فائدے کے لئے اپنے دست قدرت سے چوپائے پیدا کر دیئے ہیں تو اب یہ ان کے
مالک کہے جاتے ہیں (۷۱) اور پھر ہم نے ان جانوروں کو رام کر دیا ہے تو بعض سے سواری کا کام
لیتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں (۷۲) اور ان کے لئے ان جانوروں میں بہت سے فوائد ہیں اور
پینے کی چیزیں بھی ہیں تو یہ شکر خدا کیوں نہیں کرتے ہیں (۷۳) اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر
دوسرے خدا بنا لئے ہیں کہ شاید ان کی مدد کی جائے گی (۷۴) حالانکہ یہ ان کی مدد کی طاقت نہیں
رکھتے ہیں اور یہ ان کے ایسے لشکر ہیں جنہیں خود بھی خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا (۷۵) لہٰذا
پیغمبر آپ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں ہم وہ بھی جانتے ہیں جو یہ چھپا رہے ہیں اور وہ بھی جانتے
ہیں جس کا یہ اظہار کر رہے ہیں (۷۶) تو کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا
ہے اور وہ یکبارگی ہمارا کھلا ہوا دشمن ہو گیا ہے (۷۷) اور ہمارے لئے مثل بیان کرتا ہے اور اپنی
خلقت کو بھول گیا ہے کہتا ہے کہ ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے (۷۸) آپ کہہ دیجئے کہ
جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے وہی زندہ بھی کرے گا اور وہ ہر مخلوق کا بہتر جاننے والا ہے (۷۹)

اس نے تمہارے لئے ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی ہے تو تم اس سے ساری آگ روشن کرتے رہے ہو (۸۰) تو کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان کا مثل دوبارہ پیدا کر دے یقیناً ہے اور وہ بہترین پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے (۸۱) اس کا امر صرف یہ ہے کہ کسی شے کے بارے میں یہ کہنے کا ارادہ کرے کہ ہو جا اور وہ شے ہو جاتی ہے (۸۲) پس پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس کے ہاتھوں میں ہر شے کا اقتدار ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹا کر لے جائے جاؤ گے (۸۳)

تفسیر

كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۔ اور وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی جس کے بعد سب کا شعلہ حیات سرد پڑ گیا۔

خَامِدُونَ سے مراد ہے کہ پھر وہ سارے مر گئے۔

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۔ پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا ہے۔ ان چیزوں میں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور ان کے نفسوں میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کا انہیں علم بھی نہیں ہے۔

قمی نے حضرت امام ابو عبد اللہ صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا نطفہ آسمان سے زمین کی طرف آتا ہے اور وہ درختوں پھلوں اور نباتات پر گرتا ہے اور پھر اس کو انسان اور جانور کھاتے ہیں اور وہ ان میں جاری ہوتا ہے۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۔ اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے جس میں سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے ہیں تو یہ سب اندھیرے میں چلے جاتے ہیں۔ یعنی ہم دن کو رات سے خارج کر لیتے ہیں۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ آخر میں پلٹ کر کھجور کی سوکھی ہوئی شاخ کی مانند ہو جاتا ہے۔

مرجون کھجور کی وہ شاخ جو الگ ہو کر گر جاتی ہے اس کی شکل اس چاند کی ہو جاتی ہے جو اول رات کا ہوتا ہے۔

داود بن محمد النہدی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کی خدمت میں ابو سعید المکاری حاضر ہوا اور اس نے گستاخی کرتے ہوئے بولا کہ اے رضا اب تمہارا مقام اتنا بلند ہو گیا ہے کہ تو نے بھی اپنے باپ کی طرح امامت کا دعویٰ کر دیا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا تجھے کیا اعتراض ہے اللہ تجھ پر موت دے اور خدا تیرے گھر میں فقر و فاقہ داخل کرے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمران کو وحی کی تھی کہ میں تجھے فرزند عطا کروں گا لیکن خدا نے انہیں مریم عطا کر دی مریم کو عیسیٰ عطا کیا تو عیسیٰ مریم سے ہے۔ اور مریم عیسیٰ سے ہے۔ مریم اور عیسیٰ ایک ہیں۔ میں اپنے والد سے ہوں اور میرے والد مجھ سے ہیں اور میں اور میرا والد ایک ہی ہیں۔

ابو سعید نے کہا میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا پوچھ اگر چہ تو میرے گروہ کا فرد نہیں ہے لیکن پھر بھی تجھے مسئلہ پوچھنے کی اجازت ہے۔

اس نے کہا ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے جتنے بھی قدیم مملوک ہیں میرے مرنے کے بعد رضائے الٰہی کیلئے سب آزاد ہیں اب قدیم مملوک کا تعین کیسے کیا جائے گا؟

آپ نے فرمایا جس غلام یا کنیز کو چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے تو وہ آزاد ہو جائے گا کیونکہ اس قدیم پر کا نام صادق آتے گا کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔

حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۔ یہاں تک کہ وہ پرانی کھجور کی طرح سے ہو جاتا ہے اور شاخ کو قدیم کہنانے کیلئے چھ ماہ کے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے ابو سعید مسئلہ پوچھ کر چلا گیا راوی بیان کرتا ہے حضرت امام رضاؑ کی بددعا نے اس پر پورا اثر دکھایا اس پر غربت چھا گئی اور اس کی نگاہ ختم ہو گئی اور روٹی کے لقمے کا محتاج ہو گیا اور پھر مر گیا۔

وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۔ اور ان کیلئے ہماری ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو ایک بھری ہوئی کشتی پر اٹھایا تھا۔

الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ سے مراد بھری ہوئی کشتی۔

وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۔ اور اس کشتی جیسی اور بہت سی کشتیاں ہم نے ان کیلئے بنائیں جن پر سوار ہوتے ہیں۔

یعنی اس سے مراد جانور، چوپائے وغیرہ ہیں۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۔ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۔ اور پھر کہتے ہیں کہ آخر یہ وعدہ قیامت کب پورا ہوگا اگر تم لوگ اپنے وعدہ میں سچے ہو۔ درحقیقت یہ صرف ایک

جھگڑا کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں اپنی گرفت میں لے لے گی اور یہ جھگڑ ہی کرتے رہ جائیں گے۔

فرماتے ہیں کہ جب آخری وقت ہوگا تو اچانک ایک زوردار دھماکے کی آواز بلند ہوگی جس سے سب بکھر کر رہ جائیں گے اس وقت لوگ بازاروں میں خرید و فروخت کر رہے ہوں گے وہ کاغذ اور دوائے کے درمیان قیمت پر جھگڑ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک زوردار دھماکہ ہو جائے گا جس سے سب کچھ تباہ ہو جائے گا کوئی بھی اپنے گھر واپس نہیں جا سکے گا اور نہ ہی کوئی کسی کو وصیت کر سکے گا۔

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چل کھڑے ہوں گے۔

اجداث سے مراد قبور ہیں۔

يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ۜ ہائے کاش ہمیں ہماری آرام گاہوں سے کس نے اٹھایا ہے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا کہ اپنی قبروں میں ہوں گے اور جب ان کو اٹھایا جائے گا تو یہ گمان کریں گے وہ سو رہے تھے تو اس وقت وہ کہیں گے کہ ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھایا ہے تو اس وقت ملائکہ ان جواب دیں گے۔

هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝

یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور اس کے رسولوں نے سچ کہا تھا۔

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝

اور پھر قیامت کے دن ایک چنگھاڑ کہ اس کے بعد سب ہماری بارگاہ میں حاضر کر دیے جائیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ وہ دوسری صور ہوگی، پہلی صور وہ ہوگی کہ جس سے قیامت برپا ہوگی اور دوسری وہ جس سے محشر برپا ہو جائے گا۔

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝ بے شک اہل جنت آج کے دن طرح طرح کے مشاغل میں مزے کر رہے ہوں گے۔ یعنی ان کیلئے آج جنت میں گریں گے وہ اس سے مزے لیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں اہل جنت حوروں سے شادیاں کریں گے اور اس سے مزہ کریں گے فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ۝ وہ ان کی بیویاں جنت میں سائے میں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔

علامہ فرماتے ہیں اَرَائِکِ ان تختوں کو کہا جاتا ہے جن پر چادریں پڑی ہوئی ہوں۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ۝ ان کے حق میں ان کے مہربان رب کا قول فقط سلامتی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام سے مراد اس کی امان ہے۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ اے مجرمو! تم ان سے آج الگ ہو جاؤ۔

فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو محشر میں جمع کرے گا۔ اور لوگ اپنے قدموں پر کھڑے کھڑے تھک جائیں گے اور ان کا پسینہ اس قدر آئے گا کہ وہ ان کے منہ کی لگام بن جائے گا تو اس وقت سارے لوگ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اے خدایا ہمارا حساب کر اور ہمارے لئے حکم صادر فرما خواہ وہ جہنم کا ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس وقت خدا ایک ہوا کو چلائے گا اور اس وقت ان کے درمیان ایک ندا دینے والا ندا دے گا اے مجرمو الگ ہو جاؤ تو جو مجرم ہوں گے وہ الگ ہو جائیں گے تو اس وقت مجرم جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے اور جن کے دلوں میں ایمان کی ایک رمق بھی ہوگی ان کیلئے جنت کا حکم ہوگا وہ جنت میں جائیں گے۔

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ اور اس شیطان نے تم میں سے بہت سی نسلوں کو گمراہ کر دیا ہے۔

یعنی انسان کی ایک کثیر تعداد اپنی گمراہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تمام مخلوق (انسانوں اور جنوں) کو جمع کرے گا اور پھر انسان کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو جب لوگ اپنا اپنا نامہ اعمال دیکھیں گے تو وہ اپنے نامہ اعمال میں لکھے ہوئے بعض اعمال کا انکار کریں گے اور بارگاہ خدا میں عرض کریں گے اے خدایا یہ اعمال تو ہم نے کبھی انجام ہی نہیں دیے تھے جو اس میں لکھے ہوئے ہیں۔ تو پھر ملائکہ کے خلاف گواہی دیں گے۔ تو اس وقت وہ خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے خدایا یہ فرشتے تیرے ہیں یہ تو لازماً ہمارے خلاف گواہی دیں گے جب کہ ہم قسم اٹھاتے ہیں کہ یہ افعال ہم نے انجام نہیں دیے جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان کیا ہے۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ جب قیامت کے دن خدا ان سب کو محشور کرے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جیسے آج یہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں" تو جب یہ لوگ قسمیں کھائیں گے تو اس وقت خدا ان کے منہ کو مہر لگا کر بند کر دے گا۔ تو پھر ان کی زبانیں بند ہو جائیں گی پھر ان کے اعضاء و جوارح بولنا شروع ہو جائیں گے جو کچھ انہوں نے انجام دیا ہوگا وہ سب بول کر اس کی گواہی دیں گے۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں بول پڑیں گے۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝

اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا دیں گے پھر یہ راستہ کی طرف قدم بڑھاتے رہیں گے لیکن یہ

کہاں دیکھ سکیں گے۔

فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ۝ یعنی وہ کیسے دیکھ سکیں گے یعنی جب آنکھیں ہی نہ ہوں گی تو وہ کیسے دیکھ سکیں گے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ اور اگر ہم چاہیں تو خود انھیں مسخ کر دیں۔ جس کے بعد وہ نہ آگے قدم اٹھا سکیں اور نہ پیچھے ہٹ سکیں گے۔

یعنی اگر ہم چاہیں تو ہم دنیا میں ہی ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے مسخ کر دیں۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ۝

اور ہم، جسے طویل عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں بچپنے کی طرف واپس کر دیتے ہیں کیا یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت زنادقہ (دھریوں) کے رد کے لیے ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے خدا تو حید نام کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ زمانے کی گردش ہے سب کچھ ہوتا ہے کیونکہ جب انسان شادی کرتا ہے اور عورت سے دخول کرتا ہے تو اس کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل ہوتا ہے تو مختلف غذاؤں اور زمانے کی گردش کی وجہ سے اس کی شکل صورت بنتی ہے۔ اور دن رات کی گردش اس کے لیے موثر ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کے اعضاء وجوارح بنتے ہیں اور ان میں قوت وطاقت پیدا ہوتی ہے۔

تو خدا نے اس آیت میں ایک کلمہ سے ان کو رد کر دیا ہے (وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ) کہ اگر ایسے ہی جیسے یہ زنادقہ کا نظریہ ہے کہ جس شخص کی عمر لمبی ہوتی ہے بڑھاپے میں اس کی طاقت میں کمی نہیں آنا چاہیے کیونکہ زمانے کی گردش اور غذاؤں کا اثر تو باقی رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود طویل عمر والا شخص بڑھاپے میں کمزور ہو جاتا ہے اور بچپن کے حالات و عادات اس پر طاری ہو جاتے ہیں حالانکہ گردش زمانہ باقی ہے اس کی قوت گویائی، سننے اور دیکھنے اور چلنے والی قوت کمزور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کبھی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ گردش زمانہ کا تعلق اس سے نہیں ہے بلکہ ایک غالب قادر ذات کی تخلیق ہے اور وہ اس میں کارفرما ہے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اور ہم نے اپنے رسول کو شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی اس کے شایان شان ہے کہ وہ شاعری کرے۔

قریش کے رد میں یہ آیت ہے۔ قریش والوں کا عقیدہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جو کہتے ہیں وہ شعر و شاعری ہے۔ تو خدا نے ان کو رد کرتے ہوئے فرمایا۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ رسول کو ہم نے شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی اس کے لیے

سزاوار ہے کہ وہ شاعری کرے۔ بلکہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے۔ وہ فقط ذکر اور قرآن مبین ہے۔ رسول خدا نے اپنی زندگی میں کبھی شعر نہیں کہا تھا۔

لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا تاکہ وہ زندہ لوگوں کو ڈرائیں۔

یعنی یہ قرآن ہم نے آپ پر اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ زندہ لوگوں کو ڈرائیں۔ اس مراد ہے کہ مومن ہی وہ ہیں اور ل کے زندہ ہیں۔ جو ہدایت کو قبول کرتے ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ مردہ ہیں ان کے لیے خدا فرماتا ہے۔ وَیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ۝ اور کفار پر حجت تمام ہو جائے۔

یعنی کفار کے لیے عذاب ثابت ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ہم نے ان کے فائدہ کے لیے اپنے دست قدرت سے جانور پیدا کیے۔

یعنی ہم نے ان جانوروں کو اپنی قدرت سے خلق کیا تاکہ یہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ اور ہم نے ان جانوروں کو انسانوں کے لیے مسخر کر دیا اس اونٹ کو دیکھیں کہ جو اتنا بڑا ہے اور طاقت ور ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک بچہ اس کو چلا رہا ہوتا ہے۔ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ۝ اور ان کے لیے ان جانوروں میں اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ اور پینے کی چیزیں بھی ہیں یہ انسان شکر کیوں نہیں کرتا۔

یعنی بعض جانور ایسے ہیں جن سے کسب معاش کیا جاتا ہے بعض وہ ہیں جن پر سواری کی جاتی ہے۔ بعض کا دودھ پیا جاتا ہے اور بعض کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور ان سے اور بھی فوائد ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ۝ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ۝ اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے (جھوٹے) خدا بنا رکھے ہیں۔ شاید ان کی مدد کی جائے۔ حالانکہ یہ خدا ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ تو خود ایسے ہیں کہ جن کو خود بھی اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا"

یعنی جن جھوٹے خداؤں کو یہ مان رہے ہیں تاکہ ان کی مدد کر سکیں تو یہ ہرگز مدد نہیں کر سکیں گے بلکہ یہ خود سارے اللہ کی بارگاہ میں لشکر کی صورت میں حاضر ہوں گے اور خود ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد خدا پھر اپنے نبی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ۝ لہٰذا اے ہمارے نبی آپ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں ہم وہ بھی جانتے جو یہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ بھی جانتے ہیں جن کو یہ پوشیدہ رکھتے ہیں اس کے بعد خدا فرماتا

ہے کہ انسان یہ نہیں دیکھتا کہ اس کو ہم نے ایک نطفہ سے خلق کیا ہے، اور اب یہ ہمارے مقابل میں اگر خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿۷۷﴾ کھلا ہوا دشمن بن گیا ہے اور ہمارے سامنے بولتا ہے عالم بنا ہوا ہے اور بڑا بلیغ بنا ہوا ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۔ اور اب اس انسان کی حالت یہ ہوگی ہے کہ وہ ہمارے سامنے مثالیں پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ کون خلق کرے گا۔ اے محمد آپ ان سے کہہ دیں۔ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۔ ان بوسیدہ ہڈیوں کو وہی ذات دوبارہ محشور کرے گی جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ اپنی تمام مخلوق کو جاننے والا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنی خلقت کے بارے میں غور وفکر کرے تو اسی کی اپنی خلقت ہی اس کو اس کے خالق کی طرف رہنمائی کرے گی کہ کوئی ہے جس نے اسے بنایا ہے۔ کیونکہ انسان جانتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے نہیں ہے (قدیم نہیں ہے) کیونکہ وہ اپنے آپ کو اور غیر کو مخلوق اور حادث دیکھتا ہے۔ تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی نے ان کو خلق کیا ہے اس نے خود اپنے آپ کو خلق نہیں کیا کیونکہ خالق کے لیے ضروری ہے کہ مخلوق سے پہلے ہو۔ اور اگر انسان نے خود اپنے آپ کو خلق کیا ہوتا تو یہ اپنے آپ سے آفات ومصائب اور موت کو روک سکتا ہوتا حالانکہ ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اس کے نزدیک ثابت ہو جائے گا کہ کوئی اس کا خالق ہے جو مدبر اور قادر وعالم ہے اور وہ اللہ واحد قہار ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۸۰﴾

اس نے تمہارے لیے ہرے درخت سے آگ کو پیدا کر دیا اور تم اس سے ساری آگ روشن کرتے ہو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وہ سبز درخت جس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ وہ دو ہیں ایک مرخ اور دوسرا عفار ہے۔ اور یہ دونوں درخت عرب کے شہروں میں ہوتے تھے لوگ جب آگ جلانا چاہتے تھے تو اس کی دو لکڑیاں لیتے اور اس کو آپس میں رگڑتے اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾

تو کیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے اس پر قادر نہیں کہ اس کی مثل اور بھی بنائے؟ کیوں نہیں وہ قادر ہے۔ وہ بہت بڑا خالق اور علم والا ہے۔

اس سے مراد صرف یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے میں ارادہ کرتا ہے تو ہو جانے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں یک اور (کن) اس کے خزانے ہیں۔ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾ پاک ہے وہ جس کے ہاتھوں میں ہر چیز کا اقتدار ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر لے جائے جاؤ گے۔

سورہ یٰسین ختم شدہ

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ

یہ سورہ صافات مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 182 ہے اور اس کے رکوع پانچ (5) ہیں۔ اور قرآن میں موجودہ ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر 37 ہے۔ لیکن ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 56 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص ہر جمعہ کے دن سورہ صافات کی تلاوت کرے گا تو وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر سے دنیاوی مصیبت کو دور رکھے گا۔ اسے دنیا میں بہترین رزق دے گا اور شیطان رجیم اس کے مال، بدن اور اولاد میں اسے کوئی اذیت نہ پہنچا سکے گا۔ وہ ہر جبار و سرکش سے محفوظ رہے گا اور اگر وہ اس دن یا اس رات میں مر گیا تو خدا تعالیٰ اسے شہید مبعوث فرمائے گا یا اسے شہادت کی موت عطا کرے گا اور اسے جنت میں شہداء کے درجہ میں جگہ عطا کرے گا۔

آیت ۱ تا ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا

خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُو الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ
الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝ قَالَ
هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ
كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ اَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ
الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ
الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ
اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ
عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ

اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا
عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا
الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ
تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ
اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ
كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

باقاعدہ طور پر صفیں باندھنے والوں کی قسم (۱) پھر مکمل طریقہ سے تنبیہ کرنے والوں کی قسم (۲) پھر ذکر خدا کی تلاوت کرنے والوں کی قسم (۳) بیشک تمہارا خدا ایک ہے (۴) وہ آسمان و زمین اور ان کے مابین کی تمام چیزوں کا پروردگار اور ہر مشرق کا مالک ہے (۵) بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین بنا دیا ہے (۶) اور انہیں ہر سرکش شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنا دیا ہے (۷) کہ اب شیاطین عالم بالا کی باتیں سننے کی کوشش نہیں کرسکتے اور وہ ہر طرف سے مارے جائیں گے (۸) بھگانے کے لئے اور ان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے (۹) علاوہ اس کے جو کوئی بات اچک لے تو اس کے پیچھے آگ کا شعلہ لگ جاتا ہے (۱۰) اب ذرا ان سے دریافت کرو کہ یہ زیادہ دشوار گزار مخلوق ہیں یا جن کو ہم پیدا کرچکے ہیں ہم نے ان سب کو ایک لسدار مٹی سے پیدا کیا ہے (۱۱) بلکہ تم تعجب کرتے ہو اور یہ مذاق اڑاتے ہیں (۱۲) اور جب نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے ہیں (۱۳) اور جب کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو مسخرا پن کرتے ہیں (۱۴) اور کہتے ہیں کہ یہ تو ایک کھلا ہوا جادو ہے (۱۵) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے تو کیا دوبارہ اٹھائے جائیں گے (۱۶) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی زندہ کئے جائیں گے (۱۷) کہہ دیجئے کہ بیشک اور تم ذلیل بھی ہوگے (۱۸) یہ قیامت تو صرف ایک للکار ہوگی جس کے بعد سب دیکھنے لگیں گے (۱۹) اور کہیں گے کہ ہائے افسوس یہ تو قیامت کا دن ہے (۲۰) بیشک یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جسے تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے (۲۱) فرشتو ذرا ان ظلم کرنے والوں کو اور ان کے ساتھیوں کو اور خدا کے علاوہ جن کی یہ عبادت کیا کرتے تھے سب کو اکٹھا تو کرو (۲۲) اور ان کے تمام معبودوں کو اور ان کو جہنم کا راستہ تو بتادو (۲۳) اور ذرا ان کو ٹھہراؤ کہ ابھی ان سے کچھ سوال کیا جائے گا (۲۴) اب تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ہو (۲۵) بلکہ آج تو سب کے سب سر جھکائے ہوئے ہیں (۲۶) اور ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے سوال کررہے ہیں (۲۷) کہتے ہیں کہ تم ہی تو ہو جو ہماری داہنی طرف سے آیا کرتے تھے (۲۸) وہ کہیں گے کہ نہیں تم خود ہی ایمان لانے والے نہیں تھے (۲۹) اور ہماری تمہارے اوپر کوئی حکومت نہیں تھی بلکہ تم خود ہی سرکش

قوم تھے (۳۰) اب ہم سب پر خدا کا عذاب ثابت ہوگیا ہے اور سب کو اس کا مزہ چکھنا ہوگا (۳۱) ہم نے تم کو گمراہ کیا کہ ہم خود ہی گمراہ تھے (۳۲) تو آج کے دن سب ہی عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے (۳۳) اور ہم اسی طرح مجرمین کے ساتھ برتاؤ کیا کرتے ہیں (۳۴) ان سے جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو اکڑ جاتے تھے (۳۵) اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک مجنون شاعر کی خاطر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں گے (۳۶) حالانکہ وہ حق لے کر آیا تھا اور تمام رسولوں کی تصدیق کرنے والا تھا (۳۷) بیشک تم سب دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو (۳۸) اور تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا (۳۹) علاوہ اللہ کے مخلص بندوں کے (۴۰) کہ ان کے لئے معین رزق ہے (۴۱) میوے ہیں اور وہ باعزت طریقہ سے رہیں گے (۴۲) نعمتوں سے بھری ہوئی جنت میں (۴۳) آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوئے (۴۴) ان کے گرد صاف شفاف شراب کا دور چل رہا ہوگا (۴۵) سفید رنگ کی شراب جس میں پینے والے کو لطف آئے (۴۶) اس میں نہ کوئی دردسر ہو اور نہ ہوش و حواس گم ہونے پائیں (۴۷) اور ان کے پاس محدود نظر رکھنے والی کشادہ چشم حوریں ہوں گی (۴۸) جن کا رنگ و روغن ایسا ہوگا جیسے چھپائے ہوئے انڈے رکھے ہوئے ہوں (۴۹) پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے سوال کریں گے (۵۰) تو ان میں کا ایک کہے گا کہ دار دنیا میں ہمارا ایک ساتھی بھی تھا (۵۱) وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی قیامت کی تصدیق کرنے والوں میں ہو (۵۲) کیا جب مر کر مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے تو ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا (۵۳) کیا تم لوگ بھی اسے دیکھو گے (۵۴) یہ کہہ کر نگاہ ڈالی تو اسے بیچ جہنم میں دیکھا (۵۵) کہا کہ خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کردیتا (۵۶) اور میرے پروردگار کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی یہیں حاضر کردیا جاتا (۵۷) کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ہم اب مرنے والے نہیں ہیں (۵۸) سوائے پہلی موت کے اور ہم پر عذاب ہونے والا بھی نہیں ہے (۵۹) یقینا یہ بہت بڑی کامیابی ہے (۶۰) اسی دن کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے (۶۱) ذرا بتاؤ کہ یہ نعمتیں مہمانی کے واسطے بہتر ہیں یا تھوہڑ کا درخت (۶۲) جسے ہم نے ظالمین کی

آزمائش کے لئے قرار دیا ہے (۶۳) یہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے (۶۴) اس کے پھل ایسے بدنما ہیں جیسے شیطانوں کے سر (۶۵) مگر یہ جہنمی اسی کو کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے (۶۶) پھر ان کے پینے کے لئے گرما گرم پانی ہوگا جس میں پیپ وغیرہ کی آمیزش ہوگی (۶۷) پھر ان سب کا آخری انجام جہنم ہوگا (۶۸) انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا (۶۹) تو ان ہی کے نقش قدم پر بھاگتے چلے گئے (۷۰) اور یقیناً ان سے پہلے بزرگوں کی ایک بڑی جماعت گمراہ ہو چکی ہے (۷۱) اور ہم نے ان کے درمیان ڈرانے والے پیغمبر بھیجے (۷۲) تو اب دیکھو کہ جنہیں ڈرایا جاتا ہے ان کے نہ ماننے کا انجام کیا ہوتا ہے (۷۳) علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ کے مخلص بندے ہوتے ہیں (۷۴) اور یقیناً نوح نے ہم کو آواز دی تو ہم بہترین قبول کرنے والے ہیں (۷۵) اور ہم نے انہیں اور ان کے اہل کو بہت بڑے کرب سے نجات دے دی ہے (۷۶) اور ہم نے ان کی اولاد ہی کو باقی رہنے والوں میں قرار دیا (۷۷) اور ان کے تذکرہ کو آنے والی نسلوں میں برقرار رکھا (۷۸) ساری خدائی میں نوح پر ہمارا سلام (۷۹) ہم اسی طرح نیک عمل کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں (۸۰) وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے (۸۱) پھر ہم نے باقی سب کو غرق کر دیا (۸۲) یقیناً نوح ہی کے پیروکاروں میں سے ابراہیم بھی تھے (۸۳) جب اللہ کی بارگاہ میں قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوئے (۸۴) جب اپنے مربی باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کر رہے ہو (۸۵) کیا خدا کو چھوڑ کر ان خودساختہ خداؤں کے طلب گار بن گئے ہو (۸۶) تو پھر رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے (۸۷) پھر ابراہیم نے ستاروں میں دقت نظر سے کام لیا (۸۸) اور کہا کہ میں بیمار ہوں (۸۹) تو وہ لوگ منہ پھیر کر چلے گئے (۹۰) اور ابراہیم نے ان کے خداؤں کی طرف رخ کرکے کہا کہ تم لوگ کچھ کھاتے کیوں نہیں ہو (۹۱) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بولتے بھی نہیں ہو (۹۲) پھر ان کی مرمت کی طرف متوجہ ہو گئے (۹۳) تو وہ لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیم کے پاس آئے (۹۴) تو ابراہیم نے کہا کہ کیا تم لوگ اپنے ہاتھوں کے تراشیدہ بتوں کی پرستش کرتے ہو (۹۵) جب کہ خدا نے تمہیں اور ان کو بھی کو پیدا

کیا ہے (۹۶) ان لوگوں نے کہا کہ ایک عمارت بنا کر آگ جلا کر انہیں آگ میں ڈال دو (۹۷) ان لوگوں نے ایک چال چلنا چاہی لیکن ہم نے انہیں پست اور ذلیل کر دیا (۹۸) اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہوں کہ وہ میری ہدایت کر دے گا (۹۹) پروردگار مجھے ایک صالح فرزند عطا فرما (۱۰۰)

تفسیر

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ۔ صفیں باندھنے والوں کی قسم۔

علامہ فرماتے ہیں ملائکہ اور انبیاء اور وہ جو صفیں بنا کر یعنی باجماعت کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کی قسم!

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ۔ اور پھر مکمل طور پر متنبہ کرنے والوں کی قسم۔

یعنی وہ لوگ جو قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ ان کی قسم۔ ان قسموں کے بعد اس کا جواب خدا نے ذکر کیا ہے۔

اِنَّ اِلٰـهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَـوَاكِبِ ۙ۔

بے شک تمہارا خدا ایک ہے۔ وہ آسمان و زمین اور ان کے مابین کی تمام چیزوں کا پروردگار اور ہر مشرق کا مالک ہے بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین بنا دیا ہے۔

حضرت ابوعبداللہ نے نقل کیا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ یہ آسمان میں جو ستارے ہیں یہ ایسے ہی ہیں جیسے زمین میں شہر ہیں اور یہ شہروں کا ستارہ ہے ایک دوسرے سے ایک نور کے ستون کے ذریعے مربوط ہیں۔ کہ جس ستون کی چوڑائی دو سو پچاس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ۔ اور ان ستاروں کو ہر سرکش شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔

مارد سے مراد خبیث شیطان ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ڰ دُحُوْرًا

اب شیاطین عالم کی باتیں سننے کی کوشش نہیں کر سکتے اور وہ ہر طرف سے مارے جائیں گے۔

یعنی شیاطین جب آسمانوں کی طرف بلند ہوتے ہیں تو ستارے ٹوٹ کر ان پر برستے ہیں جس سے وہ جل کر واپس آجاتے ہیں۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ اور ان کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے۔

یعنی ان کے لیے عذاب واجب ہو چکا ہے۔

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ علاوہ اس کے جو کوئی بات اچک لے تو اس کے پیچھے آگ کا شعلہ لگ جاتا ہے۔

یعنی شیطان آسمان کی طرف جاتے ہیں تاکہ وہاں سے کوئی بات حاصل کریں تاکہ اس کو محفوظ کر لیں تو ان پر شہاب ثاقب آگ کا شعلہ بن کر گرتا ہے تاکہ ان کو جلا دے۔

فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ یہ وہ چیز جس کے ذریعے شیطانوں کو مارا جاتا ہے وہ جل جاتے ہیں۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ یہ وہ عذاب ہے جو ہمیشہ رہتا ہے ان کی طرف توجہ ہوتا ہے اور ان کے دلوں تک پہنچ جاتا ہے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ یعنی جب وہ ان شیطانوں کو لگتا ہے تو ان کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ اب ذرا ان سے دریافت کرو کہ یہ زیادہ دشوار گزار مخلوق ہیں یا جن کو ہم پیدا کر چکے ہیں ہم نے ان سب کو ایک لیسدار مٹی سے بنایا ہے طِينٍ لَازِبٍ ۝ اس مٹی کو کہا جاتا ہے جس کو ہاتھوں سے گوندھا گیا ہو۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝

بلکہ تم تعجب کرتے ہو اور یہ مذاق اڑاتے ہیں اور جب نصیحت کی جاتی ہے تو یہ قبول نہیں کرتے اور جب ہماری آیات کو دیکھتے ہیں تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ لوگ جن کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے وہ قریش کے کفار ہیں۔ اس کے بعد خدا قریش کے دہریوں کی بات کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی زندہ کیے جائیں گے اسے نبی آپ کہہ دیں کہ ہاں اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

داخرون سے مراد ہے کہ تم کو ذلیل و رسوا کر کے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

أُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ ۔ یعنی وہ جو ظلم کرنے والے اور جو ان کے ساتھی ہیں ان سب کو محشور کیا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے اور أَزْوَاجَهُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے ظلم میں شریک تھے۔

فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ اور ان کو جہنم کا راستہ بتا دو۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو جہنم کے راستہ کی طرف بلایا جائے گا۔

وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ اور ان کو روکو کہ ابھی ان سے کچھ پوچھا جائے گا

علامہ فرماتے ہیں کہ محشر کے روز لوگوں کو روکیں گے کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا وہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں ہوگا۔

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝ بلکہ آج تو سب کے سب سر جھکائے ہوں گے۔

یعنی سب عذاب کی وجہ سے پریشان ہو کر سر نیچے کیے ہوئے ہوں گے۔ اس کے بعد خدا ان کے قول کی حکایت کر رہا ہے۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ اور وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوالات کر رہے ہیں اور کہیں گے کہ تم ہی تو ہو جو ہماری داہنی طرف سے آیا کرتے تھے۔

علامہ فرماتے ہیں وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں دوست ہوں گے جو ایمان لانے والے نہیں تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ اب ہم سب پر خدا کا قول ثابت ہو گیا اس کا ہم مزہ چکھیں گے۔

قول یعنی ہمارے لیے عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ پس ہم نے تم کو گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے۔ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ آج تو ہم سب عذاب میں برابر کے شریک ہیں اور ہم اسی طرح مجرموں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں ان سے جب کہا جاتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تکبر کرتے اور اکڑ جاتے ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے۔

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ۝ اور یہ کہتے تھے کہ کیا ہم ایک شاعر اور مجنون کی خاطر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔

علامہ فرماتے ہیں وہ ذات جس کو یہ شاعر و مجنون کہہ رہے تھے وہ رسول خدا ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ تو خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ حالانکہ وہ حق لے کر آیا اور انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہے۔

یعنی آپ گزشتہ تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد خدا ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جو اس نے مومنین کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ کہ ان کے لیے معین رزق ہے۔

یعنی جنت میں ان کے لیے رزق معین و معلوم ہے۔ لَا فِيْهَا غَوْلٌ جنت میں کوئی فساد نہیں ہوگا۔ غول سے مراد فساد ہے۔ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ اور نہ ہوش و حواس گم ہونے پائیں گے۔ یعنی جنت میں ان کے لیے کوئی فساد ہوگا اور نہ ان کے ہوش و حواس چھین لیے جائیں گے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ اور ان کے لیے محدود نظر رکھنے والی کشادہ چشم حوریں ہوں گی۔

یعنی ان کے لیے ایسی حوریں ہوں گی کہ جنھوں نے کبھی کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا ہوگا یعنی پاک دامن اور ان کی صفات یوں ہوں گی۔ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ جیسے چھپائے ہوئے موتی۔ انڈے ہوتے ہیں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ اور پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال کریں گے تو ان میں سے ایک کہے گا کہ دنیا میں ہمارا ایک ساتھی بھی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ تم بھی قیامت کے دن کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو۔

یعنی وہ کہے گا کہ تم یہ عقیدہ رکھتے ہو اور کہتے ہو کہ جب تم مر جاؤ گے تو تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اور دوسرا ساتھی کہے گا ہاں میں اس کی خبر لیتا ہوں تو کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو تو وہ کہے گا ہاں فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ کہہ کر جب اس نے نگاہ ڈالی تو اس کو جہنم کے درمیان میں پایا۔ اور کہا کہ خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ اس سے مراد ہے کہ جہنم کے درمیان میں تھا اس کے بعد جنت والے کہیں گے۔ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ہم مرنے والے نہیں ہیں سوائے پہلی موت کے اور آج ہم پر عذاب بھی ہونے والا نہیں ہے۔ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ابوبصیر نے حضرت امام باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ۔

آپ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور جہنم والے جہنم میں تو اس وقت موت کو ایک دنبہ کی

صورت میں لایا جائے گا اور اس کو جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد ان سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ رہو اور اب موت نہیں ہے تو اس وقت جنت والے یہ گفتگو کریں گے کہ ہم دوبارہ مریں گے بھی نہیں اور عذاب ہمارے اوپر نہیں آئے گا۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ بتاؤ یہ نعمتیں اور ان کی مہمان نوازی کے لیے بہتر ہیں یا تھوہر کا درخت جسے ہم نے ظالموں کے لیے آزمائش قرار دیا ہے۔

یعنی تھوہر سے اس آیت میں عذاب مراد ہے جو ظالموں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ پھر ان کے لیے پینے کے لیے گرم پانی کہ جس میں پیپ ملی ہوگی۔

یعنی اس عذاب کے اوپر دوسرا عذاب ہوگا یعنی جہنم کی آگ پانی گرم وہ بھی پیپ ملا ہو۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ پس وہ ان کے نقش قدم پر بھاگتے ہوئے چلے آئیں گے۔ يُهْرَعُوْنَ ۝ سے مراد بھاگتے ہوئے جانا۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ اور ہم نے ان کے درمیان ڈرانے والے مبعوث کیے۔ یعنی انبیاء مبعوث فرمائے جو ان کو ڈرانے والے تھے۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ تو اب دیکھو جنھیں ڈرایا جاتا ہے اور وہ نہ مانیں تو ان کا انجام کیا ہوگا۔ یعنی جو قومیں خدا کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئی ہیں ان کا انجام دیکھو کہ خوفناک ہے۔

اس کے بعد خدا انبیاء کو دی جانے والی آوازوں کا تذکرہ کر رہا ہے۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ اور یقیناً نوح نے ہمیں آواز دی تو ہم بہترین جواب دینے والے تھے۔ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ اور ہم نے ان کی اولاد ہی کو باقی رہنے والوں میں قرار دیا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا تو آپ نے فرمایا حق و نبوت کتاب اور ایمان ان کی نسل میں قرار دیا اور جتنے افراد زمین پر ہیں وہ سب نوح کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ (ہود) یا خدا نے فرمایا۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۝ اور ان کی ذریت جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔

بلکہ روئے زمین پر نوح کے علاوہ باقی جو کشتی پر سوار تھے ان کی اولاد بھی ہے لیکن اولاد نوح بہر حال زیادہ ہے کہ اس کا اعتبار ہے۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ یقیناً ان کے شیعوں میں سے ابراہیم ہیں۔

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔ ہمارے چاہنے والو تمھیں یہ نام مبارک ہو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول: میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ کون سا نام ہے؟ آپ نے فرمایا وہ نام شیعہ ہے

عرض کیا گیا کہ اے مولا لوگ تو اس نام کے ذریعے ہمیں طعنے دیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا کہ جس میں ابراہیم کے لیے کہا گیا ہے۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ ۔ یہ یقیناً ابراہیم اس کے شیعہ ہیں۔ اور دوسری آیت میں آیا ہے۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۔ اور جو موسیٰ کا شیعہ تھا اس نے موسیٰ سے مدد مانگی اس کے مقابلے میں جو موسیٰ کا دشمن تھا۔

تم کو شیعہ کا نام مبارک ہو۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ ۔ جب اللہ کی بارگاہ میں وہ قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوئے۔

قلب سلیم

یعنی وہ دل جو شک سے سالم ہو جیسا کہ ہم نے اس کو سورہ شعراء کی تفسیر میں لکھا ہے۔

آیت ۱۰۱ تا ۱۰۸۲

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي
الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا
تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ
لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ
عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ
نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ
وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ لُوْطًا
لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ
الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ
وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

دیا کرتے ہیں (۱۲۱) بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (۱۲۲) اور بیشک الیاس بھی مرسلین میں سے تھے (۱۲۳) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ خدا سے کیوں نہیں ڈرتے ہو (۱۲۴) کیا تم لوگ بعل کو آواز دیتے ہو اور بہترین خلق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو (۱۲۵) جب کہ وہ اللہ تمہارے اور تمہارے باپ دادا کا پالنے والا ہے (۱۲۶) پھر ان لوگوں نے رسول کی تکذیب کی تو سب کے سب جہنم میں گرفتار کئے جائیں گے (۱۲۷) علاوہ اللہ کے مخلص بندوں کے (۱۲۸) اور ہم نے ان کا تذکرہ بعد کی نسلوں میں باقی رکھ دیا ہے (۱۲۹) سلام ہو آل یاسین پر (۱۳۰) ہم اسی طرح حسن عمل والوں کو جزا دیا کرتے ہیں (۱۳۱) بیشک وہ ہمارے باایمان بندوں میں سے تھے (۱۳۲) اور لوط بھی یقیناً مرسلین میں تھے (۱۳۳) تو ہم نے انہیں اور ان کے تمام گھر والوں کو نجات دے دی (۱۳۴) علاوہ ان کی زوجہ کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل ہو گئی تھی (۱۳۵) پھر ہم نے سب کو تباہ و برباد بھی کر دیا (۱۳۶) تم ان کی طرف سے برابر صبح کو گزرتے رہتے ہو (۱۳۷) اور رات کے وقت بھی تو کیا تمہیں عقل نہیں آرہی ہے (۱۳۸) اور بیشک یونس بھی مرسلین میں سے تھے (۱۳۹) جب وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف گئے (۱۴۰) اور اہل کشتی نے قرعہ نکالا تو انہیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا (۱۴۱) پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا جب کہ وہ خود اپنے نفس کی ملامت کر رہے تھے (۱۴۲) پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے (۱۴۳) تو روز قیامت تک اسی کے شکم میں رہ جاتے (۱۴۴) پھر ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا جب کہ وہ مریض بھی ہو گئے تھے (۱۴۵) اور ان پر ایک کدو کا درخت اگا دیا (۱۴۶) اور انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی قوم کی طرف نمائندہ بنا کر بھیجا (۱۴۷) تو وہ لوگ ایمان لے آئے اور ہم نے بھی ایک مدت تک انہیں آرام بھی دیا (۱۴۸) پھر اے پیغمبر ان کفار سے پوچھئے کہ کیا تمہارے پروردگار کے پاس لڑکیاں ہیں اور تمہارے پاس لڑکے ہیں (۱۴۹) یا ہم نے ملائکہ کو لڑکیوں کی شکل میں پیدا کیا ہے اور یہ اس کے گواہ ہیں (۱۵۰) آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اپنی من گھڑت کے طور پر یہ باتیں بناتے ہیں (۱۵۱) کہ اللہ کے یہاں فرزند پیدا ہوا ہے اور یہ

لوگ بالکل جھوٹے ہیں (۱۵۲) کیا اس نے اپنے لئے بیٹوں کے بجائے بیٹیوں کا انتخاب کیا ہے (۱۵۳) آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو (۱۵۴) کیا تم غور و فکر نہیں کر رہے ہو (۱۵۵) یا تمہارے پاس اس کی کوئی واضح دلیل ہے (۱۵۶) تو اپنی کتاب کو لے آؤ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو (۱۵۷) اور انہوں نے خدا اور جنات کے درمیان بھی رشتہ قرار دے دیا حالانکہ جنات کو معلوم ہے کہ انہیں بھی خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا (۱۵۸) خدا ان سب کے بیانات سے بلند و برتر اور پاک و پاکیزہ ہے (۱۵۹) علاوہ خدا کے نیک اور مخلص بندوں کے (۱۶۰) پھر تم اور جس کی تم پرستش کر رہے ہو (۱۶۱) سب مل کر بھی اس کے خلاف کسی کو بہکا نہیں سکتے ہو (۱۶۲) علاوہ اس کے جس کو جہنم میں جانا ہی ہے (۱۶۳) اور ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک مقام معین ہے (۱۶۴) اور ہم اس کی بارگاہ میں صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں (۱۶۵) اور ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں (۱۶۶) اگرچہ یہ لوگ یہی کہا کرتے تھے (۱۶۷) کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے والوں کا تذکرہ ہوتا (۱۶۸) تو ہم بھی اللہ کے نیک اور مخلص بندے ہوتے (۱۶۹) تو پھر ان لوگوں نے کفر اختیار کر لیا تو عنقریب انہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا (۱۷۰) اور ہمارے پیغمبر بندوں سے ہماری بات پہلے ہی طے ہو چکی ہے (۱۷۱) کہ ان کی مدد بہرحال کی جائے گی (۱۷۲) اور ہمارا لشکر بہرحال غالب آنے والا ہے (۱۷۳) لہٰذا آپ تھوڑے دنوں کے لئے ان سے منہ پھیر لیں (۱۷۴) اور ان کو دیکھتے رہیں عنقریب یہ خود اپنے انجام کو دیکھ لیں گے (۱۷۵) کیا یہ ہمارے عذاب کے بارے میں جلدی کر رہے ہیں (۱۷۶) تو جب وہ عذاب ان کے آنگن میں نازل ہو جائے گا تو وہ ڈرائی جانے والی قوم کی بدترین صبح ہوگی (۱۷۷) اور آپ تھوڑے دنوں کیلئے ان سے منہ پھیر لیں (۱۷۸) اور دیکھتے رہیں عنقریب یہ خود دیکھ لیں گے (۱۷۹) آپ کا پروردگار جو مالک عزت بھی ہے ان کے بیانات سے پاک و پاکیزہ ہے (۱۸۰) اور ہمارا سلام تمام مرسلین پر ہے (۱۸۱) اور ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے (۱۸۲)

تفسیر

يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ

ابراہیم نے کہا، اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا خیال ہے فرزند نے جواب دیا بابا جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ:

علامہ علی بن فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے فضالہ بن ایوب سے نقل کیا ہے اور انہوں نے معاویہ بن عمار سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔

حضرت ابراہیم کے پاس ترویہ کے دن زوال آفتاب کے وقت حضرت جبرئیل تشریف لائے اور کہا اے ابراہیم اپنے لیے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پانی تلاش کر لو کیونکہ مکہ اور عرفات کے درمیان کہیں بھی پانی موجود نہیں تھا اسی وجہ سے اس دن کا نام ترویہ رکھا گیا ہے پس ابراہیم پانی کو حاصل کرتے منیٰ تک پہنچ گئے پس آپ نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور نماز فجر کو ادا کیا جب سورج طلوع ہوا تو آپ وہاں سے عرفات کی طرف چلے گئے اور عرفات کے وسط میں قیام کیا اور جب زوال آفتاب ہو گیا تو آپ نے وہاں غسل کیا اور وہاں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ عرفات کی مسجد جو سفید پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔ اس میں نماز ظہر اور عصر کو ادا کیا پس آپ اس میں داخل ہوئے اور اس موقف تک وہاں قیام کیا اس کے بعد حکم ہوا۔ اے ابراہیم اپنے گناہوں کا اعتراف کرو اور ان کی توبہ کرو اور مناسک حج پہچانو۔ اسی وجہ سے اس مقام کا نام عرفات رکھا گیا ہے پس آپ وہاں پر غروب آفتاب تک رکے اور پھر حکم ہوا ہے آپ شہر جائیں اس وجہ سے اس کو مزدلفہ کا نام دیا گیا ہے اس کے بعد غروب کے وقت آپ شہر میں داخل ہوئے اور وہاں بھی آپ نے نماز مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کیا پھر آپ نے وہاں رات بسر کی اور نماز فجر کو ادا کیا اور پھر آپ نے موقف کا انتظار کیا۔ پھر آپ منیٰ کی طرف گئے وہاں حکم ہوا کہ عقبہ (ابلیس) کو پتھر مارو یہ عقبہ وہ مقام تھا جہاں پر آپ کے سامنے شیطان ظاہر ہوا تھا۔

اس کے بعد خدا نے آپ کو قربانی کا حکم دیا۔ یقیناً جب ابراہیم عرفات سے گزر کر مشعر میں گئے تو وہاں سوئے

اور وہاں خواب میں آپ نے دیکھا تو میں اپنے بیٹے اسحاق کو ذبح کر رہا ہوں۔ اسحاق اپنی والدہ سارہ کے ساتھ ظہر ابراہیم کے ساتھ حج کر رہے تھے۔ تو جب آپ منیٰ میں رمی جمرہ کر چکے تو آپ نے اپنی بیوی سارہ کو اپنے خیمہ میں رہنے کا حکم دیا اور اسحاق کو اپنے ساتھ لیا اور جب آپ جمرہ وسطی کے قریب آئے تو آپ نے اپنے بیٹے سے مشورہ کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں آپ کو خدا کے حکم کے تحت ذبح کر رہا ہوں تو اسحاق نے عرض کیا اے بابا جان جو آپ کو خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے آپ اس پر عمل کریں آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والا پائیں گے۔

تو دونوں خدا کے حکم پر عمل کرنے پر تیار ہو گئے تو وہاں ایک بوڑھا ظاہر ہوا اور اس نے آپ سے کہا اے ابراہیم آپ کیا کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں اس بچے کو ذبح کرنا چاہتا ہوں۔

اس بوڑھے نے کہا سبحان اللہ آپ ایک ایسے بچے کو ذبح کرنا چاہتے ہیں جس نے ایک لحظہ کے لیے بھی خدا کی نافرمانی نہیں کی ہے۔

جناب ابراہیم نے فرمایا مجھے اس کا میرے خدا نے حکم دیا ہے۔ تو اس بوڑھے نے کہا نہیں خدا نے تو آپ کو اس عمل سے روکا ہے وہ حکم آپ کو شیطان نے دیا ہے۔ جناب ابراہیم نے اس سے فرمایا۔ ہائے افسوس ہے تیرے اوپر یہ حکم مجھے اس نے دیا ہے جس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا ہے۔ اور جو میرے کانوں نے کلام سنا ہے وہ میرے رب کا ہے۔

اس بوڑھے نے پھر کہا نہیں وہ کلام شیطان کا ہے اس کے بعد جناب ابراہیم نے فرمایا نہیں اب میں تیرے سے بات نہیں کروں گا۔

پھر آپ نے بچے کے ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ پھر اس نے کہا اے ابراہیم آپ امام ہیں جن کی لوگ اقتدا کرتے ہیں اگر آپ نے اپنے بچے کو ذبح کر دیا تو لوگ بھی اپنے بچوں کو ذبح کریں گے لیکن آپ نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور اس سے کوئی بات نہ کی۔

پھر آپ نے اپنے بچے سے مشورہ کیا کہ حکم خدا پر عمل کیا جائے۔ تو بچے نے جواب میں کہا اے بابا جان آپ میرے چہرے کو ڈھانپ دیں اور مجھے رسیوں سے باندھ دیں۔

جناب ابراہیم نے فرمایا اے میرے فرزند میں آپ کو ذبح بھی کروں اور پھر رسیوں سے مضبوط باندھ بھی دوں یہ نہیں کر سکتا ہوں تجھے دو دو تکلیفیں نہیں دے سکتا پس دونوں اذیتیں آج میں جمع نہیں کر سکتا اور اس کے بعد آپ نے اس کو زمین پر پہلو کے بل لٹایا اور چھری کو پکڑا اور اس کی گردن پر رکھ دی اور پھر آسمان کی طرف نظر کی اور گردن پر چھری چلا دی جبرائیل نے جلدی سے چھری الٹی کر دی اور اس کے بدلے ایک دنبہ نازل کیا اور بچے کو چھری کے نیچے سے نکال دیا اور اس کی جگہ دنبہ رکھ دیا اور اس پر چھری چل گئی اور مسجد خیف سے آواز آئی اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۔ آپ نے خواب کو سچ ثابت کر دیا اور ہم

احسان کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں اور یہ بہت بڑا امتحان تھا۔

اس دوران ابلیس ایک بوڑھے کی صورت میں بچے کی ماں کے پاس آیا۔ جو اس وقت اپنے گھر میں بیٹھ کر کعبہ کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس نے بی بی سے فرمایا: آپ نے اس بوڑھے مرد کو دیکھا وہ کون ہے؟ بی بی نے فرمایا وہ میرا شوہر ہے پھر کہا۔

آپ اس بچے کو جانتی ہیں جو اس کے ساتھ ہے تو بی بی نے فرمایا ہاں وہ میرا فرزند ہے۔ تو ابلیس نے کہا میں دیکھ کر آیا ہوں کہ وہ بوڑھا مرد اس بچے کو ذبح کرنا چاہتا ہے۔ اس نے بچے کو زمین پر لٹایا ہوا ہے اور اس کی گردن پر چھری چلا رہا ہے۔

بی بی نے فرمایا تو جھوٹ بول رہا ہے ابراہیم تو تمام لوگوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ بھلا وہ اپنے فرزند کو کیسے ذبح کر سکتے ہیں۔ تو اس وقت شیطان نے کہا: مجھے قسم ہے زمین و آسمان اور اس گھر کے رب کی میں نے خود دیکھا ہے اس نے بچے کو زمین پر لٹایا ہوا تھا اور اس کی گردن پر چھری چلا رہا تھا۔

بی بی نے فرمایا آخر کیوں؟ تو اس نے کہا وہ کہتا ہے کہ اس کے رب نے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو بی بی نے فرمایا پھر ان کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم کی اطاعت کریں۔

پھر بی بی کے دل میں آیا کہ یہ حکم رب کو خود اس کے اپنے فرزند کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ پھر جب بی بی نے حج کے مناسک کو ادا کر لیا تو جلدی اس راستے پر دوڑی جو منیٰ کی طرف جاتا تھا۔ اور اپنا ہاتھ سر پہ رکھا ہوا تھا یہ کہتے جا رہی تھی اے خدایا جو میں نے اسماعیل کی ماں کے ساتھ ظلم و زیادتی کی ہے اس کا مجھ سے مواخذہ نہ کرنا۔ راوی کہتا ہے اس سے میں نے کہا ابراہیم کہاں ذبح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے تو عرض کیا کہ جمرہ وسطیٰ کے پاس میں نے عرض کیا پھر وہ پہاڑ جو مسجد کے داخلی جانب ہے اس سے ذبیحہ اترا اور وہ آسمان سے اترا وہ مینڈھا تھا اور سیاہی پہ چلتا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اس ذبیحہ کا رنگ کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا اس کا رنگ دھبہ دار تھا۔

("یہ ضعیف روایت ہے اور اس کو مجمع البیان والے نے بھی ذکر کیا ہے جبکہ ہمارے پاس متواتر روایات موجود ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ وہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیلؑ ہیں۔ مترجم")

ابن سنان نے حضرت ابو عبداللہؑ سے نقل کیا ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہؑ سے سوال کیا کہ اے فرزند رسول ذبیح اللہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا حضرت اسماعیلؑ ہیں۔

نیز حضرت رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "انا ابن الذبیحین" کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں ایک اسماعیل اور دوسرے عبداللہ۔ یہ دونوں روایات علماء خاصہ (شیعہ) نے بیان کی ہیں۔

لیکن اسحاق و اسماعیلؑ کے بارے میں اختلاف ہے خاصہ علماء نے بیان کیا ہے وہ دو ذبیحین۔ اسماعیل اور عبداللہ ابن عبدالمطلب ہیں لیکن عامہ کے علماء نے دو مختلف روایات ذکر کی ہیں ایک میں اسماعیل کا تذکرہ ہے اور دوسری میں اسحاق کا ذکر کیا ہے جبکہ اس روایت میں بھی اس کا ذکر ہے۔

اب حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے والا خواب سچ کر دکھایا تو اللہ کی طرف سے انعام ملا "اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا" "اور میں نے آپ کو لوگوں کا امام بنا دیا۔ تو جناب ابراہیم نے عرض کی: وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۔ کیا میری ذریت سے بھی امام ہوں گے؟ تو خدا نے جواب میں فرمایا۔ "قَالَ لَا یَنَالُ عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝" (سورہ بقرہ) میرا عہدہ ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

پس میرا عہدہ امامت کے ذریعے کوئی ظالم امام نہیں ہوگا۔ اس کے بعد موسیٰ و ہارون پر کیے گئے احسانات کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّیْنٰھُمَا وَقَوْمَھُمَا مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝

اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان کیا اور ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو عظیم کرب و دکھ سے نجات دی۔

اس کے بعد ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے وہ غالب آ گئے۔ اور پھر ہم نے ان کو واضح روشن کتاب دی۔ اور ان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی۔ لیکن ان کی قوم نے بعل کو پکارا علامہ فرماتے ہیں کہ "بعل" ان کا ایک بت تھا جس کا نام انہوں نے بعل رکھا ہوا تھا۔

ایک مرد نے ایک اعرابی سے ایک اونٹنی کے بارے میں سوال کیا جو کھڑی تھی کہ یہ کس کی ہے تو اس نے کہا انا بعلها میں اس کا مالک ہوں تو اس سے انہوں نے رب کو بعل کہنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد خداوند متعال آل محمدؐ کا ذکر کر رہا ہے۔

وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓی اٰلِ یٰسِیْنَ ۝

"اور ہم نے ان کا تذکرہ بھی بعد والی نسلوں میں باقی رکھا سلام ہو آل یاسین پر"

علامہ فرماتے ہیں کہ یاسین حضرت محمدؐ ہیں اور آل محمد سے مراد آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں۔ اس کے بعد خدا حضرت لوط کا ذکر کر رہا ہے۔ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور لوط بھی مرسلین میں تھے۔

اس کو بھی ذکر کریں۔

اور اس کے بعد خدا حضرت یونس کا تذکرہ کر رہا ہے۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ بے شک یونس بھی رسولوں میں سے تھے جب وہ بھاگ کر ۔ یعنی وہ بھاگ کر کشتی کی طرف گئے فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ پس کشتی میں ان کے نام کا قرعہ نکلا دریا میں ڈالنے کے لیے تو آپ اس وقت بہت شرمندہ ہوئے۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ پھر جب ان کو دریا میں ڈالا گیا تو ان کو مچھلی نے نگل لیا جب کہ وہ خود اپنے نفس کی ملامت کر رہے تھے۔

حضرت یونس کا تذکرہ سورہ یونس میں تفصیلاً نقل کیا گیا ہے۔ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور ہم نے ان پر سایہ کرنے کے لیے کدو کا ایک پودہ اگایا۔ اس کے بعد پھر خدا نے اپنے نبی سے خطاب کر دیا ہے۔

پھر اے نبی آپ ان کفار سے پوچھیں کیا تمہارے رب کے لیے لڑکیاں اور تمہارے لیے لڑکے ہیں قریش تک کا یہ وہم گمان تھا کہ یہ ملائکہ اللہ کی لڑکیاں ہیں تو ان کو رد کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا ہے تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ملائکہ کو خدا نے لڑکیاں خلق کیا ہے کیا تم ملائکہ کی خلقت پر گواہ و شاہد ہو گواہ جو بیان کی من گھڑت کہانیاں ہیں۔

پھر خدا فرماتا ہے اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ یا تمہارے پاس اس پر کوئی واضح دلیل ہے۔ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ یعنی کوئی مضبوط و قوی دلیل ان کے پاس ہے جو ان کے گمان فاسد کی تائید کرے اور اگر کوئی ہے تو اس کو پیش کرو اس کے بعد خدا فرمایا ہے۔ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۔ اور ان کفار نے تو خدا اور جنات کے درمیان بھی رشتہ داری قرار دی ہے یعنی کفار یہ بھی گمان رکھتے تھے کہ جنات بھی خدا کی بیٹیاں لڑکیاں ہیں۔ خدا ان کے رد میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ حالانکہ جنات کو بھی معلوم ہے کہ ان کو بھی خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا۔ یعنی ان کو بھی نافرمانیوں کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اگرچہ یہ لوگ یہی کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے والوں کا تذکرہ ہوتا تو ہم بھی اللہ کے نیک اور مخلص بندے ہوتے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے مراد قریش کے کفار تھے وہ کہا کرتے تھے کہ خدا یہود و نصاریٰ کو برباد کرے وہ انبیاء و مرسلین ہمارے پاس آتے تو ہم بھی اللہ کے مخلص بندے بن جاتے لیکن جب ان کے پاس بھی حضرت محمد ﷺ آئے تو انھوں نے بھی آپ ﷺ کا انکار کیا بلکہ آپ کو اذیتیں دیں۔ اور ان کا کفر کیا۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور عنقریب ان کو بھی انجام معلوم ہو جائے گا۔

حضرت جبرائیل نے فرمایا: اے محمد رسول اللہ ﷺ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور ہم اس

کی بارگاہ میں صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں۔ اور ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں۔ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اور جب وہ عذاب ان کے آنگن میں نازل ہو جائے گا تو وہ ڈرائی جانے والی قوم کی بدترین صبح ہوگی۔

ساحت عذاب آپ نے فرمایا جب خدا اور ان کے ماننے والوں اور ان کی اتباع کرنے والی قوم پر آخری زمانہ (رجعت) میں عذاب نازل ہوگا وہ دن ان کے لیے بدترین ہوگا۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝

اور آپ کچھ دنوں کے لیے ان سے منہ پھیر لیں اور وقت ان کی طرف نہ دیکھیں تو یہ عنقریب خود دیکھیں گے۔

یعنی جب ان (خدا ...) والوں کے لیے عذاب آئے گا تو یہ اس وقت دیکھیں گے لیکن اب ان کا دیکھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے مراد مسلمان ہیں جو کہ بہت گمراہوں میں مبتلا ہو گئے ہوں گے۔

جناب یحییٰ بن مسلم نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے لیے ایک معلوم مقام ہے۔ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ آپ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی ہے "شہاب بن عبد ربہ" نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام صادق سے سنا آپ نے فرمایا۔ اے شہاب ہم نبوت کا شجرہ ہیں رسالت کی کان ہیں ہمارے پاس ملائکہ کا آنا جانا رہتا ہے۔ ہم اللہ کا وہ عہد ہیں جو اس نے اپنی مخلوق سے لیا اور اس کا ذمہ ہیں ہم اس کی امانتیں ہیں۔ ہم اس کی مخلوق پر حجت ہیں۔ ہم وہ نور ہیں جو اس کے عرش کے ارد گرد صف میں کھڑے ہوئے اس کی تسبیح کرتے رہے اور ہماری تسبیح سے آسمان والوں نے تسبیح کرنا شروع کی اور جب ہم زمین پر نازل ہوئے تو ہماری تسبیح سے اہل زمین نے تسبیح کرنا سیکھی۔ اور ہم ہی صف بستہ کھڑے رہنے والے اور ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں جس نے ہمارے ساتھ وفا کی اس نے خدا کے عہد سے وفا کی اور جس نے ہمارے ساتھ خیانت کی اس نے خدا کے عہد سے خیانت کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سورہ ختم

سُورَةُ صٓ

سورہ "ص" مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 88 ہے اور اس کے رکوع پانچ ہیں قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 38 ہے اور قرآن کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 30 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت نقل ہوئی ہے آپ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ سورہ ص کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا ثواب دے گا کہ انسانوں اور جنوں میں سے کسی کو اتنا ثواب نہیں ملا ہوگا۔ لیکن نبی مرسلین اور ملک مقرب فرشتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور وہ جس کو چاہے گا۔ اسے جنت میں داخل کرے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے خادم کو بھی جنت میں داخل کرے گا جو اس کے عیال میں سے نہ ہوگا اور اس حد و شفاعت میں شامل نہ ہوگا۔

آیت ۱ تا ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ① بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ② كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ③ وَعَجِبُوْٓا
اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ④ اَجَعَلَ
الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ⑤ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ
امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ⑥ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا
فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ⑦ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ
بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ⑧ اَمْ

عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ⑨ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ⑩ جُنْدٌ مَّا
هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ ۭ اُولٰٓئِكَ
الْاَحْزَابُ ⑬ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ⑭ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ
يَوْمِ الْحِسَابِ ⑯ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ⑰ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ⑱
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ⑲ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
وَفَصْلَ الْخِطَابِ ⑳ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ㉑
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ
الصِّرَاطِ ㉒ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۣ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۣ
فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ㉓ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ
نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ

أَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ ۩ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۚ وَإِنَّ
لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۞ يٰدَاوٗدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۚ إِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا
يَوْمَ الْحِسَابِ ۞ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ
ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۞ أَمْ نَجْعَلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْأَرْضِ ۖ أَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۞ كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ إِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ
وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۞

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ص نصیحت والے قرآن کی قسم (۱) حقیقت یہ ہے کہ یہ کفار غرور اور اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں (۲) ہم نے ان سے پہلے کتنی نسلوں کو تباہ کردیا ہے پھر انہوں نے فریاد کی لیکن کوئی چھٹکارا ممکن نہیں تھا (۳) اور انہیں تعجب ہے کہ ان ہی میں سے کوئی ڈرانے والا کیسے آگیا اور کافروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے (۴) کیا اس نے سارے خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا بنا دیا ہے یہ تو انتہائی تعجب خیز بات ہے (۵) اور ان میں سے ایک گروہ یہ کہہ کر چل دیا چلو اپنے خداؤں پر قائم رہو کہ اس میں ان کی کوئی غرض پائی جاتی ہے (۶) ہم نے تو اگلے دور کی امتوں میں یہ باتیں نہیں سنی

ہیں اور یہ کوئی خود ساختہ بات معلوم ہوتی ہے (۷) کیا ہم سب کے درمیان تنہا ان ہی پر کتاب نازل ہوگئی ہے حقیقت یہ ہے کہ انہیں ہماری کتاب میں شک ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ ابھی انہوں نے عذاب کا مزہ ہی نہیں چکھا ہے (۸) کیا ان کے پاس آپ کے صاحب عزت و عطا پروردگار کی رحمت کا کوئی خزانہ ہے (۹) یا ان کے پاس زمین و آسمان اور اس کے مابین کا اختیار ہے تو یہ سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں (۱۰) تمام گروہوں میں سے ایک گروہ یہاں بھی شکست کھانے والا ہے (۱۱) اس سے پہلے قوم نوح قوم عاد اور میخوں والا فرعون سب گزر چکے ہیں (۱۲) اور ثمود قوم لوط، جنگل والے لوگ یہ سب گروہ گزر چکے ہیں (۱۳) ان میں سے ہر ایک نے رسول کی تکذیب کی تو ان پر ہمارا عذاب ثابت ہوگیا (۱۴) یہ صرف اس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ ایک ایسی چنگھاڑ بلند ہوجائے جس سے ادنٰی مہلت بھی نہ مل سکے (۱۵) اور یہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا قسمت کا لکھا ہوا روز حساب سے پہلے ہی ہمیں دیدے (۱۶) آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو صاحب طاقت بھی تھے اور بہت رجوع کرنے والے بھی تھے (۱۷) ہم نے ان کے لئے پہاڑوں کو مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح پروردگار کریں (۱۸) اور پرندوں کو ان کے گرد جمع کردیا تھا سب ان کے فرمانبردار تھے (۱۹) اور ہم نے ان کے ملک کو مضبوط بنا دیا تھا اور انہیں حکمت اور صحیح فیصلہ کی قوت عطا کردی تھی (۲۰) اور کیا آپ کے پاس ان جھگڑا کرنے والوں کی خبر آئی ہے جو محراب کی دیوار پھاند کر آگئے تھے (۲۱) کہ جب وہ داؤد کے سامنے حاضر ہوئے تو انہوں نے خوف محسوس کیا اور ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو فریق ہیں جس میں ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ حق کے ساتھ فیصلہ کردیں اور ناانصافی نہ کریں اور ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت کردیں (۲۲) یہ ہمارا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کردے اور اس بات میں سختی سے کام لیتا ہے (۲۳) داؤد نے کہا کہ اس نے تمہاری دنبی کا سوال کرکے تم پر ظلم کیا ہے اور بہت سے شرکاء ایسے ہی ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے علاوہ ان لوگوں کے جو صاحبان ایمان و عمل

صالح ہیں اور وہ بہت کم ہیں۔۔۔۔ اور داؤد نے یہ خیال کیا کہ ہم نے ان کا امتحان لیا ہے لہذا انہوں نے اپنے رب سے استغفار کیا اور سجدہ میں گر پڑے اور ہماری طرف سراپا توجہ بن گئے (۲۴) تو ہم نے اس بات کو معاف کر دیا اور ہمارے نزدیک ان کے لئے تقرب اور بہترین بازگشت ہے (۲۵) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں اپنا جانشین بنایا ہے لہٰذا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ وہ راہ خدا سے منحرف کر دیں بیشک جو لوگ راہ خدا سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے کہ انہوں نے روز حساب کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے (۲۶) اور ہم نے آسمان اور زمین اور اس کے درمیان کی مخلوقات کو بیکار نہیں پیدا کیا ہے یہ تو صرف کافروں کا خیال ہے اور کافروں کے لئے جہنم میں ویل کی منزل ہے (۲۷) کیا ہم ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد برپا کرنے والوں جیسا قرار دے دیں یا صاحبان تقویٰ کو فاسق و فاجر افراد جیسا قرار دے دیں (۲۸) یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور صاحبان عقل نصیحت حاصل کریں (۲۹)

تفسیر

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۔ ص نصیحت والے قرآن کی قسم۔

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا نے قسم اٹھائی ہے اور جواب قسم (یعنی وہ جس پر قسم اٹھائی جائے اس کو جواب قسم کہا جاتا ہے) بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کفار غرور اور اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔
علامہ فرماتے ہیں شقاق سے مراد ان کا کفر ہے۔

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۔
ہم نے اس سے قبل کئی قوموں کو برباد کر دیا ہے پھر انھوں نے فریاد کی اور لیکن کوئی چھٹکارا ممکن نہیں تھا۔

وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ اور انہیں تعجب ہے کہ خود ان میں سے کوئی ڈرانے والا کیسے آ گیا۔
علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے مکہ میں دعوت اسلام عام کر دی تو قریش کے کچھ افراد حضرت ابو طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے سردار آپ کا بھتیجا ہمیں پاگل کہتا ہے اور ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے اور ہمارے جوانوں کو برباد کر رہا ہے اور اس نے ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے اگر وہ غربت و افلاس کی وجہ سے سب کچھ کر رہا ہے تو ہم اس کے لیے بہت زیادہ دولت جمع کر دیتے ہیں اور اسے قریش کا سب سے بڑا مالدار بنانے کو تیار ہیں۔ اور اگر وہ حکومت و اقتدار کے لیے کر رہا ہے تو ہم اسے اپنا بادشاہ بنانے کو آمادہ ہیں۔ اور وہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کا نکاح اس سے کرنے کو تیار ہیں۔

حضرت ابو طالبؑ نے رسول خدا کے سامنے قریش والوں کی پیش کش دہرائی تو رسول خدا نے فرمایا اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں دین کی تبلیغ نہیں چھوڑوں گا۔ میں تو صرف ان سے ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں اگر وہ میرے کہنے پر اس کا اقرار کر لیں تو وہ عرب و عجم کے حاکم بن جائیں گے اور جنت میں بھی بادشاہ ہوں گے۔ حضرت ابو طالبؑ نے قریش کو بلایا اور رسول خدا کی بات ان کے سامنے پیش کی انھوں نے کہا ایک کیا ہم ان کی دس باتیں ماننے کو تیار ہیں۔

رسول خدا نے فرمایا وہ بات صرف اتنی ہے کہ تم لوگ یہ کہہ دو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کفار قریش نے کہا یہ کیسے ہو سکتا کہ ہم تین سو ساٹھ خداؤں کو چھوڑ دیں اور صرف ایک خدا کو مان لیں یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلے گئے اس وقت خدا نے سورہ ص کی اول سے لیکر دس آیات نازل فرمائیں۔

اس کے بعد خدا ہلاک ہونے والی اقوام کا ذکر کر رہا ہے جن کے واقعہ کو ہم نے سورہ ہود میں ذکر کر دیا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۔
اس سے قبل قوم نوح قوم عاد اور میخوں والا فرعون سب گذر چکے ہیں۔
وَمَا يَنْظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۔ یہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایک ایسی چنگھاڑ بلند ہو جائے جس سے ادنیٰ مہلت بھی نہ مل سکے۔
یعنی ان کو عذاب سے کوئی مہلت نہ ملے۔
وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۔ اور یہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا قسمت کا لکھا ہوا روز حساب سے پہلے ہی ہمیں دیدے۔
یعنی قیامت کے آنے سے قبل ہی ہمارے حصہ کا عذاب ہمیں دیدے اس کے بعد خدا اپنے نبی سے خطاب فرما رہا

ہے۔ اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ﴿۱۷﴾ ۔ آپ ان باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو صاحب طاقت بھی تھے اور بہت زیادہ ہماری بارگاہ میں رجوع کرنے والے تھے۔

یعنی وہ ہماری بارگاہ میں بہت زیادہ دعا کرتے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ﴿۱۸﴾

ہم نے ان کے لیے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح کرتے تھے۔

یعنی جب سورج طلوع ہو تو اس وقت اور جب شام ہو جائے تو اس وقت تسبیح خدا کریں۔ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ﴿۱۹﴾ اور پرندوں کو اس کے گرد جمع کر دیا اب ان کے فرمانبردار تھے۔

اور ہم نے ان کو ایک مضبوط ملک عطا کیا اور حکمت اور صحیح فیصلہ کرنے کی قوت عطا کی۔ اور ان کے پاس جھگڑا کرنے والوں کی خبر آئی ہے جو محراب کی دیوار پھاند کر آ گئے تھے۔

یعنی وہ آپ کی عبادت کے محراب میں آئے اور انہوں نے اپنے جھگڑے اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ۔ جب وہ جناب داؤد کے سامنے آئے تو آپ نے ان سے خوف محسوس کیا۔ تو ان لوگوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ہم دو فریق ہیں جس میں ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں اور ناانصافی نہ کریں اور ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت کریں۔

یہ ہمارا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے (99) دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور اس کے لیے وہ سختی کر رہا ہے۔

داؤد نے کہا کہ اس نے تمہاری دنبی کا سوال کر کے تم پر ظلم کیا ہے اور بہت سے ہی شرکاء ایسے ہی ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو صاحبان ایمان اور عمل صالح کرتے ہیں۔ اور وہ بہت کم ہیں۔ داؤد نے یہ خیال کیا کہ ہم نے ان کا امتحان لیا ہے۔ لہذا انہوں نے اپنے رب سے استغفار کیا اور سجدہ میں گر پڑے ہماری طرف سراپا توجہ بن گئے۔

حدیث: ہشام نے حضرت امام صادق سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت داؤد کو خلافت عطا کر دی۔ اور ان پر زبور کو نازل کیا تو خدا نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ مل کر تسبیح کریں۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ جب آپ بنی اسرائیل والوں کے ساتھ مل کر نماز با جماعت ادا کرتے اور آپ کے وزیر بھی آپ کے ساتھ ہوتے جب آپ نماز سے فارغ ہو جاتے تو خدا کی حمد و ثنا کرتے اور تسبیح کرتے۔ اور تکبیر و تہلیل کرتے اور پھر اپنے سے پہلے والے انبیاء کا ایک ایک کر کے تذکرہ کرتے اور اس دن کے فضائل بیان کرتے اور پھر ان کی عبادت اور ان کے افضل کو بیان اور ان کے اور گرد کا تذکرہ

کرتے اور ان کی عبادت کا ذکر کرتے اور جو مصائب پر وہ صبر کرتے رہے ان کا تذکرہ کرتے لیکن وہ لوگ داؤد کا تذکرہ نہ کرتے اس وقت حضرت داؤد نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا اے خدایا تو نے انبیاء پر اپنے انعام نازل فرمائے جن پر ان کی تعریف ہوتی ہے۔ لیکن میری کوئی ثنا و تعریف نہیں کرتا۔

خدا نے جناب داؤد پر وحی نازل کی۔ ہمارے بندے ہیں کہ جن کو میں نے آزمایا اور انہوں نے اس پر صبر کیا اور کامیاب ہوئے۔ اور میں نے ان پر انعام نازل کیے اور اس پر ان کی ثنا و تعریف ہوتی ہے۔ جناب داؤد نے عرض کیا اے خدایا مجھے بھی آزما تا کہ میں بھی صبر کروں تو آواز قدرت آئی اے داؤد آپ نے تو عافیت پر بلاء کو اختیار کیا ہے میں نے انبیاء کا امتحان لیا لیکن میں نے ان کو بتایا نہیں تھا۔ لیکن میں تیرا امتحان لوں گا اور تجھے بتا رہا ہوں کہ فلاں سال۔ ماہ اور فلاں دن میں تجھے آزمایا جائے گا اس کے لیے اپنے آپ کو آمادہ رکھنا۔

ایک دن اپنے محراب میں عبادت کرتے تھے اور ایک دن بنی اسرائیل کے ساتھ بیٹھ کر ان کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے پس وہ دن جس کا خدا نے بتایا ہوا تھا اس دن آپ اپنی عبادت کے محراب میں بڑی شدت کے ساتھ عبادت میں مصروف تھے۔ آپ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر عبادت کر رہے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت پرندہ کہ جسکے پر زبرجد کے اور اس کے پاؤں سرخ یاقوت کے۔ اور اس کا سر اور چونچ زبرجد کے تھے کہ بہت ہی خوبصورت اور حسین تھا وہ آپ کے سامنے محراب کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا جیسے ہی آپ نے اس پرندے کو دیکھا تو آپ عبادت کو بھول گئے اور اس کو پکڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے پرندہ پرواز کر گیا اور اس دیوار پر جا کر بیٹھ گیا جو داؤد اور اوریا بن حنان کے گھروں کے درمیان تھی جناب داؤد نے اوریا کو جنگ پر روانہ کیا ہوا تھا۔ جناب داؤد اس پرندے کو پکڑنے کے لئے دیوار پر چڑھے اس وقت اوریا کی بیوی غسل کر رہی تھی جو کہ ایک حسین و جمیل عورت تھی۔

تو جب داؤد کی اس پر نظر پڑی اس کے بال کھلے ہوئے تھے اور اس کا بدن ظاہر تھا۔ تو جیسے ہی آپ کی اس پر نظر پڑی۔ تو اس کے عشق میں ڈوب گئے اور اس کے بعد آپ اپنی محراب عبادت میں آ گئے اور آپ عبادت کو فراموش کر چکے تھے تو اسی وقت آپ نے اپنے لشکر کے کمانڈر کو لکھا جو اس غزوہ میں فلاں مقام پر تھا۔ اور انہوں تابوت اپنے اور اپنے دشمن کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ یہ وہی تابوت تھا جو بنی اسرائیل کے پاس تھا جیسا کہ خدا نے خود فرمایا: فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ (اس میں تمہارے رب کی طرف سے سکینہ تھی اور آل موسیٰ و آل ہارون کا ترکہ تھا جس کو ملائکہ اٹھاتے تھے۔

اور یہ موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کی وجہ سے اٹھا لیا گیا تھا۔ تو جب جالوت نے ان پر غلبہ حاصل کیا تو بنی اسرائیل والوں نے اپنے وقت کے نبی سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ بنائیں تا کہ وہ اس کی قیادت

میں وہ جالوت کے مقابلے میں شکر کریں تو خدا نے طالوت کو ان کے لئے بادشاہ قرار دیا اور ان کی بادشاہت کی نشانی کے طور پر دوبارہ اس تابوت کو بنی اسرائیل والے اپنے اور دشمن کے درمیان تابوت کو رکھا کرتے اور جنگ کرتے تھے جو تابوت سے سبقت کرتا وہ کافر ہو جاتا اور قتل ہو جاتا اور جناب داؤدؑ نے اپنے لشکر کے کمانڈر کو لکھا کہ وہ اوریا کو تابوت کی حفاظت کرنے دینے کے فرنٹ پر رکھے تاکہ وہ قتل ہو جائے کمانڈر نے اس کو فرنٹ پر رکھا اور اس نے جنگ کی اور قتل ہو گیا۔

اس کی بیوی عدت میں آپ نے ابھی اس سے شادی نہیں کی تھی اور آپ عدت کے اختتام کے انتظار میں تھے اس دوران آپ عبادت کے محراب میں مشغول تھے اور عبادت کر رہے تھے تو گھر کی چھت کی طرف سے دو فرشتے آپ کے محراب میں داخل ہوئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے دیکھ کر جناب داؤد خائف ہو گئے تو ان دونوں نے عرض کیا کہ آپ خائف نہ ہوں۔

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝ آپ گھبرائیں مت ہم فریق ہیں جن کے درمیان جھگڑا ہے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں زیادتی نہ کریں اور ہمیں راہ ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

اس وقت حضرت داؤدؑ کے پاس ننانوے (99) بیویاں تھیں اور کنیزیں اس کے علاوہ تھیں۔

ان دونوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ اے داؤد میرے اس بھائی کے پاس 99 دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہے اور یہ وہ ایک بھی مجھ سے طلب کر رہا ہے اس پر مجھ سے سختی بھی کر رہا ہے اور زبردستی بھی کر رہا ہے تو جناب داؤد نے فرمایا جیسا کہ قرآن بیان کر رہا ہے۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ

آپ نے فرمایا کہ اس نے آپ سے ایک دنبی کا مطالبہ کر کے آپ پر ظلم کیا ہے۔

پس ملائکہ میں سے جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا وہ مسکرایا اور کہا کہ اس بندے نے اپنے ہی خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔

جناب داؤدؑ نے فرمایا کس لیے مسکرایا ہے کہ میں نے فیصلہ کرنے میں غلطی کی ہے۔ میں تیرا ماتھا توڑ دینا چاہتا ہوں اس کے بعد وہ اوپر پرواز کر گئے اور فرشتہ جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا اس نے کہا کہ اے کاش داؤدؑ معلوم ہو جائے کہ وہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس فیصلہ پر اس کو توڑا جائے۔

جناب داؤدؑ معاملہ کو سمجھ گئے اور آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تو آپ سجدے میں گر گئے اور چالیس دن تک متواتر دن و رات روتے رہے سوائے نماز کے وہ سجدے سے سر نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی پیشانی زخمی ہو گئی اور

آنکھوں کے درمیان پیشانی کے حصے سے خون جاری ہو گیا۔ جب چالیس دن پورے ہو گئے تو آواز آئی۔ اے داؤد آپ کو کیا ہوا ہے۔ اگر تو بھوکا ہے تو میں آپ سیر کرتا ہوں اگر آپ پیاسے ہیں تو میں آپ کو سیراب کرتا ہوں اور آپ کو لباس کی ضرورت ہے تو میں آپ کو لباس عطا کرتا ہوں۔ اور اگر تو خائف زدہ ہے تو میں تجھے امن عطا کرتا ہوں۔

جناب داؤدؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار کیسے میں خوف زدہ نہ ہوں جب کہ تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔ اور تو عادل حاکم ہے آپ سے ظلم کا خوف نہیں ہے۔ تیرے عدل سے ڈر رہا ہوں۔ تو خدا نے وحی کی اے داؤد توبہ کرو۔ تو جناب داؤد نے عرض کی اے خدایا میں توبہ کیسے کروں خدا نے فرمایا! اے داؤد اوریا کی قبر پر جاؤ اور میں تیرے لیے اس کو زندہ کروں گا اور تو اس سے التجا کر کہ وہ تجھے معاف کر دے اگر اس نے تجھے معاف کر دیا تو میں بھی تجھے معاف کر دوں گا۔ داؤد نے عرض کی۔ اے خدایا اگر اس نے معاف نہ کیا تو؟ آواز قدرت آئی کہ میں تیری طرف سے اس کے پاس سفارش کروں گا۔ جناب داؤد عبادت کے محراب سے نکلے اور چلتے جا رہے تھے۔ اور زبور کی تلاوت کرتے جا رہے تھے اور پہاڑ درخت پتھر پرندے سب آپ کے ساتھ تسبیح کر رہے تھے۔ جب آپ اس پہاڑ تک پہنچے جس پر اوریا کی قبر تھی۔ اس پر خدا کا ایک نبی عبادت کر رہا تھا اس کا نام حزقیل تھا۔ جب آپ نے پہاڑوں وحیوانوں اور پرندوں کی تسبیح کی آواز سنی تو آپ کو پتہ چل گیا کہ جناب داؤد آرہے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ خطا کار نبی ہے۔ جناب داؤد نے عرض کی اے حزقیل کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر آجاؤں۔ تو جناب حزقیل نے فرمایا نہیں۔ تو خدا نے جناب حزقیل پر وحی کی آپ داؤد کی خطا پر ان کی ملامت نہ کریں اس نے مجھ سے عافیت طلب کر لی ہے جناب حزقیل نیچے تشریف لائے اور جناب داؤد کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ساتھ لیکر پہاڑ پر چلے گئے۔ جناب داؤد نے حزقیل سے فرمایا اے حزقیل کیا آپ نے کبھی خطا نہیں کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا یہ جو آپ کی عبادت کرتے ہیں اس پر آپ کو کبھی تعجب نہیں ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر عرض کیا کیا آپ نے کبھی اس دنیا پر اعتماد نہیں کیا تا کہ اس کی لذت اور شہوت سے محبت کرے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں میرے دل کو بھی کئی دفعہ عارض ہوئی ہیں۔

پھر عرض کیا آپ اس وقت کیا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا! میں اس وقت اس غار میں داخل ہو جاتا ہوں اور اس سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔ تو جناب داؤد بھی اس میں داخل ہوئے اس میں ایک لوہے کا تخت تھا۔ اور اس پر ایک کھوپڑی تھی اور ہڈیاں تھیں جو بکھری ہوئی تھیں اور اس پر ایک لوہے کا کتبہ تھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔ تو جناب داؤد نے اس کو پڑھا اس پر لکھا ہوا تھا۔ میں اوری بن سلم ہوں میں نے ہزار سال زندگی پائی ہزار شہر آباد کیے اور ہزار عورتوں سے شادی کی۔ اور میرا آخری انجام یہ ہے کہ مٹی میرا بستر ہے اور پتھر سانپ کیڑے مکوڑے میرے ہمسائے ہیں۔ جو مجھے دیکھے وہ دنیا سے دھوکا نہ کھائے۔

جناب داؤد وہاں سے گزرے اور جناب اوریا کی قبر پر تشریف لائے۔ اور آپ نے اس کو آواز دی۔ تو اس نے کوئی جواب نہ دیا پھر دوسری مرتبہ آواز دی پھر بھی جواب نہ آیا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے آواز دی تو جناب اوریا نے جواب دیا۔ کہا ے

نبی خدا آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے مجھے سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے دور کر دیا ہے۔ تو جناب داؤد نے عرض کیا اے اوریا آپ مجھے معاف کر دیں اور میری خطا، مجھے معاف کر دیں پھر خدا نے جناب داؤد کو وحی کی کہا اے داؤد جو کچھ آپ نے کیا ہے اور بیان کر تو جناب داؤد نے اوریا کو آواز دی اور اس نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا اے اوریا میں نے ایسے ایسے کیا ہے؟ تو جناب اوریا نے فرمایا اے نبی خدا کیا انبیاء ایسے کرتے ہیں؟ پس آپ نے پھر آواز دی اور اوریا نے جواب نہ دیا تو جناب داؤد زمین پر سجدے میں گر گئے اور روتے رہے۔ تو خدا نے جنت فردوس کے خازن سے کہا کہ اس کے اور اوریا کے درمیان سے پردہ ہٹا دے تو اس نے ہٹا دیا اور اوریا کو ایک مقام نظر آیا۔ جس کے بارے میں جناب اوریا نے سوال کیا اے خدا یا یہ محل کس کا ہے؟ تو آواز آئی اس کا ہے جو داؤد کو معاف کر دے گا۔ تو جناب اوریا نے عرض کی اے خدا یا میں نے ان کی خطا کو معاف کر دیا ہے داؤد کو معاف مل گئی۔

جناب داؤد واپس بنی اسرائیل میں آئے تو اس وقت آپ کا وزیر نماز پڑھنے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کر رہا تھا اور گزشتہ انبیاء کی ثنا بیان کر رہا تھا اس دوران اس نے کہا کہ اللہ کے نبی داؤد بھی اس خطا سے قبل ایسے ایسے تھے تو اس کو سن کر جناب داؤد غم زدہ ہو گئے۔ تو خدا نے جناب داؤد پر وحی کی۔ اے داؤد میں نے تیری خطا معاف کر دی ہے۔ اور بنی اسرائیل سے آپ کے گناہ کی علامت کو ختم کر دیا ہے۔ عرض کی خدایا وہ کیسے؟ تو وہ عادل حاکم ہے جو تجاوز و ظلم نہیں کرتا۔ خدا نے فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے تیرے بارے میں مشکل کام میں جلدی نہیں کی۔ اس کے بعد آپ نے اوریا کی بیوی سے شادی کی اس سے خدا نے آپ کو سلیمان جیسا عطا کیا۔ پھر خدا نے فرمایا۔

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝

اس بات کو معاف کر دیا اور ہمارے نزدیک ان کے لیے تقرب اور بہترین بازگشت ہے [1]

[1] ہماری کتابوں میں بعض ایسی روایات ذکر ہوئی ہیں جو ہمارے شیعہ عقائد و اصول اور قرآن کے مسائل میں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جس کو [illegible]

یہ روایات بھی ایسے ہی ہیں اس میں کافی چیزیں ایسی ذکر ہوئی ہیں جو شیعہ عقائد سے سازگار نہیں ہیں۔

نبی خدا عبادت چھوڑ کر اس پرندے پکڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہ نزدیک ہ عبادت کے لیے سزاوار نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے نبی خدا کا غیر کے گھر نظر کرنا اور پھر اوریا کی بیوی کو دیکھنا، یہ تو نبی کے لیے سزاوار نہیں ہے۔

پھر نبی خدا کا ایک غیر محرم کے عشق میں اور وہ بھی ایسی عورت کہ جو کسی دوسرے کی بیوی ہو اس کے عشق میں مبتلا ہونا۔ پھر ایک مومن شخص کے قتل کے اسباب فراہم کرنا۔ یہ سب وہ کام ہیں جو نبی اور معصوم کی عصمت کے منافی ہے۔ لہٰذا یہ ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے لہٰذا اس کو تقیہ پر حمل کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ عامہ کے عقیدہ کے موافق ہے۔

اور اس روایت کا عامہ کے عقیدہ کے مطابق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے حضرت امام رضا سے مامون رشید نے دربار میں جب علی بن محمد بن جہم نے حضرت داؤد کے بارے میں سوال کیا اور اس روایت کو ابو الصلت نے ذکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ جناب داؤد محراب عبادت تشریف فرما تھے تو شیطان ایک پرندے کی شکل میں آیا اور پھر اوریا کی بیوی کا واقعہ ذکر کرتے ہیں۔

آپ نے اس واقعہ کو سنا اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ کہ تم لوگوں نے انبیاء کی طرف کیسی کیسی جھوٹی نسبت دے رکھی ہیں۔ کہ جناب داؤد کے عبادت میں سستی اور پرندے کا تعاقب کیا اور پھر ایک غلطی کی پھر قتل کا حکم دیا۔ یہ سب بڑے بڑے بہتان ہیں جو نبی خدا پر لگائے گئے۔

علی بن محمد جہم نے عرض کیا فرزند رسول اصل معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے اصل یہ ہے کہ جناب داؤد نے یہ گمان کیا تھا کہ مخلوق خدا میں سے سب سے زیادہ اعلم میں ہوں تو خدا نے فرشتے روانہ فرمائے جو محراب میں انسانی شکل میں آپ کے سامنے آئے اور کہا اے نبی خدا ہمارے درمیان نزاع ہے اور ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے۔ آپ ہمارے درمیان فیصلہ صادر فرمائیں اور وہ یوں ہے کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانوے (99) دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہے اور یہ میری دنبی پر میرے ساتھ حق کر رہا ہے اور مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے تا کہ میری سو پوری ہو جائیں۔

جناب داؤد نے جلدی کی اور فیصلہ سنا دیا ہے کہ اس نے ظلم کیا ہے۔ حالانکہ آپ کا حق تھا کہ آپ اس سے گواہ طلب کرتے اور پھر دوسرے کا مدعا بھی سنتے جبکہ آپ نے اس کے بغیر فیصلہ سنا دیا۔

یہ وہ خطا تھی جو جناب داؤد سے ہوئی تھی۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ، اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ قرار دیا ہے پس آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں۔

تو اس میں بھی داؤد کو فیصلہ نہیں بلکہ اپنی رائے جلدی سے دے دی۔

نبی خدا آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے مجھے سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے دور کر دیا ہے۔ تو جناب داؤد نے عرض کیا اے اوریا آپ مجھے معاف کر دیں اور میری خطا مجھے معاف کر دیں۔ پھر خدا نے جناب داؤد کو وحی کی کہ اے داؤد جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ بیان کرو تو جناب داؤد نے اوریا کو آواز دی اور اس نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا اے اوریا میں نے ایسے ایسے کیا ہے؟ تو جناب اوریا نے فرمایا اے نبی خدا کیا انبیاء ایسے کرتے ہیں؟ پس آپ نے پھر آواز دی اور اوریا نے جواب نہ دیا تو جناب داؤد زمین پر سجدے میں گر گئے اور روتے رہے۔ تو خدا نے جنت فردوس کے خازن سے کہا کہ اس کے اور اوریا کے درمیان سے پردہ ہٹا دے تو اس نے ہٹا دیا اور اوریا کو ایک مقام نظر آیا۔ جس کے بارے میں جناب اوریا نے سوال کیا اے خدایا یہ محل کس کا ہے؟ تو آواز آئی اس کا ہے جو داؤد کو معاف کر دے گا۔ تو جناب اوریا نے عرض کی اے خدایا میں نے ان کی خطا کو معاف کر دیا ہے۔ داؤد کو معافی مل گئی۔

جناب داؤد واپس بنی اسرائیل میں آئے تو اس وقت آپ کا وزیر نماز پڑھنے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کر رہا تھا اور گزشتہ انبیاء کی ثنا بیان کر رہا تھا اس دوران اس نے کہا کہ اللہ کے نبی داؤد بھی اس خطا سے قبل ایسے ایسے تھے تو اس کو سن کر جناب داؤد غم زدہ ہو گئے۔ تو خدا نے جناب داؤد پر وحی کی۔ اے داؤد میں نے تیری خطا معاف کر دی ہے۔ اور بنی اسرائیل سے آپ کے گناہ کی ملامت کو ختم کر دیا ہے۔ عرض کی خدایا وہ کیسے؟ تو وہ عادل حاکم ہے جو تھوڑا بھی ظلم نہیں کرتا۔ خدا نے فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے تیرے بارے میں مشکل کام میں جلدی نہیں کی۔ اس کے بعد آپ نے اوریا کی بیوی سے شادی کی اس سے خدا نے آپ کو سلیمان بیٹا عطا کیا۔ پھر خدا نے فرمایا۔

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٢٥﴾

اس بات کو معاف کر دیا اور ہمارے نزدیک ان کے لیے تقرب اور بہترین بازگشت ہے [1]

---

[1] انہوں کی کتابوں میں بعض ایسی روایات ذکر ہوئی ہیں جو ہمارے شیعہ عقائد، اصول اور قرآن کے منافی ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے جس کو ابھی ذکر کیا گیا ہے اگر ان روایات کی تاویل ہو سکے تو ضروری ہے کہ ان کی تاویل کی جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہم اطراف سے وہ ہے کے اصول و قواعد عقائد کے مطابق ہی ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس کو تقیہ پر حمل کیا جائے کہ صاحب کتاب نے ایسی روایات تقیہ کی وجہ سے نقل کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعہ کے لیے حالات سازگار نہیں رہے تھے ایک ہی دور آیا تو کوئی کتاب کا ملا شیعہ عقیدہ ہو یا شیعہ اصول و قواعد کے مطابق ہوتی تھی اس کو ضائع کر دیا جاتا تھا جلا دیا جاتا تھا۔ اور صاحب کتاب کے ہاتھ کاٹ دیے جاتے یا ان کو D.P کر دیا جاتا تھا۔ لہٰذا اس وجہ سے اور ان کتابیں لکھنا اس وجہ سے کہ وہ شیعہ کتب ہیں ان کو جلا دیا گیا۔ تو اس وجہ سے علماء کرام دینی کتابوں میں عامہ کے مطابق روایات کو بھی ذکر کرتے تھے تاکہ ان کی تحریریں محفوظ رہیں۔ یہی وجہ ہے ہمارے دور میں سینکڑوں روایات ذکر ہوئی ہیں جو شیعہ عقائد کے خلاف ہیں اسی وجہ سے علم رجال کو بنایا گیا تاکہ روایات میں چھان بین ہو سکے۔

یہ روایات بھی ایسے ہی ہیں اس میں کوئی چیزیں ایسی ذکر ہوئی ہیں جو شیعہ عقائد سے سازگار نہیں ہیں۔

نبی خدا عبادت چھوڑ کر اس پرندے کو پکڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک ... عبادت ... کے لیے سزاوار نہیں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ نبی خدا کا غیر کے گھر نظر کرنا اور پھر اوریا کی بیوی کو ننگے دیکھنا یہ بھی نبی کے لیے سزاوار نہیں ہے۔

پھر نبی خدا کا ایک غیر محرم کے عشق میں اور وہ بھی ایسی عورت کہ جو کسی دوسرے کی بیوی ہو اس کے عشق میں مبتلا ہونا۔ پھر ایک بے گناہ شخص کے قتل کے اسباب فراہم کرنا۔ یہ سب وہ کام ہیں جو نبی اور معصوم کی عصمت کے منافی ہے۔ لہٰذا یہ ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے لہٰذا اس کو تقیہ پر حمل کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ عامہ کے عقیدہ کے موافق ہے۔

اور اس روایت کا عامہ کے عقیدہ کے مطابق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے حضرت امام رضا سے مامون رشید نے دربار میں جب علی بن محمد بن جہم نے حضرت داؤد کے بارے میں سوال کیا اور اس روایت کو ابو الصلت نے ذکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ جناب داؤد محراب عبادت میں تشریف فرما تھے تو شیطان ایک پرندے کی شکل میں آیا اور پھر اوریا کی بیوی کا واقعہ ذکر کرتے ہیں۔

آپ نے اس واقعہ کو سنا اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ، کہ تم لوگوں نے انبیاء کی طرف کیسی کیسی جھوٹی نسبت دے رکھی ہیں۔ کہ جناب داؤد کے عبادت میں سستی اور پرندے کا تعاقب کیا اور پھر ایک غلطی کی پھر قتل کا حکم دیا۔ یہ سب بڑے بڑے بہتان ہیں جو نبی خدا پر لگائے گئے۔

علی بن محمد جہم نے عرض کیا فرزند رسول اصل معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے اصل یہ ہے کہ جناب داؤد نے یہ گمان کیا تھا کہ مخلوق خدا میں سے سب سے زیادہ علم میں ہوں تو خدا نے فرشتے روانہ فرمائے جو محراب میں انسانی شکل میں آپ کے سامنے آئے اور کہا اے نبی خدا ہمارے درمیان نزاع ہے اور ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے۔ آپ ہمارے درمیان فیصلہ صادر فرمائیں اور وہ یوں ہے کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانوے (99) دنبیاں میں اور میرے پاس ایک ہے اور یہ میری دنبی پر میرے ساتھ سختی کر رہا ہے اور مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے تاکہ میری سو پوری ہو جائیں۔

جناب داؤد نے جلدی کی اور فیصلہ سنا دیا ہے کہ اس نے تم پر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ آپ کا حق تھا کہ آپ اس سے گواہ طلب کرتے اور پھر دوسرے کو مدعا علیہ سے پوچھتے لیکن آپ نے اس کے بغیر فیصلہ دے دیا۔

یہ وہ خطا تھی جو جناب داؤد سے ہوئی تھی۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ قرار دیا ہے پس آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں۔

تو اس میں بھی داؤد کا فیصلہ نہیں بلکہ ان کی رائے جلدی سے دے دی۔

ایسے ہی امیر المومنین سے ایک روایت میں بیان کیا ہے کہ جس کو مجمع البیان والے اور نور الثقلین والے نے بھی ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا جو شخص حضرت داؤد اور اوریا کی بیوی والا واقعہ ذکر کرے گا میں اس پر دو حدیں قذف کی لگاؤں گا۔ ایک اس نے جھوٹی نسبت مسلمان کی طرف دی ہے اور دوسری نبی کے خلاف نسبت دی ہے۔

پھر علی بن محمد بن جہم نے امام رضا سے سوال کیا کہ اوریا کا اصل واقعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس دور میں کسی کی بیوہ سے شادی کرنا عیب شمار کیا جاتا تھا۔

اور کوئی بیوہ دوسری شادی نہیں کر سکتی تھی لہذا خدا نے اس رواج کو ختم کرنے کے لیے داؤد کو اوریا کی بیوہ سے شادی کا حکم دیا جو لوگوں کو ناگوار تھا۔ احتجاج طبرسی میں حضرت علیؑ سے نقل ہوا ہے کہ ایک زندیق نے آپ سے سوال کیا کہ انبیاء سے ایسے افعال کیوں صادر ہوئے آپ نے فرمایا خدا جانتا تھا کہ انبیاء کا کردار اتنا عظیم ہوتا تھا۔ لوگ ان کی محبت میں گمراہ ہو جاتے اور ان کو معبود بنا لیں گے لہذا خدا نے ان کی لغزشوں کو بیان کیا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ معبود نہیں ہیں بلکہ عابد ہیں۔ (منجانب مترجم)

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ "ظن داود" سے مراد ہے کہ داؤد جانتا تھا انابت یعنی توبہ کی۔
آپ نے ذکر کیا کہ داؤد نے اپنے کمانڈر کو لکھا کہ اس کو فرنٹ پر نہ رکھو اس کو واپس کر دے وہ آیا اور اپنی بیوی کے پاس آٹھ دن رہا اور پھر قضائے الٰہی سے مر گیا تھا۔

عبد الرحمان بن کثیر نے حضرت امام صادق سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ سے مراد کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ان سے مراد امیر المومنین اور آپ کے اصحاب ہیں۔ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ سے مراد کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ان سے مراد حبتر اور زریق اور ان دونوں کے ساتھی ہیں۔

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ ۔ سے مراد امیر المومنین اور آپ کے اصحاب مراد ہیں كَالْفُجَّارِ۔ سے مراد حبتر اور زریق اور اس کے ساتھی مراد ہیں۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ ۔ یہ مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں" آپ نے فرمایا آیات سے امیر المومنین اور آپ کی اولاد میں سے دوسرے آئمہ مراد ہیں۔

وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ اور صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں گے فرمایا یہی امیر وہ ہیں جو صاحبان عقل کے مالک ہیں آپ نے فرمایا امیر المومنین فخر کیا کرتے تھے کہ جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا ہے اس کی مثل مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کو نہیں دیا گیا اور نہ دیا جائے گا۔

آیت ۳۰ تا ۴۴

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ
بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّىْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّىْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ
وَالْاَعْنَاقِ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ
اَنَابَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ
اَصَابَ ۝ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي
الْاَصْفَادِ ۝ هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَاِنَّ لَهٗ
عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ
مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ
بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى
لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا
وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

ترجمہ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان جیسا فرزند عطا کیا جو بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا

(۳۰) جب ان کے سامنے شام کے وقت بہترین اصیل گھوڑے پیش کیے گئے (۳۱) تو انہوں نے کہا کہ میں ذکر خدا کی بنا پر خیر کو دوست رکھتا ہوں یہاں تک کہ وہ گھوڑے دوڑتے دوڑتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے (۳۲) تو انہوں نے کہا کہ اب انہیں واپس پلٹاؤ اس کے بعد ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو ملنا شروع کر دیا (۳۳) اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا جب ان کی کرسی پر ایک بے جان جسم کو ڈال دیا تو پھر انہوں نے خدا کی طرف توجہ کی (۳۴) اور کہا کہ پروردگار مجھے معاف فرما اور ایک ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو کہ تو بہترین عطا کرنے والا ہے (۳۵) تو ہم نے ہوا کو مسخر کر دیا کہ ان ہی کے حکم سے جہاں جانا چاہتے تھے نرم رفتار سے چلتی تھیں (۳۶) اور شیاطین میں سے تمام معماروں اور غوطہ خوروں کو تابع بنا دیا (۳۷) اور ان شیاطین کو بھی جو سرکشی کی بنا پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (۳۸) یہ سب میری عطا ہے اب چاہے لوگوں کو دیدو یا اپنے پاس رکھو تم سے حساب نہ ہوگا (۳۹) اور ان کے لئے ہمارے یہاں تقرب کا درجہ ہے اور بہترین بازگشت ہے (۴۰) اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ شیطان نے مجھے بڑی تکلیف اور اذیت پہنچائی ہے (۴۱) تو ہم نے کہا کہ زمین پر پیر رگڑو دیکھو یہ نہانے اور پینے کے لئے بہترین ٹھنڈا پانی ہے (۴۲) اور ہم نے انہیں ان کے اہل و عیال عطا کر دیے اور اتنے ہی اور بھی دیدیے یہ ہماری رحمت اور صاحبان عقل کے لئے عبرت و نصیحت ہے (۴۳) اور ایوب تم اپنے ہاتھوں میں سینکوں کا مٹھا لے کر اس سے مار دو اور قسم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ہم نے ایوب کو صابر پایا ہے۔ وہ بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا ہے (۴۴)

تفسیر

وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾

اور ہم نے داؤد کو سلیمان جیسا فرزند عطا کیا جو بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا۔

اور جب ان کے سامنے شام کے وقت بہترین اصیل گھوڑے پیش کیے گئے تو انہوں نے کہا کہ خدا کی خاطر ان خیر کو دوست رکھتا ہوں یہاں تک کہ سارے گھوڑے دوڑتے دوڑتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان گھوڑوں سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ اور ان کا اکثر معاینہ کیا کرتے تھے ایک دن آپ کے سامنے اصیل گھوڑے پیش کیے گئے تو آپ ان میں یوں محو ہو گئے کہ آپ کی نماز عصر فوت ہو گئی تو آپ کو اس کا بہت زیادہ صدمہ ہوا آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ ان کے لیے سورج کو نماز عصر کے وقت تک واپس پلٹا دے تا کہ وہ نماز عصر ادا کر سکیں تو خدا نے سورج کو واپس پلٹا دیا اور پھر آپ نے نماز عصر کو ادا فرمایا۔ اور پھر آپ نے گھوڑوں کو اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا اور جب وہ پیش کیے گئے تو آپ نے ان کی ٹانگوں اور گردنوں کو تلوار سے کاٹ دیا جس سے وہ سارے مر گئے۔[1]

رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ تو انہوں نے کہا کہ ان انہیں واپس پلٹاؤ اس کے بعد ان پنڈلیوں اور گردنوں کو ملنا شروع کر دیا اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا جب ان کی کرسی پر ایک بے جان جسم کو ڈال دیا تو پھر انہوں نے خدا کی طرف توجہ فرمائی۔

[1] وہ روایات جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان سب کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا کیونکہ وہ عامہ کے مذہب کے موافق ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے ان گھوڑوں والے واقعہ میں جو سند اور متن کے اعتبار سے صحیح روایات وارد ہوئی ہیں وہ ان کے خلاف ہیں اور خدا نے ان آیات میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور ان میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو [illegible] اور ان کے حوالے سے تفسیر نور الثقلین نے بھی نقل کی ہے۔ اور اس کا راوی حضرت عبداللہ ابن عباس ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے ابن عباس لوگوں سے آپ نے اس کے بارے میں کیا سنا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے کعب الاحبار سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دن گھوڑوں کو دیکھنے میں اس قدر محو ہو گئے کہ ان کی نماز قضا ہو گئی تو پھر آپ نے سورج پر موکل فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو واپس پلٹا دیں پھر سورج پلٹا اور آپ نے وقت پر نماز ادا کی اور اس کے بعد آپ نے گھوڑوں کو اپنے پاس حاضر کرنے کا حکم دیا اور پھر ان گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹ دیں تو آپ نے فرمایا کعب نے جھوٹ بولا ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ حضرت سلیمان نے دشمنوں سے جہاد کرنا تھا اور وہ اس کے لیے اپنے گھوڑوں کا ملاحظہ کر رہے تھے تو اس میں محو ہو گئے اور نماز اول وقت سے قضا ہو گئی تو آپ نے سورج پر موکل فرشتوں کو حکم دیا کہ سورج کو وقت عصر کے مقام تک واپس لوٹا دو چنانچہ سورج مقام عصر تک لوٹ آیا اور آپ نے نماز ادا کی۔ انبیاء کسی پر ظلم نہیں کرتے اور نہ ہی لوگوں کو ظلم کا حکم دیتے ہیں کیونکہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ

حضرت سلیمان نے جب بحالیہ موت سے شادی کی تو اس سے خدا نے ایک فرزند عطا کیا جس سے آپ بہت زیادہ محبت کرتے تھے ایک دن ملک الموت آپ کے پاس آیا اور اکثر آپ کے پاس آتا تھا تو اس دن ملک الموت نے سخت نظر کے ساتھ اس بچے کو دیکھا تو جناب سلیمان اس منظر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تو آپ نے اس کی ماں سے فرمایا کہ ملک الموت نے جس انداز میں آج اس بچے کو دیکھا ہے مجھے گمان ہے کہ وہ اس کی روح قبض کرنا چاہتا ہے۔ تو پھر آپ نے جنوں اور شیاطین سے کہا کہ تمہارے پاس اس کا کوئی حیلہ ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم اس کو سورج کی شعاعوں کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ تو جناب سلیمان نے فرمایا ملک الموت مشرق ومغرب ہر طرف اور ہر جگہ جا سکتا ہے۔ ایک اور بولا کہ ہم اس کو نیچے ساتویں زمین پر رکھ دیتے ہیں۔ جناب سلیمان نے فرمایا ملک موت وہاں بھی پہنچ جائے گا۔ پھر ایک نے کہا کہ ہم اس کو بادلوں پر رکھتے ہیں اور ہوا اس کو اٹھائے پھرے گی پس اس بچے کو بادل پر رکھا گیا اور ملک موت آیا اور اس نے اس کی روح کو قبض کر لیا اور پھر بادلوں سے اس کو سلیمان کے تخت پر ڈال دیا۔ تو پھر آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا پر تھے۔ یہ روایت بھی شاید گزشتہ کے تقیہ پر حمل کی جائے گی۔ اس کو قرآن نے بیان کیا ہے۔

وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝

اور ہم نے ان کے تخت (کرسی) پر ایک مردہ جسم ڈال دیا پھر انہوں نے خدا کی طرف توجہ کی۔ اور کہا اے خدایا مجھے معاف کر دے اور ایک ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو کہ تو بہترین عطا کرنے والا ہے تو ہم نے ہواؤں کو مسخر کر دیا کہ انہیں کے حکم سے جہاں جانا چاہتے تھے نرم رفتار سے چلتی تھیں۔

رخاء اسے مراد نرم اور آرام دہ انداز میں چلتی تھیں۔

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝ اور شیاطین میں سے تمام معماروں اور غوطہ خوروں کو آپ کا تابع بنا دیا۔
یعنی دریاؤں اور سمندروں میں غوطہ لگانے والے جنات آپ کے تابع تھے۔

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ اور ان شیاطین کو بھی کہ جو نافرمانی اور سرکشی کی بنا پر زنجیروں میں جکڑے

ہوئے تھے۔

ان شیاطین میں سے بعض وہ تھے جو زنجیروں سے جکڑے ہوتے تھے اور یہ وہ شیاطین تھے جنہوں نے حضرت سلیمان کی ان ایام میں نافرمانی کی تھی جن میں ان سے حکومت کو سلب کر لیا گیا تھا۔

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان کی تمام شاہی ایک انگوٹھی میں رکھی تھی۔ جب آپ یہ انگوٹھی پہن لیتے تو تمام جن وانس شیاطین اور پرندے آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے آپ کا بہت بڑا تخت تھا اس کے چاروں طرف کرسیاں تھیں۔ جن وانس کرسیوں پر بیٹھتے تھے اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے ہوا آپ کے لیے مسخر تھی۔ چنانچہ ہوا آپ کے تخت کو تمام کرسیوں سمیت اٹھا لیتی تھی۔ اور آپ کا تخت پرواز کرتا تھا اور جہاں آپ جانا چاہتے تھے ہوا آپ کو لے جاتی تھی۔

چنانچہ آپ فجر کی نماز شام میں پڑھتے تھے اور ظہر کی نماز فارس میں پڑھتے تھے۔ آپ شیاطین کو حکم دیتے تھے کہ وہ فارس سے پتھر اٹھائیں۔ اور انہیں شام کے بازار میں فروخت کریں۔ پھر جس دن آپ نے گھوڑوں کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپ کی سلطنت چھین لی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن آپ بیت الخلاء جانے لگے اور بیت الخلاء میں قدم رکھنے سے قبل آپ نے اپنی انگشتری ایک خادم کے سپرد کی اور اندر چلے گئے۔ شیطان آیا اور اس نے آپ کے غلام کو دھوکہ دیا اور اس سے انگشتری لے لی اور خود پہن لی۔ جیسے ہی انگشتری اس کے ہاتھ میں آئی تو تمام انسان وجنات، پرندے اور جانور اس کے سامنے جمع ہو گئے۔ سلیمان نے انگشتری کو بہتیرا تلاش کیا لیکن انگشتری نہ مل سکی۔ آپ وہاں سے بھاگ کر سمندر کے ساحل پر چلے گئے۔ بنی اسرائیل کو سلیمان کی شکل میں موجود شیطان سے سخت تبدیلی محسوس ہوئی اور آپس میں کہتے تھے یہ پہلے والا سلیمان معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ حالات کی تصدیق کے لیے وہ سلیمان کی والدہ کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا کہ کیا تمہیں سلیمان کے رویہ میں کوئی تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔

اس نے کہا جی ہاں! سلیمان پہلے تو میرا بہت ادب واحترام کرتا تھا لیکن اب وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے چیدہ افراد ان کی بیویوں اور کنیزوں کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ کیا تمہیں سلیمان کے رویے میں کوئی تبدیلی دکھائی دیتی ہے۔

انہوں نے کہا! جی ہاں! سلیمان ناپاکی کے ایام میں ہم سے مقاربت نہیں کرتا تھا لیکن چند دن ہوئے وہ ناپاکی کے ایام میں ہم سے مقاربت کرنے لگا ہے۔

شیطان نے اپنے خلاف ہونے والی تحقیقات کا سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ اس کی ملمع کاری اب زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ وہ وہاں سے نکلا اور سلیمان کی انگشتری سمندر میں جا کر ڈال دی اور خود بھاگ کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی بھیجی

جس نے انگشتری کو نگل لیا۔

بنی اسرائیل چالیس دن سلیمان کو ڈھونڈتے رہے سلیمان ساحل پر رو کر خدا سے توبہ کرتے رہے۔ ادھر چالیس دن پورے ہوئے کہ آپ کا گزر ایک مچھیرے سے ہوا جو کہ سمندر سے مچھلیاں پکڑ رہا تھا۔

آپ نے اس سے فرمایا میں اس کام میں تیرا ہاتھ بٹاتا ہوں۔

اس کے عوض مجھے ایک مچھلی دے دینا۔

مچھیرے نے کہا مجھے یہ قبول ہے حضرت سلیمان نے اس کا ہاتھ بٹایا اس نے اجرت کے طور پر آپ کو ایک مچھلی دی۔ آپ نے اس مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس میں ایک انگشتری تھی۔ جیسے ہی آپ نے اس انگشتری کو پہنا تو جن وانس حیوانات وطیور آپ کے گرد جمع ہو گئے یوں آپ کو آپ کی گم شدہ حکومت دوبارہ مل گئی پھر آپ نے اس مکار شیطان کو اور اس کے چیلوں کو گرفتار کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ کو پانی میں قید کیا اور کچھ کو چٹانوں میں قید کیا اور وہ قیامت تک قید میں رہیں گے اور عذاب جھیلتے رہیں گے۔

حضرت سلیمان دوبارہ حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تو آپ نے اپنے کاتب آصف بن برخیا سے کہا لوگ تو جاہل تھے لیکن تمہارے پاس کتاب کا کچھ علم تو موجود تھا اس کے باوجود تم اس کے ساتھ کیوں رہے۔

آصف بن برخیا نے کہا آپ مجھے معذور جانیں میں اس شیطان کو بھی جانتا ہوں جس نے آپ کی انگشتری پر قبضہ کیا میں نہ صرف یہ بلکہ اس کے خاندان کو بھی جانتا ہوں اس نے مجھے کہا تھا تم میرے احکام کی کتابت کرو میں نے اسے کہا تھا کہ ظلم پر مبنی احکام نہیں لکھتا اس نے مجھے کہا اچھا کوئی بات نہیں تم کچھ نہ لکھو صرف دربار میں آ کر بیٹھ جایا کرو چنانچہ میں صرف دربار میں آ کر بیٹھتا تھا لکھتا نہیں تھا پھر آصف نے کہا اچھا آپ مجھے یہ بتائیں کہ پرندوں کی دنیا میں ہدہد کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اس کے باوجود آپ کو اس کی ضرورت کیوں پڑی تھی؟ حضرت سلیمان نے فرمایا اس کی نگاہ اتنی تیز ہے کہ اسے زیر زمین پانی تک دکھائی دیتا ہے۔

آصف نے کہا عجیب بات ہے کہ میں نے اسے کئی بار شکاریوں کے جال میں پھنسا ہوا دیکھا ہے جسے مٹھی بھر خاک کے نیچے جال دکھائی نہیں دیتا وہ مضبوط چٹانوں میں موجود پانی کو کیسے دیکھ لیتا ہے؟ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ جب تقدیر آتی ہے تو آنکھوں پر پردہ آ جاتا ہے۔

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابو بصیر سے سنا ہے اور انہوں نے ابو حمزہ سے اور انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے اور انہوں نے حضرت امیر المومنین سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد بیت المقدس سے روانہ ہوئے اس وقت ان کے تخت پر آپ کی دائیں جانب تین لاکھ

کرسیاں انسانوں پر انسان بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں جانب تین لاکھ کرسیاں تھیں جن پر جنات موجود تھے آپ نے پرندوں کو حکم دیا کہ وہ ان پر سایہ کریں اور اس کے بعد آپ نے ہوا کو حکم دیا اور اس نے آپ کے عظیم الشان تخت کو اٹھایا یہاں تک آپ مدائن میں کسریٰ کے ایوانوں میں وارد ہوئے پھر وہاں سے روانہ ہوئے اور اصطخر میں رات بسر کی صبح ہوئی تو آپ فارس کی طرف روانہ ہوئے اور آپ فارس کے علاقے برکاوان میں پہنچے پھر آپ نے ہوا کو حکم دیا اور اس نے آپ کو اٹھایا یہاں تک کہ ان کے پاؤں پانی کو چھونے کے قریب تھے یعنی سمندر پر سفر کیا اور جناب سلیمان اپنے تخت کے ایک ستون پر کھڑے تھے۔ اس وقت تخت پر موجود لوگوں نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ تم لوگوں نے اس سے بڑی حکومت کبھی دیکھی ہے؟ لوگوں نے اس سے کہا ہم نے آج تک ایسی حکومت نہیں دیکھی ہے اور نہ اس کے بارے میں کبھی سنا اس وقت آسمان سے آواز آئی کہ ایک تسبیح کا ثواب اس پوری حکومت سے کہیں زیادہ ہے

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اس نے احمد بن یحییٰ سے اور اس نے ابی الحمر سے اور اس نے عبداللہ بن القاسم سے اور انہوں نے ابو القاسم القاسم سے اور انہیں نے حضرت صادق نے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل نے حضرت سلیمان سے عرض کی کہ آپ اپنی جانشینی کے لئے اپنے بیٹے کو معین کریں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ اس کی صلاحیت نہیں رکھتا لیکن انہوں نے اس پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا میں اس سے چند سوالات کرتا ہوں اگر اس نے جواب دے دیا تو اس کو معین کر دوں گا ورنہ نہیں پھر آپ نے اس سے سوالات کئے فرمایا اے میرے فرزند پانی اور روٹی کا ذائقہ کیا ہے کس وجہ سے آواز شدت اور کمزوری ایجاد ہوتی ہے بدن کے کس حصہ میں عقل پائی جاتی ہے قساوت قلب اور رقت کیسے پائی جاتی ہے۔

بدن میں راحت اور تھکاوٹ کیسے پیدا ہوتی ہے؟

بدن کسب کیسے کرتا ہے اور محروم کیسے ہوتا ہے؟ لیکن اس نے ان سوالات میں سے کسی کا بھی جواب نہ دیا۔

حضرت امام ابوعبداللہ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

پانی کا ذائقہ حیات ہے۔ کھانے کا ذائقہ قوت بدن ہے۔ آواز میں شدت اور کمزوری گردوں کی چربی سے ہوتی ہے۔ عقل کا محل دماغ ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جو کم عقل ہو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا دماغ کمزور ہے۔ قساوت و رقت دل سے پیدا ہوتی ہے اسے ہی کہا جاتا ہے کہ ویل ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل ذکر خدا سے سخت ہو جاتے ہیں اور ذکر خدا نہیں کرتے۔

اور بدن کی سستی اور چستی قدموں سے ہوتی ہے۔ جب قدم تھک جائیں تو بدن تھک جاتا ہے۔ اور قدم چست ہوں تو بدن چست رہتا ہے بدن کا کسب اور محرومیت ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ جب وہ کوئی کام کرتے ہیں تو وہ بدن کے حوالے کرتے ہیں

اور جب وہ کچھ نہیں کرتے تو بدن کو بھی نہیں دیتے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۘ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے بڑی تکلیف اور اذیت دی ہے!

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے ابو بصیر سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ سے ابو بصیر نے حضرت ایوب کی آزمائش کے متعلق پوچھا کہ اس کی وجہ کیا تھی؟

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایوب پر مسلسل دنیاوی نعمات نازل کیں اور آپ ہر نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتے تھے اس دور میں ابلیس کے لیے آسمانوں پر جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی (حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بعد چوتھے آسمان تک اجازت رہ گئی اور جب رسول خدا کی ولادت ہوئی تو پھر مکمل پابندی لگ گئی تھی) (مترجم) حضرت ایوب کے شکر کو دیکھ کر ابلیس کے دل میں آپ کے بارے حسد پیدا ہوا اس نے بارگاہ خدا میں عرض کیا خدایا یہ تیرا بندہ ایوب اس لیے تیرا اس قدر شکر ادا کر رہا ہے کہ تو نے اسے دنیا کی سب نعمتوں سے نوازا ہوا ہے اگر تو اس پر دنیاوی نعمات نازل کرنا چھوڑ دے تو وہ تیرا کبھی شکر ادا نہیں کرے گا۔ مجھے اس کی دنیا پر مسلط کر دے اگر تو نے مجھے اس کی دنیا پر مسلط کر دیا تو تو خود دیکھ لے گا کہ وہ تیرا کتنا شکر ادا کرنے والا ہے۔

چنانچہ خدا کی طرف سے ابلیس کو اجازت مل گئی کہ میں نے تجھے اس کے مال اور اولاد پر مسلط کر دیا ہے ابلیس عالم بالا سے زمین پر آیا۔ اور اس نے آتے ہی ایوب کی تمام اولاد کو ہلاک کر دیا اور مال کو نابود کر دیا جیسے ہی جناب ایوب کو اپنے مال اور اولاد کی بربادی کی خبر دی گئی تو آپ نے خدا کا شکر ادا کیا اور بہت زیادہ شکر ادا کیا۔

پھر ابلیس نے بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا مجھے ایوب کی زراعت پر مسلط کر دے تو خدا کی طرف سے اس کی بھی اجازت مل گئی۔ تو ابلیس نے اپنے حواریوں کو ساتھ لے کر آپ کی زراعت کو ایک پھونک مار کر اس کو جلا کر راکھ کر دیا تو جب غلاموں نے آکر زراعت کے جل جانے کی خبر دی تو آپ نے پھر خدا کا بہت شکر ادا کیا ابلیس نے پھر بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا مجھے ایوب کی بھیڑ بکریوں پر مسلط کر دے تو خدا نے اس کی بھی اجازت دے دی۔ تو ابلیس نے آپ کی تمام بھیڑ بکریوں کو بھی ہلاک کر دیا تو جب ایوب کو اپنے تمام جانوروں کی ہلاکت کی خبر دی گئی تو آپ نے پھر اس پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اور حمد و شکر میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔

اس کے بعد ابلیس نے بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا مجھے ایوب کے بدن پر بھی مسلط فرما، تو آواز قدرت آئی

(آنکھوں اور زبان کے علاوہ باقی بدن پر مسلط کرتا ہوں (بعض نے عقل، زبان، آنکھوں کے علاوہ)

ابلیس ملعون نے آپ کے بدن پر ایک پھونک ماری جس سے آپ کے تمام بدن پر آبلے پڑ گئے آپ نے اس عالم میں بھی خدا کا شکر ادا کیا بلکہ ہر وقت خدا کی حمد و شکر بجا لاتے آپ کی بیماری اس قدر زیادہ ہو گئی کہ آپ کے جسم میں کیڑے پیدا ہو گئے اور اگر کوئی کیڑا آپ کے بدن سے گر جاتا تو آپ اس کو پکڑ کر دوبارہ اسی جگہ رکھ دیتے اور فرماتے خدا نے جس جگہ پر تجھے خلق کیا ہے اسی جگہ پر واپس چلا جا۔ آپ ایک طویل مدت تک اس بیماری میں گرفتار رہے جو امتحان تھا۔ آپ کے بدن سے بدبو آنے لگی لوگوں نے آپ کو شہر سے نکال دیا اور شہر کے باہر پھینک دیا اور آپ سے سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ آپ کی بیوی جو آپ کی خدمت میں باقی رہ گئی تھی رحیمہ بنت یوسف بن یعقوب بن ابراہیم تھی وہ لوگوں سے صدقات و خیرات مانگ کر لاتی اور اپنے شوہر کو کھلاتی تھی۔

الغرض جب آزمائش کا وقت کافی زیادہ ہو گیا اور ابلیس نے دیکھا کہ ایوب کے شکر میں کمی نہیں آرہی تو اس نے ایوب کے آپ کو رسوا کرنے کی خاطر آپ کے مخلص اصحاب کے جو راہبانہ زندگی بسر کرنے کے لیے پہاڑوں پر چلے گئے تھے ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آؤ میں تم لوگوں کو ایک شخص دکھاؤں کہ جس پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہے۔ اور اس سے سوال کریں وہ کس گناہ کی سزا پا رہا ہے۔ چنانچہ وہ سب خچروں پر سوار ہو کر آئے جب وہ آپ کے قریب آئے تو جانور بدبو کی وجہ سے بدک گئے۔

انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ان میں ایک نوجوان بھی تھا وہ بولا۔ اے ایوب اگر آپ اپنا گناہ ہمیں بتائیں تاکہ شاید ہم اس گناہ سے بچ سکیں اور ہمیں بتائیں کہ کس جرم و گناہ کی آپ کو یہ سزا مل رہی ہے کہ آپ نے تنہائی میں کوئی ایسا گناہ کیا ہے جس کی یہ سزا آپ کو مل رہی ہے۔

اس وقت حضرت ایوب بولے مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت کی وہ جانتا ہے کہ میں نے کبھی کھانا بھی اکیلے نہیں کھایا جب بھی کھانا کھاتا ہوں تو میرے ساتھ کوئی نہ کوئی یتیم مسکین یا مہمان ضرور ہوتا ہے۔ اور جب میرے سامنے دو کام آتے ہیں تو ان میں سے جو مشکل اور زحمت والا ہوتا اس کو انجام دیتا تھا۔ اور اس کام کا انتخاب کیا جو میرے بدن کے لیے زیادہ تکلیف دہ ہوتا۔ تو وہ نوجوان کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگوں کا برا ہو تم نے نبی خدا کو طعنہ دیا ہے جس کی وجہ سے اپنی پوشیدہ اطاعت کو بیان کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

اس وقت حضرت ایوب نے بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا میں اب اپنی حجت مکمل کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدا نے اجازت دی اور ایک بادل بھیجا جس سے آواز آئی اے ایوب اب اپنی حجت مکمل کر بیان کریں میں ہمیشہ سے تیرے قریب ہوں اور تیری حجت کو سنوں گا۔

حضرت ایوبؑ نے عرض کی: اے خدا! تو جانتا ہے کہ جب بھی تیری اطاعت کے دو کام میرے سامنے آئے تو میں نے اس کو اختیار کیا جس میں میرے بدن کے لیے زیادہ زحمت و مشقت ہوتی تھی۔ کیا میں نے تیری حمد نہیں کی، تیرا شکر ادا نہیں کیا؟ کیا میں نے تیری تسبیح نہیں کی۔

اس وقت اس بادل سے دس ہزار مختلف زبانوں سے آواز آئی۔ اے ایوب یہ بتاؤ جب سارے لوگ غافل تھے اور اس وقت تو میرا شکر ادا کر رہا تھا تو تجھے شکر کی توفیق کس نے عطا کی۔ یہ شوق شکر و عبادت تیرے اندر کس نے پیدا کیا؟ تو تیرا مجھ پر احسان ہے یا میرا تیرے اوپر احسان ہے بجائے اس کے کہ تو اس نعمت پر میرا شکر ادا کرے تو مجھے جتلا رہا ہے۔ پس جناب ایوبؑ نے مٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں رکھ لی۔ اور عرض کی اے خدا یہ مجھ پر تیرے بڑے احسانات ہیں کہ جن کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آپ پر ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے کہا اے نبی خدا آپ پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماریں تو جب آپ نے پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماری تو ایک چشمہ جاری ہوا۔ تو آپ کو حکم ہوا کہ اس کے پانی سے غسل کرو۔ پس آپ نے غسل کیا اور اسی وقت آپ بالکل صحت یاب ہو گئے۔ اور آپ نے اس سے پانی پیا بھی۔ اور ساری بیماری دور ہو گئی۔ آپ ایک حسین و جمیل انسان اور تر و تازہ ہو گئے۔ اور جو کچھ آپ کا ضائع ہوا تھا اس سے بھی بہتر خدا نے آپ کو دوبارہ عطا کر دیا اور ایک سرسبز باغ عطا کر دیا جس میں سب کچھ تھا۔ یہاں تک کہ آپ کے اہل و اولاد و زراعت بھی واپس کر دیا آپ اس فرشتے کے ساتھ اس باغ میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔

کچھ دیر کے بعد آپ کی زوجہ رحیمہ واپس آئی اس کے پاس کھانے کا سامان تھا۔ جب وہ اس مقام پر آئیں تو وہاں تو سب کچھ تبدیل ہو چکا تھا۔ وہاں دو مرد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے یہ منظر دیکھ کر بی بی نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا اور آواز دی اے ایوب تم کہاں چلے گئے ہو۔

حضرت ایوبؑ نے اپنی زوجہ کو آواز دی اور فرمایا ادھر آؤ میں ہی ایوب ہوں خدا نے میری آزمائش ختم کر دیا ہے اور مجھے تندرستی و صحت عطا کر دی ہے جب بی بی اپنے شوہر کو تندرست دیکھا تو خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا۔ تو جناب ایوب نے ان کے سر کی ایک زلف کو کٹا ہوا دیکھا تو آپ نے اپنی بیوی سے سوال کیا یہ زلف کہاں گئی ہے؟ تو آپ نے عرض کی میں نے ایک قوم سے آپ کے لیے کھانے کا سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے بال بہت حسین ہیں لہذا ایک زلف کاٹ کر دے دو پھر کھانا دیں گے چنانچہ مجبوری کی حالت میں نے ایسا کیا ہے۔ اور ان سے آپ کے لیے کھانا لیا ہے۔

حضرت ایوب نے جب یہ سنا تو آپ کو شدید دکھ ہوا اور قسم اٹھائی کہ میں تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ خدا نے انھیں وحی کی کہ اپنی قسم کی مخالفت نہ کرو اور بیوی کو اذیت نہ دو کھجور کا ایک خوشہ لو کہ جس کی سو ڈالیاں ہوں اور وہ ایک دفعہ اس کو مارو۔ اس سے آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔ یوں قسم پوری کر دی۔

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

اور ہم نے ان کو اہل و عیال عطا کر دیے اور اتنے اور بھی دے دیے یہ ہماری رحمت اور صاحبان عقل کے لیے عبرت و نصیحت ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے ایوب کو ان کے اہل و عیال واپس کر دیے اور اس کی مثل اضافی اولاد بھی عطا کی۔ یعنی اولاد اس آزمائش کے نازل ہونے کے بعد مر گئی تھی وہ سب زندہ کر کے واپس کر دی۔ اور وہ پھر آپ کے ساتھ زندہ رہے۔

حضرت ایوب سے سوال کیا گیا اے نبی اللہ سب سے زیادہ کس چیز نے آپ کو اذیت دی تھی تو آپ نے فرمایا لوگوں کے طعنوں نے مجھے زیادہ اذیت دی۔ اور ان کے طعنے ہی میرے لیے بڑی آزمائش تھی۔

اس کے بعد خدا نے آپ کے گھر سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسائی اور آپ نے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا ایک ٹڈی کو ہوا نے دور کر دیا تو آپ اس کے پیچھے گئے اور اس کو اٹھا لیا۔ تو حضرت جبرائیل نے کہا اے ایوب کیا ابھی سیر نہیں ہوئے ہو حضرت ایوب نے کہا اللہ کے عطا کردہ رزق سے کون سیر ہوتا ہے۔

("یہ روایت اگرچہ علامہ صاحب نے درج کی ہے لیکن کافی ایسی چیزیں ذکر ہوئیں ہیں جو ہمارے عقائد کے خلاف ہیں کیونکہ شیعہ عقائد میں ہے کہ نبی ایسے عیب و نقائص سے پاک ہوتا ہے خواہ اخلاق سے مربوط ہو یا خلقت سے متعلق ہو اور ایسے عیب اور نقص پائے جاتے جن سے لوگ نبی سے نفرت کریں کیونکہ یہ بعثت نبی کی غرض کے خلاف ہے۔ نبی گناہوں سے پاک ہوتا ہے لہذا حضرت ایوب کی آزمائش گناہ کی وجہ سے نہیں تھی اور نہ ہی آپ کے بدن میں کیڑے پڑے تھے اور نہ ہی آپ کے جسم سے بدبو پیدا ہوئی تھی اپنے اہل شہر نے آپ کو شہر سے نکال دیا تھا اس کی وجہ یہ نہیں تھی جو بیان ہوئی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اہل شہر کا گمان تھا کہ اتنا امیر آدمی اور اچانک اتنا غریب ہو گیا کہیں ان کی غربت کی وجہ سے ہم بھی غریب نہ ہو جائیں اور خدا انہیں بھی اس کی وجہ سے سزا دے۔ لہذا حضرت ان کے بدن کی بیماری کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ ان کی غربت میں مبتلا ہونے کی وجہ تھی۔ مترجم")

آیت ۴۵ تا ۸۸

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ

الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ
مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ
وَشَرَابٍ ۝ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ
لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هَٰذَا
فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝ هَٰذَا فَوْجٌ
مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ
أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝
قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَقَالُوا مَا
لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ
زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝ قُلْ إِنَّمَا
أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ أَنتُمْ
عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝
إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ

بَشَرًا مِّن طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ
سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ اسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ
خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ
رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ
يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ
وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ
حِينٍ ۝

ترجمہ

اور اے پیغمبر ہمارے بندے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا ذکر کیجئے جو صاحبان قوت اور صاحبان بصیرت تھے (۴۵) ہم نے ان کو آخرت کی یاد کی صفت سے ممتاز قرار دیا تھا (۴۶) اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک بندوں میں سے تھے (۴۷) اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب نیک بندے تھے (۴۸) یہ ایک نصیحت ہے اور صاحبان تقویٰ کے لئے بہترین

بازگشت ہے (۴۹) ہمیشگی کی جنتیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے (۵۰) وہاں تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے اور طرح طرح کے میوے اور شراب طلب کریں گے (۵۱) اور ان کے پہلو میں نیچی نظر والی ہمسن بیبیاں ہوں گی (۵۲) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا روز قیامت کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا ہے (۵۳) یہ ہمارا رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے (۵۴) یہ ایک طرف ہے اور سرکشوں کے لئے بدترین بازگشت ہے (۵۵) جہنم ہے جس میں یہ وارد ہوں گے اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے (۵۶) یہ ہے عذاب اس کا مزہ چکھیں گرم پانی ہے اور پیپ (۵۷) اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بھی ہیں (۵۸) یہ تمہاری فوج ہے اسے بھی تمہارے ہمراہ جہنم میں ٹھونس دیا جائے گا خدا ان کا بھلا نہ کرے اور یہ سب جہنم میں جلنے والے ہیں (۵۹) پھر مرید اپنے پیروں سے کہیں گے تمہارا بھلا نہ ہو تم نے اس عذاب کو ہمارے لئے مہیا کیا ہے لہٰذا یہ بدترین ٹھکانا ہے (۶۰) پھر مرید کہیں گے کہ خدایا جس نے ہم کو آگے بڑھایا ہے اس کے عذاب کو جہنم میں دوگنا کردے (۶۱) پھر خود ہی کہیں گے کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں شریر لوگوں میں شمار کرتے تھے (۶۲) ہم نے ناحق ان کا مذاق اڑایا تھا یا اب ہماری نگاہیں ان کی طرف سے پلٹ گئی ہیں (۶۳) یہ اہل جہنم کا باہمی جھگڑا ایک امر برحق ہے (۶۴) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور خدائے واحد و قہار کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے (۶۵) وہی آسمان وزمین اور ان کی درمیانی مخلوقات کا پروردگار اور صاحب عزت اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے (۶۶) کہہ دیجئے کہ یہ قرآن بہت بڑی خبر ہے (۶۷) تم اس سے اعراض کئے ہوئے ہو (۶۸) مجھے کیا علم ہوتا کہ عالم بالا میں کیا بحث ہو رہی تھی (۶۹) میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ میں ایک کھلا ہوا عذاب الٰہی سے ڈرانے والا انسان ہوں (۷۰) انہیں یاد دلائیے جب آپ کے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں (۷۱) جب اسے درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب سجدہ میں گر پڑنا (۷۲) تو تمام ملائکہ نے سجدہ کرلیا (۷۳) علاوہ ابلیس کے کہ وہ اکڑ گیا اور کافروں میں ہو گیا (۷۴) تو خدا نے کہا اے ابلیس تیرے

لئے کیا شے مانع ہوئی کہ تو اسے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے تو نے غرور اختیار کیا یا تو واقعاً بلند لوگوں میں سے ہے (۷۵) اس نے کہا کہ میں ان سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور انہیں خاک سے پیدا کیا ہے (۷۶) ارشاد ہوا کہ یہاں سے نکل جا تو مردود ہے (۷۷) اور یقیناً تیرے اوپر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے (۷۸) اس نے کہا پروردگار مجھے روز قیامت تک کی مہلت بھی دیدے (۷۹) ارشاد ہوا کہ تجھے مہلت دیدی گئی ہے (۸۰) مگر ایک معین وقت کے دن تک (۸۱) اس نے کہا تو پھر تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا (۸۲) علاوہ تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے خالص بنالیا ہے (۸۳) ارشاد ہوا تو پھر حق یہ ہے اور میں تو حق ہی کہتا ہوں (۸۴) کہ میں جہنم کو تجھ سے اور تیرے پیروکاروں سے بھر دوں گا (۸۵) اور پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ کا کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا غلط بیان ہوں (۸۶) یہ قرآن تو عالمین کے لئے ایک نصیحت ہے (۸۷) اور کچھ دنوں کے بعد تم سب کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی (۸۸)

تفسیر

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿﴾

اے رسول خدا! ہمارے بندے ابراہیم اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو صاحبان قوت اور صاحبان بصیرت تھے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿﴾ سے مراد ہے وہ صاحب طاقت وقوت اور صاحبان فہم وفراست ودانش ومعرفت تھے۔ یعنی وہ علم دین خدا میں طاقت رکھتے تھے اور عبادت میں صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اس چیز کے ذریعے امتیاز دیا کہ وہ آخرت کو یاد رکھنے والے تھے۔

اس کے بعد خدا متقین کا ذکر کر رہا ہے اور جو کچھ ان کے لئے خدا نے تیار و آمادہ کیا ہے اس کو بیان کر رہا ہے۔ خدا فرماتا: وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿﴾ ۔ یہ ایک نصیحت ہے متقین کے لئے اور ان کے لئے بہترین بازگشت ہے۔ اور ہمیشہ

رہنے والی جنت جس کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں وہاں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور طرح طرح میوے اور شراب طلب کریں گے۔ اور ان کے پہلو میں نظریں جھکائے ہوئے حسین بیبیاں ہوں گی۔

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۔ یعنی ایسی حوریں ہوں گی کہ جن کی نظریں نیچی ہوں گی۔ یعنی وہ ان کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں دیکھیں گی۔ اس کے بعد خدا ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جو جنت میں مومنین کو نصیب ہوں گی۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۔ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔

یعنی وہ رزق نہ ختم ہوگا اور نہ فنا و برباد ہونے والا ہے۔

هٰذَا ، وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ، جَهَنَّمَ ۔ یہ ایک طرف سرکشوں کے لیے بدترین بازگشت ہے جو کہ جہنم ہے جس میں وارد ہوں گے اور یہ بدترین ٹھکانہ ہے۔

فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۔ پس یہ اس عذاب کا مزہ چکھیں جو گرم پانی اور پیپ ہے۔

غساق جہنم میں ایک وادی ہے جس میں تین سو تیس محلیں ہوں گے اور ہر محل میں تین سو گھر ہوں گے اور ہر گھر میں چالیس کونے ہوں گے اور ہر کونے میں تین سو تیس بچھو ہوں گے اور ہر بچھو کی دم میں تین سو تیس زہر بھرے ڈنگ ہوں گے اور ان کی زہر اتنی سخت ہوگی کہ اگر ایک بچھو اپنی پوری زہر پوری دوزخ پر پھینک دے تو پوری دوزخ والوں کی ہلاکت کے لیے کافی ہوگی اور یہ کن لوگوں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے فرماتے ہیں یہ وادی غساق آل محمدؐ کے دشمنوں اور ان کے حق کو غصب کرنے والوں کے لیے ہے۔

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ، هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۔ اور اس قسم کی دوسری چیزیں بھی ہیں یہ تمہاری فوج ہے اسے تمہارے ہمراہ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

یعنی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں کے لشکر میں شامل تھے وہ خواہ عباسی یا اموی ہوں۔ خدا ان کا بھلا نہ کرے اور یہ سب جہنم میں جانے والے ہیں۔ اور اس کے بعد مرید اپنے پیروں سے کہیں گے کہ خدا تمہارا بھلا نہ کرے تم نے اس عذاب کو ہمارے لیے آمادہ کیا۔ اور تم نے آل محمد پر ظلم کرنے کی ابتدا کی اور یہ تمہارے لیے برا ٹھکانہ ہے اس کے بعد خواہش والے کہیں گے۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۔

پھر وہ کہیں گے اے خدایا جس نے ہم کو آگے بڑھایا ہے اس کے لیے جہنم کا عذاب دوگنا کر دے۔

اور اس کے بعد دشمن آل محمد جہنم میں کہے گا۔

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم جہنم میں ان لوگوں کو نہیں دیکھ

رہے جن کو ہم دنیا میں سب سے زیادہ برے سمجھ رہے تھے۔

یعنی دنیا میں ہم ان کو برے جانتے تھے یعنی علیؑ کے شیعہ اب ہم ان کو اپنے ساتھ جہنم میں نہیں دیکھ رہے۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۔ ہم نے ناحق ان کا مذاق اڑایا تھا یا اب ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پلٹ گئی ہیں۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۔ اہل جہنم کا ایک دوسرے کے ساتھ یہ جھگڑا ایک امر برحق ہے۔

یہ وہ ہے جس کے بارے امام صادقؑ کا یہ قول ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا: جنت میں تم پر لوگوں تعجب کریں گے اور جہنم میں تم کو تلاش کیا جائے گا۔

یعنی جنت میں تمہارا مال و مقام دیکھ کر اہل جنت تم پر تعجب و رشک کریں گے اور دوزخ والے تمہیں تلاش کریں گے لیکن وہاں کوئی نہیں ملے گا۔ اس کے بعد خدا پھر اپنے رسول سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۔ آپ فرما دیں کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔

یعنی امیر المومنین بہت بڑی خبر ہیں۔

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ، مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۔

تم اس خبر سے اعراض کیے ہوئے ہو اور مجھے کیا معلوم کہ عالم بالا کیا بحث ہو رہی ہے میری طرف تو فقط یہ وحی آتی ہے کہ میں ایک کھلے ہوئے عذاب خدا سے ڈرانے والا انسان ہوں۔

اسمٰعیل جعفی سے منقول ہے کہ میں مسجد الحرام میں حضرت امام محمد باقرؑ کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپؑ نے سر بلند کیا اور ایک مرتبہ آسمان کو دیکھا اور ایک مرتبہ کعبہ کو دیکھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

میں راوی نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا کو رات کے وقت اللہ تعالیٰ نے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک سیر کرائی تھی امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو یہاں (کعبہ کی طرف اشارہ کر کے) سے وہاں (آسمان کی طرف اشارہ کر کے) تک رات کے وقت سیر کرائی تھی اور ان دونوں کے درمیان حرم ہے۔ جب آپؐ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو وہاں پہنچ کر جبرائیل علیہ السلام رک گئے۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ اسی جگہ آ کر رک گئے ہو؟

جبرائیل نے کہا: آپ آگے جائیں آپ وہاں پر پہنچے ہیں جہاں مخلوق خدا میں کوئی نہیں پہنچا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: میں نے ایک نور کا مشاہدہ کیا، میرے اور اس کے درمیان حجاب حائل تھا۔

میں راوی نے عرض کیا: حجاب کیا ہے۔

آپؐ نے اپنے چہرے کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا اور آپؐ نے تین بار کہا کہ اس سے اللہ کا جلال مراد ہے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا:

اللہ نے آواز دی: اے محمدؐ! میں نے جواب میں کہا:

لبیک یا رب۔

ارشاد ہوا جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ میں کس بات پر جھگڑا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: خدایا تو پاک ہے مجھے تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے مجھے عطا کیا۔ پھر اللہ نے اپنا ہاتھ یعنی دست قدرت میرے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنے کندھوں کے درمیان محسوس ہوئی۔ اس کے بعد خدا نے ماضی و مستقبل کے متعلق مجھ سے جو کچھ پوچھا میں اسے جان چکا تھا۔ پھر آواز قدرت آئی۔ اے محمدؐ ملاء اعلیٰ میں کس بات پر جھگڑا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: پروردگار کفارات (کفارہ کی جمع) اور درجات اور حسنات کے متعلق ان میں جھگڑا ہوا ہے۔

پھر آواز قدرت آئی۔ اے محمدؐ دنیا میں تمہارا رزق ختم ہونے والا ہے اور تمہاری موت قریب ہے۔ یہ بتاؤ تمہارا وصی کون ہے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار جس نے تیری مخلوق کو اچھی طرح آزمایا ہے علی سے بڑھ کر میرا کوئی [illegible] نہیں ہے۔

اللہ نے فرمایا اے محمدؐ اسے بشارت دو کہ وہ ہدایت کا پرچم ہے۔ اور میرے اولیاء کا امام ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں کے لئے نور ہے۔ اور علی وہ کلمہ ہے جس کو میں نے متقین پر لازم کیا ہے۔ جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اسے ایسی فضیلتوں سے مخصوص کروں گا جس سے میں نے کسی کو مخصوص نہیں کیا ہے۔ میں نے عرض کیا پروردگار میرا بھائی، میرا ساتھی، میرا وزیر اور میرا وارث ہے۔

خدا نے فرمایا ہماری تقدیر میں یہ فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے۔

اس کی آزمائش کی جائے گی اور اس کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کی جائے گی اور پھر فرمایا کہ میں نے اس کو عطا کیا عطا کیا عطا کیا چار مرتبہ فرمایا اور میں نے اس کے لئے چار چیزیں دست قدرت میں آمادہ کی ہیں اور میں نے وہ کسی دوسرے کو عطا نہیں کی ہیں۔

(اس روایت میں بھی لفظ ید استعمال ہوا ہے اس سے مراد قدرت خدا ہے) اس کے بعد خدا ابلیس کے واقعہ کی

[illegible] ارشاد فرماتا ہے۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ۝ ۔

یاد کریں اس وقت کو جب آپ کے رب نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

علامہ فرماتے ہیں حضرت آدمؑ اور ابلیس کا واقعہ ہم نے اس کے محل یعنی سورہ بقرہ میں ذکر کر دیا ہے۔

ابو بصیر نے حضرت امام ابو عبداللہؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: اگر خدا نے تمام مخلوق کو اپنے ہاتھوں سے خلق کیا ہوتا تو ابلیس آدمؑ کے بارے میں احتجاج کرتے ہوئے کبھی نہ فرماتا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے خلق کیا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۔ اور تجھے کس چیز نے منع کیا ہے کہ تو اس کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے خلق کیا ہے

کہا اے ابلیس کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اشیاء کو بنایا ہے ابلیس نے جواب میں کہا۔

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۝ ۔ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے خلق کیا اور اس کو مٹی سے خلق کیا ہے۔

اسحاق بن جریر نے حضرت ابو عبداللہ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اے اسحاق تیرے ساتھی ابلیس کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ جس میں اس نے کہا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ تو میں نے عرض کیا ہمارے ساتھی وہی کہتے ہیں جو اللہ نے ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا ابلیس ملعون نے خدا کی بارگاہ میں جھوٹ بولا تھا۔ اللہ نے اس کی اصل بھی مٹی ہی قرار دی تھی کیا تو نے قرآن میں نہیں دیکھا اللہ سورہ یٰسین میں ارشاد فرماتا ہے۔ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ۝ خلقه الله من تلك النار والنار من تلك الشجرة والشجرة اصلها من طين ۔ وہی خدا ہے اس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ کو ایجاد کیا اور تم اس سے ساری آگ روشن کرتے ہو۔ تو اللہ نے ابلیس کو آگ سے خلق کیا اور وہ آگ اس درخت سے خلق ہوئی اور وہ درخت کی جڑیں زمین میں تھیں تو اس کی اصل بھی مٹی ہی تھی۔

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۝ ۔ اس نے عرض کی اے میرے رب تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو ارشاد ہوا کہ تجھے وقت معلوم تک کی مہلت دی گئی ہے۔

اس کے بارے میں حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ وقت معلوم سے مراد وہ وقت جب رسول خدا ابلیس کو ایک چٹان پر قتل کریں گے۔ اور وہ چٹان بیت المقدس میں ہوگی۔

اس کے بعد ابلیس ملعون نے کہا فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝ ۔ تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں

گا سوائے تیرے ان بندوں کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔

تو اس کے جواب میں خدا نے فرمایا فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ پس حق یہ ہے اور میں تو حق ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور تیرے سب پیروکاروں سے بھر دوں گا۔

قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۔ اے محمد آپ کہہ دیں کہ اس تبلیغ کا کوئی اجر تم سے نہیں چاہتا۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ خدا نے رسول خدا سے فرمایا کہ آپ ان لوگوں سے فرما دیں کہ دین کی تبلیغ کا تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ چنانچہ یہ مال جو تم مجھے اس کی اجرت میں دو اگر تم چاہتے ہو تو وہ میں نہیں چاہتا۔

وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والا غلط بیان ہوں۔ یعنی یہ جو میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی اجرت نہیں چاہیے یہ بناوٹ نہیں۔ اور نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور یہ قرآن عالمین کے لیے ایک نصیحت ہے۔

مراد پوری مخلوق ہے۔ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝ اور کچھ دیر کے بعد تم سب کو اس کی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

یعنی یہ خطاب مشرکین کو ہے۔ اے مشرکین موت کے وقت اور موت کے بعد قیامت کے دن تمہیں اس کی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

سورۃ الزمر مکی سورت ہے اور اس کی آیات 75 ہیں۔ اور اس کے رکوع آٹھ (8) ہیں اور اس کی ترتیب جو قرآن میں ہے اس کا نمبر 39 ہے اور ترتیب نزول میں اس کا نمبر 59 ہے۔

تلاوت کا ثواب و اجر:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہے آپ نے فرمایا جو شخص سورۃ زمر کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کا شرف عطا کرے گا اور مال و قبیلہ کے بغیر اس کو عزت دے گا کہ جو بھی اسے دیکھے گا وہ اس سے مرعوب ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام قرار دے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک ہزار شہر تعمیر کرے گا ہر شہر میں ہزار محلات ہوں گے اور ہر محل میں ایک سو حوریں ہوں گی اور اس کے لیے دو چشمے ہوں گے۔ اور اس کے لیے خیام میں حوریں ہوں گی اور ہر طرح کے پھل اس کو دیے جائیں گے۔

آیت ۱ تا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ
الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ
خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ
فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ
الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ
إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٧﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ
إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ
أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ
أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ
وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ
وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ

أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ
الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾
قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ
إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا
ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ
تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ
اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ
فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۚ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ
وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ
يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي
الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ۚ
فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ
الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۝
اَفَمَنۡ يَّتَّقِىۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَقِيۡلَ لِلظّٰلِمِيۡنَ
ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ۝ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰٮهُمُ
الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡىَ فِى الۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا ۚ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا
لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۝ قُرۡاٰنًا
عَرَبِيًّا غَيۡرَ ذِىۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيۡهِ
شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوۡنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلۡحَمۡدُ
لِلّٰهِ ۚ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ ۝ ثُمَّ
اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

یہ صاحب عزت وحکمت خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ہے(۱) ہم نے آپ کی طرف اس کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے لہٰذا آپ مکمل اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں (۲) آگاہ ہو جاؤ کہ خالص بندگی صرف اللہ کے لئے ہے اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ سرپرست بنائے ہیں یہ کہہ کر

کہ ہم ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں گے۔ اللہ ان کے درمیان تمام اختلافی مسائل میں فیصلہ کر دے گا کہ اللہ کسی بھی جھوٹے اور ناشکری کرنے والے کو ہدایت نہیں دیتا ہے (۳) اور وہ اگر چاہتا کہ اپنا فرزند بنائے تو اپنی مخلوقات میں جسے چاہتا اس کا انتخاب کر لیتا وہ پاک و بے نیاز ہے اور وہی خدائے یکتا اور قہار ہے (۴) اس نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے آفتاب اور ماہتاب کو تابع بنا دیا ہے سب ایک مقررہ مدت تک چلتے رہیں گے آگاہ ہو جاؤ وہ سب پر غالب اور بہت بخشنے والا ہے (۵) اس نے تم سب کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے اور پھر اسی سے اس کا جوڑ قرار دیا ہے اور تمہارے لئے آٹھ قسم کے چوپائے نازل کئے ہیں۔ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے شکم میں تخلیق کی مختلف منزلوں سے گزارتا ہے اور یہ سب تین تاریکیوں میں ہوتا ہے۔ وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسی کے قبضہ میں ملک ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے پھر تم کدھر پھرے جا رہے ہو (۶) اگر تم کافر بھی ہو جاؤ گے تو خدا تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے اور اگر تم اس کا شکریہ ادا کرو گے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے اور کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے اس کے بعد تم سب کی بازگشت تمہارے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا کر رہے تھے وہ دلوں کے چھپے ہوئے رازوں سے بھی باخبر ہے (۷) اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پوری توجہ کے ساتھ پروردگار کو آواز دیتا ہے پھر جب وہ اسے کوئی نعمت دے دیتا ہے تو جس بات کے لئے اس کو پکار رہا تھا اسے یکسر نظرانداز کر دیتا ہے اور خدا کے لئے مثل قرار دیتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکا سکے تو آپ کہہ دیجئے کہ تھوڑے دنوں اپنے کفر میں عیش کر لو اس کے بعد تو تم یقیناً جہنم والوں میں ہو (۸) کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی حالت میں خدا کی عبادت کرتا ہے اور آخرت کا خوف رکھتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے۔۔۔۔ کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں۔ اس بات سے نصیحت صرف صاحبان عقل حاصل کرتے ہیں (۹) کہہ دیجئے کہ

اے میرے ایماندار بندو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جو لوگ اس دار دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیکی ہے اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے بس صبر کرنے والے ہی وہ ہیں جن کو بے حساب اجر دیا جاتا ہے (۱۰) کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص عبادت کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں (۱۱) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا اطاعت گزار بن جاؤں (۱۲) کہہ دیجئے کہ میں گناہ کروں تو مجھے بڑے سخت دن کے عذاب کا خوف ہے (۱۳) کہہ دیجئے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اپنی عبادت میں مخلص ہوں (۱۴) اب تم جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دیجئے کہ حقیقی خسارہ والے وہی ہیں جنھوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل کو قیامت کے دن گھاٹے میں رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے (۱۵) ان کے لئے اوپر سے جہنم کی آگ کے اوڑھنے ہوں گے اور نیچے سے بچھونے۔ یہی وہ بات ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرو (۱۶) اور جن لوگوں نے طاغوتوں سے علیحدگی اختیار کی کہ ان کی عبادت نہ کریں اور خدا کی طرف متوجہ ہو گئے ان کے لئے ہماری طرف سے بشارت ہے لہٰذا پیغمبر آپ میرے بندوں کو بشارت دے دیجئے (۱۷) جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبان عقل ہیں (۱۸) کیا جس شخص پر کلمہ عذاب ثابت ہو جائے اور کیا جو شخص جہنم میں چلا ہی جائے آپ اسے نکال سکتے ہیں (۱۹) البتہ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا خوف پیدا کیا ان کے لئے جنت کے غرفے ہیں اور ان کے غرفوں پر مزید غرفے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے (۲۰) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے پھر اسے مختلف چشموں میں جاری کر دیا ہے پھر اس کے ذریعہ مختلف رنگ کی زراعت پیدا کرتا ہے پھر وہ کھیتی سوکھ جاتی ہے تو اسے زرد رنگ میں دیکھتے ہو پھر اسے بھوسا بنا دیتا ہے ان تمام باتوں میں صاحبان عقل کے لئے یاد دہانی اور نصیحت کا سامان پایا جاتا ہے (۲۱) کیا وہ شخص جس کے دل کو خدا نے اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورانیت کا حامل ہے گمراہوں

جیسا ہو سکتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے حال پر جن کے دل ذکر خدا کے لئے سخت ہو گئے ہیں تو وہ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۲۲) اللہ نے بہترین کلام اس کتاب کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں کہ ان سے خوف خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ان کے جسم اور دل یاد خدا کے لئے نرم ہو جاتے ہیں یہی اللہ کی واقعی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۲۳) کیا وہ شخص جو روز قیامت بدترین عذاب کا بچاؤ اپنے چہرہ سے کرنے والا ہے نجات پانے والے کے برابر ہو سکتا ہے اور ظالمین سے تو یہی کہا جائے گا کہ اپنے کرتوت کا مزہ چکھو (۲۴) اور ان کفار سے پہلے والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اس طرح سے عذاب وارد ہو گیا کہ انہیں اس کا شعور بھی نہیں تھا (۲۵) پھر خدا نے انہیں زندگی دنیا میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہر حال بہت بڑا ہے اگر انہیں معلوم ہو سکے (۲۶) اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے کہ شاید یہ عبرت اور نصیحت حاصل کر سکیں (۲۷) یہ عربی زبان کا قرآن ہے جس میں کسی طرح کی کجی نہیں ہے شاید یہ لوگ اسی طرح تقویٰ ہی اختیار کر لیں (۲۸) اللہ نے اس شخص کی مثال بیان کی ہے جس میں بہت سے جھگڑا کرنے والے شرکاء ہوں اور وہ شخص جو ایک ہی شخص کے سپرد ہو جائے کیا دونوں حالات کے اعتبار سے ایک جیسے ہو سکتے ہیں ساری تعریف اللہ کے لئے ہے مگر ان کی اکثریت سمجھتی ہی نہیں ہے (۲۹) پیغمبر آپ کو بھی موت آنے والی ہے اور یہ سب مرجانے والے ہیں (۳۰) اس کے بعد تم سب روز قیامت پروردگار کی بارگاہ میں اپنے جھگڑے پیش کرو گے (۳۱)

تفسیر

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ① یہ صاحب عزت اور حکمت والے خدا کی طرف نازل کردہ کتاب ہے۔

اس کے بعد خدا نے اپنے نبی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾

اور ہم نے آپ کی طرف اس کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے لہذا آپ مکمل اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں آگاہ ہو جائیں کہ خالص بندگی صرف اللہ کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو اپنا حاکم و سرپرست بنایا ہے وہ یہ کہہ کر کہ ان کی عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ جملہ خبریہ ہیں۔ لیکن مراد یہ نہیں ہے۔ کہ اللہ ان کے بارے میں خبر دے رہا ہے بلکہ مراد ہے کہ خدا ان کے قول کی حکایت کر رہا ہے۔ کیونکہ مکہ کے قریش جو بتوں کی عبادت کرتے تھے وہ یوں کہا کرتے تھے کہ ہم ان بتوں کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ ان کے ذریعے ہم خدا کا قرب حاصل کریں کیونکہ خدا کی حقیقی اور جیسا کہ اس کا حق ہے اس طرح اس کی عبادت نہیں کر سکتے لہذا ہم نے ان کو قرب خدا کا وسیلہ بنایا ہے۔ تو خدا نے ان کے قول کی حکایت کی ہے۔ لہذا یہ الفاظ خبریہ ہیں لیکن معنی حکایت ہے۔

''بعض لوگ جو عقیدہ میں وہ اس قول مشرکین کا سہارا لے کر وسیلہ کا انکار کرتے ہیں اور وسیلہ کو شرک قرار دیتے ہیں جبکہ ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ خدا نے مشرکوں کے اس قول کی مذمت کی ہے وہ اس وجہ سے کہ جن کو خدا نے نہیں بنایا بلکہ انہوں نے خود بنایا ہے ان کو وہ وسیلہ قرار دے رہے ہیں جبکہ وہ اس کے اہل نہیں ہیں معلوم ہوا کہ نااہل کو اور خود اپنے بنائے ہوئے کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ قرار دینا یہ جرم ہے لیکن جن کو خدا نے وسیلہ قرار دیا ہے ان کو وسیلہ قرار دینا یہ شرک نہیں ہے بلکہ یہ عین توحید ہے لہذا خدا نے وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا ہے اس کو نہیں سمجھ رہے''

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ اور اللہ یقیناً ان کے درمیان اختلافی امر میں فیصلہ کرے گا اور اللہ کسی بھی جھوٹے اور ناشکری کرنے والے کو ہدایت نہیں دے گا۔

اس کے بعد ان لوگوں کو رد کر رہا ہے کہ جن کا عقیدہ ہے کہ خدا کی اولاد ہے۔ ان کو رد کرتے ہوئے اور ان کے قول و عقیدے کو باطل کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

لَّوْ أَرَادَ اللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ اور اگر

اللہ چاہتا کسی کو فرزند بنائے تو اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہتا وہ اس کا انتخاب کر لیتا وہ پاک و بے نیاز ہے اور خدائے یکتا اور قہار ہے۔ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے۔

یعنی اس کو اس پر اور اس کو اس پر لپیٹ دیتا ہے۔ یعنی رات ختم ہوتی ہے تو دن آتا ہے اور دن ختم ہوتا ہے تو رات آتی ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے: خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا اس نے تم سب کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا قرار دیا ہے یعنی نفس واحدہ سے مراد حضرت آدم اور ان کی زوجہ سے مراد حضرت حوا ہیں۔

وَأَنزَلَ لَكُم اس نے تمہارے (انسانوں) کے لیے خلق کیا۔

مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ اور اس نے تمہارے لیے آٹھ قسم کے چوپائے خلق کیے یہ وہی جانور ہیں جن کا سورہ انعام میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ

وہ تم کو تمہاری ماؤں کے شکم میں تخلیق کی مختلف منزلوں سے گذارتا ہے اور یہ سب تین تاریکیوں میں ہوتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ظلمات ثلاثہ سے بطن رحم اور بچہ دانی کی تاریکی مراد ہیں۔ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾ وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اس کے قبضہ میں ملک ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔

إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ اور اگر تم کافر ہو جاؤ گے تو خدا تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم اس کا شکر ادا کرو تو وہ اس کو پسند کرتا ہے۔

یعنی اگر تم اس کی نعمات کا کفر کرو گے تو وہ بے نیاز ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم اس کی نعمات کا کفر اختیار کرو۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پوری توجہ سے وہ اپنے رب کو پکارتا ہے پھر جب وہ اسے کوئی نعمت دے دیتا ہے تو جس بات کے لیے اس کو پکار رہا تھا اسے بھول کر نظر انداز کر دیتا ہے۔

وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا اور وہ خدا کے شریک قرار دیتے ہیں۔

قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ آپ فرما دیں کہ تھوڑے دن اپنے کفر پر عیش کر لو اور

اس کے بعد تم یقیناً جہنم والوں سے ہو گے۔

علامہ فرماتا ہے کہ یہ ابوفلاں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۔

کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی حالت میں خدا کی عبادت کرتا ہے اور آخرت کا خوف رکھتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت امیرالمومنین علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبیؐ سے فرماتا ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

اے رسول آپ کہہ دیں کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ اس بات میں فقط عقلاء کے لیے نصیحت ہے۔

أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ ۔ سے عقلمند مراد ہیں۔

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۔ ان کے اوپر سے اور نیچے سے جہنم کی آگ ہوگی۔

یعنی ان کے اوپر اور نیچے جہنم کی آگ ہوگی یعنی وہ عذاب میں گھرے ہوئے ہوں گے۔

لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ

البتہ جن لوگوں نے اپنے رب کا خوف پیدا کیا ان کے لیے جنت کے غرفے ہوں گے۔

اور ان کے غرفوں کے اوپر مزید غرفے ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ خدا کا وعدہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

حضرت ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیؑ نے رسول خدا سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا اور پوچھا کہ جنت کے غرفے اور بالاخانے کس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے تو اس کے جواب میں حضرت ختم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے وہ بالاخانے موتی، یاقوت اور زبرجد سے تعمیر کرائے ہیں۔ ان کی چھت سونے کی ہوگی اور چھت کی مضبوطی کے لیے چاندی استعمال کی گئی ہے۔ ہر غرفہ میں سونے کے ایک ہزار

دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہوگا۔ اور ان میں عالیشان بستر بچھے ہوئے ہوں گے۔ جو کہ حریر و دیباج کے ہوں گے اور ان میں بہت سے تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ اور ان کی تہ میں کستوری، عنبر اور کافور ہوگا اور وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ کی آیت کا یہی مطلب ہے۔

جب مومن منازل جنت میں قدم رکھے گا تو اس کے سر پر حکومت و کرامت کا تاج رکھا جائے گا اور اسے سونے، چاندی، یاقوت اور موتیوں سے بنی پوشاک پہنائی جائے گی اور يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ (سورۂ حج آیہ ۲۳) کی آیت کا اسی طرف اشارہ ہے۔

جب مومن تخت پر بیٹھے گا تو تخت مسرت کی وجہ سے لرزنے لگے گا۔ پھر جب اس کی لرزش ختم ہوگی تو اس کی منازل کا انچارج اسے مبارک دینے کے لیے آئے گا تو خدام کہیں گے کہ ابھی رک جاؤ اس وقت اللہ کے ولی کی زوجہ اس سے ملنے کے لیے جا رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت اس کی بیوی یاقوت زبرجد کے زرق برق تن کیے ہوئے اور مشک وغیرہ استعمال کر کے اپنے خیمہ سے باہر آئے گی اور اس کے سر پر تاج کرامت ہوگا۔ اس کے پاؤں میں یاقوت و لولو کا جوتا ہوگا جس کے تسمے عنبر کے ہوں گے۔ جب وہ ولی کے قریب آئے گی تو وہ اس کے استقبال کے لیے اٹھے گا تو وہ کہے گی۔ اے ولی اللہ آپ تشریف رکھیں۔ یہ تھکان کا دن نہیں ہے۔ آج سے میں آپ کی ہوں اور آپ میرے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار فرشتے اسے مبارک دینے آئیں گے۔ وہ جنت کے انچارج فرشتہ سے کہیں گے۔ کہ آپ اللہ کے ولی سے ہمارے لیے ملاقات کی اجازت حاصل کریں، ہم انہیں مبارک دینے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ وہ کہے گا آپ یہاں رک جائیں۔ میں حاجب (دربان) کو تمہاری آمد کی اطلاع دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ آ کر حاجب سے کہے گا کہ ملائکہ حاضری کے لیے آئے ہیں۔ آپ ان کے لیے وقت حاصل کریں۔

وہ فرشتہ حاجب کے پاس آئے گا اس فرشتے اور حاجب کے درمیان تین جنتیں ہوں گی یہاں تک کہ وہ فرشتہ پہلے دروازے پر آئے گا۔ اور وہ آ کر دربان سے کہے گا غرفے کے دروازے پر ایک ہزار فرشتے آئے ہیں جن کو خدا نے بھیجا ہے تاکہ وہ ولی خدا کو مبارک باد دیں اور اب وہ آپ سے اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ تو وہ دربان فرشتے سے کہے گا کہ اس وقت ولی خدا اپنی زوجہ کے ساتھ ہے اس وقت ان سے اجازت طلب کرنا بہت بڑا کام ہے۔

ولی خدا اور اس دربان کے درمیان دو جنتیں ہوں گی پس وہ دربان قیم (یعنی امور کا متولی) کے پاس آئے گا اور عرض کرے گا کہ غرفے کے دروازے پر ایک ہزار فرشتے ہیں جن کو خدا نے بھیجا ہے تاکہ وہ ولی خدا کو مبارک دیں پس آپ ان کے لیے ولی خدا سے اجازت طلب کریں۔ تو وہ قیم خدام کے پاس آئے گا اور خدام سے کہے گا کہ خدائی جبار کی طرف سے آئے ہوئے ہزار فرشتے غرفے کے دروازے پر موجود ہیں جن کو خدا نے ولی خدا کو مبارک دینے کے لیے روانہ کیا ہے پس آپ

ان کے لیے اجازت طلب کریں۔ پس خدام ولی خدا کو ان فرشتوں کے بارے میں اطلاع دے گا تو وہ ولی خدا ان کے لیے اجازت عطا فرمائیں گے۔ پس وہ فرشتے ولی خدا کے پاس حاضر ہوں گے جب ولی خدا اپنے غرفہ میں موجود ہوں گے اس غرفہ کے ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ موکل ہوگا جب ملائکہ کو آنے کی اجازت دی جائے گی تو ہر اس دروازے پر موکل ہوگا وہ اپنے دروازے کو کھول دے گا۔ پس ہر فرشتہ غرفہ کے دروازے سے اندر آئے گا اور ولی خدا کو خدائے جبار کا پیغام دیں گے یہی خدا کے اس قول کا مطلب ہے۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ (اور ملائکہ ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوں گے) یعنی اس کے غرفہ کے دروازے مراد ہیں۔ اس کے بعد فرشتے کہیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ تم پر سلام ہو اس سے جو تم لوگوں نے دنیا میں صبر کیا اور آخرت میں کتنا اچھا گھر آپ کا ہے۔ اور یہی مراد ہے قول خدا سے۔ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ اور جب آپ نے دیکھا پھر نعمتوں اور ملک کبیر کو۔ یعنی یہ سب کچھ ولی خدا کے لیے ہے ان میں جو کچھ ہے وہ ولی خدا کی عزت و کرامت ہے خواہ وہ نعمتیں ہوں یا عظیم ملک ہو اور ملائکہ خدائے جبار کے فرستادہ ہوں گے جو ولی خدا سے اجازت طلب کریں گے اور وہ ولی خدا کی اجازت کے بغیر اس کے غرفہ میں داخل نہیں ہوں گے یہی وہ ملک عظیم ہے اس عظیم و عظمت والی سلطنت میں نہریں جاری ہوں گی۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۔
کیا وہ شخص جس کے دل کو خدا نے اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہے وہ اپنے رب کی طرف سے نور ہدایت کا حامل ہے گمراہوں جیسا ہو سکتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت امیر المومنین علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے شخص سے مراد علیؑ ہیں۔ جو خدا کی طرف سے نور پر ہیں۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔ آپ فرماتے ہیں کہ حقیقی خسارے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنے نفس اور اپنے خاندان کو خسارے میں رکھا۔
آپ نے فرمایا جنہوں نے اپنے اور اپنے خاندان والوں کے ساتھ دھوکا کیا اور یہی لوگ قیامت کے دن واضح خسارے میں ہوں گے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا ہے کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے اور پھر مختلف چشموں میں جاری کر دیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ يَنَابِيْعَ سے مراد وہ چشمے ہیں جو زمین پر جاری کیے گئے ہیں پھر اس سے مختلف قسم کی زراعت کو پیدا کرتا ہے اور پھر وہ کھیتی سوکھ جاتی ہے اور جب وہ سوکھ جاتی ہے تو وہ ایندھن کے کام آتی ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ ۔ اللہ اس شخص کی مثال پیش کرتا ہے جس کے بارے میں جھگڑا کرنے والے بہت سے شرکاء ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں یہ شخص جس کے بارے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ اس سے امیر المومنین علیؑ مراد ہیں۔ اور جھگڑا کرنے والے شرکاء سے وہ لوگ مراد جنہوں نے آپ پر ظلم کیا اور آپ کا حق غصب کیا مُتَشٰكِسُوْنَ ۔ غصب کرنے والے [illegible]۔

وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۔ اور وہ ایک شخص ایک ہی شخص کے سپرد ہوا۔
علامہ فرماتے ہیں وہ شخص جو ایک شخص کے سپرد ہے وہ امیر المومنین ہیں اور جس کے سپرد ہیں وہ رسول خدا ہیں پھر فرمایا ہے کہ وہ شخص اور جھگڑا کرنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو ان کی موت کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ اے رسول آپ کو بھی موت آنے والی ہے اور یہ سب بھی مر جائیں گے اس کے بعد تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرو گے۔ امیر المومنین اور وہ لوگ جنہوں نے آپ کا حق غصب کیا ہے وہ خدا کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور آپ جھگڑا پیش کریں گے۔

آیت ۳۲ تا ۳۶

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ

بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا
لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۚ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۚ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ اِنَّآ
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى
الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى
عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۚ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ
اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ
يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۚ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ
هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوَلَمْ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ
تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ

السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ
تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ترجمہ

تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور صداقت کے آجانے کے بعد اس کی تکذیب کرے تو کیا جہنم میں کافرین کا ٹھکانا نہیں ہے (۳۲) اور جو شخص صداقت کا پیغام لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ درحقیقت صاحبانِ تقویٰ اور پرہیزگار ہیں (۳۳) ان کے لئے پروردگار کے یہاں وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہتے ہیں اور یہی نیک عمل والوں کی جزا ہے (۳۴) تاکہ خدا ان برائیوں کو دور کردے جو ان سے سرزد ہوئی ہیں اور ان کا اجر ان کے اعمال سے بہتر طور پر عطا کرے (۳۵) کیا خدا اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ لوگ آپ کو اس کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں حالانکہ جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۳۶) اور جس کو وہ ہدایت دیدے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے کیا خدا سب سے زیادہ زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے (۳۷) اور اگر آپ ان سے سوال کریں گے کہ زمین و آسمان کو

کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے کہ اللہ نے ۔۔۔۔ تو کہہ دیجئے کہ کیا تم نے ان سب کا حال دیکھا ہے جن کی عبادت کرتے ہو کہ اگر خدا نقصان پہنچانے کا ارادہ کرلے تو کیا یہ اس نقصان کو روک سکتے ہیں یا اگر وہ رحمت کا ارادہ کرلے تو کیا یہ اس رحمت کو منع کرسکتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں (۳۸) اور کہہ دیجئے کہ قوم والو تم اپنی جگہ پر عمل کرو اور میں اپنا عمل کررہا ہوں اس کے بعد عنقریب تمہیں سب کا حال معلوم ہوجائے گا (۳۹) کہ کس کے پاس رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب نازل ہوتا ہے (۴۰) ہم نے اس کتاب کو آپ کے پاس لوگوں کی ہدایت کے لئے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اب جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا اور جو گمراہ ہوجائے گا وہ بھی اپنا ہی نقصان کرے گا اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں (۴۱) اللہ ہی ہے جو روحوں کو موت کے وقت اپنی طرف بلا لیتا ہے اور جو نہیں مرتے ہیں ان کی روحوں کو بھی نیند کے وقت طلب کرلیتا ہے اور پھر جس کی موت کا فیصلہ کرلیتا ہے اس کی روح کو روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ مدت کے لئے آزاد کردیتا ہے۔ اس بات میں صاحبانِ فکر و نظر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۴۲) کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر سفارش کرنے والے اختیار کرلئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ایسا کیوں ہے چاہے یہ لوگ کوئی اختیار نہ رکھتے ہوں اور کسی طرح کی بھی عقل نہ رکھتے ہوں (۴۳) کہہ دیجئے کہ شفاعت کا تمام تر اختیار اللہ کے ہاتھوں میں ہے اسی کے پاس زمین و آسمان کا سارا اقتدار ہے اور اس کے بعد تم بھی اسی کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے (۴۴) اور جب ان کے سامنے خدائے یکتا کا ذکر آتا ہے تو جن کا ایمان آخرت پر نہیں ہے ان کے دل متنفر ہوجاتے ہیں اور جب اس کے علاوہ کسی اور کا ذکر آتا ہے تو خوش ہوجاتے ہیں (۴۵) اب آپ کہئے کہ اے پروردگار اے زمین و آسمان کے خلق کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان مسائل کا فیصلہ کرسکتا ہے جن میں یہ آپس میں اختلاف کررہے ہیں (۴۶) اور اگر ظلم کرنے والوں کو زمین کی تمام کائنات مل جائے اور اتنا ہی اور بھی مل جائے تو بھی یہ روز

قیامت کے بدترین عذاب کے بدلے میں سب دے دیں گے لیکن ان کے لئے خدا کی طرف سے وہ سب بہر حال ظاہر ہوگا جس کا یہ وہم و گمان بھی نہیں رکھتے تھے (۴۷) اور ان کی ساری بدکرداریاں ان پر واضح ہوجائیں گی اور انہیں وہی بات اپنے گھیرے میں لے لے گی جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۴۸) پھر جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے اور اس کے بعد جب ہم کوئی نعمت دے دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے علم کے زور پر دی گئی ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہے اور اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے ہیں (۴۹) ان سے پہلے والوں نے بھی یہی کہا تھا تو وہ کچھ ان کے کام نہیں آیا جسے وہ حاصل کر رہے تھے (۵۰) بلکہ ان کے اعمال کے برے اثرات ان تک پہنچ گئے اور ان کفار میں سے بھی جو لوگ ظلم کرنے والے ہیں ان تک ان کے اعمال کے برے اثرات پہنچیں گے اور وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ہیں (۵۱) کیا انہیں یہ نہیں معلوم ہے کہ اللہ ہی جس کے رزق کو چاہتا ہے وسیع کر دیتا ہے اور جس کے رزق کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ ان معاملات میں صاحبان ایمان کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۵۲) پیغمبر آپ پیغام پہنچا دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے رحمت خدا سے مایوس نہ ہونا اللہ تمام گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۵۳) اور تم سب اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے لئے سراپا تسلیم ہوجاؤ قبل اس کے کہ تم تک عذاب آجائے تو پھر تمہاری مدد نہیں کی جا سکتی ہے (۵۴) اور تمہارے رب کی طرف سے جو بہترین قانون نازل کیا گیا ہے اس کا اتباع کرو قبل اس کے کہ تم تک اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو (۵۵) پھر تم میں سے کوئی نفس یہ کہنے لگے کہ ہائے افسوس کہ میں نے خدا کے حق میں بڑی کوتاہی کی ہے اور میں مذاق اڑانے والوں میں سے تھا (۵۶) یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی صاحبان تقویٰ میں سے ہوجاتا (۵۷) یا عذاب کے دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے کہ اگر مجھے دوبارہ واپس جانے کا موقع مل جائے تو میں نیک کردار لوگوں میں سے ہوجاؤں گا (۵۸) ہاں ہاں تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو تو نے انہیں جھٹلا دیا اور تکبر سے کام لیا اور

کافروں میں سے ہوگیا (۵۹) اور تم روز قیامت دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر بہتان باندھا ہے ان کے چہرے سیاہ ہوگئے ہیں اور کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے (۶۰) اور خدا صاحبان تقویٰ کو ان کی کامیابی کے سبب نجات دے دے گا کہ کوئی برائی انہیں چھو بھی نہ سکے گی اور نہ انہیں کوئی رنج لاحق ہوگا (۶۱) اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے اور وہی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہے (۶۲) زمین و آسمان کی تمام کنجیاں اسی کے پاس ہیں اور جن لوگوں نے اس کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ میں رہنے والے ہیں (۶۳)

تفسیر

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۔

پس اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور صداقت کے آجانے کے بعد اس کا انکار کرے۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے اللہ آل محمد کے دشمنوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے۔ ان سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے کہ جو رسول کے لائے ہوئے صدق (حق) جو کہ امیر المومنین علی کی ولایت ہے اس کا انکار کرے۔

اس کے بعد رسول خدا اور امیر المومنین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۔ اور جو صداقت کا پیغام لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔

فرماتے ہیں صداقت کا پیغام لے کر آنے والے رسول خدا ہیں اور جس نے آپ کی تصدیق کی وہ امیر المومنین ہیں۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۔ اور یہی لوگ حقیقت میں صاحب تقویٰ اور پرہیزگار ہیں۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۔ کیا خدا اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ہے اور یہ لوگ آپ کو خدا کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں۔

یعنی یہ لوگ آپ سے کہتے ہیں کہ آپ علی کے بارے میں باز رہیں ورنہ ہم کافروں کے ساتھ ملحق ہوجائیں گے۔

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ

اللہ ہی ہے جو روحوں کو موت کے وقت اپنی طرف بلا لیتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کی روحوں کو بھی

موت کے وقت طلب کر لیتا ہے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابو ہشام سے نقل کیا ہے اور انہوں نے داؤد بن القاسم جعفری سے نقل کیا ہے اور اس نے امام ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ کاظم سے یعنی امام محمد تقی سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔ ایک دن امیر المومنین علی مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حسن بن علی بھی موجود تھے جو سلیمان فارسی کے ہاتھ کا تکیہ کیے ہوئے تھے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس نے بہت اچھا لباس زیب تن کیا ہوا تھا اس نے امیر المومنین علی کو سلام کیا اور آپ نے بھی ویسے اس کو جواب دیا۔ اور وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا جواب دے دیا تو میں سمجھ جاؤں گا جو قوم آپ کے خلاف ہے ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ دین سے خارج ہو چکے ہیں۔ اور دنیا میں غیر مومن ہیں اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہوئی یعنی آپ نے جواب نہ دیا تو پھر آپ اور وہ برابر ہیں۔

آپ نے فرمایا اے شخص جو سوال کرنا چاہتا ہے کرو۔ اس نے عرض کیا کہ آپ بتائیں جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟

آپ نے اپنے فرزند حسن بن علی سے فرمایا اے ابو محمد آپ اس کے سوال کا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح ریح کے ساتھ معلق ہوتی ہے اور وہ ریح ہوا میں معلق رہتی ہے جب تک انسان ہوشیار ہوتا ہے وہ روح معلق رہتی ہے۔ جب تک انسان بیدار ہونے کے لیے حرکت نہیں کرتا وہ روح معلق رہتی ہے۔ اور جب انسان بیدار ہونا چاہتا ہے تو خدا روح کو اس بدن میں داخل ہونے کی اجازت دے دیتا ہے۔ اور اگر خدا اس نہ دے تو ہوا ریح کو روک دیتی ہے اور ریح روح کو روکتی ہے اور وہ وقت معلوم تک بدن میں داخل نہیں ہوتی اس کے بعد والے سوالات کا ذکر گزر چکا ہے۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۔ کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو شفارش کرنے والے اختیار کر لیے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا شفیع قرار دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن یہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۔ اے رسول آپ ان سے فرمائیں کہ شفاعت ساری بس اللہ کے لیے ہے۔

اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا۔

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝

اور جب ان کے سامنے خدائے وحدہ کا ذکر آتا ہے تو جن کا آخرت پر ایمان نہیں ہوتا ان کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب اس کے علاوہ کسی کا ذکر آتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت بھی آل محمد کے مخالفین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم و زیادتی کی ہے رحمت خدا سے ناامید نہ ہونا اللہ تمام گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت خاص طور پر علی کے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جناب ابو حمزہ ثمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا قیامت کے دن ایک شخص کا عذر قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت وہ خدا سے عرض کرے گا اے خدا یا کیوں؟ تو آواز قدرت آئے گی تو جانتا ہے کہ میں نے اولاد فاطمہ کو تمام پوری دنیا کم تر دیا تھا اور تم نے ان کو قبول نہیں کیا اور پھر فرمایا کہ اولاد فاطمہ کے شیعوں کے بارے میں خدا نے خاص طور پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۔ اور تم سب اپنے رب کی طرف رجوع کرو۔

یعنی تم سب خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو

وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم ۔ اور ان کے سامنے سراپا تسلیم ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم تک عذاب آ جائے تو پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ اور تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تمہارے پاس نازل ہوا ہے اس کی اتباع کرو۔

یعنی قرآن اور امیر المومنین کی ولایت جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کی اتباع کرو۔ اور اس پر دلیل خدا کا بعد والا فرمان ہے۔ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ پھر تم میں سے کوئی نفس یہ کہنے لگے گا ہائے افسوس کہ میں نے جنب اللہ کے بارے میں کوتاہی نہ کی ہوتی۔

امام صادق فرماتے ہیں کہ جنب اللہ ہم آل محمد ہیں

أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً

یا عذاب دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے گا کہ اگر مجھے دوبارہ واپس جانے کا موقع مل جائے تو میں نیک

گروہ دار لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔

تو اس کے رد میں خدا نے فرمایا بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا ۔ یقیناً میری آیات تیرے پاس آگئیں پس تو نے ان کا انکار کیا۔

آیات سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں۔ یعنی ہمارا آئمہ تمہارے پاس آئے اور تم نے ان کا انکار کیا۔ اور تم نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گئے۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۔ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر بہتان باندھا ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہیں۔

حضرت ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا کی طرف سے متعین کردہ امام نہیں وہ امامت کا دعویٰ کرے گا تو اس کو دیکھے گا کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے یہ وہی ہیں جنہوں نے خدا پر بہتان باندھا ہے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

راوی نے عرض کیا اے فرزند رسول خواہ وہ دعویٰ کرنے والا اولاد علی و فاطمہ ہی سے کیوں نہ ہو؟ آپ نے فرمایا خواہ اولاد علی و فاطمہ سے ہی ہو۔

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے۔

عبد اللہ بن بکر نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تکبر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام سقر ہے اہل جہنم اس کی خدا کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں۔ تو اس نے خدا کی بارگاہ میں التجا کی اے خدایا مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرما دے تو خدا نے اس کو اجازت دے دی تو جب اس نے سانس لیا تو ساری جہنم اس کی حرارت سے جل گئی۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یعنی زمین و آسمان کی ساری چابیاں اللہ کے لیے ہیں۔

آیت ۶۴ تا ۷۵

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

ترجمہ

آپ کہہ دیجئے کہ اے جاہلو کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ میں غیر خدا کی عبادت کروں (۶۴) اور یقیناً تمہاری طرف اور تم سے پہلے والوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم شرک اختیار کرو گے تو تمہارے تمام اعمال برباد کر دیے جائیں گے اور تمہارا شمار گھاٹے والوں میں ہو جائے گا (۶۵) تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں ہو جاؤ (۶۶) اور ان لوگوں نے واقعاً اللہ کی قدر نہیں کی ہے جب کہ روز قیامت تمام زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اسی کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک و بے نیاز ہے اور جن چیزوں کو یہ اس کا شریک بناتے ہیں ان سے بلند و بالاتر ہے (۶۷) اور جب صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات بیہوش ہو کر گر پڑیں گی علاوہ ان کے جنہیں خدا بچانا چاہے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے (۶۸) اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور اعمال کی کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۶۹) اور پھر ہر نفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے اعمال سے پورے طور سے باخبر ہے (۷۰) اور کفر اختیار کرنے والوں کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہنکایا جائے گا یہاں تک کہ اس کے سامنے پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے خازن سوال کریں گے کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو آیات رب کی تلاوت کرتے اور تمہیں آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے تو سب کہیں گے کہ بیشک رسول آئے تھے لیکن کافرین کے حق میں کلمہ عذاب بہرحال ثابت ہو چکا ہے (۷۱) تو کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور اسی

میں ہمیشہ ہمیشہ رہو کہ تکبر کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانا ہوتا ہے (۷۲) اور جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا انہیں جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے قریب پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے خزانہ دار کہیں گے کہ تم پر ہمارا سلام ہو تم پاک و پاکیزہ ہو لہٰذا ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ (۷۳) اور وہ کہیں گے کہ شکر خدا ہے کہ اس نے ہم سے کئے ہوئے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے اور ہمیں اپنی زمین کا وارث بنا دیا ہے کہ جنت میں جہاں چاہیں آرام کریں اور بیشک یہ عمل کرنے والوں کا بہترین اجر ہے (۷۴) اور تم دیکھو گے کہ ملائکہ عرش الٰہی کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر رہے ہیں اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف ایک ہی آواز ہوگی کہ الحمد للہ رب العالمین (۷۵)

تفسیر

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٥﴾

اور یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف یہ ہی وحی کی گئی ہے اگر تم شرک کرو گے تو تمہارے تمام اعمال برباد کر دیتے جائیں گے اور تمہارا شمار گھاٹے والوں میں ہو جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ خطاب رسول خدا کو ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے۔ کیونکہ حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ قرآن اس محاورے کے تحت نازل کیا گیا ہے کہ میں نے ارادہ تیرا کیا ہے لیکن میں سنا اس لڑکی کو چاہتا ہوں یعنی جیسے کہتے ہیں کہ میں کہہ بیٹی سے رہا ہوں لیکن سنا بہو کو رہا ہوں۔

اور اس پر دلیل بعد والی آیت ہے کہ جس میں خدا فرماتا ہے۔

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٦﴾ تم صرف خدا کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں ہو جاؤ۔ اس میں خدا نبی سے کہتا ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا نبی اس کی عبادت بھی کرتا ہے اور اس کا شکر بھی ادا کرتا ہے۔ تو معلوم ہے کہ خدا نبی کو یہ تلقین کرے۔ یہ فقط آپ کی امت کو تاکید کر رہا ہے۔

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے آپ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مراد ہے۔
لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ ؛ تو آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ اگر آپ نے امیر المومنین علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیا تو آپ کے اعمال برباد کر دیے جائیں گے اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے (اگر مراد امت ہی ہے تو پھر یہی ہوگا کہ امت کا جو فرد بھی علیؑ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنائے گا تو اس کے اعمال بھی برباد ہو جائیں گے۔ مترجم)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔ اور ان لوگوں نے واقعاً اللہ کی قدر نہیں کی جیسے حق تھا۔
علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت خوارج کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۔ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ یعنی اس کی قدرت میں ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

اور جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین و آسمان کی مخلوق بے ہوش ہو کر گر پڑیں گی علاوہ ان کے جن کو خدا بچانا چاہے گا اس کے بعد پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

حدثنی علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے محمد بن نعمان احول سے اور اس نے سلام بن مستنیر سے اور اس نے ثویر بن ابی فاختہ سے اور اس نے حضرت امام علی بن حسین امام العابدینؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔

کہ دو صوروں کے پھونکے جانے کے درمیان کتنے عرصہ کا فاصلہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا جتنا خدا کو منظور ہوگا۔ سائل نے کہا اے فرزند رسول مجھے بتائیں کہ صور کیسے پھونکا جائے گا؟ آپ نے فرمایا پہلے صور کے وقت اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا۔ تو وہ صور لے کر دنیا کی طرف اتریں گے۔ صور کے دو سرے ہوں گے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہوگا۔

جب ملائکہ دیکھیں گے کہ اسرافیل صور لے کر دنیا میں چلا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اہل زمین کی موت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اہل آسمان کی موت کا بھی فیصلہ کر دیا ہے۔

اسرافیل صور لے کر بیت المقدس اتریں گے اور ان کا رخ کعبہ کی طرف ہوگا۔ جب اہل زمین انہیں دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اب اللہ نے اہل زمین کی موت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اسرافیل صور پھونکیں گے صور کی آواز زمین کی طرف والے سرے سے

برآمد ہوگی۔ اس کے بعد تمام جاندار بے ہوش ہو کر مر جائیں گے۔ پھر صور کی آواز آسمان کی طرف والے سرے سے برآمد ہوگی اور تمام آسمانی مخلوق بے ہوش ہو کر مر جائے گی۔ صرف اسرافیل زندہ رہیں گے۔

اس وقت اللہ اسرافیل سے کہے گا کہ تم بھی مر جاؤ چنانچہ اسرافیل بھی مر جائیں گے۔

جتنا عرصہ خدا کو منظور ہوگا یہ حالت قائم رہے گی۔ پھر اللہ آسمانوں کو حکم دے گا وہ پھٹ جائیں گے اور پہاڑوں کو حکم دے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ زمین کی حالت یہ ہوگی کہ اس پر نہ پہاڑ ہوں گے اور نہ ہی کوئی درخت ہوگا اور اس کی حالت ایسی ہوگی جیسے پہلے دن بچھائی گئی تھی۔ اللہ کا عرش اس طرح پانی پر ہوگا جیسے کہ پہلے تھا۔ پوری عظمت و قدرت کے ساتھ اس کا اقتدار ہوگا۔ اس وقت خدائے جبار بلند آواز سے ندا دے گا جو آسمانوں اور زمین کے آخری کونوں تک سنائی دے گی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ "آج کس کی بادشاہت ہے؟" اس وقت کوئی ذی روح جواب دینے والا نہ ہوگا۔ اس وقت خدائے جبار خود ہی کہے گا "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ "خدائے واحد و قہار کی بادشاہت ہے۔ (سورہ مومن)

میں نے تمام مخلوقات کو سرنگوں کر دیا ہے اور میں نے ہی سب کو موت کی وادی میں دھکیل دیا ہے میں ہی یکتا و منصور ہوں۔ کوئی میرا شریک ہے اور نہ ہی کوئی میرا وزیر ہے۔ میں نے ہی مخلوق کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور میں نے اپنی مشیت سے انہیں موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ میں انہیں اپنی قدرت سے زندہ کروں گا۔

امامؑ نے فرمایا۔ پھر خدا دوبارہ دوسری بار صور پھونکے گا۔ اہل آسمان کی طرف والے سرے سے آواز برآمد ہوگی۔ تمام اہل آسمان زندہ ہو جائیں گے۔ حاملین عرش حاضر ہوں گے۔ جنت و دوزخ کو لایا جائے گا اور تمام مخلوق کو حساب کے لیے جمع کیا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت حضرت امام زین العابدینؑ سخت گریہ کرنے لگے۔

حدثنی جمیل بن دراج نے حضرت امام ابو عبداللہؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب خدا لوگوں کو دوبارہ اٹھانے کا ارادہ کرے گا تو چالیس روز تک متواتر زمین پر بارش برسائے گا تو تمام جوڑ جمع ہو جائیں گے اور گوشت اُگ آئے گا۔

آپ نے فرمایا ایک دفعہ جناب جبرائیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں جنت البقیع قبرستان میں لے گئے اور ایک قبر پر کھڑے ہو کر صاحب قبر سے فرمایا خدا کے حکم سے اٹھ کھڑے ہو۔ بس اس قبر سے ایک سفید ریش شخص اپنے سر سے مٹی کو صاف کرتے ہوئے نکلا اور وہ یوں کہہ رہا تھا "الحمد للہ واللہ اکبر" پھر جناب جبرائیل نے فرمایا خدا کے حکم سے واپس قبر میں چلے جاؤ۔ پھر آپ دونوں ایک اور قبر کے پاس آئے اور اس کے صاحب قبر سے جبرائیل نے پھر فرمایا خدا کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو اس سے ایک سیاہ چہرے والا شخص باہر آیا اور وہ یوں کہہ رہا تھا "یا حسرتاہ یا ثبوراہ" تو پھر جناب جبرائیل نے فرمایا پھر خدا کے حکم سے واپس چلے جاؤ اور اس کے بعد آپ نے حضرت رسول خدا سے عرض یا رسول اللہ یوں ہی قیامت کے دن خدا لوگوں کو محشور کرے گا اور لوگ یوں کلمات ادا کرتے ہوئے قبروں سے محشور ہوں گے

جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے۔

وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا ۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سنا ہے کہ آپ نے خدا کے اس قول کے ذیل میں فرمایا۔

"رب ارض" سے مراد زمین پر خدا کا معین کردہ امام ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا جب امام ظاہر ہوں گے تو کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا لوگوں کو سورج یا چاند کی روشنی کی ضرورت نہیں رہے گی زمین امام کے نور سے ہی روشن ہو جائے گی۔

وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ ۔ اور اعمال کی کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ شہداء سے مراد آئمہ ہیں اور اس پر دلیل سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں خدا نے فرمایا ہے لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۔ کہ رسول تم پر گواہ ہے اور تم یعنی آئمہ لوگوں پر گواہ رہو" تو اس آیت میں آئمہ کو شہید کہا گیا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا انہیں جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں زمرا سے جماعت در جماعت یعنی گروہ گروہ مراد ہے۔ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۔ یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب آئیں گے تو ان کے لیے اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو جنت کے دربان کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم پاک و پاکیزہ ہو۔

علامہ فرماتے ہیں تم پاک ہو سے مراد یہ ہے کہ تمہاری ولادتیں پاک ہیں کیونکہ جنت میں فقط وہ داخل ہوں گے جن کی ولادت پاک ہو گی۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں جن لوگوں نے ہمارے حق کو غصب کیا اور اس مال سے کنیزیں خریدیں اور اس مال سے شادیاں کیں۔ وہ سب غصبی مال ہے لہٰذا ان سے پیدا ہونے والے بچے خبیث الولادت ہوں گے لیکن ہمارے شیعہ میں ان کے لیے ہم نے اپنا مال حلال کر دیا ہے وہ اگر خمس نہ دیں اور اس سے کنیزیں خریدیں یا شادیاں کریں تو وہ ان سے بچے پیدا ہونے والے وہ بچے ہیں جن کی ولادت پاک ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۔ اور وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں آرام کریں اور بے شک عمل کرنے والوں کا کتنا بہترین اجر ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس ارض سے مراد جنت کی زمین ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اسماعیل بن ہمام نے ذکر کیا اور انہوں نے ابوالحسنؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت امام علی بن الحسینؑ کا آخری وقت آیا تو آپ کو تین دفعہ غشی طاری ہوئی اور تیسری مرتبہ آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی اور پھر آپ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ ۔ اور تم دیکھو گے کہ ملائکہ عرش کے ارد گرد گھیرا ڈالے ہوں گے۔

یعنی فرشتے عرش خدا کو اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہوں گے۔ اور وہ خدا کی حمد کر رہے ہوں گے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ ۔ اور پھر لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔

یعنی اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا کسی پر ظلم نہیں ہو گا۔

علامہ فرماتے ہیں اس آیت میں استعمال ہونے والے الفاظ ماضی کے ہیں لیکن مراد استقبال ہے۔

وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ اور ہر طرف سے یہی آواز آئے گی۔ تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جو عالمین کا رب ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ

سورہ مبارکہ المومن (غافر) مکی سورہ ہے۔ اور اس کی آیات کی تعداد 85 ہے اور اس کے رکوع نو (9) ہیں اس کی قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 40 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 60 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ مومن کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کرے گا اور اسے کلمہ تقویٰ کا لازم کرے گا اور اس کی آخرت کو اس کی دنیا سے بہتر قرار دے گا۔

مجمع البیان میں حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورہ مومن کی تلاوت کرے گا تو ہر نبی اور مومن کی روح اس کے لیے رحمت مغفرت طلب کرتی ہے۔

نیز رسول خدا سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: حوامیم قرآن کا تاج ہیں نیز رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ جنت کے باغات سے دل کھول کر ثمرات کھائے تو اسے چاہیے وہ نماز شب میں حوامیم کی تلاوت کیا کرے۔

آیت ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ
تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ

بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ وَكَذٰلِكَ
حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ اَلَّذِيْنَ
يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا
وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حم (۱) یہ خدائے عزیز و علیم کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے (۲) وہ گناہوں کا بخشنے والا، توبہ کا قبول کرنے والا، شدید عذاب کرنے والا اور صاحب فضل و کرم ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا خدا نہیں ہے اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے (۳) اللہ کی نشانیوں میں صرف وہ جھگڑا کرتے ہیں جو کافر ہو گئے ہیں لہٰذا ان کا مختلف شہروں میں چکر لگانا تمھیں دھوکہ میں نہ ڈال دے (۴) ان

سے پہلے بھی نوح کی قوم اور اس کے بعد والے گروہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہے اور ہر امت نے اپنے رسول کے بارے میں یہ ارادہ کیا ہے کہ اسے گرفتار کر لیں اور باطل کا سہارا لے کر جھگڑا کیا ہے کہ حق کو اکھاڑ کر پھینک دیں تو ہم نے بھی انہیں اپنی گرفت میں لے لیا تو تم نے دیکھا کہ ہمارا عذاب کیسا تھا (۵) اور اسی طرح تمہارے پروردگار کا عذاب کافروں پر ثابت ہو چکا ہے کہ وہ جہنم میں جانے والے ہیں (۶) جو فرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں سب حمد خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور صاحبان ایمان کے لئے استغفار کرتے ہیں کہ خدایا تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر محیط ہے لہٰذا ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستہ کا اتباع کیا ہے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے (۷) پروردگار انہیں اور ان کے باپ دادا، ازواج اور اولاد میں سے جو نیک اور صالح افراد ہیں ان کو ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ بیشک تو سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے (۸) اور انہیں برائیوں سے محفوظ فرما کہ آج جن لوگوں کو تو نے برائیوں سے بچا لیا گویا ان ہی پر رحم کیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (۹) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے روز قیامت پکار کر کہا جائے گا کہ تم خود جس قدر اپنی جان سے بیزار ہو خدا کی بیزاری اس سے کہیں زیادہ بڑی ہے کہ تم کو ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر اختیار کر لیتے تھے (۱۰)

تفسیر

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ:

حٰم، یہ خدائے عزیز و علیم کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے جو گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ اخلاق کے شیعوں کے لیے ہے۔ خدا ان کے ہی گناہ معاف کرے گا اور ان کی ہی توبہ قبول کرے گا۔

"کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ گزشتہ احتمال کا کیا ہوگا کیونکہ یہ حصر اضافی ہے حقیقی نہیں ہے۔ مراد رسول خدا کے اماموں میں اخلاص کے شیعوں کے لیے خاص ہے۔ مترجم"

ذِي الطَّوْلِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ وہ صاحب فضل و کرم ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الله کی آیتوں میں فقط وہ جھگڑا کرتے ہیں جو کافر ہو گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اس مقام پر آیات اللہ سے آئمہ ہدیٰ مراد ہیں یعنی آئمہ ہدیٰ کے بارے میں جھگڑا کافر ہی کریں گے۔

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ پس ان کافروں کا مختلف شہروں میں چکر لگانا آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ۪ اور اس سے پہلے بھی نوح کی قوم اور بعد والے گروہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہے۔ یعنی گزشتہ انبیاء کے لوگوں نے بھی ان نبیوں کی تکذیب کی ہے۔

وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ اور ہر امت نے اپنے رسولوں کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ ان کو گرفتار کر لیں۔

یعنی ہر امت نے اپنے زمانے کے نبی و رسول کو گرفتار کر کے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ اور باطل کا سہارا لے کر رسولوں سے جھگڑا کیا۔ یعنی رسولوں سے ان کا جھگڑا اور خصومت فقط باطل پر تھی۔ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ تاکہ حق کو اکھاڑ کر پھینک دیں۔

یعنی ان کو جھگڑا کرنے کا فقط ایک ہی مقصد تھا کہ وہ حق کو ختم کرنا چاہتے تھے اور حق کو دور کرنا چاہتے تھے۔ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ پھر ہم نے بھی ان کو گرفت میں لے لیا تو پھر آپ نے دیکھا کہ ہمارا عذاب کیسا تھا۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ ....

اور جو فرشتے خدا کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ سب خدا کی حمد کرتے ہیں۔

جناب علی ابن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے قاسم ابن محمد سے اور انہوں نے سلیمان ابن داؤد منقری سے اور اس نے حماد سے اور اس نے حضرت امام ابو عبداللہ صادق سے نقل کیا ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا اے فرزند رسول! آیا ملائکہ زیادہ ہیں یا اولاد آدم ہے؟

آپ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آسمانوں میں ملائکہ کی تعداد زمین

کے راستے سے بھی زیادہ ہے، آسمانوں میں ایک قدم کے برابر بھی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس میں ایک فرشتہ نہ ہو جو خدا کی حمد و تسبیح و تقدیس نہ کر رہا ہو۔ اور زمین پر ہر درخت پر ایک فرشتہ موکل ہے جو اس کی حمد و تسبیح کر رہا ہے کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس میں ایک فرشتہ موکل نہ ہو جو اس کی حمد و تسبیح کرتا ہے۔ اور خدا کے پاس ان کا عمل آتا ہے اور وہ ان کے احوال سے آگاہ ہے۔ اور ہر روز ہماری ولایت کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں اور ہر روز خدا سے التجا کرتے ہیں اے خدا! آل محمد کے دشمنوں پر ایسا عذاب نازل فرما۔

صدوق محمد بن عبداللہ الحمیری نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن حسین اور محمد بن عبدالجبار ان دونوں نے محمد بن سنان سے اور اس نے مفضل بن صالح سے اور اس نے حضرت جابر سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول۔۔۔ وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ اور ایسے ہی آپ کے رب کا عذاب ان لوگوں پر ثابت ہو چکا ہے جو کافر ہیں اور وہ جہنم میں جانے والے ہیں" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بنی امیہ سے مراد ہیں پھر آپ نے فرمایا الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ آپ نے فرمایا اس سے رسول خدا اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء مراد ہیں۔ اللہ کے علم کے حامل ہیں۔ وَمَنْ حَوْلَهُ آپ نے فرمایا اس سے مراد فرشتے ہیں۔ کہ جو اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا (اور وہ ایمان والوں کے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں) آپ نے فرمایا وہ ایمان والے ان کے لیے فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں وہ آل محمد کے شیعہ ہیں۔ اور فرشتے کہتے ہیں۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا

اے خدا! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے لہٰذا تو ان لوگوں کو بخش دے۔

فرمایا مراد ہے جن لوگوں نے فلاں فلاں کی ولایت اور بنی امیہ سے توبہ کی اور ولایت کی بیعت کی ان کو بخش دے۔

وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ ۔ اور تیرے راستے کی اتباع کی۔

آپ نے فرمایا یعنی علی ولی اللہ کی ولایت کو قبول کیا اور ان کے راستے کی اتباع کی وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اے ہمارے خدا! ان کو اور ان کے باپ دادا بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک ہیں ان سب کو ہمیشہ رہنے والی جنت عدن میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔

آپ نے فرمایا اس سے مراد وہ افراد ہیں جو علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کی ولایت کو قبول کرتے ہیں یہ ان کی اصلاح ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ

اور تو ان لوگوں کو برائیوں سے محفوظ فرما اور آج جن لوگوں کو تو نے برائیوں سے بچا لیا ہے گویا تو نے انہیں پر رحم کیا ہے۔

یعنی جن کو تو نے فلاں فلاں کی ولایت سے دور رکھا ہے۔ اب قیامت کے دن ان پر رحم فرما وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۔ یعنی ان کو آل محمد پر ظلم کرنے والوں اور ان کا حق غصب کرنے والوں سے دور رہنا ہی ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا) آپ نے فرمایا اس سے مراد بنو امیہ والے ہیں جنہوں نے آل محمد کا انکار کیا۔

يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ

ان کو روز قیامت پکار کر کہا جائے گا کہ تم جس قدر اپنے نفسوں سے بیزار ہو خدا کی ناراضگی اس سے کہیں زیادہ ہے کہ تم کو ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے۔

یعنی تم کو علی کی ولایت کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم اس کا انکار کرتے تھے۔

آیت ۱۱ تا ۵۰

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝ ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ

كَفَرْتُمْ ۚ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾
هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا
مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾
رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ
مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾
وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا
لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا
تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي
الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا
هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ

فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا
أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ
إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي
أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ
مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ
الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ
أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ
وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي
يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ
جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ
الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ
الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ
وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ
التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَنْ
يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ

فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ
مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۝ الَّذِينَ
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ
الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝ أَسْبَابَ
السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ
لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي
تَبَابٍ ۝ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝
يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ
أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝
تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ
إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي
الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ
النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ
سُوءُ الْعَذَابِ ۝ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ
السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ
فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ
مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا
إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ
تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ
الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

ترجمہ

وہ لوگ کہیں گے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطا کی تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ہے تو کیا اس سے بچ نکلنے کی کوئی شکل ہے (۱۱) یہ سب اس لئے ہے کہ جب خدائے واحد کا نام لیا گیا تو تم لوگوں نے کفر اختیار کیا اور جب شرک کی بات کی گئی تو تم نے فوراً مان لیا تو اب فیصلہ صرف خدائے بلند و بزرگ کے ہاتھ میں ہے (۱۲) وہی وہ ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل کرتا ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے (۱۳) لہٰذا تم خالص عبادت کے ساتھ خدا کو پکارو چاہے کافرین کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو (۱۴) وہ خدا بلند درجات کا مالک اور صاحب عرش ہے وہ اپنے بندوں

میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی کو نازل کرتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے لوگوں کو ڈرائے (۱۵) جس دن سب نکل کر سامنے آجائیں گے اور خدا پر کوئی بات مخفی نہیں رہ جائے گی۔
آج کس کا ملک ہے بس خدائے واحد وقہار کا ملک ہے (۱۶) آج ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا اور آج کسی طرح کا ظلم نہ ہو سکے گا بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے (۱۷) اور پیغمبر انہیں آنے والے دن کے عذاب سے ڈرایئے جب دم گھٹ گھٹ کر دل منہ کے قریب آجائیں گے اور ظالمین کے لئے نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا جس کی بات سن لی جائے (۱۸) وہ خدا نگاہوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں کے چھپے ہوئے بھیدوں سے بھی باخبر ہے (۱۹) وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اس کو چھوڑ کر یہ جن کی عبادت کرتے ہیں وہ تو کوئی فیصلہ بھی نہیں کر سکتے ہیں بیشک اللہ سب کی سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے (۲۰) کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے جو ان سے زیادہ زبردست قوت رکھنے والے تھے اور زمین میں آثار کے مالک تھے پھر خدا نے انہیں ان کے گناہوں کی گرفت میں لے لیا اور اللہ کے مقابلہ میں ان کا کوئی بچانے والا نہیں تھا (۲۱) یہ سب اس لئے ہوا کہ ان کے پاس رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تھے تو انہوں نے انکار کردیا تو پھر خدا نے بھی انہیں اپنی گرفت میں لے لیا کہ وہ بہت قوت والا اور سخت عذاب کرنے والا ہے (۲۲) اور ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ہے (۲۳) فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو ان سب نے کہہ دیا کہ یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں (۲۴) تو پھر اس کے بعد جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر آئے تو ان لوگوں نے کہہ دیا کہ جو ان پر ایمان لے آئیں ان کے لڑکوں کو قتل کردو اور لڑکیوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکر بہرحال بھٹک جانے والا ہوتا ہے (۲۵) اور فرعون نے کہا کہ ذرا مجھے چھوڑ دو میں موسٰی کا خاتمہ کردوں اور یہ اپنے رب کو پکاریں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ تمہارے دین کو بدل نہ دیں اور زمین میں کوئی فساد نہ برپا کردیں (۲۶) اور موسٰی نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ حاصل کررہا ہوں ہر اس متکبر کے مقابلہ میں جس کا روز حساب پر ایمان

نہیں ہے (۲۷) اور فرعون والوں میں سے ایک مرد مومن نے جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا یہ کہا کہ کیا تم لوگ کسی شخص کو صرف اس بات پر قتل کررہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیلیں بھی لے کر آیا ہے اور اگر جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا عذاب اس کے سر ہوگا اور اگر سچا نکل آیا تو جن باتوں سے ڈرا رہا ہے وہ مصیبتیں تم پر نازل بھی ہوسکتی ہیں۔ بیشک اللہ کسی زیادتی کرنے والے اور جھوٹے کی رہنمائی نہیں کرتا ہے (۲۸) میری قوم والو بیشک آج تمہارے پاس حکومت ہے اور زمین پر تمہارا غلبہ ہے لیکن اگر عذاب خدا آگیا تو ہمیں اس سے کون بچائے گا فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی باتیں بتا رہا ہوں جو میں خود سمجھ رہا ہوں اور میں تمہیں عقلمندی کے راستے کے علاوہ اور کسی راہ کی ہدایت نہیں کررہا ہوں (۲۹) اور ایمان لانے والے شخص نے کہا کہ اے قوم میں تمہارے بارے میں اس دن جیسے عذاب کا خطرہ محسوس کررہا ہوں جو دوسری قوموں کے عذاب کا دن تھا (۳۰) قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور ان کے بعد والوں جیسا حال اور اللہ یقینا اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ہے (۳۱) اور اے قوم میں تمہارے بارے میں باہمی فریاد کے دن سے ڈر رہا ہوں (۳۲) جس دن تم سب پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور اللہ کے مقابلہ میں کوئی تمہارا بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۳۳) اور اس سے پہلے یوسف بھی تمہارے پاس آئے تھے تو بھی تم ان کے پیغام کے بارے میں شک ہی میں مبتلا رہے یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے چلے گئے تو تم نے یہ کہنا شروع کردیا کہ خدا اس کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح خدا زیادتی کرنے والے اور شکی مزاج انسانوں کو ان کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے (۳۴) جو لوگ کہ آیات الٰہی میں بحث کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی دلیل آئے وہ اللہ اور صاحبان ایمان کے نزدیک سخت نفرت کے حقدار ہیں اور اللہ اسی طرح ہر مغرور اور سرکش انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (۳۵) اور فرعون نے کہا کہ ہامان میرے لئے ایک قلعہ تیار کر کہ میں اس کے اسباب تک پہنچ جاؤں (۳۶) جو کہ آسمان کے راستے ہیں اور اس طرح موسٰی کے خدا کو دیکھوں اور میرا تو

خیال یہ ہے کہ موسیٰ جھوٹے ہیں اور کوئی خدا نہیں ہے۔۔۔۔ اور اسی طرح فرعون کے لئے اس کی بدعملی کو آراستہ کر دیا گیا اور اسے راستہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی چالوں کا انجام سوائے ہلاکت اور تباہی کے کچھ نہیں ہے (۳۷) اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے کہا کہ اے قوم والو میرا اتباع کرو تو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھا سکتا ہوں (۳۸) قوم والو۔۔۔۔ یاد رکھو کہ یہ حیات دنیا صرف چند روزہ لذت ہے اور ہمیشہ رہنے کا گھر صرف آخرت کا گھر ہے (۳۹) جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جو نیک عمل کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان بھی ہو انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہاں بلا حساب رزق دیا جائے گا (۴۰) اور اے قوم والو آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں نجات کی دعوت دے رہا ہوں اور تم مجھے جہنم کی طرف دعوت دے رہے ہو (۴۱) تمہاری دعوت یہ ہے کہ میں خدا کا انکار کر دوں اور انہیں اس کا شریک بنا دوں جن کا کوئی علم نہیں ہے اور میں تم کو اس خدا کی طرف دعوت دے رہا ہوں جو صاحب عزت اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے (۴۲) یقیناً جس کی طرف تم دعوت دے رہے ہو وہ نہ دنیا میں پکارنے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں اور ہم سب کی بازگشت بالآخر اللہ ہی کی طرف ہے اور زیادتی کرنے والے ہی دراصل جہنم والے ہیں (۴۳) پھر عنقریب تم اسے یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں تو اپنے معاملات کو پروردگار کے حوالے کر رہا ہوں کہ بیشک وہ تمام بندوں کے حالات کا خوب دیکھنے والا ہے (۴۴) تو اللہ نے اس مرد مومن کو ان لوگوں کی چالوں کے نقصانات سے بچا لیا اور فرعون والوں کو بدترین عذاب نے گھیر لیا (۴۵) وہ جہنم جس کے سامنے یہ ہر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت برپا ہوگی تو فرشتوں کو حکم ہوگا کہ فرعون والوں کو بدترین عذاب کی منزل میں داخل کرو (۴۶) اور اس وقت کو یاد دلاؤ جب یہ سب جہنم کے اندر جھگڑے کریں گے اور کمزور لوگ مستکبر لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تمہاری پیروی کرنے والے تھے تو کیا تم جہنم کے کچھ حصہ سے بھی ہمیں بچا سکتے ہو اور ہمارے کام آسکتے ہو (۴۷) تو استکبار کرنے والے کہیں گے کہ اب ہم سب کی منزل یہی ہے کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (۴۸)

اس کے بعد جہنم میں رہنے والے جہنم کے خازنوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک ہی دن ہمارے عذاب میں تخفیف کر دے (۴۹) وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ بیشک آئے تھے تو جواب ملے گا کہ پھر تم خود ہی آواز دو حالانکہ کافروں کی آواز اور فریاد بیکار ہی ثابت ہوگی (۵۰)

تفسیر

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ
اور وہ لوگ کہیں گے کہ اے خدا تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطا کی تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے تو کیا اس سے بچ نکلنے کی کوئی سبیل ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ یہ رجعت میں ہے۔ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۔ یہ سب اس لیے کہ جب خدائے وحدہ لاشریک کی طرف بلایا گیا تو تم نے انکار کیا۔

یعنی کفر سے مراد انکار ہے جب خدا کی طرف بلایا گیا تو تم نے انکار کیا اور وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۔ اور جب شرک کی دعوت دی گئی تو تم نے فوراً مان لی اب فیصلہ صرف خدائے بلند و بزرگ کے ہاتھ میں ہے۔

(یعنی جب تم سے کہا گیا کہ خدائے وحدہ لاشریک کو مانو تو تم نے اس کا انکار کیا اور جب تم کو شرک کی دعوت دی گئی تو تم نے فوراً قبول کر لی۔ مترجم)

محمد بن عباس نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا مراد ہے جب خدائے وحدہ لاشریک اس کی ولایت کا ذکر کیا کہ جس کی ولایت کے بارے میں اس نے حکم دیا تھا ان لوگوں نے اس کا انکار کر دیا جن کی ولایت کا حکم نہیں دیا تھا جب ان کی ولایت سامنے آئی تو فوراً اس کی ولایت کو مان گئے جس کی ولایت کا حکم خدا نے نہیں دیا تھا۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۔ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں ان نشانیوں سے آل محمدؑ کے آئمہ ہدیٰ مراد ہیں۔ جن کے بارے اللہ اپنے رسول کو خبر دے رہا ہے۔

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

خدا وہ بلند درجات کا مالک ہے اور صاحب عرش ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے
حکم سے روح کو نازل کرتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ روح سے مراد روح القدس ہے رسول خدا اور ان کے بعد آئمہ ہدیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ان کے علاوہ کسی پر نازل نہیں ہوا۔

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۔ تاکہ ملاقات کے دن سے لوگوں کو ڈرائے۔

قیامت کا دن مراد ہے یہ وہ دن ہے جس دن زمین و آسمان آپس میں مل جائیں گے وہ دن جس دن اہل جہنم جنت والوں کو پکاریں گے کہ جو نعمات اور پانی خدا نے تم لوگوں کو عطا کیا ہے وہ ہمیں بھی دو۔ آواز آئے گی یہ کفار پر حرام ہیں۔ وہ دن کہ جس کو یوم التغابن کہا گیا ہے۔ وہ دن جس دن اہل جنت اہل جہنم کی سرزنش کریں گے۔ وہ دن جو حسرت کا دن ہوگا وہ دن جس میں موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ اس دن سے ڈرائے۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ آج کس کی حکومت ہے وہی خدائے واحد وقہار کا ملک و حکومت ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے زید نرسی سے اور اس نے عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ صادق سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب خدا اہل زمین کو موت دے دے گا تو پھر اتنی مدت تک ٹھہرے گا جتنی مدت ان کے خلق کرنے کی مدت کی مثل ہوگی اور ان کی مثل کو موت دینے کی مدت کی مثل ہوگی۔ اور اس میں بھی اضافہ کرے گا اور پھر دنیا کے آسمان والوں کو موت دے گا۔ پھر ایک طویل مدت کے بعد دوسرے آسمان والوں کو موت دے گا اور پھر اس سے بھی زیادہ طویل مدت کے بعد خدا میکائیل کو بھی مار دے گا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد خدا جبرائیل کو بھی مار دے گا۔ اور پھر اس سے بھی زیادہ طویل مدت کے بعد خدا اسرافیل کو بھی مار دے گا۔ اور پھر اس سے بھی طویل مدت کے بعد خدا ملک الموت کو بھی مار دے گا۔ پھر جب کوئی نہیں بچے گا تو اس وقت آواز دے گا آج کس کی حکومت ہے؟ پھر خود ہی اس کا جواب دے گا کہ آج خدائے واحد وقہار کی حکومت ہے۔ کہاں ہیں وہ جابر؟ کہاں ہیں وہ جو میرے ساتھ ملک میں خدائی کا دعویٰ کرتے تھے۔ کہاں ہیں وہ متکبر اور ان کی پیروی کرنے والے۔

اس کے بعد خدا دوبارہ مخلوق کو زندہ کرے گا۔ عبید زرارہ روایت کرتا ہے کہ میں امام کی خدمت میں عرض کیا۔ اے فرزند رسول یہ امر تو بہت طویل ہو جائے گا۔ یعنی یہ زمانہ بہت طویل ہو جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جو گزر جاتا ہے کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ معاملہ بھی ایسے ہی ہے۔ اس کو کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ ۔ اے رسول آپ ان کو آنے والے دن کے عذاب سے ڈرائیں۔ یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرائیں۔ ایسا

إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۔ وہ دن کہ جب دم گھٹ گھٹ کر دل حلق کے قریب آ جائے گا۔
یعنی لوگ غم و کرب میں مبتلا ہوں گے اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۔ اور ظالمین کا نہ کوئی مہربانی کرنے والا دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی ان کی شفاعت کرنے والا ہوگا کہ جس کی شفاعت قبول کی جائے۔

یعنی ظالم لوگوں کا قیامت کے دن کوئی مددگار اور شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اللہ اپنے بارے میں بیان کرتا ہے۔

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۔
وہ خدا آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں میں پوشیدہ رازوں کو بھی جانتا ہے وہ خدا حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

اس کے بعد فرماتا ہے أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی سیر نہیں کی تاکہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا ہے جو ان سے قوت و طاقت میں زیادہ تھے۔ اور زمین پر آثار کے مالک تھے۔ اور پھر خدا نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ اپنی گرفت میں لے لیا تو اللہ کے مقابل میں ان کو کوئی بچانے والا نہیں تھا۔ اس کے بعد خدا حضرت موسیٰ کا ذکر کر رہا ہے جس کو ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ ۔ اور آل فرعون میں سے ایک مرد مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا۔

علامہ فرماتے ہیں اس مرد مومن نے اپنا ایمان چھ سو سال تک پوشیدہ رکھا تھا اور وہ مجذوم تھا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ چکی تھیں تو اس نے اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے ہی اپنی قوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۔ اے میری قوم تم اس کی اتباع کرو یہ تمہاری ہدایت کے راستے کی طرف رہنمائی کرے گا۔

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ ۔ وہ لوگ جو بغیر سلطان کے اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں۔
علامہ فرماتے ہیں بِغَيْرِ سُلْطَانٍ ۔ سے مراد ہے بغیر دلیل و حجت کے اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں تکبر پایا جاتا ہے۔

حدیثی علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے منصور بن یونس سے اور اس نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا جہنم میں ایک آگ ایسی بھی ہے

جس سے تمام اہل جہنم پناہ مانگتے ہیں اور یہ آگ ہر متکبر ظالم، جبار اور سرکش شیطان اور متکبر کے لیے ہے جن کا آخرت کے دن پر ایمان نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے لیے خاص ہے جو آل محمد کے دشمن اور ان کا حق غصب کرنے والے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا جہنم میں سب سے کم عذاب وہ ہوگا جسے دوزخ کی ایک کھائی میں رکھا جائے گا اور اسے دوزخ کی جوتیاں اور موزے پہنائے جائیں گے اور ان کی گرمی سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے دیگچی میں پانی کھولتا ہے اور اس سے زیادہ آسان عذاب کوئی نہیں ہوگا۔

پہلے والی آگ سے زیادہ سخت کسی کو عذاب نہیں ہوگا اور اس عذاب سے کم تر بھی کسی کو نہیں ہوگا۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ۔ پس خدا نے لوگوں کے مکر سے اس کو بچا لیا۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد مومن آل فرعون ہے حضرت ابوعبداللہ فرماتے ہیں خدا کی قسم فرعونیوں نے اس مومن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا لیکن خدا نے اس کے دین کو خراب ہونے سے بچا لیا تھا۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۔ وہ آگ جس کے سامنے صبح و شام پیش کیے جائیں گے۔

فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے دنیا میں عذاب ہے جو عالم برزخ میں ہوگا۔ کیونکہ قیامت میں صبح و شام نہیں ہوگی کیونکہ صبح و شام کا تعلق سورج و چاند کے ساتھ ہے جنت و جہنم میں سورج و چاند نہیں ہوں گے راوی بیان کرتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ سے عرض کیا آپ خدا کے اس فرمان اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۔ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اس نے کہا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس وقت فرعون اور آل فرعون دوزخ میں ہیں لیکن ان کو عذاب کا سامنا صبح و شام کرنا پڑتا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا اگر ایسے ہی ہے جیسے لوگ کہتے ہیں تو پھر فرعون اور آل فرعون بہت بڑے خوش قسمت ہیں کہ دوزخ میں رہتے ہوئے بھی دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہیں فقط صبح و شام کو عذاب ہوتا ہے باقی وقت میں وہ راحت میں رہتے ہیں۔

راوی نے عرض کیا آپ فرمائیے۔

آپ نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے اس دنیا میں عالم برزخ میں ان کو صبح و شام آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن جب قیامت برپا ہوگی تو خدا حکم دے گا کہ ان کو سخت ترین والی آگ جہنم میں داخل کر دیا جائے جہاں وہ ہر وقت سخت عذاب میں رہیں گے۔ اس کے بعد خدا اہل دوزخ کے قول کو بیان کر رہا ہے۔

وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ ۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب سب جہنم کے اندر جھگڑا کریں گے اور کمزور متکبر لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تمہاری پیروی کرنے والے تھے تو کیا تم جہنم کے کچھ حصے سے ہمیں بچا سکتے ہو یا عذاب سے کچھ کم کرا

آ سکتے ہو؟

ان کے جواب میں متکبر کہیں گے اب ہم سب کی منزل یہی ہے۔ اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔

وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۔ حالانکہ کافروں کی آواز (فریاد) بے کار ہی ثابت ہوگی۔

یعنی ان کا سب کچھ باطل ہوگا۔

آیت ۵۱ تا ۸۵

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ
الْاَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْۗءُ الدَّارِ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ
مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَخَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ
لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۞ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ۞ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؗ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ۞ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۞ اَللّٰهُ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۞ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞
هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۞ فِي الْحَمِيْمِ ۬ ثُمَّ فِي النَّارِ

يُسْجَرُوْنَ ۞ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۞ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا
كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۞ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۞ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۞ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ
عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ
اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۞ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۞ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۞ وَيُرِيْكُمْ
اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۞ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً
وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ

وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

ترجمہ

بیشک ہم اپنے رسول اور ایمان لانے والوں کی زندگانی دنیا میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب سارے گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے (۵۱) جس دن ظالمین کے لئے کوئی معذرت کارگر نہ ہوگی اور ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہوگا (۵۲) اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا ہے (۵۳) جو کتاب مجسمہ ہدایت اور صاحبان عقل کے لئے نصیحت کا سامان تھی (۵۴) لہٰذا آپ صبر کریں کہ اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے اور اپنے حق میں استغفار کرتے رہیں اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے رہیں (۵۵) بیشک جو لوگ خدا کی طرف سے آنے والی دلیل کے بغیر خدا کی نشانیوں میں بحث کرتے ہیں ان کے دلوں میں بڑائی کے خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور وہ اس تک پہنچ بھی نہیں سکتے ہیں لہٰذا آپ خدا کی پناہ طلب کریں کہ وہی سب کی سننے والا اور سب کے حالات کا دیکھنے والا ہے (۵۶) یقیناً زمین و آسمان کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے لیکن لوگوں کی اکثریت یہ بھی نہیں جانتی ہے (۵۷) اور یاد رکھو کہ اندھے اور بینا برابر نہیں ہو سکتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ بھی بدکاروں جیسے نہیں ہو سکتے ہیں مگر تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو (۵۸) یقیناً قیامت آنے والی ہے اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اس بات پر ایمان نہیں رکھتی ہے (۵۹) اور تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور یقیناً جو لوگ میری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے

ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے (۶۰) اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پیدا کیا ہے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو اور دن کو روشنی کا ذریعہ قرار دیا ہے بیشک وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ فضل و کرم کرنے والا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اس کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہے (۶۱) وہی تمہارا پروردگار ہے جو ہر شے کا خالق ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو تم کدھر بہکے جا رہے ہو (۶۲) اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کر دیتے ہیں (۶۳) اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مستقر اور آسمان کو عمارت قرار دیا ہے اور تمہاری صورت کو بہترین صورت بنایا ہے اور تمہیں پاکیزہ رزق عطا کیا ہے۔ وہی تمہارا پروردگار ہے تو عالمین کا پالنے والا کس قدر برکتوں کا مالک ہے (۶۴) وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے لہٰذا تم لوگ اخلاص دین کے ساتھ اس کی عبادت کرو کہ ساری تعریف اسی عالمین کے پالنے والے خدا کے لئے ہے (۶۵) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کے قابل بنائے ہوئے ہو جب کہ میرے پاس کھلی ہوئی نشانیاں آچکی ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا اطاعت گزار بندہ رہوں (۶۶) وہی خدا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بنا کر باہر لاتا ہے پھر زندہ رکھتا ہے کہ توانائیوں کو پہنچو پھر بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے بعض کو پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے اور تم کو اس لئے زندہ رکھتا ہے کہ اپنی مقررہ مدت کو پہنچ جاؤ اور شاید تمہیں عقل بھی آجائے (۶۷) وہی وہ ہے جو حیات بھی دیتا ہے اور موت بھی دیتا ہے پھر جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے (۶۸) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جو آیات الٰہی کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں آخر یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں (۶۹) جن لوگوں نے کتاب اور ان باتوں کی تکذیب کی جن کو دے کر ہم نے پیغمبروں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب اس کا انجام معلوم ہو جائے گا (۷۰) جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ڈالی جائیں گی اور انہیں کھینچا جائے گا (۷۱) گرم پانی میں اور اس کے بعد جہنم میں جھونک دیا جائے گا (۷۲) پھر ان سے کہا جائے گا کہ اب وہ

کہاں ہیں جنہیں تم شریک بنایا کرتے تھے (۷۳) خدا کو چھوڑ کر ۔ ۔ ۔ ۔ تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ وہ ہم کو چھوڑ کر گم ہو گئے بلکہ ہم اس کے پہلے کسی کو نہیں پکارا کرتے تھے اور اللہ اسی طرح کافروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے (۷۴) یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ تم لوگ زمین میں باطل سے خوش ہوا کرتے تھے اور اکڑ کر چلا کرتے تھے (۷۵) اب جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور اسی میں ہمیشہ رہو کہ اکڑنے والوں کا ٹھکانا بہت برا ہے (۷۶) اب آپ صبر کریں کہ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے پھر یا تو ہم جن باتوں کی دھمکی دے رہے ہیں ان میں سے کچھ آپ کو دکھلا دیں گے یا آپ کو پہلے ہی اٹھا لیں گے تو بھی وہ سب پلٹا کر ہمیں لائے جائیں گے (۷۷) اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ آپ سے کیا ہے اور بعض کا تذکرہ بھی نہیں کیا ہے اور کسی رسول کے امکان میں یہ بات نہیں ہے کہ خدا کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے پھر جب حکم خدا آ گیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اسی وقت اہل باطل ہی خسارہ میں رہے (۷۸) اللہ ہی وہ ہے جس نے چوپایوں کو تمہارے لئے خلق کیا ہے جن میں سے بعض پر تم سواری کرتے ہو اور بعض کو کھانے میں استعمال کرتے ہو (۷۹) اور تمہارے لئے ان میں بہت سے منافع ہیں اور اس لئے بھی کہ تم ان کے ذریعہ اپنی دلی مرادوں تک پہنچ سکو اور تمہیں ان جانوروں پر اور کشتیوں پر سوار کیا جاتا ہے (۸۰) اور خدا تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم اس کی کس کس نشانی سے انکار کرو گے (۸۱) کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی ہے کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے جو ان کے مقابلہ میں اکثریت میں تھے اور زیادہ طاقتور بھی تھے اور زمین میں آثار کے مالک تھے لیکن جو کچھ بھی کمایا تھا کچھ کام نہ آیا اور مبتلائے عذاب ہو گئے (۸۲) پھر جب ان کے پاس رسول معجزات لے کر آئے تو اپنے علم کی بنا پر ناز کرنے لگے اور نتیجہ میں جس بات کا مذاق اڑا رہے تھے اسی نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا (۸۳) پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے یکتا پر ایمان لائے ہیں اور جن باتوں کا شرک کیا کرتے تھے سب کا انکار کر رہے ہیں (۸۴) تو عذاب کے دیکھنے کے بعد کوئی ایمان کام آنے

والا نہیں تھا کہ یہ اللہ کا مستقل طریقہ ہے جو اس کے بندوں کے بارے میں گزر چکا ہے اور اسی وقت کافر خسارہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں (۸۵)

تفسیر

بے شک ہم اپنے رسولوں اور ان بندوں کی جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں مدد کرتے ہیں۔

احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے اور اس نے عمر بن عبد العزیز سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے خدا کے اس قول کے بارے میں آپ سے دریافت کیا۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

بے شک ہم اپنے رسولوں اور اہل ایمان کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور قیامت کے دن جب دوبارہ اٹھیں گے اس دن بھی مدد کریں گے)

آپ نے فرمایا یہ سب کچھ رجعت والے زمانہ میں ہوگا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس دنیا میں بہت سے انبیاء کو شہید کیا گیا تھا اسی طرح ائمہ کو بھی شہید۔ اور ظاہری طور پر ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ البتہ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ ان کی ضرور مدد کرے گا لیکن یہ مدد زمانہ رجعت میں پوری ہوگی۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور یقیناً جو لوگ میری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔

محدث علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن محبوب سے اور اس نے علی بن رئاب سے اس نے ابی عبیدہ سے اور اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ اپنے مومن بندے کو اپنے احسانات یاد دلائے گا۔ اور اسے حکم دے گا کہ میری رحمت کے قریب آ جاؤ۔ مومن مقام رحمت سے قریب ہوگا۔ تو خدا فرمائے گا۔ یاد ہے کہ تو نے فلاں دن مجھ سے فلاں فلاں حاجات کے لئے دعا کی تھی تو میں نے تیری دعا قبول کی تھی اور تو نے فلاں دن تکلیف کے ازالہ کے لئے دعا کی تھی تو میں نے تیری وہ قبول کی تھی اور تو نے مجھ سے دولت کا سوال کیا تھا میں نے تجھے دولت دی تھی۔ تو نے مجھ سے خدمت گزار طلب کیا تھا تو میں نے تجھے عطا کیا تھا تو نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تھی۔ میں نے تیری شادی کرائی تھی۔

بندہ مومن عرض کرے گا: پروردگار! بالکل سچ ہے۔ میں نے تجھ سے دعائیں مانگی تھیں تو نے قبول کی تھیں۔ خدایا! میں نے تجھ سے جنت کا سوال بھی کیا تھا؟

خدا فرمائے گا: میں تیری یہ درخواست بھی پوری کرتا ہوں۔ بندہ مومن کہے گا: خدایا! تو نے مجھے ہر طرح سے راضی کر دیا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ میں تجھے احسن جزا دے کر راضی کر رہا ہوں۔ اور جنت میری احسن جزا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ ۔

جمیل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ کا فرمان ہے۔ تم دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ لیکن ہم دعا مانگتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو اور میں تم سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا۔ خدا کی قسم اگر تم خدا کا عہد پورا کرتے تو وہ بھی تم سے اپنا عہد پورا کرتا ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ "وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور تم لوگ اخلاص دین کے ساتھ اس کی عبادت کرو کہ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔"

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے القاسم بن محمد سے اور اس نے سلیمان بن داؤد سے اور اس نے ایک شخص سے نقل کیا ہے اور اس نے علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص نے آپ سے مختلف مسائل کے بارے دریافت کیا اور چلا گیا اور اس کے بعد وہ دوبارہ آتا اور سوالات کرتا تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: انجیل میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جس کے بارے جانتے نہیں اس کے بارے میں سوالات مت کرو جب تک کہ جو علم ہے اس پر تم عمل نہیں کرتے کیونکہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو وہ علم اس عالم کو خدا سے دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت ضرور کیا کرو۔

کیونکہ اللہ نے جنت کو اپنے دست قدرت سے خلق کیا ہے اس کی کوئی اینٹ سونے کی اور کوئی چاندی کی ہے ان کے درمیان لگنے والا گارا مشک و کستوری کا ہے۔ اور اس کی خاک زعفران ہے۔ اور اس کے سنگ ریزے لولو و مرجان کے ہیں اور اس میں خدا نے قرآن کی آیات کے حساب سے درجات قرار دیے ہیں۔ پس جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اس کو کہا جائے گا قرآن کی ایک ایک آیت کی تلاوت کرو اور جنت کے ان درجات میں داخل ہوتے جاؤ۔ اور کوئی شخص اس قاری قرآن سے اونچے درجے پر نہیں ہوگا سوائے اس کے جس نے اس سے زیادہ تلاوت کی ہوگی اور سوائے انبیاء و مرسلین اور صدیقین کے ان کا درجہ اللہ قاری قرآن سے زیادہ ہوگا۔

اس شخص نے آپ علیہ السلام سے عرض کی: اے فرزند رسول! زہد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: زہد کے دس (10) درجے ہیں۔ زہد کا جو سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہ خدا کی رضا کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ اور زہد کے بارے میں قرآن میں ذکر ہوا ہے: لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ (جو تم سے ضائع ہو جائے فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں مل جائے اس پر زیادہ خوش نہ ہو۔) اس کے بعد اس شخص نے کہا: لا الہ الا اللہ۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اسے کہتے ہیں لا الہ الا اللہ اور جب تم میں سے کوئی یہ کلمہ کہے تو اس کے بعد الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ کہا کرے۔ کیونکہ خدا نے یوں ہی کہا ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا ہے۔ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ "جن لوگوں نے کتاب اور ان باتوں کا انکار کیا جن کو دے کر ہم نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب اس کے انجام کا علم ہو جائے گا۔"

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ "اور اللہ یونہی کافروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔"

سوال کیا گیا کہ اے فرزند رسول! اللہ نے کافروں کو مشرکین کا نام کیوں دیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے ایسے لوگوں کو کافر و مشرک قرار دیا ہے کیونکہ انہوں نے کتاب کی تکذیب کی تھی اللہ نے انبیاء کو کتاب اور اس کی تاویل دے کر مبعوث فرمایا پس جو کتاب اور انبیاء کی بیان کردہ تاویل کا انکار کرے گا وہ کافر اور مشرک قرار پائے گا۔

ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ "یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ تم زمین میں باطل سے خوش ہوا کرتے تھے اور اکڑ کر چلا کرتے تھے۔" یعنی ظاہر پر خوش ہونا مراد ہے۔

حدثنی علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن محبوب سے نقل کیا اس نے علی بن رئاب سے اور اس نے ضریس الکناسی سے اس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ سے پوچھا گیا کیا آپ کا کیا خیال ہے کہ جو مسلمین ہیں توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے اور اس کا کوئی امام نہ ہو اور اس کو آپ کی ولایت کی معرفت نہ ہو وہ گنہگار ہو تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: ایسے لوگ قبروں سے نہیں نکلیں گے ان میں سے اگر کسی نے نیک اعمال انجام دیئے ہوں گے اور ہمارے ساتھ عداوت نہ کی ہوگی تو اس کے لئے قبر میں جنت کا ایک دریچہ کھول دیا جائے گا کہ مغفرت میں ہے جہاں وہ قیامت تک سکون میں رہیں گے پھر قیامت کے دن خدا کے سامنے حاضر ہوں گے اور ان کا حساب ہوگا اس حساب کے نتیجے میں جنت یا جہنم میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے امید رکھتے ہوں گے ان کا علاوہ مستضعفین، کم عقل افراد ہے اور مسلمانوں کی تابع

اولاد کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔

اور جہاں تک ان افراد کا تعلق ہے جو آل محمد کے امر کو نہیں جانتے بلکہ ان سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں ان کی قبروں میں جہنم کے دریچے کھول دیے جائیں گے وہ قیامت تک دوزخ کا دھواں اور آگ کی گرمی اور اس کے شعلے ان کی قبروں میں پہنچتے رہیں گے اور پھر قیامت کے دن ان کو قبروں سے نکالا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہاں ان سے کہا جائے گا۔ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ۔ (تمہارے وہ تمہارے شریک کہاں ہیں) یعنی وہ افراد جن کو تم برحق امام کو چھوڑ کر امام مانتے تھے وہ کہاں ہیں اس کے بعد خدا نے اپنے نبی سے فرمایا:

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ اب آپ صبر کریں کہ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے پھر ہم جن باتوں کی دھمکی دے رہے ہیں ان میں سے کچھ آپ کو دکھلا دیں گے یا آپ کو پہلے ہی اٹھا لیں گے تو بھی وہ سب پلٹا کر ہماری طرف لائے جائیں گے۔

ابوالجارود نے حضرت امام ابوجعفر باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔ فرح (اکڑ کر چلنا) بمرح۔ اترانا۔ عملا تکبر کرنا۔ یہ سب شرک ہے اور زمین پر اس پر عمل کرنا گناہ ہے۔

وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ: زمین کے آثار کے مالک ہیں۔

یعنی زمین میں اپنے اعمال کے مالک ہیں۔ آثار یعنی اعمال۔

رَأَوْا بَأْسَنَا۔ علامہ فرماتے ہیں رجعت میں امیر المومنین اور دوسرے ائمہ ہدیٰ کو دیکھیں گے۔ اور وہ ان کو دیکھیں گے۔ قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ۔ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جس کا ہم شرک کرتے تھے اس کا ہم انکار کرتے ہیں۔

یعنی ان کے مقابل میں جن کو ہم جانتے تھے ان کا ہم انکار کرتے ہیں۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ...

تو عذاب کے دیکھنے کے بعد کوئی ایمان کام آنے والا نہیں تھا۔ کہ یہ اللہ کا مستقل طریقہ ہے جو اس کے بندوں کے بارے میں گزر چکا ہے اس وقت کافر خسارہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ

یہ سورہ حم سجدہ (فصلت) ہے اور یہ مکی ہے اور اس کی آیات 54 ہیں اور اس کے چھ (6) رکوع ہیں اس کا قرآن کی موجودہ ترتیب میں نمبر 41 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 61 ہے اور اس کا دوسرا نام سورہ فصلت بھی ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ حم سجدہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن جہاں تک حد نگاہ ہوگی اس کا نور چمک رہا ہوگا اللہ اسے دنیا میں خوشی اور راحت عطا کرے گا وہ قابل تعریف اور قابل رشک زندگی بسر کرے گا۔

پیغمبر رسول خدا سے نقل ہوا ہے کہ جو شخص حم سجدہ کی تلاوت کرے گا اسے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

چار سورتیں ہیں کہ جن میں سجدہ واجب ہے اور ان میں سے ایک یہ سورہ ہے۔

آیت ۱ تا ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ① تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا
عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ③ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ
لَا يَسْمَعُوْنَ ④ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ
وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ⑤ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ
مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

واستغفروه وويل للمشركين ۝ الذين لا يؤتون الزكوة وهم
بالأخرة هم كفرون ۝ إن الذين امنوا وعملوا الصلحت لهم أجر
غير ممنون ۝ قل أئنكم لتكفرون بالذي خلق الأرض في يومين
وتجعلون له أندادا ذلك رب العلمين ۝ وجعل فيها رواسي من
فوقها وبرك فيها وقدر فيها أقواتها في أربعة أيام سواء
للسائلين ۝ ثم استوى إلى السماء وهي دخان فقال لها وللأرض
ائتيا طوعا أو كرها قالتا أتينا طائعين ۝ فقضىهن سبع
سموات في يومين وأوحى في كل سماء أمرها وزينا السماء الدنيا
بمصابيح وحفظا ذلك تقدير العزيز العليم ۝ فإن أعرضوا
فقل أنذرتكم صعقة مثل صعقة عاد وثمود ۝ إذ جاءتهم الرسل
من بين أيديهم ومن خلفهم ألا تعبدوا إلا الله قالوا لو شاء
ربنا لأنزل ملئكة فإنا بما أرسلتم به كفرون ۝ فأما عاد
فاستكبروا في الأرض بغير الحق وقالوا من أشد منا قوة أولم
يروا أن الله الذي خلقهم هو أشد منهم قوة وكانوا بايتنا
يجحدون ۝ فأرسلنا عليهم ريحا صرصرا في أيام نحسات
لنذيقهم عذاب الخزي في الحيوة الدنيا ولعذاب الأخرة أخزى

وهم لا ينصرون ۝ وأما ثمود فهدينهم فاستحبوا العمى على
الهدى فأخذتهم صعقة العذاب الهون بما كانوا يكسبون ۝
ونجينا الذين امنوا وكانوا يتقون ۝ ويوم يحشر أعداء الله إلى
النار فهم يوزعون ۝ حتى إذا ما جاءوها شهد عليهم سمعهم
وأبصرهم وجلودهم بما كانوا يعملون ۝ وقالوا لجلودهم لم
شهدتم علينا قالوا أنطقنا الله الذي أنطق كل شيء
وهو خلقكم أول مرة وإليه ترجعون ۝ وما كنتم تستترون أن
يشهد عليكم سمعكم ولا أبصركم ولا جلودكم ولكن ظننتم
أن الله لا يعلم كثيرا مما تعملون ۝ وذلكم ظنكم الذي ظننتم
بربكم أردىكم فأصبحتم من الخسرين ۝ فإن يصبروا فالنار
مثوى لهم وإن يستعتبوا فما هم من المعتبين ۝ وقيضنا لهم
قرناء فزينوا لهم ما بين أيديهم وما خلفهم وحق عليهم القول
في أمم قد خلت من قبلهم من الجن والإنس إنهم كانوا
خسرين ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حم (۱) یہ خدائے رحمن و رحیم کی تنزیل ہے (۲) اس کتاب کی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں عربی زبان کا قرآن ہے اس قوم کے لئے جو سمجھنے والی ہو (۳) یہ قرآن بشارت دینے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر نازل کیا گیا ہے لیکن اکثریت نے اس سے اعراض کیا ہے اور وہ کچھ سنتے ہی نہیں ہیں (۴) اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل جن باتوں کی تم دعوت دے رہے ہو ان کی طرف سے پردہ میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے اور ہمارے تمہارے درمیان پردہ حائل ہے لہٰذا تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں (۵) آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی تمہارا ہی جیسا بشر ہوں لیکن میری طرف برابر وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے لہٰذا اس کے لئے استقامت کرو اور اس سے استغفار کرو اور مشرکوں کے حال پر افسوس ہے (۶) جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں اور آخرت کا انکار کرنے والے ہیں (۷) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے منقطع نہ ہونے والا اجر ہے (۸) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگ اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے ساری زمین کو دو دن میں پیدا کر دیا ہے اور اس کا شریک قرار دیتے ہو جبکہ وہ عالمین کا پالنے والا ہے (۹) اور اس نے اس زمین میں اوپر سے پہاڑ قرار دے دیئے ہیں اور برکت رکھ دی ہے اور چار دن کے اندر تمام سامان معیشت کو مقرر کر دیا ہے جو تمام طلبگاروں کے لئے مساوی حیثیت رکھتا ہے (۱۰) اس کے بعد اس نے آسمان کا رخ کیا جو بالکل دھواں تھا اور اسے اور زمین کو حکم دیا کہ بخوشی یا بہ کراہت ہماری طرف آؤ تو دونوں نے عرض کی کہ ہم اطاعت گزار بن کر حاضر ہیں (۱۱) پھر ان آسمانوں کو دو دن کے اندر سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں اس کے معاملہ کی وحی کر دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کر دیا ہے اور محفوظ بھی بنا دیا ہے کہ یہ خدائے عزیز و علیم کی مقرر کی ہوئی تقدیر ہے (۱۲) پھر اگر یہ اعراض کریں تو کہہ دیجئے کہ ہم نے تم کو ویسی ہی بجلی کے عذاب سے ڈرایا ہے جیسی قوم عاد و ثمود پر نازل ہوئی تھی (۱۳) جب ان کے پاس سامنے اور پیچھے سے ہمارے نمائندے آئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہمارا خدا چاہتا تو ملائکہ کو نازل کرتا ہم تمہارے پیغام کے قبول کرنے والے نہیں ہیں (۱۴)

پھر قوم عاد نے زمین میں ناحق بلندی اور برتری سے کام لیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم سے زیادہ طاقت والا کون ہے ۔۔۔ تو کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے وہ بہرحال ان سے زیادہ طاقت رکھنے والا ہے لیکن یہ لوگ ہماری نشانیوں کا انکار کرنے والے تھے (۱۵) تو ہم نے بھی ان کے اوپر تیز و تند آندھی کو ان کی نحوست کے دنوں میں بھیج دیا تاکہ انہیں زندگانی دنیا میں بھی رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسوا کن ہے اور وہاں ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی (۱۶) اور قوم ثمود کو بھی ہم نے ہدایت دی لیکن ان لوگوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں زیادہ پسند کیا تو ذلت کے عذاب کی بجلی نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا ان اعمال کی بنا پر جو وہ انجام دے رہے تھے (۱۷) اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دے دی جو ایمان لانے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے تھے (۱۸) اور جس دن دشمنانِ خدا کو جہنم کی طرف ڈھکیلا جائے گا پھر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی (۱۹) یہاں تک کہ جب سب جہنم کے پاس آئیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور جلد سب ان کے اعمال کے بارے میں ان کے خلاف گواہی دیں گے (۲۰) اور وہ اپنے اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیسے شہادت دے دی تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اسی خدا نے گویا بنایا ہے جس نے سب کو گویائی عطا کی ہے اور تم کو بھی پہلے دن اسی نے پیدا کیا ہے اور اب بھی پلٹ کر اسی کی بارگاہ میں جاؤ گے (۲۱) اور تم اس بات سے پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور گوشت پوست گواہی نہ دے دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال سے باخبر بھی نہیں ہے (۲۲) اور یہی خیال جو تم نے اپنے پروردگار کے بارے میں قائم کیا تھا اسی نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے اور تم خسارہ والوں میں ہو گئے ہو (۲۳) اب اگر یہ برداشت کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور اگر معذرت کرنا چاہیں تو ان کی معذرت قبول نہیں کی جائے گی (۲۴) اور ہم نے خود بھی ان کے لئے ہم نشین فراہم کر دیئے تھے جنہوں نے اس کے پہلے تمام امور ان کی نظروں میں آراستہ کر دیئے تھے اور ان پر بھی وہی عذاب ثابت ہو گیا جو ان کے پہلے انسان اور جنات کے

گروہوں پر ثابت ہو چکا تھا کہ یہ سب کے سب خسارہ والوں میں تھے (۲۵)

تفسیر

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
حم یہ خدائے قرآن رحمن و رحیم کی طرف سے نازل کردہ ہے۔
علامہ فرماتے ہیں کہ تَنْزِيْلٌ مبتدا ہے اور كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ اس کی خبر ہے۔ اس کتاب کو نازل کرنے والا رحمن اور رحیم ہے۔

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ یعنی اس کی آیات حلال و حرام اور احکام اور سنتوں کو تفصیل سے بیان کرنے والی ہیں۔ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔ بشیر یعنی مومنین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ظالموں کو ڈرانے والا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ یعنی اکثریت نے اس سے اعراض کیا (منہ موڑا) ہے یعنی اس قرآن کریم سے اکثر لوگوں نے منہ موڑا ہے۔

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اور وہ سنتے ہی نہیں ہیں۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ : اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل جن باتوں کی آپ دعوت دیتے ہیں ان کی طرف سے پردے میں ہیں۔

اَكِنَّةٍ یعنی پردے میں ہیں۔ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ اور ہمارے کانوں میں بہراپن ہے ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے اور تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کریں گے۔

یعنی ان باتوں کی طرف (توحید و رسالت و دین کی طرف) آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں ان کو ہمارے کان سننے سے بہرے ہیں اور ہمارے دل ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یعنی ہمارے عقل ان کو درک نہیں کرتی۔

یعنی ہماری آنکھیں ہیں لیکن دیکھتی نہیں ہیں ہمارے کان ہیں لیکن سنتے نہیں ہیں اور ہماری عقلیں ہیں لیکن وہ سمجھ سے کام نہیں لیتیں۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ ..... آپ کہہ دیں کہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہوں لیکن میری طرف یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا خدا فقط ایک ہے لہٰذا اس کے لیے استقامت کرو اور اس سے استغفار کرو اور مشرکوں کے حال پر افسوس ہے۔ فَاسْتَقِيْمُوْٓا یعنی اس کی آواز پر لبیک کہو۔

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اپنے اعمال میں شرک (یعنی ریاکاری) کرتے ہیں۔ یہ ہی اس خدا کے اس قول سے بھی مراد ہے جس میں کہا گیا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ اللہ پر ایمان لانے والوں سے اکثر وہ ہیں جو مشرک ہیں۔ اس کو یہ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اعمال میں شرک کرتے ہیں۔ یعنی جب ان لوگوں کو کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اس پر عمل کرو تو وہ اس کے خلاف عمل کرتے ہیں جو خدا نے ان سے کہا ہوتا ہے لہٰذا ان کا نام مشرک رکھا گیا ہے۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور جو لوگ زکوٰۃ نہیں ادا کرتے وہ حقیقت میں آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

یعنی جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ (ممکن مراد ہو کہ جو زکوٰۃ کا منکر ہے وہ کافر ہے کیونکہ زکوٰۃ ایک ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کفر ہے۔ مترجم)

علامہ مجلسی بحار الانوار فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے احمد بن ادریس نے نقل کیا اور اس نے احمد بن محمد سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو عبداللہ نے فرمایا۔ اے ابان کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا مشرکوں سے زکوٰۃ کو طلب کرنے کو جو خدا کے ساتھ اور ان کے ساتھ شرک کرتے ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ویل ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ نہیں ادا کرتے وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔"

ابان بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول پھر اس کی تفسیر کیا ہے وہ میرے لیے بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ان مشرکین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام اول امیر المومنین کے ساتھ دوسرے اہل کو شریک قرار دیا تو اگر چہ بعد والے آخر کو مان بھی لیں تب بھی بعد والے آخر کے انکار کرنے والے ہیں یعنی جس نے علی کو افضل نہیں مانا وہ خود بعد والے اماموں کو مان بھی لیں تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے ابان خدا نے اپنے بندوں کو ان پر ایمان کی دعوت دیتا ہے اور جب کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے تو ان پر آئمہ پر ایمان لانا واجب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد خدا مومنین کا تذکرہ کر رہا ہے فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے منقطع نہ ہونے والا اجر ہے۔

یعنی ان پر خدا کی طرف سے ایسا اجر ہے جو خدا ان کو دے گا وہ اس کو جتائے گا نہیں۔ اور نہ ہی اس میں وقفہ ہو گا نہ ملاوٹ ہو گی۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے خطاب کر رہا ہے۔ اے محمد آپ ان لوگوں سے کہہ دیں۔ قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ ۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو کہ جس نے ساری زمین کو دو دنوں

میں خلق کر دیا ہے۔ یعنی دو وقتوں میں ایک وہ وقت کہ جس میں خلقت زمین شروع ہوگئی اور دوسرے دن خلقت کامل ہوگئی۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا ۔ اور اس نے زمین کے اوپر پہاڑ قرار دیے اور اس میں برکت رکھ دی اور چاروں کے اندر تمام سامان زندگی کو مقرر کر دیا۔ جو تمام طلب کرنے والوں کے لیے ساری حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی ہم نے اس زمین پر پہاڑوں کو قرار دیا تاکہ یہ زمین ادھر ادھر متحرک نہ ہو بلکہ برقرار رہے۔

اور پھر ہم نے چار دنوں میں زمین پر باقی تمام چیزوں کو خلق کیا تو گویا کل چھ دن صرف ہوئے۔ چار دنوں میں تمام عوالم کے لیے خواہ وہ انسان ہوں یا حیوانات ان کے لیے غذائی سامان کو پیدا کیا۔ خواہ حیوانات، پرندے، چوپائے یا حشرات الارض خواہ وہ جنگل والے ہیں یا پانی والے ان سب کے لیے پھل، نباتات اور درخت اور ہر وہ چیز جس میں حیوانات کے لیے غذائی سامان تھا اس کو ان چار دنوں میں خلق کیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ چار دنوں سے مراد چار موسم ہیں۔ سردی، بہار، گرمی، پھر خزاں کا موسم ہے۔

شتا یعنی کا وہ موسم ہے جس میں اللہ ہوا کو چلاتا ہے بارش برساتا ہے، راتوں کو شبنم نازل کرتا ہے وہ وقت ہے جس میں زمین میں درختوں کو اگایا جاتا ہے یہ دوسرا موسم ہے جو … ہوتا ہے۔ اس کے بعد ربیع کا موسم آتا ہے جو معتدل ہوتا ہے جو گرم نہ سرد ہوتا ہے اس موسم میں درختوں سے پھل اور زمین سے شگوفے نکلتے ہیں۔ اور ہر طرف سبزہ ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ موسم گرمی کا موسم ہے جس میں پھل پک جاتے ہیں اور شگوفوں کے دانے پک جاتے ہیں جو انسانوں اور حیوانات کی غذا ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد خریف کا موسم یعنی پت جھڑ کا موسم آتا ہے یعنی خزاں کا موسم آتا ہے جس میں تمام پتے جھڑ جاتے ہیں۔ یہ چار موسم ہیں یعنی اگر سارا سال ایک ہی موسم ہوتا تو زمین سے نباتات پیدا نہ ہوتے۔ لہذا اگر گرمی کا موسم ہوتا تو سب کچھ جل جاتا ہے اور اگر بہار کا موسم ہوتا تو پھر پھل وغیرہ نہ پکتے … اور اگر سارا سال خزاں کا موسم ہوتا تو کوئی پھل و شگوفہ باقی نہ رہتا۔ اور سردی کا موسم ہوتا تو پھر بھی کوئی پھل و شگوفہ پیدا نہ ہوتا۔ تو گویا اس انسان اور حیوانات کے لیے کوئی غذائی سامان نہ ہوتا۔ تو مخلوق باقی نہ رہتی۔ اللہ نے ان چار موسموں کو چار دن کا نام دیا ہے۔ جو سب ضرورت مندوں کے لیے ساری ہیں ضرورت مندوں کو خدا نے سائل کہا ہے۔ کیونکہ جو ضرورت مند ہے وہ سائل ہے خواہ وہ زبان سے سوال کرے یا نہ کرے۔ تو جیسے وہ: ضرورت مند ہیں خواہ وہ زبان سے سوال نہ کرے۔

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ ۔ اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف رخ کیا۔

یعنی زمین اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کو خلق کرنے کے بعد خدا نے آسمان کو خلق کیا۔ حضرت امام ابوالحسن الرضا سے سوال کیا گیا اے فرزند رسول جب خدا نے زمین و آسمان کو خلق کیا تو اس وقت جن و انس میں سے کوئی نہیں تھا تو پھر خدا نے کس سے کلام کیا … اللہ نے کس کے لیے کہا آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خدا نے زمین

و آسمان سے کلام کیا تھا۔ جیسے کہ قرآن میں آیا ہے۔ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۔ خدا نے آسمان اور زمین کو حکم دیا خوشی یا کراہت کے ساتھ ہر حال میں ہماری طرف آؤ تو دونوں نے عرض کیا ہم اطاعت گزار بن کر حاضر ہیں۔

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ ۔ پس اس نے سات آسمانوں کو دو دنوں میں خلق کیا۔

فَقَضَاهُنَّ ۔ یعنی خلق کیا یعنی ابتداء خلق سے آخر تک دو دن لگے۔ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۔ اور ہر آسمان میں اس کے معاملہ کی وحی کر دی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وحی تقدیر و تدبیر کی تھی۔ … تشریح دی۔

وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۔ ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کر دیا۔

چراغوں سے ستارے مراد ہیں۔ وَحِفْظًا ۔ یہ ستارے شیاطین سے حفاظت کے لیے ہیں تاکہ شیاطین کو آسمان سے دور رکھے پھر فرمایا فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۔ پھر اگر یہ اعراض کریں تو کہہ دیجیے کہ میں نے تم کو ویسی ہی بجلی کے عذاب سے ڈرایا ہے جیسا قوم عاد و ثمود پر نازل ہوئی تھی۔

یعنی اگر قریش والے آپ سے دوری اختیار کریں اور منہ موڑیں تو ان کے لیے بھی عاد و ثمود کی طرح بجلی کا عذاب آ جائے گا۔

إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ۔ جب ان کے پاس سامنے اور پیچھے سے ہمارے رسول آئے۔

آپ سے پہلے رسول حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور دوسرے نبی مراد ہیں ان کے بعد خود آپ ہیں۔

قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً ۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا اللہ چاہتا تو ملائکہ کو نازل کرتا۔

یعنی ہمارے پیچھے اگر وہ رسول بنا کر ہمارے پاس مبعوث نہ کرتا بلکہ وہ ملائکہ کو نازل کرتا ہم تمہارے پیغام کے قبول کرنے والے نہیں تھے۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا ۔ تو ہم نے ان پر تیز و تند ہوا کو بھیج دیا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اس سے مراد ہیں کہ ان پر خدا نے تیز و تند ٹھنڈی ہوا کو چلا دیا جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ ۔ نحوست کے دن۔ یعنی وہ ایام کہ جن میں ان پر نحوست نازل ہوئی۔

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ ۔ اور قوم ثمود کو بھی ہم نے ہدایت دی لیکن انہوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں زیادہ پسند کیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا نے یہ نہیں کہا کہ اللہ نے پسند کیا بلکہ فرمایا کہ انہوں نے پسند کیا۔ تو یہ آیت رد ہے ان لوگوں کے لیے جو اس کے قائل ہیں کہ خدا نے ان کے افعال کو ایجاد کیا ہے۔ اس آیت نے ان کو رد کیا کہ اللہ نہیں بلکہ خود انہوں نے پسند کیا تو اس سے ظاہر ہوا کہ بندے مجبور نہیں ہیں۔

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝ ۔ اس ذلت کے عذاب کی بجلی نے انہیں ان کی گرفت میں لے لیا ان اعمال کی بنا پر جو وہ انجام دے رہے تھے۔

یعنی ان کو عذاب ان کے اعمال کی وجہ سے ہوا تھا نہ کہ جبر کی وجہ سے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۝ ۔ اور جس دن دشمنانِ خدا کو جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا پھر انہیں روک کر جمع کیا جائے گا۔ یعنی آگ ان کے چاروں طرف سے آئے گی۔

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝ ۔ یہاں تک جب سب جہنم کے پاس آئیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور جلد سب ان کے اعمال کے بارے میں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایک قوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کے سامنے ان کے اعمال پیش کیے جائیں گے تو وہ ان اعمال کا انکار کریں گے اور یہ کہیں گے ان اعمال میں سے کوئی کام ہم نے نہیں کیا۔ پھر جن ملائکہ نے ان کے اعمال کو لکھا ہوگا وہ گواہی دیں گے کہ یہ تمہارے ہی اعمال ہیں اس وقت وہ خدا سے کہیں گے خدایا یہ فرشتے بھی تیرے ہیں یہ تیرے کہنے پر ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ پھر وہ خدا کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہم نے یہ اعمال نہیں کیے ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب انہیں مبعوث کرے گا تو وہ اس کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسا تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے امیر المومنین علیؑ کا حق غصب کیا ہوگا تو اس وقت خدا ان کی زبانوں پر مہر لگا دے گا اور ان کے اعضاء بولنے لگ جائیں گے کانوں نے جو حرام سنا ہوگا وہ اس کی گواہی دیں گے آنکھوں نے جو حرام منظر دیکھے ہوں گے وہ اس کی گواہی دیں گی اور ہاتھوں نے جو کچھ حرام انجام دیا ہوگا وہ اس کی گواہی دیں گے اور پاؤں نے جہاں جہاں کا سفر کیا ہوگا وہ اس کی گواہی دیں گے۔

شرمگاہوں نے جو فعل حرام کیے ہوں گے وہ اپنے فعل حرام کی گواہی دیں گے جب سب اعضاء جوارح گواہی دیں گے تو وہ لوگ اپنی کھالوں سے کہیں گے "تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟" تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اسی خدا نے قوتِ گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اب اسی کی طرف پلٹ کے جا رہے ہو اور پھر خدا کی طرف آواز آئے گی تم اس سے پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان آنکھیں اور گوشت پوست اور شرمگاہیں گواہی نہ دے دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر ہے۔ اور یہ خیال جو تم نے اپنے

رب کے بارے میں قائم کیا اس کی وجہ سے تم خسارہ اٹھانے والے ہو گئے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا اور اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے نقل کیا وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے دوزخ میں جانے والے آخری شخص کی روایت کے بارے میں پوچھا جیسا کہ لوگ اسے بیان کرتے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: نہیں جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں معاملہ ایسا نہیں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کچھ یوں ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لشکر کے میدان میں جب آخری بندے کو دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا جب اسے دوزخ کی طرف لایا جائے گا تو وہ ادھر ادھر دیکھے گا خدا کی طرف سے آواز آئے گی کہ میرے بندے کو کیا ہوا ہے۔ وہ کہے گا خدا تو نے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جس کا تیرے بارے میں گمان رکھتا تھا۔

خدا کی طرف سے آواز آئے گی میرے بندے تجھے میرے بارے میں کیا گمان تھا؟ بندہ عرض کرے گا خدایا میرا گمان یہ تھا کہ تو میری غلطیوں اور گناہوں کو معاف کرے گا اور مجھے جنت میں جگہ دے گا۔

خدا فرمائے گا مجھے میری عزت و جلالت کی قسم آج تک اس بندے نے میرے بارے میں یہ گمان نہیں رکھا تھا اگر اس نے مجھ سے نیک گمان کیا ہوتا تو میں اسے آج دوزخ کا حکم نہ دیتا۔ اے میرے فرشتو! اب اس کے جھوٹ پر اعتبار کرو اور اسے جنت میں بھیج دو۔

اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو اپنے رب کے بارے میں نیک گمان رکھتا ہو مگر قیامت کے دن اس کے ساتھ اس نیک گمان کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ اور یہی ہے جو خدا فرماتا ہے۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۝

اور یہی خیال جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا تھا اس نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ۝

اب اگر یہ صبر کریں تب بھی ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور اگر یہ معذرت کرنا چاہیں تو بھی معذرت قبول نہیں کی جائے گی۔

یعنی اگر یہ صبر کریں تب بھی ان کی توبہ قبول نہیں اور اگر عذر کریں تو عذر قبول نہیں ہوگا۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ ۔ اور ہم نے خود بھی ان کے لیے ہم نشین فراہم کر رکھے تھے۔ یعنی ہم نے ان کے لیے نہ

وانس میں سے ان کے قرین قرار دیے تھے۔
فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ۔ جنہوں نے ان کے سامنے ان کے تمام برے امور کو مزین کر دیا۔ یعنی ان کے اعمال کو
ان کے سامنے مزین کر دیا وَمَا خَلْفَهُمْ ۔ اور جو کچھ وہ موت کے بعد بیان کرتے تھے ان کو بھی ان کے لئے کتاب میں داخل کر دیا
کرتے تھے۔ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ ۔ اور ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر عذاب یقینی ہو گیا۔

آیت ۲۶ تا ۵۴

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ
تَغْلِبُونَ ۝ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا ۙ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا
دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا
لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ
غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝
وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا
لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ
تَعْبُدُونَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۩ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي
الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا
يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ مَا يُقَالُ
لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو
عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ
أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا
يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ

مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۝ مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِلْعَبِيدِ ۝ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ
أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ
أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا
كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ۝ لَا يَسْأَمُ
الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝ وَلَئِنْ
أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ
السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ
غَلِيظٍ ۝ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ
كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي
الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ

بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۝

ترجمہ

اور کفار آپس میں کہتے ہیں کہ اس قرآن کو ہرگز مت سنو اور اس کی تلاوت کے وقت ہنگامہ کرو شاید اسی طرح ان پر غالب آجاؤ (۲۶) تو اب ہم ان کفر کرنے والوں کو شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور انہیں ان کے اعمال کی بدترین سزا دیں گے (۲۷) یہ دشمنان خدا کی صحیح سزا جہنم ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے جو اس بات کی سزا ہے کہ یہ آیات الٰہی کا انکار کیا کرتے تھے (۲۸) اور کفار یہ فریاد کریں گے کہ پروردگار ہمیں جنات و انسان کے ان لوگوں کو دکھلا دے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے قرار دیدیں اور اس طرح وہ پست لوگوں میں شامل ہو جائیں (۲۹) بیشک جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اسی پر جمے رہے ان پر ملائکہ یہ پیغام لے کر نازل ہوتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور رنجیدہ بھی نہ ہو اور اس جنت سے مسرور ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے (۳۰) ہم زندگانی دنیا میں بھی تمہارے ساتھی تھے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہیں یہاں جنت میں تمہارے لئے وہ تمام چیزیں فراہم ہیں جن کے لئے تمہارا دل چاہتا ہے اور جنہیں تم طلب کرو گے (۳۱) یہ بہت زیادہ بخشنے والے مہربان پروردگار کی طرف سے تمہاری ضیافت کا سامان ہے (۳۲) اور اس سے زیادہ بہتر بات کس کی ہوگی جو لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دے اور نیک عمل بھی کرے اور یہ کہے کہ میں اس کے اطاعت گزاروں میں سے ہوں (۳۳) نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی لہٰذا تم برائی کا جواب بہترین طریقہ سے دو کہ اس طرح جس کے اور تمہارے درمیان عداوت ہے وہ بھی ایسا ہو جائے گا جیسے گہرا دوست ہوتا ہے (۳۴) اور یہ صلاحیت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ بات ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑی قسمت والے ہوتے ہیں (۳۵) اور جب تم میں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا

ہوتو اللہ کی پناہ طلب کرو کہ وہ سب کی سننے والا اور سب کا جاننے والا ہے (۳۶) اور اسی خدا کی نشانیوں میں سے رات و دن اور آفتاب و ماہتاب ہیں لہٰذا آفتاب و ماہتاب کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر واقعاً اس کے عبادت کرنے والے ہو (۳۷) پھر اگر یہ لوگ اکڑ سے کام لیں تو لیں جو لوگ پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ دن رات اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور کسی وقت بھی تھکتے نہیں ہیں (۳۸) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم زمین کو صاف اور مردہ دیکھ رہے ہو اور پھر جب ہم نے پانی برسا دیا تو زمین لہلہانے لگی اور اس میں نشوونما پیدا ہوگئی بیشک جس نے زمین کو زندہ کیا ہے وہی مردوں کا زندہ کرنے والا بھی ہے اور یقیناً وہ ہر شے پر قادر ہے (۳۹) بیشک جو لوگ ہماری آیات میں ہیرا پھیری کرتے ہیں وہ ہم سے چھپنے والے نہیں ہیں۔ سوچو کہ جو شخص جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ بہتر ہے یا جو روز قیامت بے خوف و خطر نظر آئے۔ تم جو چاہو عمل کرو وہ تمہارے تمام اعمال کا دیکھنے والا ہے (۴۰) بیشک جن لوگوں نے قرآن کے آنے کے بعد اس کا انکار کردیا ان کا انجام برا ہے اور یہ ایک عالی مرتبہ کتاب ہے (۴۱) جس کے قریب سامنے یا پیچھے کسی طرف سے باطل آبھی نہیں سکتا ہے کہ یہ خدائے حکیم و حمید کی نازل کی ہوئی کتاب ہے (۴۲) پیغمبر آپ سے جو کچھ بھی کہا جاتا ہے یہ سب آپ سے پہلے والے رسولوں سے کہا جا چکا ہے اور آپ کا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب کا مالک بھی ہے (۴۳) اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کردیتے تو یہ کہتے کہ اس کی آیتیں واضح کیوں نہیں ہیں اور یہ عجمی کتاب اور عربی انسان کا ربط کیا ہے۔ تو آپ کہہ دیجئے کہ یہ کتاب صاحبانِ ایمان کے لئے شفا اور ہدایت ہے اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کے کانوں میں بہرا پن ہے اور وہ ان کو نظر بھی نہیں آرہا ہے اور ان لوگوں کو بہت دور سے پکارا جائے گا (۴۴) اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی جھگڑا ڈال دیا گیا اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوگئی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ کردیا گیا ہوتا اور یقیناً یہ بڑے بے چین کردینے والے شک میں مبتلا ہیں (۴۵) جو بھی نیک عمل کرے گا وہ اپنے لئے کرے گا اور

جو برا کرے گا اس کا ذمہ دار بھی وہ خود ہی ہوگا اور آپ کا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے (۴۶) قیامت کا علم اسی کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے اور بوروں سے جو پھل نکلتے ہیں یا عورتوں کو جو حمل ہوتا ہے یا جن بچوں کو وہ پیدا کرتی ہیں یہ سب اسی کے علم کے مطابق ہوتے ہیں اور جس دن وہ پکار کر پوچھے گا کہ میرے شرکاء کہاں ہیں تو مشرکین مجبوراً عرض کریں گے کہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان سے واقف نہیں ہے (۴۷) اور وہ سب گم ہوجائیں گے جنہیں یہ پہلے پکارا کرتے تھے اور اب خیال ہوگا کہ کوئی چھٹکارا ممکن نہیں ہے (۴۸) انسان بھلائی کی دعا کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتا ہے اور جب کوئی تکلیف اسے چھو بھی لیتی ہے تو بالکل مایوس اور بے آس ہوجاتا ہے (۴۹) اور اگر ہم اس تکلیف کے بعد پھر اسے رحمت کا مزہ چکھا دیں تو فوراً یہ کہہ دے گا کہ یہ تو میرا حق ہے اور مجھے تو خیال بھی نہیں ہے کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر میں پروردگار کی طرف پلٹایا بھی گیا تو میرے لئے وہاں بھی نیکیاں ہی ہیں تو پھر ہم بھی کفار کو ضرور بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے (۵۰) اور ہم جب انسان کو نعمت دیتے ہیں تو ہم سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور پہلو بدل کر الگ ہوجاتا ہے اور جب برائی پہنچ جاتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے (۵۱) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تمہیں یہ خیال ہے اگر یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کردیا تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اس سے اتنا سخت اختلاف کرنے والا ہو (۵۲) ہم عنقریب اپنی نشانیوں کو تمام اطراف عالم میں اور خود ان کے نفس کے اندر دکھلائیں گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہوجائے کہ وہ برحق ہے اور کیا پروردگار کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر شے کا گواہ اور سب کا دیکھنے والا ہے (۵۳) آگاہ ہوجاؤ کہ یہ لوگ اللہ سے ملاقات کی طرف سے شک میں مبتلا ہیں اور آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ ہر شے پر احاطہ کئے ہوئے ہے (۵۴)

تفسیر

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾
اور کفار آپس میں کہتے تھے کہ اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور اس کی تلاوت کے وقت ہنگامہ کرو شاید اسی طرح تم ان پر غالب آ جاؤ۔ یعنی جب محمد ﷺ قرآن کی تلاوت کریں تو اس وقت شور شرابا اور مزاح کرو اور خرافات بکو تاکہ تلاوت نہ سنی جائے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۔ اور کفار پکار پکار کر کہیں گے اے ہمارے خدا ہمیں جنات و انسانوں میں سے وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔

معصوم فرماتے ہیں: جس نے گمراہ کیا وہ شخص ملعون تھا جو دارالندوہ میں ایک بزرگ کی شکل میں اس وقت آیا جب کفار رسول کے خلاف اجلاس کر رہے تھے اور مختلف رائے پیش کر رہے تھے۔ اور اس نے رسول کو قتل کرنے کا مشورہ دیا اور ترتیب بھی بیان کر دی۔ اور دوسری مرتبہ رسول کے انتقال کے بعد سقیفہ میں آیا تھا۔ اور لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے گمراہ کیا۔ اور سب سے پہلے اس نے فلاں کی بیعت کی۔ اور انسانوں میں سے جس نے گمراہ کیا وہ بھی فلاں تھا۔ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا ۔ اور ہم ان دونوں کو اپنے قدموں کے نیچے قرار دیں گے اور وہ پست لوگوں میں سے شمار ہوں گے۔

یعنی جن و انسانوں میں سے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہم انہیں اپنے قدموں سے روند ڈالیں گے۔ تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں۔ اس کے بعد خدا حق کے شیعوں کا ذکر کر رہا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا ۔ بے شک جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر وہ قائم رہے۔

یعنی وہ ولایت علی پر قائم رہے۔ ان کی حالت یہ ہو گی کہ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ ملائکہ ان کی موت کے وقت ان پر یہ پیغام لے کر نازل ہوں گے۔

أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ ۔ اور تم نہیں ڈرو اور رنجیدہ نہ ہو اور اس جنت میں مسرور ہو جاؤ اس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اور ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی تھے جو تمہیں شیاطین سے محفوظ رکھتے تھے۔ اور موت کے وقت کہیں گے وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۔ اور اس جنت میں تمہارے لیے وہ تمام چیزیں فراہم ہیں جن کیلئے تمہارا دل چاہے اور جنہیں تم طلب کرو۔

یعنی اس جنت میں تمہاری خواہش کی تمام چیزیں موجود ہیں اور یہ تمہارے مہربان رب کی طرف سے تمہاری مہمان

نوازی ہے۔

ابو بصیر [illegible] حضرت امام صادق فرماتے ہیں کہ جب بھی ہمارا دوست اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کرنے والا شخص اس دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے تو رسول خدا، امیر المومنین علی، حسن، حسین اس کے سرہانے تشریف لاتے ہیں اور مومن کو بشارت دیتے ہیں اور اگر مرنے والا ہمارا دشمن ہو تو وہ ان کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ امیر المومنین نے حارث ہمدانی سے فرمایا تھا۔

یا حارث همدان من یمت یرنی
من مؤمن او منافق قبلا

اے حارث ہمدانی جو بھی مرتا ہے تو مرنے سے قبل مجھے دیکھتا ہے مرنے والا خواہ مومن ہو یا منافق۔

اس کے بعد خدا اپنے نبی کو فرما رہا ہے۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۔ نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی آپ برائی کو بہترین طریقے سے دور کریں۔

یعنی اے میرے نبی جو آپ کے ساتھ برائی کرے آپ اس کا جواب نیکی سے دیں تاکہ آپ کا دشمن بھی آپ کا دوست بن جائے۔ اس کے بعد فرمایا۔ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ ۔ اور یہ صلاحیت انہیں نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات انہیں حاصل ہوتی ہے جو بڑی قسمت والے ہوتے ہیں۔ اور جب آپ میں شیطان کی طرف سے وسوسہ پیدا ہو جائے یعنی آپ کے دل میں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے تو اس وقت خدا سے پناہ طلب کرو۔

اس آیت میں اگرچہ خطاب رسول ﷺ سے ہو رہا ہے لیکن مراد تمام لوگ ہیں۔ اس کے بعد خدا دہریوں کے خلاف احتجاج کر رہا ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً ۔ اور اس کی آیات میں سے یہ ہے کہ تم زمین کو صاف اور مردہ دیکھتے ہو۔

یعنی اس میں کہیں کوئی سبزہ نہیں ہے اور مردہ ہے۔ پھر جب ہم نے پانی برسایا تو اس میں سبزہ ہو گا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا ۔ بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ یعنی ان کا انکار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ [illegible] أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ ۔ کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو خیر و عافیت کے ساتھ قیامت کے دن لایا جائے گا۔ تم جو چاہو عمل کرو وہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ ۔ بے شک وہ لوگ جو ذکر کا کفر کرتے ہیں۔ یعنی ذکر سے مراد قرآن ہے یعنی قرآن کا کفر و انکار کرتے ہیں۔ ان کا انجام برا ہوگا۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۔

اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ کہتے اس کی آیات واضح کیوں نہیں ہیں۔ اور اس عجمی کتاب کا عربی انسان سے کیا رابطہ یعنی اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کو عربی زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا تو ان کے جواب میں خدا فرماتا ہے۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۔ اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں وقر ہے۔ یعنی ان کے کان بہرے ہیں جو سنتے نہیں ہیں۔ ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۔ ذکر سے مراد قرآن ہے۔ یعنی قرآن وہ کتاب ہے جس کے بارے میں خدا فرماتا:

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۔ یعنی قرآن وہ کتاب ہے کہ جس کے سامنے سے باطل نہیں آ سکتا۔

امام فرماتے ہیں اس میں توریت، انجیل، زبور کی جانب سے باطل نہیں آ سکتا اور اس کے بعد کی کتاب نہیں آئے گی جو اس کو باطل کر سکے۔ لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۔ اگر ہم اس کتاب کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے یہ ہم عربی ہیں ہم اس کتاب عجمی کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جبکہ ہماری زبان عربی ہے اور آپ قرآن کو غیر عربی لے آئے ہیں۔ یعنی خدا کو چاہیے کہ قرآن کو ہماری زبان میں نازل کرتا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ ۔ اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں مبعوث فرمایا۔

پارہ نمبر 25

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي ۔ وہ دن جس دن وہ پکار کر پوچھے گا کہ میرے شرکا کہاں ہیں۔

یعنی وہ جن کی تم عبادت کرتے اور ہے وہ اب کہاں ہیں۔ قَالُوا آذَنَّاكَ ۔ "تو مشرکین مجبوراً کہیں گے کہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں ہمیں ان کا کوئی علم نہیں ہے۔

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ ۔ اور ہم ان کے بارے میں کوئی واقف نہیں اور نہ کوئی گواہ ہے وہ سب گم ہو جائیں گے جنہیں یہ پکارا کرتے تھے۔ اور اب خیال ہوگا کہ کوئی چھٹکارا ممکن نہیں ہے۔

یعنی وہ جانتے ہیں کہ ان کا کوئی چھٹکارا نہیں اور کوئی بچاؤ نہیں اور کوئی جائے فرار نہیں ہے۔

لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ ۔ انسان بھلائی کی دعا کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتا۔

یعنی وہ دعا کے ذریعہ اپنے لیے خیر کے لیے کبھی دعا سے نہیں تھکتا ہے اور سوال کرتا ہے اور وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝ ۔ اور جب ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ نا امید ہو جاتے ہیں یعنی خدا کی رحمت سے نا امید ہو جاتے ہیں۔

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۔

اور ہم جب انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ ہم سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔

یعنی وہ فخر کرتے ہیں بڑی عظمت قرار دیتے ہیں اور دوسروں کو حقیر قرار دیتے ہیں۔ اور جب اسے کوئی شر، بیماری، فقر، اور کوئی سختی ہوتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۔

ہم عنقریب اپنی نشانیاں تمام اطراف عالم میں اور خود ان کے نفس کے اندر دکھلائیں گے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ وہ برحق ہے۔

آفاق سے مراد چاند سورج گرہن زلزلے اور جو آفات آسمانوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔

اور ان کے اپنے اندر کبھی بھوک کبھی پیاس اور کبھی بیماری کبھی فرحت کبھی تنگ دستی کبھی احتیاج کبھی بے نیازی کبھی غضب کبھی خوف، کبھی امن یہ سب چیزیں خدا کی توحید پر نشانیاں ہیں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا۔

وفي كل شيء له آية تدل على انه واحد

أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ ۔ اور کیا پروردگار کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ اور سب کچھ دیکھنے والا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اللہ سے ملاقات کی طرف سے شک میں مبتلا ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہر شے پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی

یہ سورۃ الشوریٰ مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 53 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد پانچ (5) ہے اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 42 ہے اور قرآن کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 62 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں مبعوث کرے گا کہ اس کا چہرہ برف سے زیادہ سفید ہوگا یا سورج کی طرح چمک رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور پیش ہوگا اللہ فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو نے ہمیشہ سورہ شوریٰ کی تلاوت کی لیکن اس کے ثواب کا علم نہیں تھا اور اگر تجھے اس کے ثواب کا علم ہوتا تو تو اس کی تلاوت سے کبھی ملول نہ ہوتا لیکن آج میں اس کی جزا تجھے دوں گا۔ پھر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ اور اسے جنت میں اس کے محل میں داخل کرو جس کے دروازے، منزلیں اور دریچے سب سرخ یاقوت کے ہیں اس کو جنتی حور اور حور و غلمان سے نوازا جائے گا اور اس محل میں ایک ہزار حوریں ہوں گی جو اس کی خدمت میں موجود ہوں گی۔

آیت ۱ تا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ
فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ
الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڮ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ فَاطِرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ
اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وَمَا
تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

یہ سورۃ الشوریٰ مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 53 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد پانچ (5) ہے اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 42 ہے اور قرآن کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 62 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت والے دن اس حالت میں مبعوث کرے گا کہ اس کا چہرہ برف سے زیادہ سفید ہوگا یا سورج کی طرح چمک رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور پیش ہوگا اللہ فرمائے گا اے میرے بندے تو نے ہمیشہ سورہ شوریٰ کی تلاوت کی لیکن اس کے ثواب کا علم نہیں تھا اور اگر تجھے اس کے ثواب کا علم ہوتا تو اس کی تلاوت سے کبھی ملول نہ ہوتا لیکن آج میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ پھر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ اور اسے جنت میں اس کے محل میں داخل کرو جس کے دروازے سرخ یاقوت کے ہیں اور اس کی سیڑھیاں سب سرخ یاقوت کی ہیں اس کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے اور اس محل میں ایک ہزار حوریں اور ہزار غلام اس کی خدمت میں موجود ہوں گے۔

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ
فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٨﴾
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ
الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ
اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ وَمَا
تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا
الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ
وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ
اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا
أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾
اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي
السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ
وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن
نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ
اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿٢١﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰم (۱) عسق (۲) اسی طرح خدائے عزیز و حکیم آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف وحی بھیجتا رہتا ہے (۳) زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور وہی خدائے بزرگ و برتر ہے (۴) قریب ہے کہ آسمان اس کی ہیبت سے اوپر سے شگافتہ ہو جائیں اور ملائکہ بھی اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر رہے ہیں اور زمین والوں کے حق میں استغفار کر رہے ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ خدا ہی وہ ہے جو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۵) اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ سرپرست بنا لئے ہیں اللہ ان سب کے حالات کا نگران ہے اور پیغمبر آپ کسی کے ذمہ دار نہیں ہیں (۶) اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کی وحی بھیجی تاکہ آپ مکہ اور اس کے اطراف والوں کو ڈرائیں اور اس دن سے ڈرائیں جس دن سب کو جمع کیا جائے گا اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اس دن ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں ہوگا (۷) اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک قوم بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اسی کو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالمین کے لئے نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار (۸) کیا ان لوگوں نے اس کو چھوڑ کر اپنے لئے سرپرست بنائے ہیں جبکہ وہی سب کا سرپرست ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۹) اور تم جس چیز میں بھی اختلاف کرو گے اس کا فیصلہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔ وہی میرا پروردگار ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں (۱۰) وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے نفوس میں سے بھی جوڑا بنایا ہے اور جانوروں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں وہ تم کو اسی جوڑے کے ذریعہ دنیا میں پھیلا رہا ہے اس کا جیسا کوئی نہیں ہے وہ سب کی سننے والا اور ہر چیز کا دیکھنے والا ہے (۱۱) آسمان و زمین کی تمام کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے اس کے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا

ہے جگہ پیدا کر دیتا ہے وہ ہر شے کا خوب جاننے والا ہے (۱۲) اس نے تمہارے لئے دین میں وہ راستہ مقرر کیا ہے جس کی نصیحت نوح کو کی ہے اور جس کی وحی پیغمبر تمہاری طرف بھی کی ہے اور جس کی نصیحت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی کی ہے کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ پیدا ہونے پائے مشرکین کو وہ بات سخت گراں گزرتی ہے جس کی تم انہیں دعوت دے رہے ہو اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کے لئے چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے (۱۳) اور ان لوگوں نے آپس میں تفرقہ اسی وقت پیدا کیا ہے جب ان کے پاس علم آچکا تھا اور یہ صرف آپس کی دشمنی کی بنا پر تھا اور اگر پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے ایک مدت کے لئے طے نہ ہو گئی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یقیناً جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا ہے وہ اس کی طرف سے سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں (۱۴) لہٰذا آپ اسی کے لئے دعوت دیں اور اس طرح استقامت سے کام لیں جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشات کا اتباع نہ کریں اور یہ کہیں کہ میرا ایمان اس کتاب پر ہے جو خدا نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں ہے اللہ ہم سب کو ایک دن جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے (۱۵) اور جو لوگ اس کے مان لئے جانے کے بعد خدا کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کی دلیل بالکل مہمل اور لغو ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے شدید قسم کا عذاب ہے (۱۶) اللہ ہی وہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو (۱۷) اس کی جلدی صرف وہ لوگ کرتے ہیں جن کا اس پر ایمان نہیں ہے ورنہ جو ایمان والے ہیں وہ تو اس سے خوفزدہ ہی رہتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ وہ بہرحال برحق ہے ہوشیار رہو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور تک چلے گئے ہیں (۱۸) اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو بھی چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اور وہ صاحب قوت بھی ہے اور

صاحب عزت بھی ہے (۱۹) جو انسان آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لئے اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا طلبگار ہے اسے اسی میں سے عطا کر دیتے ہیں اور پھر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے (۲۰) کیا ان کے لئے ایسے شرکاء بھی ہیں جنہوں نے دین کے وہ راستے مقرر کئے ہیں جن کی خدا نے اجازت بھی نہیں دی ہے اور اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہو گیا ہوتا تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یقیناً ظالموں کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے (۲۱)

تفسیر

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ ۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ حروف مقطعات ہیں ان حروف کو جب رسول یا امام تالیف دیتے ہیں تو اس سے اسم اعظم بن جاتا ہے تو امام یا رسول جب اس اسم اعظم کے ذریعے خدا سے سوال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو خدا اس کو قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اسی طرح خدائے عزیز و حکیم آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف وحی نازل کرتا رہا ہے۔

حدثنی علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن علی و احمد بن ادریس نے نقل کیا ہے ان دونوں نے فرمایا کہ ہمیں محمد بن احمد علوی نے ابن [illegible] سے اور اس نے محمد بن جمہور سے اور اس نے سلیمان بن سماعہ اور اس نے عبداللہ بن قاسم سے اور اس نے ابی [illegible] سے اور اس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد باقرؑ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: حٰمٓ عٓسٓقٓ یہ اعداد ہے قائم کی مدت حکومت کو بیان کر رہی ہیں۔ اور ق پہاڑ ہے جس نے پوری دنیا کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور زمرد سبز رنگ کا ہے اور آسمان کا سبز ہونا بھی اس پہاڑ کی وجہ سے ہے۔ اور ہر چیز کا علم اس عٓسٓقٓ ۝ کے اندر موجود ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۔ قریب ہے آسمان اس عظمت سے اوپر سے پھٹ جائے ملائکہ بھی اپنے رب کی حمد و تسبیح کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں ملائکہ کا استغفار شیعوں کے لئے اور ان میں سے خاص طور پر ان کے لئے جو خدا کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے ہیں۔ آیت کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کا معنی خاص ہے جو شیعوں کے لئے ہے۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا

اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کو نازل کیا تا کہ آپ ام القریٰ اور اس کے اردگرد والوں کو ڈرائیں۔

أُمَّ الْقُرَىٰ سے مراد مکہ ہے اور مکہ کو ام القریٰ اس وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ زمین کا سب سے پہلا ٹکڑا ہے جس کو خدا نے خلق کیا اور ساری زمین اسی سے پھیلائی گئی ہے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا: إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا۔ پہلا گھر جو زمین میں لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ بکہ (مکہ) میں ہے جو بابرکت قرار دیا گیا ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ سے مراد ہے ان کے اوپر سے آسمان پھٹ جائے گا لیکن جدا نہیں ہوگا۔

أُمَّ الْقُرَىٰ مراد مکہ کی زمین ہے۔ وَمَنْ حَوْلَهَا سے مراد اس کے اردگرد کی دوسری زمین ہے۔ خدا نے فرمایا: يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۔ اور اس دن سے ڈرائیں جس دن سب کو جمع کیا جائے گا اور اس میں کسی قسم کی شک کی گنجائش موجود نہیں ہے اس دن ایک گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا گروہ جہنم میں ہوگا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے حسین بن عبداللہ السکینی نے نقل کیا ہے اور اس نے ابو سعید بجلی سے نقل کیا ہے اور اس نے عبدالملک بن ہارون سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہؑ سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے جب امیرالمومنین علیؑ کو شام کے لشکر کے بارے میں خبر ملی تو آپ نے دریافت کیا کہ اس لشکر کی افرادی تعداد کتنی ہے تو آپ کو جواب دیا گیا سارے اہل شام ہیں تو آپ نے فرمایا۔ ان اہل شام مت کہو بلکہ ان سب کو اہل شوم کہو کیونکہ یہ سب حضرت داؤدؑ کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں سے بعض افراد کو مسخ کر کے بندر اور سور بنایا تھا۔ اس کے بعد آپ نے شام کے لشکر کی طرف خط تحریر فرمایا اور کہا۔

اے معاویہ میرے اور اپنے درمیان لڑائی میں لوگوں کو مت قتل کرو بلکہ تو خود میرے مقابلے میں لڑنے کے لئے آجا اگر میں نے تجھے قتل کر دیا تو جہنم میں چلا جائے گا اور لوگ تیرے شر سے بچ جائیں گے اور لوگوں کو راحت نصیب ہو جائے گی۔ اور اگر تو نے مجھے قتل کر دیا تو میں جنت میں چلا جاؤں گا تو پھر تیرے مقابل میں آنے والی تلوار نیام میں چلی جائے گی وہ تلوار تیرے شر اور دھوکے کے مقابلے میں بھی نیام میں نہیں جائے گی۔

میں وہ ہوں جس کا نام تورات و انجیل میں رسول خدا کے نام کے ساتھ قریب ہے میں وہ ہوں جس نے درخت کے نیچے سب سے پہلے رسول خدا کی بیعت کی تھی۔ تو خدا نے فرمایا تھا: لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (یقیناً خدا ان مومنین پر راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی۔ (سورہ فتح ۔۱۸)

جب معاویہ نے امیرالمومنینؑ کا خط پڑھا تو اس وقت اس کے اردگرد اس کے حواری موجود تھے تو انہوں نے کہا اے معاویہ خدا کی قسم علیؑ نے تیرے ساتھ انصاف کیا ہے۔ تو معاویہ نے جواب میں کہا خدا کی قسم تم لوگوں نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا البتہ خدا کی قسم میں علیؑ کے مقابل میں ایک لاکھ اور بیس اہل شام سے روانہ کروں گا تو علیؑ اس کے کر اوپر سے تنگ آجائے۔ لیکن خدا کی قسم میں ان ایک لاکھ میں نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں رسول خداﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا۔ خدا کی قسم اے علیؑ اگر تمام اہل مشرق اور تمام اہل مغرب تیرے مقابل میں جنگ کرنے کے لئے آجائیں تو سب کو قتل کر دے گا۔

مجمع میں سے ایک مرد نے کہا اے معاویہ جب تو علیؑ کے بارے میں جانتا ہے اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ رسول خدا نے تیرے اور ہمارے بارے میں خبر دی تھی کہ ہم گمراہ ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں ہم حکمت والے علیؑ پر ہیں تو پھر یہ جنگ کیوں؟ معاویہ نے کہا یہ خبر خدا اور رسول کی رسالت کی خبر ہے خدا کی قسم میں اور میرے ساتھی مل کر بھی خدا کی مقدر کردہ تقدیر کو دور نہیں کر سکتے۔ ابو عبداللہ فرماتے ہیں۔

جب روم کے بادشاہ کو یہ اطلاع ملی کہ دو افراد میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں جنگ کے لئے میدان کی طرف نکل پڑے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے حکومت کو چھین لیں تو اس نے دریافت کیا کہ یہ دو افراد کون کہاں سے ہیں۔ تو اس کو اطلاع دی گئی کہ ایک کوفہ سے نکلا ہے اور دوسرا شام سے۔ کہا کہ اس وقت حکومت کس کی ہے پس اس نے اپنے وزیر کو حکم دیا جاؤ اور بازار میں عرب کا کوئی تاجر ہے جو ان دونوں سے مل چکا ہو اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ جو میرے سامنے ان کے بارے میں بیان کر سکے۔ پس دو مرد تاجر شام کے اور دو تاجر مدینہ کے ان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ نے ان سے ان دونوں افراد کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بادشاہ کے سامنے ان دونوں کے اوصاف کو بیان کیا۔ تو بادشاہ نے اپنے خزانوں کے محافظوں سے کہا جاؤ اپنے بتوں کی طرف اور ان کو لاؤ اور ان سے پوچھوں۔ پس اس نے بتوں کی طرف دیکھا اور کہا۔ شامی مرد گمراہ ہے اور کوفی مرد ہدایت یافتہ ہے پھر اس نے معاویہ کی طرف خط لکھا کہ میرے پاس اپنے گھر والوں سے جو سب سے زیادہ عالم ہے اس کو روانہ کر تا کہ میں اس سے سوالات کروں۔

اور امیرالمومنینؑ کی طرف بھی اس نے خط لکھا آپ بھی میرے پاس اپنے خاندان کے عالم کو میری طرف روانہ کریں تا کہ میں اس سے سوالات کروں۔ اور ان کے بیٹے کے بعد میں انجیل جو ہماری کتاب ہے اس کو دیکھوں گا۔ اور پھر میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ اس حکومت کے لئے سب سے زیادہ حقدار کون ہے معاویہ نے اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو روانہ کیا اور امیرالمومنین علیؑ نے اپنے بیٹے حسن بن علیؑ کو روانہ کیا۔

جب یزید اس کے دربار میں داخل ہوا تو اس نے بادشاہ کے ہاتھوں کو بوسہ لیا۔ پھر اس کے سر کو بوسہ لیا۔ اور

امام حسنؑ اس کے دربار میں داخل ہوئے تو آپ نے یوں دعا کی الحمد لله الذي لم يجعلني يهوديا ولا نصرانيا ولا مجوسيا ولا عابد للشمس والقمر ولا الصنم ولا البقر و جعلني حنيفاً مسلماً ولم يجعلني من المشركين تبارك الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين.

تمام حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں یہودی اور مجوسی نہیں قرار دیا اور نہ ہی ہمیں سورج چاند، بت اور گائے کی پوجا کرنے والا قرار دیا بلکہ ہمیں سچا مسلمان قرار دیا اور ہمیں مشرکوں میں سے نہیں قرار دیا بابرکت ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے اور تمام حمد ہے اس اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے۔

اس کے بعد آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور آپ نے آنکھیں بلند نہیں کیں اس کے بعد بادشاہ نے دونوں کو غور سے دیکھا اور پھر اپنے درباریوں سے دونوں کو باہر نکال دیا اور دونوں کو الگ الگ جگہ پر رکھا۔ پھر بادشاہ نے یزید بن معاویہ کو طلب کیا جب اس کو حاضر کیا گیا تو بادشاہ نے اپنے خزانوں سے تین سو تیرہ صندوق منگوائے جن میں گذشتہ انبیاء کی تصویریں تھیں۔ ہر نبی اور رسول کی تصویر کو حریر کیا گیا تھا۔

پس بادشاہ نے ایک پتھر نکالا اور اسے یزید کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ایک ایک نبی کی تصویر تھی اور سوال کیا کہ یہ کون ہیں۔ یزید کسی کو نہیں جانتا تھا۔ اور اس نے کسی کا جواب نہ دیا۔

پھر اس کے متعلق نے رزق کے بارے میں سوال کیا گیا اور سوال کیا کہ مومن جب مرجاتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے اور کافر جب مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے یزید ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا اس نے کسی سوال کا جواب نہ دیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے امام حسن بن علیؑ کو بلایا۔ اور کہا کہ میں نے یزید بن معاویہ کو پہلے بلایا۔ تاکہ وہ جان جائے کہ جو تم جانتے ہو وہ نہیں جانتا۔ اور آپ کو اللہ وہ کچھ جانتا ہے جو اس کا باپ نہیں جانتا۔ آپ اپنے اور اس کے باپ کے بارے میں بیان فرمائیں۔ اور میں نے انجیل میں دیکھا ہے اور میں نے اس میں محمد رسول اللہ کا نام دیکھا ہے اور اس کے وزیر علی کو بھی دیکھا ہے اور میں نے اس میں رسولوں کے اوصیاء کو بھی دیکھا کہ جن کے نام موجود ہیں۔ جن میں نے دیکھا آپ کا باپ محمد رسول اللہ کا بھی وزیر ہے۔ امام حسنؑ نے فرمایا تورات انجیل اور قرآن میں سے جو تو چاہتا ہے وہ مجھ سے سوال کر تاکہ میں آپ کو اس کا جواب دوں۔ بادشاہ نے پہلا پتھر طلب کیا جس پر چاندی صورت موجود تھی۔ کہا یہ کون ہے؟ امام حسنؑ نے فرمایا یہ ابوالبشر حضرت آدم کی تصویر ہے۔

پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا جس پر سورج کی طرح چمکتی ہوئی ایک تصویر تھی تو آپ نے فرمایا یہ ام البشر حضرت حوا کی تصویر ہے۔ پھر ایک اور پتھر پیش کیا گیا جس پر ایک حسین سی تصویر تھی آپؑ نے فرمایا یہ شیث بن آدم کی تصویر

ہے فرمایا یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس دنیا میں ایک ہزار چالیس سال زندگی پائی تھی اس کے بعد اس نے ایک پتھر پیش کیا اس پر ایک تصویر تھی تو آپ نے فرمایا یہ کشتی والے نبی حضرت نوح کی تصویر ہے کہ جن کی دنیاوی زندگی ایک ہزار چار سو سال تھی۔ جو 950 سال اپنی امت میں رہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا جس پر ایک تصویر تھی آپ نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی تصویر ہے جن کا سینہ چوڑا تھا۔ اور پیشانی لمبی تھی۔

پھر ایک اور پتھر پیش کیا جس پر ایک تصویر تھی تو آپ نے فرمایا یہ موسیٰ بن عمران کی تصویر ہے جو دنیا میں دو سو چالیس سال زندہ رہے۔ اور آپ اور ابراہیم کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا تو آپ نے فرمایا یہ اسرائیل یعقوب کی تصویر ہے۔

پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا جس پر تصویر تھی آپ نے فرمایا یہ اسماعیل کی تصویر ہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا تو آپ نے فرمایا یہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق کی تصویر ہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا تو آپ نے فرمایا داؤد صاحب حرب کی تصویر ہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا۔ عیسیٰ بن مریم کی تصویر والا پتھر پیش کیا آپ نے فرمایا یہ روح اللہ کلمۃ اللہ ہے اور ان کی دنیاوی زندگی 33 سال ہے پھر خدا نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا تھا اور دمشق میں آپ نازل ہوں گے اور وہاں دجال کو قتل کریں گے۔

وہ ایسے ہی ایک ایک پتھر پیش کرتا رہا آپ ان کے ان پر موجود نبیوں کی تصویروں کے نام بیان کرتے رہے۔ پھر وہ پتھر پیش کئے جن پر ان کے اوصیاء کی تصویریں تھیں آپ نے ان کے بھی ایک ایک کر کے نام بیان کیے۔ اس کے بعد اس نے ایک پتھر پیش کیا جس پر ایک بادشاہ کی تصویر تھی کہ یہ کون ہے آپؑ نے فرمایا یہ وہ ہے جس کا ذکر تورات انجیل زبور اور قرآن میں نہیں ہے یہ کسی بادشاہ کی تصویر ہے۔

بادشاہ نے کہا اہل بیت محمد میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو اولین و آخرین اور انجیل و تورات و زبور صحف ابراہیم و موسیٰ کی الواح کا علم دیا گیا ہے۔ پھر اس نے ایک پتھر پیش کیا جو چمک رہا تھا جب آپ نے اس کو دیکھا تو آپ نے رونا شروع کر دیا۔ تو بادشاہ نے سوال کیا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا۔ یہ تصویر میرے نانا محمد مصطفیٰ کی ہے جس کے داڑھی کے بال گھنے تھے۔ سینہ چوڑا تھا۔ گردن لمبی تھی۔ پیشانی چوڑی تھی۔ ناک باریک تھا دانت سفید تھے چہرہ خوبصورت تھا۔ گفتگو کرنے والے تھے۔ جسم سے خوشبو آتی تھی حسن کلام اور فصیح انسان تھے۔ نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے تھے اور آپ کی دنیاوی زندگی 63 سال تھی۔ اور ان کے پشت پر مہر نبوت تھی جس پر لکھا ہوا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ سیدھے ہاتھ میں انگشتری پہنتے تھے۔ اور ذوالفقار حمائل رکھتے تھے۔ آپ کی چادر دونوں کی تھی جس کو اپنے اوپر لپیٹا کرتے تھے بادشاہ نے کہا ہم نے انجیل میں دیکھا ہے کہ آپ اپنے دونوں بیٹوں سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے کیا ایسے ہی ہے آپ نے فرمایا ہاں ایسے ہی تھا۔

بادشاہ نے کہا اس امت کا سب سے پہلا فتنہ یہ تھا کہ اول و دوم نے آپ کے باپ کا حق غصب کیا۔ اور آپ کی بی بی کے حکومت پر قبضہ کر لیا حالانکہ اس امت کے سب سے بہتر ان کے نبی کی ذریت موجود ہے [illegible] اور حق کا حکم اور ہدایت سے روکے گا۔

پھر اس نے آپ سے سوال کیا وہ کون سی سات چیزیں ہیں جو ماں کے رحم میں نہیں آئیں۔ آپ نے فرمایا۔ آدم و حوا [illegible] کے پاس آنے والا [illegible] صالح کی اونٹنی ابلیس ملعون [illegible] داخل ہوا تھا۔ وہ کوا جو قابیل کے پاس آیا [illegible] جس کا قرآن میں ذکر موجود ہے۔

اس نے پھر سوال کیا مخلوق کا رزق کہاں ہے آپ نے فرمایا چوتھے آسمان سے نازل ہوتا ہے [illegible] تقسیم ہوتا ہے۔

پھر اس نے سوال کیا جب مومنین مر جاتے ہیں تو ان کی ارواح کہاں ہوتی ہیں آپ نے فرمایا بیت المقدس کے پاس ایک چٹان ہے جس کے پاس ہر شب جمعہ مومنین کی روحیں جمع ہوتی ہیں۔ [illegible] قریب عرش ہے [illegible] کرے گا اور یہاں سے ہی ملائکہ اور عرش پر والیت قائم کرے گا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ کفار کی ارواح کہاں جمع ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کفار کی روحیں یمن میں وادی حضر موت میں جمع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک آگ مشرق میں پیدا کرے گا ایک آگ مغرب میں پیدا کرے گا اور ان دونوں کے پیچھے [illegible] بیت المقدس کے چٹان کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

مومنین کی ارواح اس چٹان کے دائیں طرف محشور ہوں گی [illegible] اور کفار کی ارواح اس چٹان کے بائیں جانب سے محشور ہوں گی [illegible] جنت میں داخل ہو گئے اور جن کے لئے جہنم کا حکم ہو گا وہ وہاں سے ہی جہنم میں داخل ہو گئے۔

جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۔ ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔

جب امام حسن بن علی نے ان تمام چیزوں کے بارے میں بیان کر دیا اور تمام سوالات کے جواب دے دیے تو بادشاہ یزید کی طرف متوجہ ہوا [illegible] سوائے اس کے کہ جو نبی یا وصی نبی ہو [illegible] خدا نے [illegible]

اور تجھ اس کا کھلا دشمن ہے اس کے دل پر خدا نے مہر لگا دی ہے اور اس نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا اور اس نے دین میں اپنی [illegible] وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ یزید خاموش اور سر جھکائے ہوئے بیٹھا رہا۔ اور بادشاہ نے امام حسنؑ کے لئے بہترین [illegible] کا انتظام کیا اور آپ کو کرم فرما رہا اور پھر عرض کیا اے حسنؑ آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ خدا مجھے آپ کے دین کی [illegible] عطا فرمائے اور مجھے توفیق دے کیونکہ اس بادشاہت کی حالت میرے [illegible] اور آپ کے دین کے درمیان حائل ہو رہی ہے [illegible] یہ بادشاہت زہر قاتل اور دردناک عذاب ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب یزید معاویہ کے پاس واپس جانے لگا تو بادشاہ روم نے ایک خط تحریر کر کے اس کو دیا جس میں یوں تحریر کیا۔ جس کو اللہ اپنے نبی کے بعد علم عطا کرے اور جو تورات انجیل اور قرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ وہی خلافت کا حق دار ہے۔ اور جب امام حسنؑ نے واپس آنے کا ارادہ کیا تو اس [illegible] نے ایک خط تحریر کیا کہ جس میں لکھا۔ حق خلافت آپ کے لئے ہے اور آپ کا فرزند نبی کے اہل بیت میں سے ہیں۔ جو آپ سے جنگ کرے آپ اس سے جنگ کریں خدا ایسے بندے کو آپ کے ہاتھوں سے عذاب دے گا۔ کیونکہ ہم نے انجیل تورات [illegible] میں درج ہے جو آپ کے مقابل میں جنگ کرے گا اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی اور تمام زمین والوں کی اور تمام آسمان والوں کی لعنت ہے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک قوم بنا دیتا۔ ان کی کوئی خواہش نہ ہوتی جو ان [illegible] کرتی۔

وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۔ اور ظالم لوگوں کے لئے کوئی سرپرست اور مددگار۔

علامہ فرماتے ہیں کہ جو آل محمدؑ پر ظلم کرنے والے ہیں ان کا قیامت کے دن نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی سرپرست ہوگا۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ اور جس چیز میں تم اختلاف کرو گے۔

یعنی اے مذاہب والے جس چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہو اور تم لوگوں نے ان ادیان میں سے جس دین کو اپنا [illegible] کرتے ہو اس کے بارے میں قیامت کے دن اللہ فیصلہ کرے گا۔

جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا اور اس نے خود تمہارے ہی جنس تمہاری بیویوں کو قرار دیا۔ یعنی جو عورتیں تمہاری ازواج ہیں وہ بھی تمہاری مثل ہی انسان ہیں۔ وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۔ اور چوپایوں میں بھی ان کی ازواج کو قرار دیا۔ یعنی چوپایوں میں بھی اس نے نر اور مادہ کو بنایا ہے تاکہ ان سے ان کی نسل آگے چل سکے۔

یعنی نسل چلانے کے لئے دونوں نر اور مادہ کا ایک جیسا ہونا ضروری ہے تاکہ ان سے بھی آگے نسل موجود رہے۔

اس کے بعد خدا ان لوگوں کو رد کرتا ہے جو خدا کے خود ساختہ اوصاف بیان کرتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

اس کی مثل کوئی نہیں ہے سب کی سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ اس نے تمہارے لئے دین میں وہ راستہ مقرر کیا ہے جس کی نصیحت نوح کو کی گئی ہے اور جس کی وحی اے محمدؐ آپ کی طرف کی گئی ہے اور جس کی نصیحت ابراہیم موسیٰ عیسیٰ کو بھی کی گئی ہے کہ دین کو قائم کرو۔

یعنی دین کی تعلیم حاصل کرو۔ یعنی توحید نماز کا اقامہ زکوٰۃ کا ادا کرنا ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا سنن اور احکام دین کو جاننا جو کتاب خدا میں ذکر ہوئے ہیں امیر المومنین علی اور اولاد علی کی ولایت کا اقرار کرنا یہ دین ہے۔ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۔ یعنی اس دین میں اختلاف نہ کرو۔

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۔ اور مشرکین کو وہ بات بہت گراں گزرتی ہے جس کی تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔

یعنی: آپ جس دین اور شریعت کی ان کفار و مشرکین کو دعوت دیتے ہیں وہ ان کے لئے بہت سخت ہے۔

اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کے لئے چن لیتا ہے یعنی جس کو چاہتا ہے اس کو اپنے لئے مختار قرار دیتا ہے۔

وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ۝ اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔

وہ افراد جن کو خدا نے اختیار کیا ہے وہ آل محمدؐ ہیں ان کو خدا نے چن لیا ہے۔ اور ان کی طرف خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۔ اور ان لوگوں نے آپس میں تفرقہ اس وقت ڈالا جب ان کے پاس علم آ چکا تھا۔

یعنی ان لوگوں نے خلافت علیؑ میں جہالت کی وجہ سے تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ علم آ جانے کے بعد اس میں تفرقہ ڈالا پس وہ سب اس کو حق جانتے تھے پھر حسد کی وجہ سے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے بغاوت کی ہے۔ خصوصاً جب ان لوگوں نے دیکھا کہ خدا نے امیر المومنین علی کی ولایت و فضیلت کا حکم دیا ہے تو اس کے بعد بغاوت اور حسد کی وجہ سے اختلاف کیا اور اپنی رائے اور خواہش پر عمل کیا۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۔

اور خدا کی طرف سے ایک بات پہلے سے ایک مدت کے لیے طے نہ ہوگئی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

اگر روز اول سے اگر یہ بات طے نہ ہوگی ہوتی کہ مخلوق کے لیے ایسے امتحانات ہوں گے تو ان سے اختلاف کرنے والوں کے لیے فوراً فیصلہ ہو جاتا اور ہم سب کو ہلاک کر دیتے اور ان کو اصلاً مہلت نہ دی جاتی۔ لیکن ہم نے ان کو ایک خاص مدت تک کے لیے مہلت دے دی ہے۔

وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ جن لوگوں کو ان کے بعد (رسول خدا کے بعد) کتاب کا وارث بنایا گیا ہے تو اس کے بعد سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

یعنی جن لوگوں سے مراد آل محمدؐ ہیں جن کو رسول خدا کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا ہے ان کے بارے میں رسول خدا کا عہد توڑنے والے بہت سخت شک میں مبتلا ہوئے۔

فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۔ پس آپ اسی کے لیے دعوت دیں۔

یعنی چونکہ یہ لوگ اس دین کہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کر دیا ہے اور ولایت امیر المومنین میں سخت شک و تردد میں مبتلا ہیں بہت زیادہ پریشان ہیں لہٰذا آپ اے رسول خدا ان کو اس کی دعوت دیں اور ایسے ہی استقامت سے کام لیں۔ جیسا کہ آپ کو حکم دیا ہے متواتر علی کی ولایت کو بیان کرتے رہیں۔

حضرت امام ابو عبداللہ جعفر صادق سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا۔

أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (دین کو قائم کرو) اس دین سے امیر المومنین علی کی امامت مراد ہے۔ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۔ (اس میں تفرقہ نہ ڈالو) مشرکوں پر یہ بات بہت سخت گراں ہے جس کی آپ ان کو دعوت دیتے ہیں۔ (امیر المومنین علیؑ کی ولایت یہ بہت سخت گراں ہے جس کی آپ ان کو دعوت دیتے ہیں۔ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ (اللہ جس کو چاہے چن لیتا ہے۔) اس سے مراد علیؑ ہیں جن کو ولایت کے لیے چنا گیا ہے اور جو خدا کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی توبہ کرتے ہیں ان کو ہی خدا اس کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

پس آپ اس ولایت پر استقامت کا حکم دیتے رہیں۔ جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا یعنی ولایت علیؑ کا آپ کو حکم دیا گیا۔

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۔ اے رسول آپ ان کی خواہشات کی اتباع نہ کریں یعنی ولایت علیؑ کے بارے آپ ان لوگوں کی خواہشات کی اتباع نہ کریں بلکہ آپ فرما دیں۔ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۔ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۔ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۔ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۔ (اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ،

وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ میں اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو خدا نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل سے فیصلہ کروں اور اللہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو ایک دن جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ فِى اللّٰهِ ۔ اور وہ لوگ جو اس کے مان جانے کے بعد خدا کے بارے میں آپ سے بحث و جھگڑا کرتے ہیں۔

یعنی بعد اس کے خدا نے ان کے لیے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے اور کتابیں نازل کی ہیں اور خدا کو وہ پہچان چکے ہیں پھر بھی آپ سے خدا کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ ان کی حجت دلیلیں اور حجت باطل ہیں۔ ان کے لیے خدا کا غضب اور اس کا عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ وَالۡمِيۡزَانَ ۔ اللہ وہی ہے جس نے برحق کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے۔
فرماتے ہیں کہ اس میزان سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں اور آپ کے میزان ہونے کی دلیل سورہ رحمٰن کی یہ آیت ہے کہ جس میں خدا فرماتا ہے۔ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ۝ جس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قرار دیا۔ اس جگہ میزان سے مراد امام ہے۔

يَسۡتَعۡجِلُ بِهَا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا ۔ اور اس کی جلدی وہ لوگ کرتے ہیں جن کا اس پر ایمان نہیں ہے۔
علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد قیامت ہے کہ قیامت کے جلدی واقع ہونے کا وہ مطالبہ کرتے ہیں جن کے عقیدہ میں قیامت واقع نہیں ہوتی۔ جب رسول خدا نے کفار و مشرکین سے کہا کہ اس دن سے ڈرو کہ جس کا عذاب بہت سخت ہوگا تو کفار نے رسول خدا کو کہنا شروع کر دیا ہمارے لیے آپ قیامت برپا کر دیں اور جس عذاب کا تم وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو خدا نے ان کے بارے میں فرمایا مطالبہ وہی کرتے ہیں۔ جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ورنہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو اس سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ قیامت کا برپا ہونا حق ہے آگاہ ہو جاؤ کہ جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ ۔ اور جو انسان آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لیے اضافہ کر دیتے ہیں۔
یعنی جو آخرت کے دن کے ثواب کا ارادہ کرتے ہوئے اعمال کرتے ہیں اس کے ثواب میں ہم اضافہ کر دیتے ہیں۔ اور جو دنیا کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسے دنیا عطا کر دیتے ہیں اور پھر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔
حدیث حضرت ابو عبداللہ امام صادقؑ فرماتے ہیں۔ مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور نیک اعمال آخرت کی اور بعض

اوقات اللہ بعض قوموں کے لیے دونوں کو قرار دیتا ہے۔
وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ۔ اگر فیصلہ کا دن مقرر نہ ہوتا تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔
كَلِمَةُ سے مراد امام ہے اور اس پر دلیل خدا کا یہ قول ہے کہ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِىۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۝ ۔ اور اس کو ہمیشہ کے لیے باقی قرار دیا ہے تاکہ وہ رجوع کریں۔
اس كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً سے مراد امامت ہے۔
وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ ۔ ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔
یعنی جن لوگوں نے امام برحق پر ظلم کیا ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔
تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ ۔ (آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے۔)
جن لوگوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے آپ ان کو دیکھیں گے
مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا ۔ یعنی وہ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہونے والے عذاب کے بارے میں پریشان اور خوف زدہ ہیں۔ یعنی جو انہوں نے ظلم کیا اور برے اعمال کیے ان کے نتیجے میں آنے والے عذاب سے خائف ہیں اور ان پر عذاب ہو کر رہے گا۔

اس کے بعد خدا ان لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جو امامت آل محمد پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اور ان کی اتباع کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے وہ جنت کے باغات میں رہیں گے۔ ایمان یعنی امامت آل محمد پر ایمان لائے اور جو خدا نے حکم دیا اس پر انہوں نے عمل کیا۔

آیت ۲۲ تا ۵۳

تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ رَوۡضٰتِ الۡجَـنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ۝ ذٰلِكَ الَّذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ

وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ أَمْ
يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ
اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا
تَفْعَلُونَ ۝ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم
مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ
لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ
خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ
رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝ وَمَا أَصَابَكُم
مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۝ وَمَا أَنتُم
بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝
وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ
فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝
أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ ۝ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي
آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝ فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ

الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا
غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا
أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ
عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَمَنِ انتَصَرَ
بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ۝ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ
يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَمَن يُضْلِلِ
اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ
يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ۝ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ
مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ
الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي
عَذَابٍ مُّقِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ
وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ۝ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن

میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو اور جو شخص بھی کوئی نیکی حاصل کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے کہ بیشک اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور قدر دان ہے (۲۳) کیا ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ رسول، اللہ پر جھوٹے بہتان باندھتا ہے جب کہ خدا چاہے تو تمہارے قلب پر بھی مہر لگا سکتا ہے اور خدا تو باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعہ ثابت اور پائیدار بنا دیتا ہے یقیناً وہ دلوں کے رازوں کا جاننے والا ہے (۲۴) اور وہی وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور ان کی برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۲۵) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے وہ اطاعت الٰہی کو قبول کرتے ہیں اور خدا اپنے فضل و کرم سے ان کے اجر میں اضافہ کر دیتا ہے اور کافرین کے لئے تو بڑا سخت عذاب رکھا گیا ہے (۲۶) اور اگر خدا تمام بندوں کے لئے رزق کو وسیع کر دیتا تو یہ لوگ زمین میں بغاوت کر دیتے مگر وہ اپنی مشیت کے مطابق معینہ مقدار میں نازل کرتا ہے کہ وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر ہے اور ان کے حالات کا دیکھنے والا ہے (۲۷) وہی وہ ہے جو ان کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش کو نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت کو منتشر کرتا ہے اور وہی قابل تعریف، مالک اور سرپرست ہے (۲۸) اور اس کی نشانیوں میں سے زمین و آسمان کی خلقت اور ان کے اندر چلنے والے تمام جاندار ہیں اور وہ جب چاہے ان سب کو جمع کر لینے پر قدرت رکھنے والا ہے (۲۹) اور تم تک جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ بہت سی باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے (۳۰) اور تم زمین میں خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ہو اور تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی سرپرست اور مددگار بھی نہیں ہے (۳۱) اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں چلنے والے بادبانی جہاز بھی ہیں جو پہاڑ کی طرح بلند ہیں (۳۲) وہ اگر چاہے تو ہوا کو ساکن بنا دے تو سب سطح آب پر ٹھہر کر رہ جائیں۔ بیشک اس حقیقت میں صبر و شکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۳۳) یا وہ انہیں ان کے اعمال کی بنا پر ہلاک ہی کر دے اور وہ بہت سی باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے (۳۴) اور ہماری آیتوں میں جھگڑا کرنے والوں کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ ان کے

نَكِيرٍ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا
الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ۝ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ
الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ
عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝
وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ
وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ
وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝

ترجمہ

آپ دیکھیں گے کہ ظالمین اپنے کرتوت کے عذاب سے خوفزدہ ہیں اور وہ ان پر بہر حال نازل ہونے والا ہے اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ جنت کے باغات میں رہیں گے اور ان کے لئے پروردگار کی بارگاہ میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کے وہ خواہشمند ہوں گے اور یہ ایک بہت بڑا فضل پروردگار ہے (۲۲) یہی وہ فضل عظیم ہے جس کی بشارت پروردگار اپنے بندوں کو دیتا ہے جنہوں نے ایمان اختیار کیا ہے اور نیک اعمال کئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ

لئے کوئی چھٹکارا نہیں ہے (۳۵) پس تم کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا چین ہے اور بس اور جو کچھ اللہ کی بارگاہ میں ہے وہ خیر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں (۳۶) اور بڑے بڑے گناہوں اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آجاتا ہے تو معاف کردیتے ہیں (۳۷) اور جو اپنے رب کی بات کو قبول کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور آپس کے معاملات میں مشورہ کرتے ہیں اور ہمارے رزق میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں (۳۸) اور جب ان پر کوئی ظلم ہوتا ہے تو اس کا بدلہ لے لیتے ہیں (۳۹) اور ہر برائی کا بدلہ اس کے جیسا ہوتا ہے پھر جو معاف کردے اور اصلاح کردے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ یقیناً ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ہے (۴۰) اور جو شخص بھی ظلم کے بعد بدلہ لے اس کے اوپر کوئی الزام نہیں ہے (۴۱) الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں پھیلاتے ہیں ان ہی لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے (۴۲) اور یقیناً جو صبر کرے اور معاف کردے تو اس کا یہ عمل بڑے حوصلے کا کام ہے (۴۳) اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لئے اس کے بعد کوئی ولی اور سرپرست نہیں ہے اور تم دیکھو گے کہ ظالمین عذاب کو دیکھنے کے بعد یہ کہیں گے کہ کیا واپسی کا کوئی راستہ نکل سکتا ہے (۴۴) اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو ذلت سے ان کے سر جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ کن انکھیوں سے دیکھتے بھی جائیں گے اور صاحبانِ ایمان کہیں گے کہ گھاٹے والے وہی افراد ہیں جنہوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل کو قیامت کے دن گھاٹے میں مبتلا کردیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں کو بہرحال دائمی عذاب میں رہنا پڑے گا (۴۵) اور ان کے لئے ایسے سرپرست بھی نہ ہوں گے جو خدا سے ہٹ کر ان کی مدد کر سکیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے (۴۶) تم لوگ اپنے پروردگار کی بات کو قبول کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جو پلٹنے والا نہیں ہے اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ بھی نہ ہوگی اور عذاب کا انکار کرنے کی ہمت بھی نہ ہوگی (۴۷) اب بھی اگر یہ لوگ اعراض کریں تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے

آپ کا فرض صرف پیغام پہنچا دینا تھا اور بس اور ہم جب کسی انسان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اکڑ جاتا ہے اور جب اس کے اعمال ہی کے نتیجہ میں کوئی برائی پہنچ جاتی ہے تو بہت زیادہ ناشکری کرنے والا بن جاتا ہے (۴۸) بیشک آسمان و زمین کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے (۴۹) یا پھر بیٹے اور بیٹیاں دونوں کو جمع کردیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ ہی بنا دیتا ہے یقیناً وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب قدرت و اختیار بھی ہے (۵۰) اور کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کردے یا پس پردہ سے بات کرے یا کوئی نمائندہ فرشتہ بھیج دے اور پھر وہ اس کی اجازت سے جو وہ چاہتا ہے وہ پیغام پہنچا دے کہ وہ یقیناً بلند و بالا اور صاحب حکمت ہے (۵۱) اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی کی ہے آپ کو نہیں معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کن چیزوں کا نام ہے لیکن ہم نے اسے ایک نور قرار دیا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں جسے چاہتے ہیں اسے ہدایت دے دیتے ہیں اور بیشک آپ لوگوں کو سیدھے راستہ کی ہدایت کر رہے ہیں (۵۲) اس خدا کا راستہ جس کے اختیار میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں اور یقیناً اسی کی طرف تمام امور کی بازگشت ہے (۵۳)

تفسیر

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

آپ فرما دیں کہ میں تم سے اس رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں چاہتا مگر یہ کہ میرے اقرباء سے محبت کرو۔

یعنی نبوت و رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں چاہتا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن عمران سے نقل کیا اور انہوں نے عاصم ابن حمید سے اور اس نے محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت امام باقرؑ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا!

قُرْبیٰ سے مراد آپ کیا اہل بیت علیہم السلام ہیں آپ نے فرمایا: مدینہ کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس آئے اور ہمارے مہمان ہے اور ہم نے آپ کی مدد کی آپ کے پاس بہت سے حقوق آتے رہتے ہیں جن پر خرچ کرنے کے لیے آپ کے پاس کچھ نہیں ہوتا لہٰذا آپ ہمارے مال کی ایک تہائی لے لیں تا کہ آپ اپنی ضروریات پر خرچ کریں۔ تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا" "اس کار نبوت کا کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اپنی اہل بیت کی محبت کے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ بعض اوقات انسان کے کچھ دوست ایسے ہوتے ہیں جن کی دوستی کے باوجود بھی انسان ان سے اپنی اولاد کے بارے میں ڈرتا رہتا ہے اور کچھ خدشات اس کو لاحق ہوتے ہیں

اللہ نے چاہا کہ رسول خدا کو کوئی خدشہ نہ رہے اسی لیے خدا نے آپ کے قرابت داروں کی مودت کو واجب قرار دیا تاکہ وہ مودت کریں تو واجب سمجھ کر کریں اور اگر مودت ترک کریں تو ایک واجب کے تارک قرار پائیں اس کے بعد جب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو ان میں سے کچھ کہنے لگے عجیب بات ہے ہم نے اپنی دولت آپ کی خدمت میں پیش کی وہ آپ نے قبول نہیں کی اس کے بدلے یہ کہا کہ مجھے دولت نہیں چاہیے بلکہ خاندان والوں سے مودت کرو اور میرے خاندان والوں سے جنگ نہ کرو۔

دوسرے گروہ نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو رسول خدا نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تو اس پر خدا نے منافقین کے قول کو نقل کیا اور اس کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا۔ کیا ان لوگوں کا یہ گمان ہے کہ رسول خدا پر بہتان باندھ رہا ہے۔

اللہ فرماتا ہے فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ۔ پس اگر خدا چاہے تو تمہارے دلوں پر مہر لگا سکتا ہے یعنی اگر ہمارا رسول ہمارے خلاف بہتان باندھتا تو ہم مہر لگا دیتے اور خدا ہر باطل کو ختم کر دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے ثابت کرتا ہے۔

کلمات سے وہ کلمات جن کے ذریعے خدا حق کو ثابت کرتا ہے اس سے نبی آئمہ ہدیٰ اور قائم آل محمد مراد ہیں۔ اور سینوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ۔ اور وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور ان کی برائیوں کو معاف کرنے والا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے اور ان کے فضل کو زیادہ کرتا ہے۔

یعنی وہ لوگ مراد ہیں جو دعوت کرتے ہیں جو رسول اللہ کہتے ہیں اور اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

پھر فرمایا قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ۔ یعنی اجر نبوت و رسالت یہ ہے کہ اہل بیت کو اذیت نہ دو ان سے قطع تعلق نہ کرو اور ان کے حق کو غصب نہ کرو اور ان سے مکر نہ کرو ان کے بارے میں عہد الٰہی کو توڑو مت اس کی اس آیت میں بیان فرمایا ہے جس میں خدا فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ۔ وہ لوگ جو ان سے متصل رہتے ہیں جن سے متصل رہنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے مدینہ کے انصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی آپ نے ہم پر احسان کیا ہمیں دشمنوں سے بچایا اور ایک دوسرے کا دوست بنایا ہمارا کچھ مال اپنے لیے قبول فرمائیں تا کہ آپ اس کو جہاں چاہیں خرچ کریں تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ۔ یعنی میری اہل بیت کے ساتھ محبت و مودت رکھنا اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا: جو شخص اجیر کی اجرت نہ دے تو اس پر خدا ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور اس سے قیامت کے دن خدا کچھ بھی قبول نہیں کرے گا نہ اس کا عطا کیا ہوا مال اور نہ اس کا عدل و انصاف۔ اور وہ اجرت آل محمد کی محبت و مودت ہے وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً۔ جو ایک نیکی لے کر میری بارگاہ میں آئے گا مراد آل محمد سے آخری امامت کا اقرار اور ان کے ساتھ احسان کرنا اور ان سے نیکی کرنا اور ان سے جڑ کر رہنا ہے۔ نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا۔ ہم اس کے لیے اس نیکی میں بہت اچھا اضافہ کریں گے۔

یعنی ہم اس نیکی کی اس کو احسان کے ساتھ جزا دیں گے۔ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ۔ اگر خدا تمام بندوں کے رزق کو وسیع کر دیتا تو یہ زمین میں بغاوت کرتے۔

امام صادق فرماتے ہیں اگر خدا ایسا کر دیتا تو لوگ بھی ایسے ہی کرتے لیکن خدا نے بعض کو بعض کا محتاج قرار دیا اور اس سے دور رکھا اور اگر خدا تمام لوگوں کو امیر و غنی قرار دے تو یقیناً یہ لوگ زمین میں بغاوت کرتے۔

وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ۔

مگر وہ اپنی مشیت کے مطابق معین مقدار میں نازل کرتا ہے۔

یعنی وہ ہر ایک کے لئے اتنا رزق نازل کرتا جس کو وہ جانتا ہے کہ یہ اس کے دین اور دنیا کے لئے اصلاح رکھتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے بارے میں باخبر اور بصیرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا۔ وہی خدا ہے جو مایوس ہونے کے بعد بارش کو نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت کو نشر کرتا ہے وہ ولی اور قابل حمد ہے۔

حارث اعور نے حضرت امیر المومنین کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ بادل کہاں ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا بادل ساحل سمندر کے ایک گھنے درخت پر ہوتے ہیں پس جب خدا بارش کا ارادہ کرتا ہے تو ہوا کو روانہ کرتا ہے وہ ان بادلوں کو اٹھاتی ہے اور پھر اسے اس علاقے پر پھیلا دیتی ہے پھر اس بادل پر فرشتوں کو موکل کرتا ہے اور ملائکہ اس بادل کو ہنٹروں کے ساتھ مارتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس میں برق گرج پیدا ہوتی ہے۔

(اس روایت سے واضح ہوتا ہے ایسی لایعنی روایت امیر المومنین سے صادر ہونا ناممکن ہے چونکہ آپ سے علمی روایت تو نقل ہو سکتی ہے لیکن بے معنی اور لغوی روایت نقل ہونا بعید ہے۔ مترجم۔)

(وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ) اور تم تک جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور بہت سی باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔

حدثنی: علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے منصور بن یونس سے اور اس نے ابو حمزہ سے اور اس نے اصبغ ابن نباتہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی نے ذکر کیا ہے کہ میں نے آپ سے سنا آپ نے فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسے یاد رکھے۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ بڑا رحیم و کریم ہے کہ وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے کہ وہ اپنے بندے کو کسی گناہ کی پاداش میں اس دنیا میں سزا دے اور پھر اسی گناہ کی وجہ سے آخرت میں سزا دے پھر فرمایا: اللہ مومن بندے کو اس کے بدن، مال، اولاد، اور خاندان میں مصیبت نازل کر کے آزماتا ہے اور پھر آپ نے یہ والی آیت تلاوت کی: (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ)

پھر آپ نے اس کو تین مرتبہ پڑھا۔

حدثنی: علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسن ابن محبوب سے اور اس نے علی بن رئاب سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا خدا کے اس قول کے بارے میں (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ) تو آپ نے فرمایا: کیا تیرا گمان ہے علی اور اولاد علی علیہ السلام پر جو مصیبتیں اس امت کی طرف سے نازل ہوئی ہیں وہ ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہیں؟

حالانکہ یہ ذوات مقدسہ تو سب معصوم تھے آپ نے فرمایا: حضرت رسول خدا ﷺ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کیا کرتے تھے اور ہر دن رات میں بغیر گناہ کے بھی سو مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے اللہ اپنے اولیاء کو مصائب سے خاص کرتا ہے تا کہ ان کو اس پر اجر دے جو بغیر گناہ کے ہو۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واقعہ کربلا کے بعد امام زین العابدینؑ یزید کے دربار میں پیش ہوئے تو یزید پلعین نے از راہ شماتت ان سے کہا: (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ) اس آیت پڑھنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ کربلا میں آل محمدؑ پر جو مصیبت ٹوٹی یہ خود ان کی اپنی ہی پیدا کردہ تھی۔

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: تو نے غلط سمجھا ہے۔ یہ آیت ہمارے متعلق نازل نہیں ہوئی بلکہ ہمارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے:

(وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ) "زمین میں کوئی بھی مصیبت وارد ہوتی ہے یا تمہارے نفس پر نازل ہوتی ہے تو نفس کے پیدا ہونے کے پہلے وہ کتاب الٰہی میں مقدر ہو چکی ہے اور یہ اللہ کے لئے بہت ہی آسان ہے۔ یہ تقدیر اس لئے ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر غرور نہ کرو۔ اللہ اکڑنے والے مغرور اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا" اور ہم وہ خاندان ہیں کہ جو چیز ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے اس کا ہم افسوس نہیں کرتے اور جو چیز مل جائے اس پر ہم اتراتے نہیں ہیں۔

(وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ)

اور جب ان کو غصہ آجاتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود اپنے غصہ کو پی جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کے دل کو امن و امان سے بھر دے گا اور جو شخص اشتیاق۔ خوف۔ اور غضب کی حالت میں اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھے گا تو اللہ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام قرار دے گا۔

(وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ) اور وہ لوگ جو اپنے رب کی بات قبول کرتے ہیں یعنی امام کے ساتھ قیام کرتے ہیں۔

(وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ) اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے دین کے معاملات میں اختلاف کی صورت میں اپنے امام سے مشورہ کرتے ہیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے اگر اس کو رسول اور صاحب امر کی طرف پلٹا دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ) اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔
یعنی جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں تو یہ بدلہ لینے کی ان کو اجازت ہے یعنی مظلوم کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو بدلہ لے اور اگر چاہے تو اس بدلہ لینے کو ترک کر دے تا کہ اس پر اس کو جزا دی جائے۔

(وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا) اور برائی کا بدلہ اس کی مثل برائی ہے۔ یعنی جو برائی کی گئی ہے حد سے تجاوز

نہ کرنا۔ اور جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے تم اس سے زیادہ اس کے ساتھ نہ کرنا اور اگر معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا اجر خدا پر ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

(وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ) اور تو ان ظالم لوگوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ کہیں گے۔

(هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ) کیا واپسی کا کوئی راستہ ہے؟ یعنی کیا دنیا کی طرف واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟

ابو حمزہ ثمالی نے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپؑ فرما رہے تھے:

(وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ) اور جو شخص ظلم کے بعد بدلہ لے۔ (آپ نے فرمایا ظلم کے بعد بدلہ لینے والے قائم آلِ محمدؐ اور آپ کے اصحاب ہیں)۔

(فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ) تو اس کے اوپر کوئی الزام نہیں ہے۔ جب قائم آلِ محمد علیہ السلام بنو امیہ اور دوسرے جھوٹوں اور ناصبیوں سے بدلہ لیں گے تو اس وقت آپؑ اور آپؑ کے ساتھیوں کی مدد کی جائے گی۔

(وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ) اور جب ظالموں کو تو دیکھے گا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا۔

(لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ) جب وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ یعنی جب وہ علی علیہ السلام کو دیکھیں گے کہ وہ ان کے لئے خدا کا قہر بن کر سامنے آئے گا تو اس وقت وہ ظالم کہیں گے کیا ہمارے لئے دنیا کی طرف واپس پلٹ کر جانے کا کوئی راستہ ہے تا کہ ہم دنیا میں جا کر علی علیہ السلام سے محبت اور ان کی ولایت کا اقرار کریں۔

(وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ) اور آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے جب ان کو جہنم کے سامنے پیش کیا جائے گا تو ذلت کی وجہ سے ان کے سر جھکے ہوئے ہوں گے تو علی علیہ السلام کی طرف دیکھتے ہی چلے جائیں گے۔

(وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا) وہ لوگ جو ایمان لانے والے ہیں وہ کہیں گے۔ یعنی آلِ محمدؐ کے شیعہ کہیں گے۔

(اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) گھاٹے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو قیامت والے دن گھاٹے میں رکھا اور ظالموں کے لئے بہرحال دائمی عذاب ہے جس میں وہ رہنے والے ہیں۔ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا۔ نصاب سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے علی اور ان کی اولاد سے عداوت رکھی۔ اور ان کی تکذیب کی۔ ایسے لوگوں کے لئے کوئی سرپرست نہیں ہوگا جو خدا سے ہٹ کر ان کی مدد کرے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں ہوتا۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس قول خدا کے بارے میں نقل کیا ہے (يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا) وہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے۔ یعنی اللہ بیٹیاں عطا کرتا ہے ان کو اولاد نرینہ نہیں دیتا۔

(وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ) وہ جس کو چاہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا جس کو چاہے فقط بیٹے عطا کرتا ہے اور بیٹی نہیں دیتا۔

(اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا) یا پھر وہ بعض کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ جس کو چاہتا ہے اس کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطا کر دیتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ

بے شک زمین و آسمان کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے اور وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے یا پھر جسے چاہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطا کر دیتا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمودی سے اور محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اور اس نے محمد بن اسماعیل الرازی سے اور اس نے محمد بن سعید سے وہ بیان کرتا ہے کہ یحییٰ بن اکثم نے حضرت امام موسیٰ بن محمد سے بعض سوالات کئے ان میں سے ایک یہ آیت جس کے ذریعے اس نے موسیٰ بن محمد (مبرقع) کے ساتھ لواطت کے جواز پر استدلال کرتے ہوئے کہا کہ خدا نے فرمایا کہ (اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا) کہ وہ قیامت کے دن جنت میں اپنے بندوں کی شادی مردوں اور عورتوں سے کرے گا (نعوذ باللہ) تو یہ لواطت کے جواز پر دلیل نہیں ہے؟ یہ واضح اس جواز کو بیان کر رہی ہے۔ حالانکہ خدا نے اس فعل پر ایک قوم کو عذاب دیا ہے تو جناب موسیٰ بن محمد مبرقع نے اپنے بھائی امام علی نقی علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے اور اس برے کام پر جواز حاصل کر رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے جو اس نے لیا ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ خدا اطاعت گزار مردوں کی شادی اطاعت گزار عورتوں سے کرے گا اور اطاعت گزار عورتوں کی شادی اطاعت گزار مردوں سے کرے گا۔ معاذ اللہ خدا اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ خود اس کام کو جائز کرے اور دوسروں کو اس پر عذاب دے۔ امام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ برا کام لواطت کرے گا خدا اس کو قیامت کے دن دوہرا عذاب دے گا اور اس کو ہمیشہ عذاب میں رکھے گا اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ اور دوسرا احتمال ہے کہ خدا جسے چاہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں بطور اولاد عطا کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ

کسی انسان کے لئے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ خدا سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کردے یا پس پردہ بات کرے یا کوئی نمائندہ (فرشتہ) بھیج دے اور پھر وہ اس کی اجازت سے جو چاہتا ہے وہ پیغام دیتا ہے وہ خدا بلند و بالا اور حکمت والا ہے۔

امام فرماتے ہیں وحی کی دو قسمیں ہیں۔ (1) وحی بالمشافہ (2) وہ خدا کسی بندے کے دل میں الہام کردیتا ہے یا پس پردہ بات کرتا ہے۔

جیسا کہ اپنے نبی سے معراج کی رات بات کی ہے یا حضرت موسیٰ سے آگ سے بات کی ہے یا وہ اپنا نمائندہ بھیجتا ہے اور پھر وہ جیسے چاہے وحی کرتا ہے اور فرمایا وحی شافیہ ہے جو بلاواسطہ بات کرے جیسا کہ اپنے نبی سے معراج کی رات کی۔ اس کے بعد اپنے نبی سے فرمایا:

(وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ) اور ایسے ہی ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کی وحی کی ہے آپ کو نہیں معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔؟

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا روح القدس وہ ایک ملک ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے افضل ہے جو رسول خدا کے ساتھ تھا اور وہ ہی اب ہم آئمہ اہلبیت کے ساتھ ہے۔

(وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ) اور لیکن ہم نے اس کو ایک نور قرار دیا ہے اور ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں اپنے نور کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اس نور سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں اور اس کی یہ دلیل خدا کا یہ فرمان ہے جس میں خدا نے فرمایا:

(وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝) (اعراف) اور اس نور کی اتباع کرو جو اس کتاب کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ اس نور سے مراد بھی علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت ابو الحمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

(مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا) فرمایا اس نور سے مراد علی علیہ السلام ہیں اور فرمایا علی ہی وہ نور ہیں جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے: (نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ) اور ہم اس نور کے

ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں ہدایت دیں۔

فرمایا اس نور سے مراد وہی علی علیہ السلام ہیں جو بھی مخلوق میں سے ہدایت حاصل کرے گا وہ اسی نور کے ذریعے حاصل کرے گا پھر خدا نے اپنے نبی سے فرمایا:

(وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) بے شک آپ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے ہیں) صراط مستقیم سے مراد علی کی ولایت ہے یعنی اے رسول آپ لوگوں کو علی علیہ السلام کی ولایت کا حکم دیتے رہیں اور ان کو اس ولایت کی طرف دعوت دیتے رہیں۔ علی صراط مستقیم ہے۔

(صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ) یعنی اس اللہ کا راستہ جس کے لئے آسمان و زمین کا سب کچھ ہے۔

یعنی اس صراط سے مراد بھی علی علیہ السلام ہیں جس کو زمین و آسمان کے سب خزانوں کا خازن قرار دیا گیا ہے اور ان کے بعد ان کی نسل سے دوسرے آئمہ قرار ہیں۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ: (وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) یعنی آپ امامت کی طرف ان کو دعوت دیتے رہیں۔

پھر فرمایا (صِرَاطِ اللّٰهِ) یہ اللہ کی حجت ہیں جس کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز ہے کہ اس کی طرف تمام چیزوں کی بازگشت ہے۔

صعصعہ بن الحرۃ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں زید بن علی علیہ السلام کے پاس موجود تھا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) آپ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم اللہ لوگوں کو علی علیہ السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے جو گمراہ ہے وہی گمراہ ہے جس کو اس کی ہدایت حاصل ہے وہ ہی ہدایت یافتہ ہے۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

یہ سورہ مبارکہ زخرف مکی ہے اس کی آیات کی تعداد 89 ہے اور اس کے رکوع سات (7) ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 43 ہے اور نزول کی ترتیب میں اس کا نمبر 63 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ زخرف کی متواتر تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مرنے کے بعد زمین کے کیڑے مکوڑوں اور فشار قبر سے محفوظ رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور پیش ہوگا وہاں بھی سورہ اللہ کے حکم سے اسے جنت میں داخل کرے گی۔

مجمع البیان میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ زخرف کی تلاوت کرے گا یہ ان لوگوں میں سے قرار پائے گا جن کو قیامت کے دن رب کی طرف سے یہ ندا دی جائے گی۔

اے میرے بندو آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی تم غمگین ہو گے اور جنت میں حساب کے بغیر داخل ہو جاؤ۔

آیت ۱ تا ۴۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ
وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۗ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ
صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۞ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي
الْاَوَّلِيْنَ ۞ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ فَاَهْلَكْنَآ
اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۞ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ
وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ۞ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ
رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا
كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۞ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ
جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ
وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۞ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۞ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي
الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۞ وَجَعَلُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ
اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْــَٔــلُوْنَ ۞ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ
الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ۞ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۞ بَلْ
قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۞ وَكَذٰلِكَ
مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

ءَابَآءَنَا عَلَىٰٓ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ
مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ ءَابَآءَكُمْ ۖ قَالُوٓا۟ إِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿٢٤﴾
فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ
إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ
سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِى عَقِبِهِۦ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ
مَتَّعْتُ هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا
جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا
ٱلْقُرْءَانُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ ٱلْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ
رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا
بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ
رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا
لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا
يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَٰبًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ
وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَٱلْءَاخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ
لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾ وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ
قَرِينٌ ﴿٣٦﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم

مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَنَا قَالَ يَٰلَيْتَ بَيْنِى وَبَيْنَكَ بُعْدَ ٱلْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ ٱلْقَرِينُ ﴿٣٨﴾ وَلَن يَنفَعَكُمُ ٱلْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِى ٱلْعَذَابِ
مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٩﴾ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ أَوْ تَهْدِى ٱلْعُمْىَ وَمَن كَانَ فِى ضَلَٰلٍ
مُّبِينٍ ﴿٤٠﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿٤١﴾ أَوْ نُرِيَنَّكَ ٱلَّذِى
وَعَدْنَٰهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ﴿٤٢﴾ فَٱسْتَمْسِكْ بِٱلَّذِىٓ أُوحِىَ إِلَيْكَ ۖ
إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَإِنَّهُۥ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ
تُسْـَٔلُونَ ﴿٤٤﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَآ أَجَعَلْنَا مِن دُونِ
ٱلرَّحْمَٰنِ ءَالِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿٤٥﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰم (۱) اس روشن کتاب کی قسم (۲) بیشک ہم نے اسے عربی قرآن قرار دیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو (۳) اور یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں نہایت درجہ بلند اور پر از حکمت کتاب ہے (۴) اور کیا ہم تم لوگوں کو نصیحت کرنے سے صرف اس لئے کنارہ کشی اختیار کر لیں کہ تم زیادتی کرنے والے ہو (۵) اور ہم نے تم سے پہلے والی قوموں میں بھی کتنے ہی پیغمبر بھیج دیے ہیں (۶) اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی نبی نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا (۷) تو ہم نے ان سے زیادہ زبردست لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور یہ مثال جاری ہوگئی (۸) اور آپ ان سے سوال کریں گے کہ زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے تو یقیناً یہی کہیں گے کہ ایک زبردست طاقت والی اور ذی علم ہستی نے خلق کیا ہے (۹) وہی جس نے تمہارے لئے زمین کو گہوارہ بنایا ہے اور اس میں راستے قرار

دیئے ہیں تاکہ تم راہ معلوم کر سکو (۱۰) اور جس نے آسمان سے ایک معین مقدار میں پانی نازل کیا اور
پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ بنا دیا اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے (۱۱)
اور جس نے تمام جوڑوں کو خلق کیا ہے اور تمہارے لئے کشتیوں اور جانوروں میں سواری کا سامان
فراہم کیا ہے (۱۲) تاکہ ان کی پشت پر سکون سے بیٹھ سکو اور پھر جب سکون سے بیٹھ جاؤ تو اپنے
پروردگار کی نعمت کو یاد کرو اور کہو کہ پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے اس سواری کو ہمارے لئے
مسخر کر دیا ہے ورنہ ہم اس کو قابو میں لا سکنے والے نہیں تھے (۱۳) اور بہر حال ہم اپنے پروردگار ہی
کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں (۱۴) اور ان لوگوں نے پروردگار کے لئے اس کے بندوں
میں سے بھی ایک جزء (اولاد) قرار دے دیا کہ انسان یقیناً بڑا کھلا ہوا ناشکرا ہے (۱۵) سچ بتاؤ کیا خدا
نے اپنی تمام مخلوقات میں سے اپنے لئے لڑکیوں کو منتخب کیا ہے اور تمہارے لئے لڑکوں کو پسند کیا ہے
(۱۶) اور جب ان میں سے کسی کو اسی لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے جو مثال انہوں نے رحمان کے
لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غصہ کے گھونٹ پینے لگتا ہے (۱۷) کیا جس کو
زیورات میں پالا جاتا ہے اور وہ جھگڑے کے وقت صحیح بات بھی نہ کر سکے (وہی خدا کی اولاد ہے)
(۱۸) اور ان لوگوں نے ان ملائکہ کو جو رحمان کے بندے ہیں لڑکی قرار دے دیا ہے کیا یہ ان کی خلقت
کے گواہ ہیں تو عنقریب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور پھر اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا
(۱۹) اور یہ کہتے ہیں کہ خدا چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ یہ
صرف اندازوں سے بات کرتے ہیں (۲۰) کیا ہم نے اس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس
سے یہ تمسک کئے ہوئے ہیں (۲۱) نہیں بلکہ ان کا کہنا صرف یہ ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک
طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر ہدایت پانے والے ہیں (۲۲) اور اسی طرح ہم نے
آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس بستی کے خوشحال لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم
نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں
(۲۳) تو پیغمبر نے کہا کہ چاہے میں اس سے بہتر پیغام لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو

پایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تمہارے پیغام کے ماننے والے نہیں ہیں (۲۴) پھر ہم نے
ان سے بدلہ لے لیا تو اب دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا ہے (۲۵) اور جب ابراہیم
نے اپنے (مربی) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارے تمام معبودوں سے بری اور بیزار ہوں
(۲۶) علاوہ اس معبود کے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے کہ وہی عنقریب مجھے ہدایت دینے والا ہے
(۲۷) اور انہوں نے اس پیغام کو اپنی نسل میں ایک کلمہ باقیہ قرار دے دیا کہ شاید وہ لوگ خدا کی
طرف پلٹ آئیں (۲۸) بلکہ ہم نے ان لوگوں کو اور ان کے بزرگوں کو برابر آرام دیا یہاں تک کہ
ان کے پاس حق اور واضح رسول آگیا (۲۹) اور جب حق آگیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم
اس کے منکر ہیں (۳۰) اور یہ کہنے لگے کہ آخر یہ قرآن دونوں بستیوں (مکہ و طائف) کے کسی
بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ہے (۳۱) تو کیا یہی لوگ رحمت پروردگار کو تقسیم کر رہے ہیں
حالانکہ ہم نے ہی ان کے درمیان معیشت کو زندگانی دنیا میں تقسیم کیا ہے اور بعض کو بعض سے اونچا
بنایا ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور رحمت پروردگار ان کے جمع کئے ہوئے مال ومتاع
سے کہیں زیادہ بہتر ہے (۳۲) اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی قوم ہو جائیں گے تو ہم رحمٰن کا
انکار کرنے والوں کے لئے ان کے گھر کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر یہ چڑھتے ہیں سب کو چاندی کا
بنا دیتے (۳۳) اور ان کے گھر کے دروازے اور وہ تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (۳۴) اور
سونے کے بھی ۔لیکن یہ سب صرف زندگانی دنیا کی لذت کا سامان ہے اور آخرت پروردگار کے
نزدیک صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے (۳۵) اور جو شخص بھی اللہ کے ذکر کی طرف سے اندھا
ہو جائے گا ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیں گے جو اس کا ساتھی اور ہم نشین ہوگا (۳۶) اور
یہ شیاطین ان لوگوں کو راستہ سے روکتے رہتے ہیں اور یہ یہی خیال کرتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں
(۳۷) یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئیں گے تو کہیں گے کہ اے کاش ہمارے اور ان کے
درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ تو بڑا بدترین ساتھی نکلا (۳۸) اور یہ ساری باتیں آج
تمہارے کام آنے والی نہیں ہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو کہ تم نے بھی ظلم کیا ہے

(۳۹) پیغمبر کیا آپ بہرے کو سنا سکتے ہیں یا اندھے کو راستہ دکھا سکتے ہیں یا اسے ہدایت دے سکتے ہیں جو ضلال مبین میں مبتلا ہو جائے (۴۰) پھر ہم یا تو آپ کو دنیا سے اٹھا لیں گے تو ہمیں تو ان سے بہر حال بدلہ لینا ہے (۴۱) یا پھر عذاب آپ کو دکھا کر ہی نازل کریں گے کہ ہم اس کا بھی اختیار رکھنے والے ہیں (۴۲) لہٰذا آپ اس حکم کو مضبوطی سے پکڑے رہیں جس کی وحی کی گئی ہے کہ یقیناً آپ بالکل سیدھے راستہ پر ہیں (۴۳) اور یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت کا سامان ہے اور عنقریب تم سب سے بازپرس کی جائے گی (۴۴) اور آپ ان رسولوں سے سوال کریں جنہیں آپ سے پہلے بھیجا گیا ہے کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ بھی خدا قرار دیے ہیں جن کی پرستش کی جائے (۴۵)

تفسیر

اس کتاب روشن کی قسم۔

حٰمٓ یہ اسم اعظم کے حروف میں سے حرف ہیں اور کتاب واضح و روشن کی قسم ہے۔

(وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ) اور یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بلند درجہ اور پر از حکمت کتاب ہے۔

یعنی امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہیں اور سورہ حمد میں جو ذکر ہوا ہے کہ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) تو اس میں صراط مستقیم سے مراد بھی علی علیہ السلام ہیں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم علی علیہ السلام ہیں۔

(أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا) کیا ہم تم لوگوں کو نصیحت کرنے سے اس لئے کنارہ کشی اختیار کر لیں کہ تم زیادتی کرنے والی قوم ہو؟

یہ استفہام ہے یعنی ہم تم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ جب کہ تم ہلاک ہونے والے ہو اور ایسے بے کار اور بے ہودہ ہو کہ گویا تمہیں رسول کی ضرورت ہے اور نہ امام کی اور نہ کسی حجت کی ضرورت ہے۔

(وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٧﴾) اور ہم نے تم سے پہلی قوموں میں کتنے ہی نبی بھیجے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی نبی نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا اور ہم نے ان سے زیادہ سخت قوموں کو ہلاک کر دیا۔

اس دور (قریش) والوں سے سخت تر قوموں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور یہ مثال جاری رہے گی یعنی جو قوم بھی خدا کی نافرمانی کرے گی اور وہ کفر اس حد تک ہوگی ہلاک کر دی جائے گی۔

(الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا) وہی خدا ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے گہوارہ بنایا۔ (مَهْدًا) یعنی سکون کی جگہ قرار دیا ہے۔

(وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا) اور اس نے اس زمین میں تمہارے لئے راستوں کو قرار دیا تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

اس کے بعد خدا دہریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

(وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾) اور وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے ایک معین مقدار میں پانی نازل کیا اور پھر ہم نے اس کے ذریعے مردہ زمینوں کو زندہ کیا اسی طرح تم بھی (قبروں) سے نکالے جاؤ گے اور وہی خدا ہے جس نے تمام جوڑوں کو خلق کیا اور تمہارے لئے کشتیاں اور جانوروں میں سواری کا سامان فراہم کیا تاکہ تم ان کی پشت پر سکون سے بیٹھ سکو اور پھر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور کہو کہ پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا ہے ورنہ ہم اس کو قابو میں لانے والے نہیں تھے۔

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن فضال سے اور انہوں نے فضل ابن صالح سے اور اس نے سعید بن طریف سے اور اس نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کے گھوڑے کی رکاب تھامی ہوئی تھی آپ اپنی سواری پر سوار ہو رہے تھے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر مسکرا دیے۔ میں (راوی) نے عرض کیا اے مولا: آپ نے سر بلند کیا اور پھر آپ مسکرائے اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

امیر المومنین نے فرمایا: جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے رسول خدا کے خچر کی رکاب تھامی ہوئی تھی آں حضرت نے آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ مسکرائے تھے۔ میں نے بھی ایسے ہی ان سے سوال کیا تھا۔ جیسے تو نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرائے کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی؟ رسول خدا نے فرمایا: جو شخص سواری پر سوار ہو اور وہ آیت الکرسی کی تلاوت کرے اور اس کے بعد یہ پڑھے:

(استغفر الله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم الحی القیوم واتوب الیه اللهم اغفرلی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت) اس وقت آواز قدرت آتی ہے میرے ملائکہ میرا یہ بندہ عقیدہ رکھتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرنے والا۔ گواہ رہو کہ میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دئیے ہیں۔

(وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا) اور ان لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جز قرار دیا ہے یعنی اولاد قرار دیا کیونکہ اولاد جزو انسان ہوتی ہے قریش والے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ملائکہ اللہ کی لڑکیاں ہیں۔ اس کے بعد خدا سوال کی صورت میں بیان کرتا ہے۔

(أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ۞ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۞) کیا خدا نے اپنے ساری مخلوقات میں سے اپنے لئے لڑکیوں کا انتخاب کیا ہے اور تمہارے لئے لڑکوں کو پسند کیا ہے اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جائے کہ جو انہوں نے رحمٰن کے لئے بیان کیا ہے تو خود ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں اور وہ غصے کے گھونٹ پینے لگتے ہیں۔

یعنی جب خود ان لوگوں میں سے کسی کے گھر بچی پیدا ہو جاتی ہے تو یہ پریشان ہو جاتے ہیں اور ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں، خود ان کی یہ حالت ہے اور خدا کے لئے لڑکیاں قرار دیتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات ان خرافات سے جو یہ لوگ اپنی طرف سے بیان کرتے ہیں۔

(سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ) پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ورنہ ہم اس کو رام کرنے والے نہیں تھے۔

علی بن اسباط بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سامان تجارت لے کر مکہ گیا وہاں مجھے نقصان اٹھانا پڑا پھر میں مدینہ آیا اور امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا: مولا! میں سامان تجارت لے کر مکہ گیا وہاں مجھے نقصان اٹھانا پڑا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ سامان تجارت لے کر مصر جاؤں۔ آپ مشورہ دیں کہ خشکی کے راستے جاؤں یا سمندری راستے سے مصر جاؤں۔ آپ نے فرمایا: مصر سے دور رہو۔ وہاں موت ہی موت ہے وہاں کے لوگوں کی عمر تھوڑی ہوتی ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

مصر کی مٹی سے سر نہ دھوؤ اور وہاں کی پکی ہوئی مٹی کے برتن میں پانی نہ پیو۔ وہاں کے برتنوں میں پانی پینے سے ذلت مسلط ہوتی ہے اور غیرت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: تم مسجد نبوی میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو پھر ایک سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرو۔ جب کسی بات کا مصمم ارادہ کر لو تو خشکی کا سفر کرو اور جب سواری پر بیٹھو تو یہ دعا پڑھو۔ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ)

اس دعا کو پڑھنے والا اگر اپنی سواری سے گر بھی پڑے تو بھی اسکی ہڈی نہیں ٹوٹے گی اور پورے سفر میں اسے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔

اور اگر کشتی پر سوار ہونا چاہو تو سوار ہوتے وقت یہ دعا کرو۔

(بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا) اور جب سمندری موجیں تجھے ماریں تو اپنا دایاں کندھا موجوں کی طرف کرو

اور بائیں ہاتھ سے ان کی اشارہ کرتے ہوئے کہو۔ (اسکن بسکینة الله وقر بقرار الله لاحول ولا قوة الا بالله) علی ابن اسباط بیان کرتا ہے کہ میں کشتی پر سوار ہوا اور سمندر کا سفر شروع کر دیا اور جب موج میرے سامنے آئی تو امام کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے وہی دعا پڑھی جس کا امام علی رضا علیہ السلام نے حکم دیا تھا تو موج آرام میں آگئی اور مجھے اس نے کوئی نقصان نہ دیا۔ پس میں نے امام علیہ السلام کے خدمت میں عرض کیا اے مولا: یہ سکینہ کیا ہے؟

فرمایا: جنت کی ہوا ہے اور اس کا ایک چہرہ ہے جو انسانی شکل کا ہے اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اور یہ شیخ انبیاء اور صالحین کے ساتھ ہوتی ہے۔

(أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ) کیا جس کو زیورات میں پالا جاتا ہے یعنی جو سونے کے زیورات میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

(وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ) اور وہ جھگڑے کے وقت بھی صحیح بات نہیں کر سکتے۔

فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو قوت و طاقت عطا کی (یعنی حکومت) تو فرعون نے آپ کی ایک تصویر دیکھی جو سونے کے گھوڑے پر تھی اور اس کے اوپر سونے کی چادر تھی تو فرعون نے کہا: کیا وہ لوگ جو سونے کے زیورات میں پرورش پاتے ہیں وہ جھگڑے کے وقت صحیح بات کیسے کر سکیں گے؟

فرماتے ہیں اس کی یہ بات واضح نہیں ہے اور وہ لوگوں کے لئے واضح نہیں کیونکہ وہ کہہ رہا تھا اگر موسیٰ نبی ہوتا تو یہ ہماری مثل انسان نہ ہوتا بلکہ لوگوں کے خلاف ہوتا۔

(وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا) اور انہوں نے ملائکہ کو جو رحمٰن کے بندے ہیں ان کو لڑکیاں قرار دیا ہے۔

یہ قریش کا عقیدہ تھا۔ وہ کہتے تھے ملائکہ (فرشتے) اللہ کی لڑکیاں ہیں اور یہ اس کی اولاد ہیں کیا یہ لوگ ان کی خلقت کے گواہ تھے تو عنقریب ان کی گواہی لکھ دی جائے گی اور پھر ان سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۞) یہ صرف اندازے سے باتیں کرتے ہیں۔ یعنی یہ ان کی باتیں بغیر دلیل و حجت کے ہیں اور ان کو اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ بلکہ (بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ) بلکہ ان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی ایک طریقے پر پایا ہے۔

یعنی یہ ہمارے باپ دادا کا مذہب ہے جس پر وہ عمل کرتے تھے اور ہم ان کے نقش قدم کی اتباع کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد خدا ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کر رہا ہے۔

(وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۞ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي) اور یاد کرو اس وقت کو

جب ابراہیم نے اپنے (پالنے والے) باپ اور قوم سے کہا۔ میں تمہارے ان تمام معبودوں سے بری و بیزار ہوں۔ اور جس نے مجھے خلق کیا ہے اور وہی عنقریب مجھے ہدایت دینے والا ہے۔

فطرنی: سے مراد ہے کہ جس نے مجھے خلق کیا ہے وہی عنقریب مجھے بیان کرے گا اور حق تک مجھے رسائی دے گا۔

اس کے بعد اللہ آئمہ الہدیٰ کا ذکر کر رہا ہے:

(وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ) اور انہوں نے اس پیغام کو اپنی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا کہ شاید وہ لوگ خدا کی طرف پلٹ آئیں۔ یعنی وہ دنیا کی طرف پلٹائے جائیں گے مراد ہے کہ آئمہ الہدیٰ کو دوبارہ دنیا کی طرف واپس پلٹایا جائے گا (یہ رجعت کو بیان کر رہی ہے کہ آئمہ رجعت میں واپس پلٹائے جائیں گے)۔

(وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ) اور یہ کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ و مدینہ) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ہے۔ یہ عروہ بن مسعود تھا۔ قریتین سے مراد مکہ اور مدینہ ہے ان کی جزا دو ہے جو کسی کے پرے کے اوپر ہوتی ہے۔

اور یہ عروہ مغیرہ بن شعبہ کا چچا تھا۔

(أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ) تو کیا یہ خدا کی رحمت کو تقسیم کرنے والے ہیں (رحمت رب) سے مراد نبوت اور قرآن ہے۔

یعنی جب قریش کے لوگوں نے کہا کہ محمدؐ کو نبی کیوں قرار دیا گیا ہے اور اس پر قرآن کیوں نازل کیا گیا ہے اگر خدا نے کرنا ہی تھا تو عروہ بن مسعود کو نبی قرار دیتا جو مالدار شخص تھا اور اس پر قرآن نازل کر دیتا۔ تو اس وقت خدا نے فرمایا: کیا نبوت اور قرآن دینے والے یہ ہیں تو اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ فرما رہا ہے:

(نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ) حالانکہ ان کے درمیان معیشت زندگی کو تقسیم کرنے والے ہم ہیں اور بعض کو بعض سے بڑا بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ یعنی ہم نے کسی کو مال و اولاد کے اعتبار سے بڑا اور چھوٹا بنایا ہے اور ان کے رب کی رحمت ان کے مال سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ سب سے بڑی دلیل ہے جو خدا کی توحید پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے ان کی حیثیت میں مختلف ارادوں، خواہشات میں ان کے درمیان فرق قرار دیا ہے تاکہ یہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ کیونکہ کوئی قوم کا فرد خود حاجت نہیں کر سکتا اور یہ بادشاہ اور علماء اپنے لوگوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اسی وجہ سے یہ دنیا قائم ہے۔ یہ مخلوق میں سے بعض حکم دینے والے اور بعض روکنے والے، بعض کفالت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ انسان اپنے لئے کام کرے یا

خود کاشت کرے۔ لوہار بھی خود ہو۔ درزی بھی خود ہو۔ بڑھئی بھی خود ہو۔ تمام مصنوعات کو خود ہی تیار کرے۔ جس کا وہ محتاج ہے اس طرح یہ عالم ایک لمحہ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکے گا۔ کیونکہ ہر انسان خود ہی علم حاصل کرے تو علم دینے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ دنیا قائم نہیں رہے گی۔ لیکن خدا نے ان کے درمیان اختلاف رکھا ہے جس کی وجہ سے یہ ساری کائنات باقی ہے یہ خود خدا کی توحید پر دلیل ہے۔

(وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً) اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی قوم ہو جائیں۔ یعنی سب کا ایک ہی مذہب ہو جائے۔

(لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ) تو ہم رحمن کا انکار کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں سب چاندی کی بنا دیتے۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت جس پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور سونے کے بھی ہو جاتیں۔

یعنی ان کے گھروں کو سونے سے مزین کر دیتے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر خدا ایسے ہی قرار دیتا تو کوئی بھی ایمان نہ لاتا۔ لیکن اس نے مومنین میں سے بعض کو غنی اور بعض فقیر ایسے ہی کفار میں بھی بعض امیر اور بعض کو غریب قرار دیا ہے۔ تاکہ پھر ان کا امر و نہی، صبر و شکر کے ذریعے امتحان لیا جائے۔

(وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ) یعنی جو خدا کے ذکر کے بارے میں اندھا ہے۔ اس کے ساتھ بھی خدا ایک شیطان قرار دیتا ہے جو اس کا ساتھی اور ہم نشین ہوگا۔

(فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ) پھر ہم یا تو آپ کو دنیا سے اٹھا لیں گے ہمیں بہر حال ان سے بدلہ لینا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ خدا نے یہ اپنے نبی سے اس وقت فرمایا جب آپ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔

یعنی اگر ہم آپ کو مکہ سے نکال کر مدینہ لے جا رہے ہیں تو اس میں پشیمان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم آپ کو دوبارہ مکہ لے کر آئیں گے اور ان لوگوں سے علیؑ کے ذریعے انتقام لیں گے۔

(وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ) اور آپ ان رسولوں سے سوال کریں جنہیں آپ سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے کہ ہم نے رحمن کے علاوہ کسی کو خدا قرار دیا ہے؟ جن کی یہ عبادت کرتے ہیں؟

ابوحمزہ ثمالی نے ابوالربیع سے روایت کی ہے کہ جس نے حضرت امام باقر علیہ السلام کے ساتھ اسی سال حج کیا تھا جس میں ہشام بن عبدالملک اموی خلیفہ نے حج کیا تھا۔ اموی خلیفہ کے ساتھ حضرت عمرؓ کا آزاد کردہ غلام نافع بن ازرق بھی حج پر آیا تھا۔ نافع کی امام محمد باقر علیہ السلام پر نگاہ پڑی۔ آپ رکن کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ کے گرد مسائل پوچھنے والوں کا ہجوم لگا ہوا تھا۔ نافع نے خلیفہ سے کہا یہ کون ہیں؟ ہشام نے اس سے کہا: یہ اہل کوفہ کے نبی ہیں۔ اس کا نام محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب ہے۔

نافع نے کہا: اگر یہ بات ہے تو میں ان سے ایسے مسائل پوچھوں گا جن کا جواب نبی یا نبی کا وصی یا نبی کا زادہ ہی دے سکتا ہے۔

ہشام نے کہا: تم ان کے پاس ضرور جاؤ۔ ممکن ہے کہ تم انہیں شرمندہ کر سکو۔ نافع امام علیہ السلام کے سامنے پہنچا اور کہنے لگا: اے محمد بن علی! میں نے تورات، زبور، انجیل اور قرآن کا مطالعہ کیا ہے اور میں چاروں کتابوں کے حلال و حرام سے واقف ہوں۔ میں آپ سے چند سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ جن کا جواب یا تو نبی یا نبی کا وصی یا نبی زادہ ہی دے سکتا ہے۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور فرمایا: جو چاہو پوچھو۔

نافع نے کہا: آپ بتائیں کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

آپ نے فرمایا: میں اپنا نظریہ بیان کروں یا تمہارا نظریہ بیان کروں؟ نافع نے کہا: آپ دونوں نظریات بیان کریں۔

آپ نے فرمایا: میرے نظریے کے مطابق دونوں بزرگوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ جبکہ تمہارے نظریہ کے مطابق چھ سو برس کا فاصلہ ہے۔

نافع نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: (وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ) "آپ اپنے سے پہلے سارے رسولوں سے سوال کریں۔" سوال یہ ہے کہ آنحضرت نے سابقہ انبیاء سے کیسے پوچھا جبکہ آپ کے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ اور ... اگر یہ پوچھیں تو قرآن کی آیت پر عمل نہیں ہوتا۔

یہیں نافع کا سوال مکمل ہوا۔ امام نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت حرمت والی مسجد سے آخری مسجد تک سیر کرائی۔

اللہ نے شب معراج اپنے حبیب کو بہت ساری نشانیاں دکھائی تھیں اور ان میں سے ایک نشانی یہ بھی تھی کہ جب آپ

بیت المقدس پہنچے تو اللہ نے تمام نبیوں کو جمع کیا پھر حکم الٰہی کے تحت جبرائیل نے اذان و اقامت کہی اور اس نے اقامت میں حی علی خیر العمل بھی کہا۔ پھر آنحضرت نے تمام انبیاء کو نماز پڑھائی۔ اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ) آپ ان سے سوال کریں جنہیں ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ آنحضرت نے گروہ انبیاء سے پوچھا کہ تم کس بات کی گواہی دیتے تھے۔ اور تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ انبیاء نے جواب دیا۔ (یعنی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ) ہم اللہ کی وحدانیت اور آپ کی رسالت کی گواہی دیتے تھے اور ہم سے اسی کا عہد و میثاق لیا گیا تھا۔

نافع نے یہ جواب سنا اور بے ساختہ کہا اے فرزند رسول! بے شک آپ نے سچ کہا ہے۔ اے ابو جعفر! خدا کی قسم آپ حضرات ہی رسول اللہ کے جانشین ہیں۔ انجیل میں آپ کے نام لکھے ہوئے ہیں اور زبور اور قرآن میں لکھا ہے آپ حضرات اس امر کے دوسروں سے زیادہ حقدار ہیں۔

آیت ۴۶ تا ۸۹

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ۝ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ۝ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ۝ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۝

فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا
وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ۝ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ
هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي
إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ
مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَلَمَّا
جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ
الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ
بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝ هَلْ يَنْظُرُونَ
إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ الْأَخِلَّاءُ
يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ
مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي
عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا
ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ۝ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ
لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا
نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَ
لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَلَا يَمْلِكُ
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝
وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ
سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝)

ترجمہ

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے رؤسائے قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں (۴۶) لیکن جب ہماری نشانیوں کو پیش کیا تو وہ سب مسخرہ اڑانے لگے (۴۷) اور ہم انہیں جو بھی نشانی دکھلاتے تھے وہ پہلے والی نشانی سے بڑھ کر ہی ہوتی تھی اور پھر انہیں عذاب کی گرفت میں لے لیا کہ شاید اسی طرح راستہ پر واپس آجائیں (۴۸) اور ان لوگوں نے کہا کہ اے جادوگر (موسیٰ) اپنے رب سے ہمارے بارے میں اس بات کی دعا کر جس بات کا تجھ سے وعدہ کیا گیا ہے تو ہم یقیناً راستہ پر آجائیں گے (۴۹) لیکن جب ہم نے عذاب کو دور کردیا تو انہوں نے عہد کو توڑ دیا (۵۰) اور فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا اے قوم کیا یہ ملک مصر میرا نہیں ہے اور کیا یہ نہریں جو میرے قدموں کے نیچے جاری ہیں یہ سب میری نہیں ہیں پھر تمہیں کیوں نظر نہیں آرہا ہے (۵۱) کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں ہوں جو پست حیثیت کا آدمی ہے اور صاف بول بھی نہیں پاتا ہے (۵۲) پھر کیوں اس کے اوپر سونے کے کنگن نہیں نازل کئے گئے اور کیوں اس کے ساتھ ملائکہ جمع ہوکر نہیں آئے (۵۳) پس فرعون نے اپنی قوم کو سبک سر بنادیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کرلی کہ وہ سب پہلے ہی سے فاسق اور بدکار تھے (۵۴) پھر جب ان لوگوں نے ہمیں غضبناک کردیا تو ہم نے ان سے بدلہ لے لیا اور پھر ان ہی سب کو اکٹھا غرق کردیا (۵۵) پھر ہم نے انہیں گیا گزرا اور بعد والوں کے لئے ایک نمونۂ عبرت بنادیا (۵۶) اور جب ابن مریم کو مثال میں پیش کیا گیا تو آپ کی قوم شور مچانے لگی (۵۷) اور کہنے لگے کہ ہمارے خدا بہتر ہیں یا وہ اور لوگوں نے ان کی مثال صرف ضد میں پیش کی تھی اور یہ سب صرف جھگڑا کرنے والے تھے (۵۸) ورنہ عیسیٰ ایک بندے تھے جن پر ہم نے نعمتیں نازل کیں اور انہیں بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا ایک نمونہ بنادیا (۵۹) اور اگر ہم چاہتے تو تمہارے بدلے ملائکہ کو زمین میں بسنے والا قرار دے دیتے (۶۰) اور بیشک یہ قیامت کی واضح دلیل ہے لہٰذا اس

میں شک نہ کرو اور میرا اتباع کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے (۶۱) اور خبردار شیطان تمہیں راہِ حق سے روک نہ دے کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (۶۲) اور جب عیسیٰ ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لئے کہ بعض ان مسائل کی وضاحت کردوں جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہے لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۶۳) اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی عبادت کرو کہ یہی صراط مستقیم ہے (۶۴) تو اقوام نے آپس میں اختلاف شروع کردیا افسوس ان کے حال پر ہے کہ جنہوں نے ظلم کیا کہ ان کے لئے دردناک دن کا عذاب ہے (۶۵) کیا یہ لوگ صرف اس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ اچانک قیامت آجائے اور انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوسکے (۶۶) آج کے دن صاحبانِ تقویٰ کے علاوہ تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے (۶۷) میرے بندو آج تمہارے لئے نہ خوف ہے اور نہ تم پر حزن وملال طاری ہوگا (۶۸) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہماری نشانیوں پر ایمان قبول کیا ہے اور ہمارے اطاعت گزار ہوگئے ہیں (۶۹) اب تم سب اپنی بیویوں سمیت اعزاز واحترام کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ (۷۰) ان کے گرد سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں ان کے لئے وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی دل میں خواہش ہو اور جو آنکھوں کو بھلی لگیں اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو (۷۱) اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں ان اعمال کی بنا پر وارث بنایا گیا ہے جو تم انجام دیا کرتے تھے (۷۲) اس میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے (۷۳) بیشک مجرمین عذاب جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (۷۴) ان سے عذاب منقطع نہیں ہوگا اور وہ مایوسی کے عالم میں وہاں رہیں گے (۷۵) اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے یہ تو خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے (۷۶) اور وہ آواز دیں گے کہ اے مالک اگر تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے تو بہت اچھا ہو تو جواب ملے گا کہ تم اب یہیں رہنے والے ہو (۷۷) یقیناً ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے لیکن تمہاری اکثریت حق کو ناپسند کرنے والی ہے (۷۸) کیا انہوں نے کسی بات کا مستحکم ارادہ کرلیا ہے تو ہم بھی یہ کام جانتے ہیں (۷۹) یا ان کا خیال

یہ ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سن سکتے ہیں تو ہم کیا ہمارے نمائندے سب کچھ لکھ رہے ہیں (۸۰) آپ کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کا کوئی فرزند ہوتا تو میں سب سے پہلا عبادت گزار ہوں (۸۱) وہ آسمان وزمین اور عرش کا مالک ان کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے (۸۲) انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے باتیں بناتے رہیں اور کھیل تماشے میں لگے رہیں یہاں تک کہ اس دن کا سامنا کریں جس کا وعدہ دیا جا رہا ہے (۸۳) اور وہی وہ ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے اور وہ صاحب حکمت بھی ہے اور ہر شے سے باخبر بھی ہے (۸۴) اور بابرکت ہے وہ جس کے لئے آسمان وزمین اور اس کے مابین کا ملک ہے اور اسی کے پاس قیامت کا بھی علم ہے اور اسی کی طرف تم سب واپس کئے جاؤ گے (۸۵) اور اس کے علاوہ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے ہیں ۔۔۔۔۔ مگر وہ جو بوجھ کر حق کی گواہی دینے والے ہیں (۸۶) اور اگر آپ ان سے سوال کریں گے کہ خود ان کا خالق کون ہے تو کہیں گے کہ اللہ ۔۔۔۔۔ تو یہ کدھر بہکے جا رہے ہیں (۸۷) اور اسی کو اس قول کا بھی علم ہے کہ خدایا یہ وہ قوم ہے جو ایمان لانے والی نہیں ہے (۸۸) لہٰذا ان سے منہ موڑ لیجئے اور سلامتی کا پیغام دے دیجئے پھر عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا (۸۹)

تفسیر

اس کے بعد یہاں خدا فرعون اور اس کے ساتھیوں کے قول کی حکایت کر رہا ہے، جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

(وقالوا یا ایہ الساحر) ان لوگوں نے کہا: اے جادوگر! یعنی وہ جو جادو کو جاننے والا ہے اور اس کا بہت زیادہ علم ہے۔

(ادع لنا ربک بما عہد عندک اننا لمہتدون) اپنے رب کو ہمارے لئے پکار کر جس بات کا اس نے تجھ سے عہد کیا ہوا ہے اسے طلب کر ہم ہدایت کو قبول کر لیں گے۔ اس کے بعد فرعون نے کہا:

(ام انا خیر من ہذا الذی ہو مہین) کیا میں اس پست شخص سے بہتر نہیں ہوں، یعنی موسیٰ علیہ السلام سے میں بہتر نہیں ہوں؟

اور دلیل دی: (ولا یکاد یبین) جو صاف صاف بول بھی نہیں سکتا۔ یعنی اس کی بات واضح اور روشن نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی جس کی وجہ سے آپ پر یہ اعتراض کیا گیا۔ اس کے بعد پھر خدا نے حکایت کرتے ہوئے فرمایا:

(فلولا القی علیہ اسورۃ من ذہب) بس اس پر خدا کی طرف سے سونے کے کنگن کیوں نہیں نازل ہوئے؟

(او جاء معہ الملائکۃ مقترنین) یا فرشتوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ملا ہوا کیوں نہیں ہے۔ تو موسیٰ کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا۔

(فاستخف قومہ فاطاعوہ انہم کانوا قوما فاسقین) اور انہوں نے موسیٰ کی اطاعت نہ کی یقیناً یہ سارے فاسق قوم تھی اور پھر جب ان لوگوں نے ہمیں غضبناک کر دیا تو پھر ہم نے ان سے انتقام لیا یعنی خدا کا غضب ناک ہونا لوگوں کے غضبناک ہونے کی مثل نہیں ہوتا۔ اس کا غضب اس کا عذاب ہے جو قوم پر نازل ہوتا ہے۔

(ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون) تو جب ابن مریم کی مثال پیش کی جاتی ہے تو آپ کی قوم اس پر شور مچانے لگ جاتی ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے وکیع سے اس نے اعمش سے اور اس نے سلمہ بن کہیل سے اور اس نے ابی صادق سے اور اس نے ابی الاغر سے اور اس نے سلمان فارسیؓ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس وہ شخص آنے لگا ہے جس کی مثل عیسیٰ ابن مریم کی ہے۔ تو یہ سننے کے بعد کچھ لوگ محفل سے اٹھ کر چلے گئے تاکہ وہ دوبارہ داخل ہوں اور وہ اس کا مصداق قرار پائیں ان کے آنے سے قبل ہی امیر المومنین علی علیہ السلام محفل میں داخل ہوئے تو اصحاب نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا پہلے محمد علی کو ہم سے افضل قرار دے رہے ہیں اب انہوں نے علی کو عیسیٰ علیہ السلام کی مثل قرار دے دیا ہے۔ خدا کی قسم اس سے بہتر ہمارے معبود تھے (بت) جن کی ہم پہلے جاہلیت میں عبادت کرتے تھے تو خدا نے اسی محفل میں یہ آیت نازل کر دی۔

(ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون وقالوا ءالہتنا خیر ام ہو ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون) اور جب بھی ان کے سامنے ابن مریم کی مثال پیش کی جاتی ہے تو آپ کی قوم اس پر شور مچانے لگ جاتی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ جس کی مثال پیش کی گئی ہے۔ یہ مثال آپ کے سامنے صرف کج بحثی کے لئے لاتے ہیں یہ لوگ اصل میں جھگڑالو ہیں۔ یہ تو ہمارا بندہ ہے جس پر ہم نے اپنا انعام نازل کیا ہے اور اس کی

مثال بنی اسرائیل کے لئے پیش کی ہے اور اسے اپنی قدرت کا نمونہ قرار دیا ہے۔ اس کے بعد خدا امیر المومنین علی علیہ السلام کی عظیم شان جو اس کے نزدیک ہے اسے بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ) یعنی یہ علی ہی صراط مستقیم ہے۔

پس تم اس سے تمسک کرو جس کی آپ پر وحی کی گئی ہے یقیناً آپ صراط مستقیم پر ہیں۔ ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں آیات یوں نازل ہوئی ہیں

(حَتّٰی اِذَا جَآءَنَا) یہاں تک کہ یہ دونوں ہمارے بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یعنی فلاں و فلاں تو اس وقت ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہے گا کہ اے کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا اور ہم دونوں دوست نہ ہوتے اور ہم کتنے برے دوست ہیں۔

تو اس وقت اللہ اپنے نبی سے فرمائے گا کہ ان دونوں اور ان کی اطاعت اور اتباع کرنے والوں سے کہہ دیں

(وَلَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ) آج یہ حسرت تم لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دے گی کیونکہ تم نے دنیا میں آل محمد پر ظلم کیا ہے۔ اب تم سب اسی کی وجہ سے عذاب میں برابر کے شریک ہو۔ اس کے بعد خدا پھر اپنے نبی سے فرمائے گا:

(اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ) پس کیا آپ بہروں کو حق کی آواز سنا پائیں گے؟ اور کیا آپ اندھوں کو اور واضح گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کو راہ دکھا پائیں گے؟ ہم نے ان سے انتقام لینا ہی ہے خواہ ہم آپ کو ان کے انتقام سے قبل ہی اٹھا لیں۔

یعنی ہم ان سے انتقام لیں گے خواہ آپ کے چلے جانے کے بعد لیں۔ اس کے بعد خدا نے پھر اپنے نبی کی طرف وحی فرمائی ہے:

(فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ) پس جس کی آپ پر وحی کی گئی ہے اس سے تمسک کریں یقیناً آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

یعنی آپ ولایت علی علیہ السلام پر ہیں اور علی ہی صراط مستقیم ہیں۔

[illegible] حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے [illegible] (وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ) یہ آپ کے لئے ہے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب اس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا [illegible]

اس سے مراد کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ذکر سے مراد قرآن ہے اور ہم آل محمد اس قرآن کی قوم ہیں اور ہمارے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔

وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ

اور تم کو شیطان روک نہ دے

فرمایا: شیطان سے مراد فلاں ہے یعنی آپ کو شیطان امیر المومنین سے دور نہ کر دے۔ کیونکہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

آج کے دن سوائے متقین کے باقی تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمام دوست جو دنیا میں اللہ کے لئے دوست نہیں ہوتے وہ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور تمام دوستیاں عداوت میں بدل جائیں گی البتہ جو دوست آپس میں تقویٰ کی بنیاد پر دوست ہوں گے وہ قیامت کے دن بھی قائم و ثابت رہیں گے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝

"جب قیامت کا دن ہوگا تو متقین کے علاوہ باقی تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔"

امیر المومنین فرماتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا ۔ اور وہ لوگ جنھوں نے ہماری آیات پر ایمان رکھا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ان آیات سے مراد آئمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں

وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

اور وہ ہمارے اطاعت گزار ہو گئے ہیں اب تم سب اپنی بیویوں سمیت اعزاز و احترام کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ"۔

تُحْبَرُوْنَ [illegible]

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ

اور ان کے گرد سونے کی رکابیں اور پیالوں کا دور چلے گا۔

[illegible]

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ ۔ اور وہاں ان کے لئے وہ چیزیں ہوں گی جن کے بارے میں ان کا دل چاہے گا

[illegible]

ہوتے ہوں اس میں کھانے کے لئے پھل بہت زیادہ ہوں گے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے۔ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حسن بن محبوب سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی یسار سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے۔ ایک مومن جنت کے دسترخوان پر ایسا ہو گا جو دنیا کی مقدار میں بیٹھے گا اور ایک بار کے کھانے میں وہ اتنا کھائے گا جتنا اس نے پوری زندگی میں کھایا ہوگا۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾

بے شک مجرم لوگ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب منقطع نہیں کیا جائے گا اور وہ مایوس ہو کر رہیں گے۔

یعنی مجرم لوگ جہنم میں خیر و رحمت خدا سے مایوس ہو جائیں گے۔ اس لئے امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے جہاں تک اہل دوزخ کا تعلق ہے تو خدا نے ان کو ہمیشہ کے لئے دوزخ کے سپرد کر دیا ہے اور ان کے پاؤں پکڑ کر انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور ان کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے جسموں کو تارکول کے کپڑے کے طور پر پہنا دیا گیا ہے اور ان کی آگ میں تپش ہے کہ جس کی گرمی بہت زیادہ ہے ان کو ایک ایسی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے کہ جس کا دروازہ ان پر بند ہے اور وہ کبھی نہیں کھولا جائے گا۔ اس میں کبھی ٹھنڈی ہوا نہیں گزرے گی اور ان کی زندگی کبھی ختم نہیں ہوگی (یعنی ان کو موت نہیں آئے گی) اور ان کو مختلف طریقوں سے عذاب دیا جائے گا۔ نہ دوزخ کی آگ ختم ہوگی اور نہ ہی دوزخ کی زندگیاں ختم ہوں گی۔ اس کے بعد خدا اہل دوزخ کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ دوزخ میں اہل دوزخ آواز دیں گے۔

يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ اے مالک تمہارا رب ہمیں موت ہی دے دے تو اچھا ہوگا۔

یعنی عذاب سے تنگ ہو کر لوگ دوزخ میں خدا سے موت طلب کریں گے۔ تو مالک جہنم جواب دے گا۔

إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ اب تم یہیں ہی رہنے والے ہو۔ (یعنی اب موت نہیں آئے گی بلکہ اسی عذاب میں ہی رہو گے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے: لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے۔

یعنی اور رسول آپ کے پاس امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ولایت لے کر آئے تھے لیکن تمہاری اکثریت حق کو پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔

حق سے مراد امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت ہے اور اس پر دلیل خدا کا یہ قول ہے جس میں خدا نے فرمایا:

قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ (آپ کہہ دیں کہ حق (ولایت علی) تمہارے رب کی طرف سے ہے۔

فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا

پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے اس کا انکار کرے بے شک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کو تیار کر رکھا ہے۔ (کہف ۲۹)

ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے۔ اس کے بعد خدا ان کی خبر کے انکار کو ذکر کر رہا ہے۔ اور اس کو ذکر کر رہا ہے۔ جو انہوں نے کعبہ کے اندر بیٹھ کر معاہدہ کیا تھا کہ ہم رسول کے بعد اس خلافت کو اہل بیت کی طرف نہیں جانے دیں گے۔ تو خدا فرماتا ہے:

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ کیا انہوں نے کسی بات کو مستحکم ارادہ کر لیا ہے تو ہم بھی پکا کام کرتے ہیں یا ان کا گمان ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سن سکتے تو ہم کیا ہمارے فرشتے سب کچھ لکھ رہے ہیں۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ آپ کہہ دیں کہ اگر رحمٰن (خدا) کے لئے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلا عبادت کرنے والا ہوں)۔ یعنی خدا اپنے رسول سے فرما رہا ہے کہ اگر میرے خدا کا کوئی فرزند ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کا قائل ہوتا کیونکہ سب سے پہلے میں ہی خدا کی عبادت کرنے والا تھا اور میں سب سے پہلے اس کی مخلوق ہوں تو مجھے اس کا ضرور پتا ہوتا تو میں اس کا قائل سب سے پہلے ہوتا۔

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وہی ہے جو آسمانوں میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے۔

یعنی وہ زمین اور آسمانوں میں یکتا خدا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسین نے اور اس نے حسن بن محبوب سے اور اس نے علی بن رہاب سے اور اس نے ابو اسامہ سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں خدا فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ

خدا کی قسم میں نے غور و فکر کیا اس نے زمین کو لازم قرار دیا ہے

تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم وہ اللہ میرا رب ہے جو زمین و آسمان میں معبود ہے۔ دونوں میں وہ ایک ہی ہے۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ جن کو وہ پکارتے ہیں وہ شفاعت کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

یعنی یہ کفار جن کی دنیا میں عبادت کرتے رہے ہیں وہ اس لائق نہیں کہ اپنی عبادت کرنے والوں کی سفارش کا اختیار رکھتے ہوں۔ اس کے بعد خدا کے رسول فرمایا:

يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ اے خدا یہ وہ قوم ہے جو ایمان لانے والی نہیں ہے۔
تو خدا نے فرمایا فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ پس آپ ان سے درگزر کیجئے اور سلام
کہہ دیجئے بہت جلد انہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

سورہ مبارکہ الدخان مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 59 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد (3) تین ہے۔ اس کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 44 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 64 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل ہے۔ جو شخص اپنے فرائض اور نوافل میں اس سورہ دخان کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں میں محشور کرے گا جنہیں امن نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ عطا کرے گا اور اس کے حساب میں آسانی کرے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کرے گا۔ مجمع البیان میں رسول خدا سے نقل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ اس سورہ دخان کی تلاوت کرے گا تو اللہ اسے معاف کرے گا۔ ابو امامہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ اور جمعہ کے دن اس کی تلاوت کرے گا تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا۔ (اضافہ حسن جاب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۹

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا
مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا
مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ لَآ إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

يَلْعَبُونَ ۝ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝ يَغْشَى
النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا
مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ۝ ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ۝ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا
إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝
وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ أَنْ
أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ
إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝
وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ
مُجْرِمُونَ ۝ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ۝ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝
وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ
وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا
كَانُوا مُنْظَرِينَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) روشن کتاب کی قسم (۲) ہم نے اس قرآن کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے ہم یقیناً
عذاب سے ڈرانے والے تھے (۳) اس رات میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے
(۴) یہ ہماری طرف کا حکم ہوتا ہے اور ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے ہیں (۵) یہ آپ کے پروردگار
کی رحمت ہے اور یقیناً وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے (۶) وہ آسمان و زمین اور اس کے مابین کا
پروردگار ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو (۷) اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، وہی حیات عطا
کرنے والا ہے اور وہی موت دینے والا ہے۔ وہی تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے گزشتہ
بزرگوں کا بھی پروردگار ہے (۸) لیکن یہ لوگ شک کے عالم میں کھیل تماشہ کررہے ہیں (۹) لہٰذا
آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان واضح قسم کا دھواں لے کر آجائے گا (۱۰) جو تمام لوگوں کو
ڈھانک لے گا کہ یہی دردناک عذاب ہے (۱۱) تب سب کہیں گے کہ پروردگار اس عذاب کو ہم
سے دور کردے ہم ایمان لے آنے والے ہیں (۱۲) بھلا ان کی قسمت میں نصیحت کہاں جب کہ ان
کے پاس واضح پیغام والا رسول بھی آچکا ہے (۱۳) اور انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ سکھایا
پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (۱۴) خیر ہم تھوڑی دیر کے لئے عذاب کو ہٹا لیتے ہیں لیکن تم پھر وہی کرنے
والے ہو جو کررہے ہو (۱۵) ایک دن آئے گا جب ہم سخت قسم کی گرفت کریں گے کہ ہم یقیناً بدلہ لینے
والے بھی ہیں (۱۶) اور ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا جب ان کے پاس ایک محترم پیغمبر
آیا (۱۷) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں
(۱۸) اور خدا کے سامنے اونچے نہ بنو میں تمہارے پاس بہت واضح دلیل لے کر آیا ہوں (۱۹) اور
میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کردو (۲۰) اور اگر تم ایمان نہیں لاتے
ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ (۲۱) پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ قوم بڑی مجرم قوم ہے (۲۲)
تو ہم نے کہا کہ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات چلے جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جانے والا ہے (۲۳)
اور دریا کو اپنے حال پر ساکن چھوڑ کر نکل جاؤ کہ یہ لشکر غرق کیا جانے والا ہے (۲۴) یہ لوگ کتنے ہی
باغات اور چشمے چھوڑ گئے (۲۵) اور کتنی ہی کھیتیاں اور عمدہ مکانات چھوڑ گئے (۲۶) اور وہ نعمتیں جن

میں مزے اڑا رہے تھے (۲۷) یہی انجام ہوتا ہے اور ہم نے سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا (۲۸) پھر تو ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی (۲۹)

تفسیر

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝

حم۔ روشن کتاب کی قسم۔ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا ہے ہم بے شک عذاب سے ڈرانے والے تھے۔

کتاب مبین سے مراد قرآن پاک ہے اور ہم نے اس قرآن پاک کو مبارک رات میں یعنی لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں بیت المعمور پر نازل کیا اور ایک ہی دفعہ نازل کیا اور پھر وہاں سے رسول خدا پر تیئیس (23) سال کی طویل مدت میں نازل کیا۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ یعنی اس لیلۃ القدر میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اللہ اس لیلۃ القدر میں تمام امور خواہ وہ مالی ہوں یا جانی سب کو مقدر کرتا ہے اور جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہوتا ہے سب کو اس رات مقدر کرتا ہے اور اس کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہے مقدم کرے اور جس کو چاہے موخر کرے خواہ وہ اموات، مخلوق کا رزق، بیماری، امراض اور بیماریاں جو اس سال میں ہونے والی ہیں سب کو وہ لیلۃ القدر میں مقدر کرتا ہے۔ جس میں کمی کرنا چاہے یا زیادتی کرنا چاہے اس کو مقدر کرتا ہے پھر اس کو رسول کی طرف القاء کرتا ہے اور رسول خدا اس کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف اور آپ اس کو اپنے بعد والے آئمہ کی طرف یہاں تک کہ وہ معاملہ وقت کے امام کے پاس آتا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ اس کو ان تمام امور میں بداء، مشیت اور تقدیم و تاخیر حاصل ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی کیونکہ اس رات ملائکہ ہمارا طواف کرتے ہیں۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝ لیکن یہ لوگ شک کے عالم میں کھیل تماشہ کر رہے ہیں۔

یعنی جو کچھ ہم نے لیلۃ القدر کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کے بارے میں شک و تردید میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اس شک کے عالم میں گم رہتے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ پس آپ اس دن تک صبر کریں۔ جس دن آسمان ایک واضح، روشن قسم کا دھواں لے کر آ جائے گا۔ اور یہ رجعت کے دن جب ان کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اس دن وہ دھواں يَّغْشَى

النَّاسَ ۔ (وہ دھواں سارے لوگوں کو ڈھانپ لے گا)

تو اس وقت لوگ کہیں گے۔ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ دردناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اے ہمارے خدا یہ عذاب ہم سے ٹال دے ہم ایمان لانے والے ہیں)۔

تو خدا ان کے اس قول کو رد کرے گا۔ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى ۔ بھلا ان کے لئے آج نصیحت کہاں؟ حالانکہ ان کے پاس واضح و روشن رسول آیا تھا۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ ۔ پھر ان لوگوں نے اس رسول سے منہ موڑ لیا تھا اور کہا تھا یہ رسول مجنون ہے۔

جب رسول خدا پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پر غشی کی حالت طاری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے لوگ کہتے تھے یہ پڑھا لکھا ہوا مجنون ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ۝ پھر ہم تھوڑی دیر کے لئے ان سے عذاب ہٹا لیتے ہیں لیکن پھر بھی تم وہی کرنے والے ہو جو کرتے رہے ہو)۔

یعنی رجعت کے دن سے لے کر قیامت تک کے لئے تم سے عذاب ہم اٹھا لیں گے تب بھی تم وہی کرنے والے ہو جو تم کرتے رہے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان سے دھواں کا عذاب قیامت کے دن نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ رجعت کے دن ہوگا کیونکہ قیامت کے دن عذاب کو اٹھایا نہیں جائے گا۔ اور پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم دوبارہ وہی کرتے رہے ہو۔ عَاۗىِٕدُوْنَ کا تعلق قیامت کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ آخرت اور قیامت میں کوئی حالت نہیں ہے کہ جس کی طرف دوبارہ لوٹایا جائے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ ایک دن آنے والا ہے کہ جس دن ہم سخت قسم کی گرفت کریں گے۔ یہ قیامت کے دن ہوگا اور ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اور ہم نے ان سے قبل قوم فرعون کو آزمایا) یعنی ہم نے ان کا امتحان کیا اور آزمایا۔

وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۙ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۔ جب ان کے پاس ایک کریم و محترم رسول آیا کہ اللہ کے بندوں کو ہمارے حوالے کر دو)۔ اس کے بعد خدا نے ان پر نماز، روزہ اور زکوۃ، حج [illegible] احکام کو [illegible] تو اب حکم ہوا خدا نے موسیٰ پر وحی نازل کی۔

میں مزے اڑا رہے تھے (۲۷) یہی انجام ہوتا ہے اور ہم نے سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا (۲۸) پھر تو ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی (۲۹)

تفسیر

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾

حم۔ روشن کتاب کی قسم۔ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا ہے ہم بے شک عذاب سے ڈرانے والے تھے۔

کتاب مبین سے مراد قرآن پاک ہے اور ہم نے اس قرآن پاک کو مبارک رات میں یعنی لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں بیت المعمور پر نازل کیا اور ایک ہی دفعہ نازل کیا اور پھر وہاں سے رسول خدا پر تئیس (23) سال کی طویل مدت میں نازل کیا۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ یعنی اس لیلۃ القدر میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اللہ اس لیلۃ القدر میں تمام امور خواہ وہ حق ہو یا باطل سب مقدر کرتا ہے اور جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہوتا ہے سب کو اس رات مقدر کرتا ہے اور اس کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہے مقدم کرے اور جس کو چاہے موخر کرے خواہ وہ اموات ہوں، مخلوق کا رزق ہو، بلائیں، اعراض اور بیماریاں جو اس سال میں ہونے والی ہیں سب کو وہ لیلۃ القدر میں مقدر کرتا ہے۔ جس میں کمی کرنا چاہے یا زیادتی کرنا چاہے وہ مقدر کرتا ہے پھر اس کو رسول کی طرف القاء کرتا ہے اور رسول خدا اس کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف اور آپ اس کو اپنے بعد والے آئمہ کی طرف یہاں تک کہ وہ معاملہ وقت کے امام کے پاس آ جاتا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ اس کو ان تمام امور میں بداء و مشیت اور تقدیم و تاخیر حاصل ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی کیونکہ اس رات ملائکہ ہمارا طواف کرتے ہیں۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ لیکن یہ لوگ شک کے عالم میں کھیل تماشہ کر رہے ہیں۔

یعنی جو کچھ ہم نے لیلۃ القدر کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کے بارے میں شک و تردید میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اس شک کے عالم میں گم رہتے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ پس آپ اس دن تک صبر کریں۔ جس دن آسمان ایک واضح و روشن قسم کا دھواں لے کر آ جائے گا۔ اور یہ رجعت کے دن جب ان کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اس دن وہ دھواں يَّغْشَى

النَّاسَ ... (وہ دھواں سارے لوگوں کو ڈھانپ لے گا)

تو اس وقت لوگ کہیں گے۔ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ دردناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اے ہمارے خدا یہ عذاب ہم سے ٹال دے ہم ایمان لانے والے ہیں۔

تو خدا ان کے اس قول کو رد کرے گا۔ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى بھلا ان کے لئے آج نصیحت کہاں؟ حالانکہ ان کے پاس ہمارا واضح و روشن رسول آ چکا تھا۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ پھر ان لوگوں نے اس رسول سے منہ موڑا اور کہا یہ رسول مجنون ہے۔

جب رسول خدا پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پر غشی سی طاری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے لوگ کہتے تھے یہ پڑھا ہوا مجنون ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ پھر ہم تھوڑی دیر کے لئے ان سے عذاب ہٹا لیتے ہیں لیکن پھر بھی تم وہی کرنے والے ہو جو کرتے رہے ہو۔

یعنی رجعت کے دن سے لیکر قیامت تک کے لئے تم سے عذاب ہم اٹھا لیں گے تب بھی تم وہی کرنے والے ہو جو تم کرتے رہے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان سے دھوئیں کا عذاب قیامت کے دن نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ رجعت کے دن ہوگا کیونکہ قیامت کے دن عذاب کو ٹالا نہیں جائے گا۔ اور پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم دوبارہ یہی کرتے رہے ہو۔ عَآئِدُوْنَ کا تعلق قیامت کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ آخرت اور قیامت میں کوئی حالت نہیں ہے کہ جس کی طرف دوبارہ پلٹایا جائے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ایک دن آنے والا ہے کہ جس دن ہم سخت قسم کی گرفت کریں گے۔ یہ قیامت کے دن ہوگا اور ہم بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اور ہم نے ان سے قبل قوم فرعون کو آزمایا (یعنی ہم نے ان کا امتحان کیا اور آزمایا۔

وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ جب ان کے پاس ایک کریم و محترم رسول آیا کہ اللہ کے بندوں کو ہمارے حوالے کر دو۔ اس کے بعد خدا نے ان پر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، خمس، سنن و احکام کو واجب کر دیا تو اب حکم ہوا خدا نے موسیٰ پر وحی نازل کی۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ پس رات کو میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

[illegible]

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ [illegible]

امام حسین علیہ السلام پر زمین و آسمان روئے گا:

[illegible]

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ [illegible]

آیت ۳۰ تا ۵۹

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ
اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا
بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ
لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝
كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى
سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ
سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا
الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ
ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ ۝ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ۝

ترجمہ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے بچا لیا (۳۰) فرعون کے شر سے جو زیادتی کرنے والوں میں بھی سب سے اونچا تھا (۳۱) اور ہم نے بنی اسرائیل کو تمام عالمین میں سمجھ بوجھ کر انتخاب کیا ہے (۳۲) اور انہیں ایسی نشانیاں دی ہیں جن میں کھلا ہوا امتحان پایا جاتا ہے (۳۳) بیشک یہ لوگ یہی کہتے ہیں (۳۴) کہ یہ صرف پہلی موت ہے اور بس اس کے بعد ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں (۳۵) اور اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو قبروں سے اٹھا کر لے آؤ (۳۶) بھلا یہ لوگ زیادہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور ان سے پہلے والے افراد جنہیں ہم نے اس لئے تباہ کر دیا کہ یہ سب مجرم تھے (۳۷) اور ہم نے زمین و آسمان اور ان کی درمیانی مخلوقات کو کھیل تماشہ کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا ہے (۳۸) ہم نے انہیں صرف حق کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن ان کی اکثریت اس امر سے بھی جاہل ہے (۳۹) بیشک فیصلہ کا دن ان سب کے اٹھائے جانے کا مقررہ وقت ہے (۴۰) جس دن کوئی دوست دوسرے دوست کے کام آنے والا نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی مدد کی جائے گی (۴۱) علاوہ اس کے جس پر خدا رحم کرے کہ بیشک وہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۴۲) بیشک آخرت میں ایک تھوہڑ کا درخت ہے (۴۳) جو گنہگاروں کی غذا ہے (۴۴) وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹ میں جوش کھائے گا (۴۵) جیسے گرم پانی جوش کھاتا ہے (۴۶) فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے پکڑو اور بیچ جہنم تک لے جاؤ (۴۷) پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو (۴۸) کہو کہ اب اپنے کئے کا مزہ چکھو کہ تم تو بڑے

صاحب عزت اور محترم کہے جاتے تھے (۴۹) یہی وہ عذاب ہے جس میں تم شک پیدا کر رہے تھے (۵۰) بیشک وہ صاحبان تقویٰ محفوظ مقام پر ہوں گے (۵۱) باغات اور چشموں کے درمیان (۵۲) وہ ریشم کی باریک اور موٹی پوشاک پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (۵۳) ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کے جوڑے لگا دیں گے (۵۴) وہ وہاں ہر قسم کے میوے سکون کے ساتھ طلب کریں گے (۵۵) اور وہاں پہلی موت کے علاوہ کسی موت کا مزہ نہیں چکھنا ہوگا اور خدا انہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (۵۶) یہ سب آپ کے پروردگار کا فضل وکرم ہے اور یہی انسان کے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے (۵۷) بس ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان سے آسان کر دیا ہے کہ شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کر لیں (۵۸) پھر آپ انتظار کریں اور یہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں (۵۹)

تفسیر

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جو ہمیں یاد کرے یا جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر آنسو جاری ہوں تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ... بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کرنے والے عذاب سے نجات بخشی فرعون کے شر سے بیشک وہ اسراف کرنے والوں میں سے بہت اونچا تھا اور ہم نے تمام جہانوں میں سے سمجھ بوجھ کر بنی اسرائیل کا انتخاب کیا اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں عطا کیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کے مصداق خاص ہیں خدا نے فرمایا کہ ہم نے عالمین میں ان کو چن لیا تو مراد ان کے زمانے والوں میں سے ان کا انتخاب ہوا تھا نہ کہ پوری کائنات سے کیونکہ کائنات میں تو آل محمد بھی ہیں جو یقیناً بنی اسرائیل والوں سے افضل ہیں۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا ... جس دن کوئی دوست دوسرے دوست کے کام آنے والا نہیں اور نہ کوئی ان کی مدد کی جائے گی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے جو ولی اللہ کے علاوہ کسی کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ ایک دوسرے کے کام نہیں آئیں

پھر اس کے بعد خدا آلِ محمد کے دوستوں کا استثناء کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ علاوہ ان کے کہ جن پر خدا رحم کرے گا بے شک وہ بڑا غالب والا اور مہربان ہے۔

یعنی وہ لوگ جن پر قیامت کے دن رحم کرے گا وہ آلِ محمد سے دوستی رکھنے والے ہیں اور یہ ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ بے شک آخرت میں تھوہڑ کا درخت ہے جو گنہگاروں کی غذا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوجہل کے لئے نازل ہوئی تھی۔

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝ ۔ اور وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹ میں جوش کھائے گا جیسے گرم پانی جوش کھاتا ہے۔ یعنی والمہل سے مراد ہے تانبے کی مانند جو پگھل کر سرخ ہو جاتا ہے اور اس کے گرم ہونے کی آخری حد ہے۔

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کو (ابوجہل) کو پکڑو اور اس کو جہنم کے درمیان میں لے جاؤ۔ یعنی ابوجہل کو چاروں طرف سے پکڑو اور اس کو جہنم کے وسط میں لے جاؤ۔ اور پھر اسی جوش مارنے والے تانبے کو اس کے اوپر گرا دو۔ پھر اس سے کہا جائے گا۔ "ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝" اور اسے کہا جائے گا کہ اپنے کئے ہوئے کا مزہ چکھو تم تو عزت والا اور محترم کہے جاتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ طنزیہ کے ہیں لیکن یہ جملہ حکایت ہے جو کہ ابوجہل کہا کرتا تھا۔ کیونکہ ابوجہل بڑے فخر سے کہا کرتا تھا کہ میں سب سے زیادہ عزت دار اور پورے عرب میں محترم ہوں تو اس کو جہنم میں ڈال کر کہا جائے گا اے عزت دار اور محترم اب ہمارے عذاب کا مزہ چکھو۔ اس کے بعد خدا آلِ محمد کے شیعوں میں سے متقین کا ذکر کر رہا ہے۔ "إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝"۔ بے شک تقویٰ والے محفوظ مقام پر ہوں گے وہ باغات اور چشموں کے درمیان ریشم کے باریک اور موٹی پوشاک پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے اور وہاں کو ہر قسم کے میوے سکون سے طلب کریں گے۔ ایسے ہی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان کے جوڑے بنا دی گی اور وہ "لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۚ" اور وہ وہاں پہلی موت کے علاوہ کسی موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور ان کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ یعنی وہاں موت جو انہوں نے دنیا میں دیکھی ہوگی اس کے علاوہ کسی موت کا سامنا نہیں کریں گے۔ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ۝ یعنی آپ بھی انتظار کریں اور یہ بھی انتظار کریں گے۔

حضرت ابن عباس علیہ الرحمۃ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا "يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ" یعنی قرآن کا ذکر کرنا اور عذاب جہنم سے لوگوں کو ڈرانا آپ کے لئے ہم نے آسان کر دیا ہے یہ خطاب رسول خدا کے لئے ہے۔

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ "شاید اس سے یہ نصیحت حاصل کرنے والے ہو جائیں اس کے بعد خدا کی طرف سے تہدید اور وعدہ کے طور پر فرمایا۔

فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ۝ یعنی آپ انتظار کریں اور یہ بھی انتظار کریں۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

سورہ مبارکہ الجاثیہ مکہ میں نازل ہوئی تھی اور اس کی آیات کی تعداد 37 ہے اور اس کے رکوع چار (4) ہیں۔ اس کی سورہ قرآن میں اس کا ترتیب میں نمبر 45 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 65 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ جاثیہ کی تلاوت کرے گا اس کو خدا کی طرف سے یہ ثواب ملے گا کہ وہ کبھی آنکھوں سے دوزخ کو دیکھے گا بھی نہیں اور نہ ہی دوزخ کی چنگھاڑ اور اس کی چیخ کو اپنے کانوں سے سنے گا۔ اور یہ شخص قیامت کے دن رسول خدا کے زیر سایہ محشور ہوگا۔ (اضافہ از جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ
اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ
بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ
لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا
اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ
عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۚ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾ هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا
السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً
مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) اس کتاب کی تنزیل اس خدا کی طرف سے ہے جو صاحبِ عزت بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی ہے (۲) بیشک آسمانوں اور زمینوں میں صاحبانِ ایمان کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۳) اور خود تمہاری خلقت میں بھی اور جن جانوروں کو وہ پھیلاتا رہتا ہے ان میں بھی صاحبانِ یقین کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۴) اور رات دن کی رفت و آمد میں اور جو رزق خدا نے آسمان سے نازل کیا ہے جس کے ذریعہ سے مردہ زمینوں کو زندہ بنایا ہے اور ہواؤں کے چلنے میں اس قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں جو عقل رکھنے والی ہے (۵) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جن کی حق کے ساتھ تلاوت کی جارہی ہے تو اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لانے والے ہیں (۶) ویل ہے ہر جھوٹے گنہگار کے حال پر افسوس ہے (۷) جو تلاوت کی جانے والی آیاتِ الٰہی کو سنتا ہے اور پھر اکڑ جاتا ہے جیسے سنا ہی نہیں ہے تو اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے (۸) اور اسے جب بھی ہماری کسی نشانی کا علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے بیشک یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے (۹) ان کے پیچھے جہنم ہے اور انہوں نے جو کچھ کمایا ہے اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر سرپرست بنایا ہے کوئی کام آنے والا نہیں ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے (۱۰) یہ قرآن ایک ہدایت ہے اور جن لوگوں نے آیاتِ خدا کا انکار کیا ہے ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب

ہوگا (۱۱) اللہ ہی نے تمہارے لئے دریا کو مسخر کیا ہے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چل سکیں اور تم اس کے فضل و کرم کو تلاش کر سکو اور شاید اس کا شکریہ بھی ادا کر سکو (۱۲) اور اسی نے تمہارے لئے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو مسخر کر دیا ہے بیشک اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں (۱۳) آپ صاحبانِ ایمان سے کہہ دیں کہ وہ خدائی دنوں کی توقع نہ رکھنے والوں سے درگزر کریں تاکہ خدا قوم کو ان کے اعمال کا مکمل بدلہ دے سکے (۱۴) جو نیک کام کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا اور جو برائی کرے گا وہ اپنے ہی نقصان کے لئے کرے گا اس کے بعد تم سب پروردگار کی طرف پلٹائے جاؤ گے (۱۵) اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت عطا کی ہے اور انہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اور انہیں تمام عالمین پر فضیلت دی ہے (۱۶) اور انہیں اپنے امر کی کھلی ہوئی نشانیاں عطا کی ہیں پھر ان لوگوں نے علم آنے کے بعد آپس کی ضد میں اختلاف کیا تو یقیناً تمہارا پروردگار روزِ قیامت ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں یہ اختلاف کرتے رہے ہیں (۱۷) پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم کے واضح راستہ پر لگا دیا لہٰذا آپ اسی کا اتباع کریں اور خبردار جاہلوں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں (۱۸) یہ لوگ خدا کے مقابلہ میں ذرہ برابر کام آنے والے نہیں ہیں اور ظالمین آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تو اللہ صاحبانِ تقویٰ کا سرپرست ہے (۱۹) یہ لوگوں کے لئے روشنی کا مجموعہ اور یقین کرنے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت ہے (۲۰) کیا برائی اختیار کر لینے والوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ ہم انہیں ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے برابر قرار دے دیں گے کہ سب کی موت و حیات ایک جیسی ہو یہ ان لوگوں نے نہایت بدترین فیصلہ کیا ہے (۲۱)

تفسیر

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

ترجمہ: یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو کہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں صاحبان ایمان کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں آسمانوں میں اللہ کی نشانیاں سورج، چاند، ستارے اور زمین میں جو نباتات و جمادات انسان، حیوانات اور جو کچھ موجود ہے اس سے رکھتے ہیں یہ سب صاحب ایمان والوں کے لئے اس کی توحید پر نشانیاں ہیں یہ ساری چیزیں اس قوم کے لئے نشانیاں ہیں جو عاقل ہے۔

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ہواؤں کا چلنا بھی عقلمندوں کے لئے ہماری نشانیاں ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ہواؤں کا چلنا اہل عقل کے لئے نشانی ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ہوائیں چاروں طرف سے چلتی ہیں۔ کبھی گرم ہوتی ہے اور کبھی ٹھنڈی ہوتی ہے کچھ ہوائیں بادل لے کر آتی ہیں اور بعض بادلوں کو لے کر چلی جاتی ہیں اور بعض ہوائیں زمین پر درختوں کو بارآور کرتی ہیں اور بعض درختوں کے نر مادہ جرثوموں کو ایک سے دوسرے پر منتقل کرتی ہیں۔

وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ہلاکت ہے ہر جھوٹے گناہگار کے لئے۔

أَثِيمٍ سے گناہگار مراد ہے۔

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا اللہ کی تلاوت کی جانے والی آیات کو سنتا ہے اور پھر تکبر کرتا ہے۔ یعنی وہ آیات کی تکذیب پر اصرار کرتا ہے اور اپنے آپ میں تکبر کرتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں سنا اور مجھ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ گویا میں نے ان آیات کو سنا ہی نہیں۔

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۔ اور جب اسے ہماری نشانیوں کا علم ہو جاتا ہے تو وہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں)۔ یعنی جب وہ علم کو کسی مقام پر دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ هَٰذَا هُدًى ۔ یہ قرآن ہر چیز کو بیان کرنے والا ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ہے ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہوگا۔ یعنی وہ عذاب سخت ترین اور یہ عذاب ہوگا جو دردناک ترین ہوگا۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ ۔ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے دریاؤں اور سمندروں کو مسخر کیا تاکہ اس میں کشتیاں چل سکیں۔ (فلک یعنی کشتیاں)۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ ۔ اور اسی نے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو مسخر کیا ہے۔

یعنی جو کچھ آسمانوں میں ہے مثلاً سورج، چاند، ستارے، بادل یہ سب تمہارے لئے مسخر ہیں۔ یعنی تمہارے فائدہ

کے لئے ہیں۔

اور وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۔ اور اس نے آسمان سے پانی کو نازل کیا ہے۔ وہ بارش برساتا ہے اس وقت جب زمین و زراعت کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ ۔ آپ صاحبان ایمان سے کہہ دیں کہ وہ خدائی دنوں کی امید نہ رکھنے والوں سے درگذر کریں۔ علامہ فرماتے ہیں أَيَّامَ اس سے مراد آئمہ حق ہیں ان آئمہ جور و ضلالت ہیں کو تم مت پکارو۔ اور یہ تکرار اس کے امام ہیں کہ ان کا انجام برا ہوگا۔

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ تاکہ خدا اس قوم کو کسب کی جزا دے گا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو القاسم نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عباس سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عمر بن رشید سے اور اس نے داؤد بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا۔

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ رسول آپ ان لوگوں سے فرمادیں جن پر ہم نے اپنی معرفت کا احسان کیا اور اپنے رسول اور آئمہ کی معرفت کا احسان کیا ہے وہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو ان کو نہیں جانتے ہیں جب وہ ان کو جان لیں گے تو ان کے لئے بھی درگذر ہوگی۔ "حدثنا" علامہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے سعد بن محمد نے بیان کیا ہے اور اس نے بکر بن سہل سے نقل کیا ہے اور اس نے عبدالغنی بن سعید سے نقل کیا ہے اور اس نے راوی ابن عبدالرحمان سے اور اس نے ابن جریج سے اور اس نے عطا سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۔ جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ اس سے مراد مومنین ہیں جن کے اعمال کا ان کو فائدہ ہوگا۔

وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۔ اور جو برے اعمال کرے گا اس کا نقصان اس کو ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد کافر مشرک اور منافق ہیں۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم سے واضح و روشن راستے پر چلایا ہے۔ پس آپ اس کی اتباع کریں اور نادان جاہلوں کی خواہشات کی اتباع نہ کریں۔

اس آیت میں اللہ نے اپنے رسول کو خطاب بیان کیا ہے اس میں خطاب اگرچہ رسول سے ہے لیکن مراد امت سے ہے کہ تم لوگ اللہ کی شریعت کی اتباع کرو اور جاہلوں کی خواہشات کی اتباع مت کرو۔

آیت ۲۲ تا ۳۷

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۝ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ
اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۝ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ۝ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
الْمُبْطِلُوْنَ۝ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْمُبِيْنُ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ۝ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا
ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝ فَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ
فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝

ترجمہ

اور اللہ نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس لئے بھی کہ ہر نفس کو اس کے اعمال کا
بدلہ دیا جا سکے اور یہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۲۲) کیا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس
نے اپنی خواہش ہی کو خدا بنا لیا ہے اور خدا نے اسی حالت کو دیکھ کر اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور
اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور خدا کے بعد
کون ہدایت کر سکتا ہے کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے ہو (۲۳) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف
زندگانی دنیا ہے اسی میں مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کر دیتا ہے اور انہیں اس
بات کا کوئی علم نہیں ہے کہ یہ صرف ان کے خیالات ہیں اور بس (۲۴) اور جب ان کے سامنے

ہماری کھلی ہوئی آیات کی تلاوت ہوتی ہے تو ان کی دلیل صرف یہ ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آؤ (۲۵) آپ کہہ دیجئے کہ خدا ہی تم کو بھی زندہ رکھے ہے پھر ایک دن موت دے گا اور آخر میں سب کو روز قیامت جمع کرے گا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو بھی نہیں سمجھتے ہیں (۲۶) اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کا ملک ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہل باطل کو واقعا خسارہ ہوگا (۲۷) اور آپ ہر قوم کو گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا دیکھیں گے اور سب کو ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا کہ آج تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا (۲۸) یہ ہماری کتاب (نامہ اعمال) ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے اور ہم اس میں تمہارے اعمال کو برابر لکھوا رہے تھے (۲۹) پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے انہیں پروردگار اپنی رحمت میں داخل کرے گا کہ یہی سب سے نمایاں کامیابی ہے (۳۰) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تو کیا تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت نہیں ہو رہی تھی لیکن تم نے اکڑ سے کام لیا اور بیشک تم ایک مجرم قوم تھے (۳۱) اور جب یہ کہا گیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو قیامت نہیں جانتے ہیں ہم اسے ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم اس کا یقین کرنے والے نہیں ہیں (۳۲) اور ان کے لئے ان کے اعمال کی برائیاں ثابت ہو گئیں اور انہیں اسی عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۳۳) اور ان سے کہا گیا کہ ہم تمہیں آج اسی طرح نظر انداز کر دیں گے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور تم سب کا انجام جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے (۳۴) یہ سب اس لئے ہے کہ تم نے آیات الٰہی کا مذاق بنایا تھا اور تمہیں زندگانی دنیا نے دھوکے میں رکھا تھا تو آج یہ لوگ عذاب سے باہر نہیں نکالے جائیں گے اور انہیں معافی مانگنے کا موقع بھی نہیں دیا جائے گا (۳۵) ساری حمد اسی خدا کے لئے ہے جو آسمان و زمین اور تمام عالمین کا پروردگار اور مالک ہے (۳۶) اسی کے لئے آسمان و زمین میں بزرگی اور کبریائی ہے اور وہی صاحب عزت اور حکمت والا ہے (۳۷)

تفسیر

افرایت من اتخذ الٰهه هواه ۔ کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو ہی خدا بنا لیا ہو۔ یہ آیت قریش کے کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جن کی عادت تھی کہ جس کے بارے میں اس کا دل کرتا تھا کہ اس کی عبادت کی جائے وہ اسی چیز کی عبادت شروع کر دیتے تھے۔ واضله اللہ علی علم اور خدا نے ان کی اسی حالت کو دیکھ کر گمراہی میں چھوڑ دیا۔

یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے جانے کے بعد انہوں نے جو کچھ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ جان بوجھ کر کیا تو وہ سب انہوں نے اپنی خواہشات نفس کی اتباع کرتے ہوئے کیا تو خدا ان کو ان کے کئے پر عذاب دے گا۔ کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا انہوں نے خلافت و امامت و حکومت کو امیر المومنین سے دور کیا اور ان سے غصب کیا جب کہ وہ رسول خدا کے سامنے ان کی خلافت و امامت کا عہد کر چکے تھے اس کے باوجود بھی انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی۔ [illegible] - اتخذ الٰهه هواه ۔ قریش کے ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے رسول خدا کے بعد امیر المومنین کا حق غصب کیا اور اپنی خواہشات کو اپنا امام بنا لیا۔ اور اس بات پر دلیل خدا کا یہ قول ہے ومن اضل ممن اتبع هواه بغیر هدی من اللہ [illegible] (۴۹) اور ان میں سے کون ہے جو [illegible] ہے [illegible] سے مراد ہے جو امام نہیں [illegible] اور جس نے اس کو امام بنایا اور اس کو علی علیہ السلام پر فضیلت دی وہ اس کا مصداق ہے۔ اس [illegible] ان کی خدا مذمت کر رہا ہے۔

وقالوا ما هی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا ۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں یہ دنیاوی زندگی ہی ہے اسی میں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہمیں ہلاک کرتا ہے۔ علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہوا ہے۔ موت کو پہلے اور حیات کو بعد میں رکھا ہے اس تقدیم و تاخیر کی دلیل یہ ہے کہ دہریہ موت کے بعد کی حیات کے قائل ہی نہیں ہیں۔ وہ قائل ہیں کہ ہم زندہ ہیں اور مر جائیں گے اور زمانے کے گزرنے ہی ہمیں ماریں گے اور انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہے کہ ان کے کہنے باطل ہیں۔ یہ ان کا محض شک ہے [illegible] علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اگرچہ دہریوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن یہ ان لوگوں کے بارے میں بھی جاری ہوگی جنہوں نے رسول خدا کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام اور ان کی اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ برا سلوک کیا یہ وہ لوگ تھے جن کا ایمان اقرار بغیر تصدیق کے تھا کہ تلوار کے خوف اور مال کی لالچ کی وجہ سے وہ مسلمان ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے ان کی رسول کے بعد حالت

بلکہ بھی ادو ہ موافق ہو گئے۔ پھر خدا دہریوں کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی ہوئی واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کی دلیل فقط یہ ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو پھر ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آؤ۔ یعنی اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی ملے گی تو پھر ہمارے باپ دادا جو مر گئے ہیں ان کو زندہ کر کے لے آؤ تا کہ ہمیں آپ کی باتوں کا یقین حاصل ہو جائے۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے۔

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ آپ فرما دیں کہ خدا ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر وہ ایک دن تمہیں مارے گا اور آخر قیامت کے دن تم سب کو اپنی بارگاہ میں جمع کرے گا اور اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں ہیں اور اللہ کے لیے ہی زمین و آسمان کی حکومت ہے اور جس دن قیامت قائم کرے گا اس دن باطل والوں کو بڑا خسارہ ہو گا۔

وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۔ اور آپ ہر قوم کو گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا دیکھیں گے۔ (جاثیہ) یعنی وہ اپنے گھٹنوں کے بل ہوں گے۔

كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ۔ اور ان سب کو ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ وہ اس دنیا میں اعمال انجام دیتے رہے ہوں گے ان کے سامنے ان کا نامہ اعمال رکھا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا یہ ہماری کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے۔ ہم اس میں تمہارے اعمال کو درج کرواتے رہے ہیں۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے جعفر بن محمد فزاری نے بیان کیا ہے اور اس نے الحسن بن علی لولوی سے اور اس نے الحسن بن ایوب سے اور اس نے سلیمان بن صالح سے اور اس نے ایک مرد سے اور اس نے ابو بصیر سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کتاب نہ بولتی ہے اور نہ بولے گی بلکہ اس سے مراد ہے کہ ہمارا رسول بولے گا۔ رسول خدا ہی وہ بولتی ہوئی کتاب ہیں جو قیامت کے دن برحق بولیں گے۔ اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۔ یہ ہے جو ہماری کتاب کے ساتھ برحق بولے گا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا ہم نے ایسے کبھی نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم حضرت جبرائیل ایسے ہی رسول پر لیکر نازل ہوئے تھے۔ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ (اور ان سے کہا جائے گا کہ آج ہم ان کو فراموش کر دیں گے۔ علامہ فرماتے ہیں ننساکم سے مراد ہے ہم آج کے دن ان کو چھوڑ دیں گے اس جگہ نسیان سے مراد ترک ہے۔ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا (جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو

بھلا دیا تھا اور تم سب کا انجام جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا (یہ سب اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا تھا۔ یعنی وہ آیات خدا آئمہ صدیق ہیں جن کی ان لوگوں نے تکذیب کی اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا (پس آج یہ لوگ عذاب سے باہر نہیں جا سکیں گے یعنی آج سے جہنم کی آگ سے باہر نہیں جا سکیں گے اور نہ ہی ان کی معافی قبول ہو گی۔ اگر معافی طلب کریں گے تب بھی خدا ان کی معافی قبول نہیں کرے گا۔ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ ساری حمد اسی اللہ کے لئے ہے جو آسمان کا رب، زمین کا رب اور تمام جہانوں کا رب ہے۔ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ اور اسی کے لئے زمین و آسمان میں بزرگی اور کبریائی ہے وہی عزیز و حکیم ہے۔ کبریا سے مراد اس کی قدرت ہے۔

پارہ نمبر 26

سُوۡرَةُ الۡاَحۡقَافِ

یہ سورہ مبارکہ احقاف مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 35 ہیں اور اس کے رکوع کی تعداد 4 ہے۔ اس کا قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 46 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 66 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ہر رات یا ہر جمعہ سورہ احقاف کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی خوف سے محفوظ رکھے گا اور اسے آخرت کے تمام افزاعات سے بھی امان میں رکھے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ۝ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝ مَا خَلَقۡنَا
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ۝ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ اَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ؕ
اِيۡتُوۡنِىۡ بِكِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَةٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ۝ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ

لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ
النَّاسُ كَانُوۡا لَهُمۡ اَعۡدَآءً وَّكَانُوۡا بِعِبَادَتِهِمۡ كٰفِرِيۡنَ ۝ وَاِذَا تُتۡلٰى
عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا
سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَلَا تَمۡلِكُوۡنَ لِىۡ
مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَا تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ
وَبَيۡنَكُمۡ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝ قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ
وَمَاۤ اَدۡرِىۡ مَا يُفۡعَلُ بِىۡ وَلَا بِكُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ وَمَاۤ اَنَا
اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَكَفَرۡتُمۡ بِهٖ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى مِثۡلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا لَوۡ كَانَ خَيۡرًا مَّا سَبَقُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ ؕ وَاِذۡ لَمۡ يَهۡتَدُوۡا بِهٖ
فَسَيَقُوۡلُوۡنَ هٰذَاۤ اِفۡكٌ قَدِيۡمٌ ۝ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰۤى اِمَامًا
وَّرَحۡمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ
وَبُشۡرٰى لِلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا
فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِيۡنَ
فِيۡهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ

إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ
شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي
أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ
الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي
كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ
أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ
آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا
عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ
الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰم (۱) یہ خدائے عزیز وحکیم کی نازل کی ہوئی کتاب ہے (۲) ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات کو حق کے ساتھ اور ایک مقرر مدت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا وہ ان باتوں سے کنارہ کش ہو گئے ہیں جن سے انہیں ڈرایا گیا ہے (۳) تو آپ کہہ دیں کہ کیا تم نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا مجھے بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا ان کی آسمان میں کیا شرکت ہے، پھر اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ ہمارے سامنے پیش کرو (۴) اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو خدا کو چھوڑ کر ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی آواز کا جواب نہیں دے سکتے ہیں اور ان کی آواز کی طرف سے غافل بھی ہیں (۵) اور جب سارے لوگ قیامت میں محشور ہوں گے تو یہ معبود ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کرنے لگیں گے (۶) اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ کفار حق کے آنے کے بعد اس کے بارے میں یہی کہتے ہیں کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے (۷) تو کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول نے افترا کیا ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو تم میرے کام آنے والے نہیں ہو اور خدا خوب جانتا ہے کہ تم اس کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہو اور میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے وہی کافی ہے اور وہی بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۸) آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی نئے قسم کا رسول نہیں ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا میں تو صرف وحی الٰہی کا اتباع کرتا ہوں اور صرف واضح طور پر عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں (۹) کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایسی ہی بات کی گواہی دے چکا ہے اور وہ ایمان بھی لایا ہے اور پھر بھی تم نے غرور سے کام لیا ہے بیشک اللہ

ظالمین کی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۱۰) اور یہ کفار ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ لوگ ہم سے آگے اس کی طرف نہ دوڑ پڑتے اور جب ان لوگوں نے خود ہدایت نہیں حاصل کی تو اب کہتے ہیں کہ یہ بہت پرانا جھوٹ ہے (۱۱) اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب عربی زبان میں سب کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ ظلم کرنے والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور یہ نیک کرداروں کے لئے مجسمہ بشارت ہے (۱۲) بیشک جن لوگوں نے اللہ کو رب کہا اور اسی پر جمے رہے ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہونے والے ہیں (۱۳) یہی لوگ درحقیقت جنت والے ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ یہی ان کے اعمال کی حقیقی جزا ہے (۱۴) اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی نصیحت کی کہ اس کی ماں نے بڑے رنج کے ساتھ اسے شکم میں رکھا ہے اور پھر بڑی تکلیف کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کا کل زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ توانائی کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہوگیا تو اس نے دعا کی کہ پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور ایسا نیک عمل کروں کہ تو راضی ہوجائے اور میری ذریت میں بھی صلاح و تقویٰ قرار دے کہ میں تیری ہی طرف متوجہ ہوں اور تیرے فرمانبردار بندوں میں ہوں (۱۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں یہ اصحاب جنت میں ہیں اور یہ خدا کا وہ وعدہ ہے جو ان سے برابر کیا جا رہا تھا (۱۶) اور جس نے اپنے ماں باپ سے یہ کہا کہ تمہارے لئے حیف ہے کہ تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں فریاد کر رہے تھے کہ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے بیٹا ایمان لے آ۔ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے تو کہنے لگا کہ یہ سب پرانے لوگوں کے افسانے ہیں (۱۷) یہی وہ لوگ ہیں جن پر عذاب ثابت ہوچکا ہے ان امتوں میں جو انسان و جنات میں ان سے پہلے گزر چکی ہیں کہ بیشک یہ سب گھاٹے میں رہنے والے ہیں (۱۸) اور ہر ایک کے لئے اس کے اعمال کے

مطابق درجات ہوں گے اور یہ اس لئے کہ خدا ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا (۱۹) اور جس دن کفار کو جہنم کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ تم نے اپنے سارے مزے دنیا ہی کی زندگی میں لے لئے اور وہاں آرام کرلیا تو آج ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی کہ تم روئے زمین میں بلاوجہ اکڑ رہے تھے اور اپنے پروردگار کے احکام کی نافرمانی کر رہے تھے (۲۰)

تفسیر

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾۔ حم۔ یہ خدائے عزیز و حکیم کی نازل کردہ کتاب ہے اور ہم نے زمین و آسمان کے درمیان تمام مخلوقات کو برحق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ خلق کیا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا وہ ان باتوں سے کنارہ کش ہوگئے جن سے انہیں ڈرایا گیا تھا۔ یعنی پیغمبر اسلام نے جن کی طرف ان کو دعوت دی تو وہ ان سے کنارہ کش ہوگئے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ۔ اے محمد آپ کہدیں کیا تم نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مراد وہ بت ہیں جن کی کفار عبادت کرتے تھے کیا تم نے ان کو دیکھا ہے؟ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤﴾ تم مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا خلق کیا ہے یا ان کا آسمانوں میں کوئی حصہ ہے پھر اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علم کا کوئی آثار ہمارے سامنے پیش کرو۔ اس کے بعد خدا پھر ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی آواز کا جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ اور ان کی آواز کی طرف سے غافل ہیں۔ اور جب یہ سارے قیامت کے دن محشور ہوں گے تو یہ ان معبودوں کے دشمن ہوں گے اور وہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ کفار خدا کے علاوہ جن کی بھی عبادت کرتے ہیں مثلاً وہ سورج کی عبادت کرتے ہیں یا چاند، ستارے، جن اور جانوروں، درختوں اور پتھروں کی عبادت کرتے ہیں جب محشر کا دن ہوگا یہ سب ان کے معبود ان عبادت کرنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور پھر ان کی عبادتوں کا انکار کریں گے کہ ہم نے تو ان سے نہیں کہا تھا کہ یہ ہماری عبادت کریں بلکہ ہم تو خود خدا کے اطاعت گذار رہے ہیں۔

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۔ یہاں کو افترا کہتے ہیں۔ یہ خطاب رسول خدا سے ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے سے قرآن کو افترا اور جھوٹ کا پلندہ کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن محمد نے خود بنا لیا ہے خدا کی طرف سے نازل شدہ نہیں ہے تو آپ بھی ان سے کہہ دیں۔

قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۔ اگر میں نے افترا کیا ہے تو تم تو میرے کام آنے والے نہیں ہو۔

یعنی اگر میں نے اس قرآن میں افترا کیا ہے تو خود مجھے عذاب ملے یا مطلب تم میرے کسی کام آنے والے نہیں ہو یعنی پھر میرا معاملہ خدا کے ساتھ ہوگا۔

هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ تم اس کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہو۔
یعنی جو تم جھوٹ بولتے ہو اور اس کی آیات کی تکذیب کرتے ہو وہ سب سمجھتا ہے۔

كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۔ اور میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے وہ کافی ہے جو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ۔ آپ کہہ دیں کہ میں کوئی نئی قسم کا رسول نہیں ہوں۔

یعنی اے میرے رسول آپ ان سے فرمادیں کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں کہ مبعوث ہوا ہوں بلکہ میرے سے قبل بھی بہت زیادہ رسول خدا نے مبعوث فرمائے تھے۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرنے والے ہو اور میں تمہارے بارے میں کیا کروں گا میں تو فقط وحی الٰہی کی اتباع کرنے والا ہوں اور میں فقط ایک واضح و روشن قسم کا ڈرانے والا ہوں۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِ ۔ آپ کہہ دیں کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا ہے جب کہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی بات کی گواہی دے چکا ہے اور وہ ایمان بھی لایا ہے پھر بھی تم غرور کرنے والے ہو۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔

اللہ کہہ رہا ہے کہ اے میرے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ قرآن خدا کی طرف سے ہے اور اس پر ایک گواہ گواہی دے چکا ہے اور وہ اس کے خدا کی طرف سے ہونے پر ایمان بھی لا چکا ہے اور تم ہو کہ اس کا انکار کرتے ہوئے غرور و تکبر سے کام لے رہے ہو۔ علامہ فرماتے ہیں یہ شاہد سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور یہ دین اور جان قرآن کی سورہ ہود کی یہ والی آیت ہے جس میں خدا نے فرمایا:

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ اس آیت میں شاہد سے بھی امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہیں تو بینہ دلیل ہے کہ وہ شاہد سے بھی علی علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ (شاید علامہ کی مراد اس آیت کے علاوہ دوسری آیات میں شاہد کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں ورنہ خود اس آیت کا سابقہ و لاحقہ اس کو بیان نہیں کرتا کہ مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں)

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ بے شک جن لوگوں نے اللہ کو رب کہا اور پھر ڈٹے رہے تو ان کے لئے نہ خوف ہے اور نہ کوئی رنج۔

علامہ فرماتے ہیں وہ افراد جو علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرتے ہیں اور پھر اس پر ثابت قدم رہتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن کوئی خوف اور کوئی رنج نہیں ہوگا۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۔ اور ہم نے انسان کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرے۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ احسان سے مراد رسول خدا کی ذات ہے۔ اور والدین سے مراد ہے کہ اپنے دو والدوں کے ساتھ یعنی اس دو والدوں سے مراد امام حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔ پھر امام حسین کے بارے میں خدا بیان کر رہا ہے۔

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۔ اور اس کی ماں نے بڑے رنج کے ساتھ اس کو پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ رسول خدا ﷺ نے جناب فاطمہ کو بچہ (حسین علیہ السلام) کی خوشخبری دی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ قیامت تک کے امامت اس کی اولاد میں ہوگی اور پھر آپ نے اس کے بارے میں جو مصائب اس پر اور اس کی اولاد پر نازل ہونے والے تھے ان کے بارے میں خبر دی آپ نے فرمایا اس کو میری امت بے جرم و خطا قتل کرے گی۔ اور اس کی اولاد اور ساتھیوں کو بھی قتل کرے گی۔ تو بی بی نے عرض کیا بابا مجھے ایسے بچے کی کوئی ضرورت نہیں کہ جس کو بے جرم قتل کر دیا جائے اور مجھے صدمہ ہو۔ تو پھر آپ نے فرمایا اس شہادت کے عوض خدا قیامت تک کے لئے امامت اس کی نسل میں سے قرار دے گا اور خدا اس کو جو عمر دے گا وہ پھر قتل کیا جائے گا اور پھر مہدی ہوگا جو آل محمد کو دنیا میں پلٹا یا جائے گا پھر اس کی مدد کی جائے گی اور وہ ظالم اس کے تمام دشمنوں کو قتل کرے گا اور پھر اس کو پوری دنیا کا مالک قرار دیا جائے گا۔

خدا نے فرمایا:

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ ۔ خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ لوگ جو زمین پر کمزور قرار دے گئے ہیں ان پر احسان کرے۔

اس سے مراد امام حسین علیہ السلام ہی ہیں۔

جیسا کہ خدا نے پھر فرمایا:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝

کہ ہم نے زبور و قرآن میں لکھ دیا ہے کہ زمین کا وارث ہم اپنے نیک و صالح بندوں کو قرار دیں گے۔ (انبیاء)

اس سے مراد بھی امام حسین علیہ السلام اور ان کی نسل کا قائم مہدی علیہ السلام ہیں۔ پس خدا نے اپنے نبی کو یہ بشارت دی ہے کہ آپ کی اہل بیت کو ہی ہم زمین کا وارث قرار دیں گے اور دنیا کی طرف دوبارہ پلٹائے جائیں گے۔ اور اپنے قاتلوں کو قتل کریں گے۔ [illegible]

یہ مراد ہے جو خدا نے فرمایا:

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ اس کا حمل اور دودھ کی مدت تیس (30) ماہ ہے۔

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ اور جس نے اپنے ماں اور باپ سے یہ کہا کہ تمہارے [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا

(ترجمہ) اور جس دن کفار کو جہنم کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ تم نے اپنے سارے مزے دنیا کی زندگی میں لے لئے اور وہاں آرام کر لیا۔

یعنی تم نے دنیا میں خوب کھا لیا [illegible]

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ تو آج ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔ [illegible]

آیت ۲۱ تا ۳۵

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ

هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ
شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا
أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ
مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ
إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ
يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا
إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ ۝ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ
بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ
مُسْتَقِيمٍ ۝ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ
ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ
فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي
ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا
بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُونَ ۝ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا
تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝

ترجمہ

اور قوم عاد کے بھائی ہود کو یاد کیجئے کہ انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا ۔۔۔۔۔ اور ان کے قبل و بعد بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں ۔۔۔۔۔ کہ خبردار اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو میں تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے خوفزدہ ہوں (۲۱) ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کردو تو اس عذاب کو لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا رہے ہو اگر اپنی بات میں سچے ہو (۲۲) انہوں نے کہا کہ علم تو بس خدا کے پاس ہے اور میں اسی کے پیغام کو پہنچا دیتا ہوں جو میرے حوالے کیا گیا ہے لیکن میں تمہیں بہر حال جاہل قوم سمجھ رہا ہوں (۲۳) اس کے بعد جب ان لوگوں نے بادل کو دیکھا کہ ان کی وادیوں کی طرف چلا آرہا ہے تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہمارے اوپر برسنے والا ہے ۔۔۔۔ حالانکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے (۲۴) یہ حکم خدا سے ہر شے کو تباہ و برباد کردے گی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے مکانات کے کچھ نہ نظر آیا اور ہم اسی طرح مجرم قوم کو سزا دیا کرتے ہیں (۲۵) اور یقینا ہم نے ان کو وہ اختیارات دیئے تھے جو تم کو نہیں دیئے ہیں اور ان کے لئے کان،

آنکھ اور دل سب قرار دیے تھے لیکن نہ انہیں کانوں نے کوئی فائدہ پہنچایا اور نہ آنکھوں اور دلوں نے کہ وہ آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے افراد تھے اور انہیں عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۲۶) اور یقیناً ہم نے تمہارے گرد بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا ہے اور اپنی نشانیوں کو پلٹ پلٹ کر دکھلایا ہے کہ شاید یہ حق کی طرف واپس آ جائیں (۲۷) تو وہ لوگ ان کے کام کیوں نہیں آئے جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر وسیلۂ تقرب کے طور پر خدا بنا لیا تھا بلکہ وہ تو غائب ہی ہو گئے اور یہ ان لوگوں کا وہ جھوٹ اور افترا ہے جو وہ برابر کیا کرتے تھے (۲۸) اور جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ قرآن سنیں تو جب وہ حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموشی سے سنو پھر جب تلاوت تمام ہو گئی تو فوراً پلٹ کر اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر آ گئے (۲۹) کہنے لگے کہ اے قوم والو ہم نے ایک کتاب کو سنا ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے یہ اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور حق و انصاف اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والی ہے (۳۰) قوم والو اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ تاکہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے دے (۳۱) اور جو بھی داعی الٰہی کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا وہ روئے زمین پر خدا کو عاجز نہیں کر سکتا ہے اور اس کے لئے خدا کے علاوہ کوئی سرپرست بھی نہیں ہے یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۳۲) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کی تخلیق سے عاجز نہیں تھا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے کہ یقیناً وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۳۳) اور جس دن یہ کفار جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے کہ کیا یہ حق نہیں ہے تو سب کہیں گے کہ بیشک پروردگار کی قسم یہ سب حق ہے تو ارشاد ہو گا کہ اب عذاب کا مزہ چکھو کہ پہلے اس کا انکار کر رہے تھے (۳۴) پیغمبر آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح پہلے کے صاحبانِ عزم رسولوں نے صبر کیا ہے اور عذاب کے لئے جلدی نہ کریں یہ لوگ جس دن بھی اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے تو ایسا محسوس کریں گے جیسے دنیا میں ایک دن کی ایک

گھڑی ہی ٹھہرے ہیں یہ قرآن اتمامِ حجت ہے اور کیا فاسقوں کے علاوہ کسی اور قوم کو ہلاک کیا جائے گا (۳۵)

تفسیر

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ۔ اور قوم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو کہ انہوں نے اپنی قوم کو احقاف سے ڈرایا تھا۔

احقاف: علامہ فرماتے ہیں کہ احقاف ایک علاقہ ہے جو عاد کے شہروں میں شحر سے لے کر حضرموت تک یہ چار منازل پر مشتمل تھا۔

علامہ علی ابن ابراہیم قمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ معتصم نے بطائح میں ایک کنویں کے کھودنے کا حکم دیا تو اس کے حکم سے جس سوا تیس گز گہرا کنواں کھودا گیا لیکن اس سے پانی نہ نکلا۔ تو معتصم نے کنویں کو اسی حالت پر ہی چھوڑ دیا اور اس کی کھدائی ترک کر دی گئی۔ پھر جب متوکل کی حکومت کا دور ہوا تو اس نے اس کنویں کی دوبارہ کھدائی کا حکم صادر کیا کہ اس کی کھدائی مکمل کر کے اس سے پانی نکالا جائے۔ چنانچہ متوکل کے حکم پر جب دوبارہ کھدائی کی گئی تو اس کی تہ سے ایک چٹان برآمد ہوئی تو جب اس کو توڑا گیا تو اس کے نیچے سے انتہائی ٹھنڈی ہوا برآمد ہوئی اور کنویں میں موجود افراد اس کی تاب نہ لا سکے وہ سب وہیں مر گئے۔ کنویں کا کام روک دیا گیا اور متوکل کو اس واقعہ کی خبر دی گئی متوکل یہ خبر سن کر حیران رہ گیا متوکل اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا تو اس نے اس کے بارے میں جاننا چاہا لیکن کسی کی طرف سے اس کا تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ آخرکار اس کو کہا گیا کہ اس کے بارے میں فرزندِ رضا ابوالحسن علی بن محمد النقی علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ چنانچہ اس نے آپ علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور اس میں سارا واقعہ تحریر کیا اور عرض کی کہ اس کی توجیہ اور وجہ بیان کریں۔ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا یہ جگہ احقاف کا علاقہ ہے یہاں حضرت ہود کی قوم عاد بالکل پڑی تھی۔ تو خدا نے ان کو تیز اور ٹھنڈی ہوا سے ہلاک کیا تھا۔ اس کے بعد خدا پھر قوم عاد کے حالات کی حکایت کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا۔ ان لوگوں نے کہا کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کر دو۔

یعنی آپ ہمیں ہمارے ان خداؤں سے روکنے آئے ہو کہ جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد ہمیشہ سے کرتے آ رہے ہیں۔ ہم آپ کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا۔ آپ اس عذاب کو ہمارے لئے لے آئیں جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں۔

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ اگر آپ واقعاً اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ہمارے لئے عذاب لے آؤ۔ علامہ

آنکھ دل سب قرار دیے تھے لیکن نہ انہیں کانوں نے کوئی فائدہ پہنچایا اور نہ آنکھوں اور دلوں نے کہ وہ آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے افراد تھے اور انہیں عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۲۶) اور یقیناً ہم نے تمہارے گرد بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا ہے اور اپنی نشانیوں کو پلٹ پلٹ کر دکھلایا ہے کہ شاید یہ حق کی طرف واپس آجائیں (۲۷) تو وہ لوگ ان کے کام کیوں نہیں آئے جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر وسیلہ تقرب کے طور پر خدا بنا لیا تھا بلکہ وہ تو غائب ہی ہو گئے اور یہ ان لوگوں کا وہ جھوٹ اور افترا ہے جو وہ برابر تیار کیا کرتے تھے (۲۸) اور جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ قرآن سنیں تو جب وہ حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموشی سے سنو پھر جب تلاوت تمام ہو گئی تو فوراً پلٹ کر اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر آگئے (۲۹) کہنے لگے کہ اے قوم والو ہم نے ایک کتاب کو سنا ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے یہ اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور حق و انصاف اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والی ہے (۳۰) قوم والو اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ تاکہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے دے (۳۱) اور جو بھی داعی الٰہی کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا وہ روئے زمین پر خدا کو عاجز نہیں کر سکتا ہے اور اس کے لئے خدا کے علاوہ کوئی سرپرست بھی نہیں ہے بیشک یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۳۲) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کی تخلیق سے عاجز نہیں تھا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے کہ یقیناً وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۳۳) اور جس دن یہ کفار جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے کہ کیا یہ حق نہیں ہے تو سب کہیں گے کہ بیشک پروردگار کی قسم یہ سب حق ہے تو ارشاد ہو گا کہ اب عذاب کا مزہ چکھو کہ تم پہلے اس کا انکار کر رہے تھے (۳۴) پیغمبر آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح پہلے کے صاحبانِ عزم رسولوں نے صبر کیا ہے اور عذاب کے لئے جلدی نہ کریں یہ لوگ جس دن بھی اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے ڈرایا جا رہا ہے تو ایسا محسوس کریں گے جیسے دنیا میں ایک دن کی ایک

گھڑی ہی ٹھہرے ہیں یہ قرآن اتمامِ حجت ہے اور کیا فاسقوں کے علاوہ کسی اور قوم کو ہلاک کیا جائے گا (۳۵)

تفسیر

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ . اور قومِ عاد کے بھائی (ھود) کو یاد کرو کہ انہوں نے اپنی قوم کو احقاف سے ڈرایا تھا۔

احقاف: علامہ فرماتے ہیں کہ احقاف ایک علاقہ ہے جو عاد کے شہروں میں شقوق سے لیکر حضرموت تک یہ چار منازل پر مشتمل تھا۔

علامہ علی بن ابراہیم قمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ معتصم نے بغداد میں ایک کنویں کے کھودنے کا حکم دیا تو اس کے حکم سے تین سو ہاتھ گہرا کنواں کھودا گیا لیکن اس سے پانی نہ ملا۔ تو مزدوروں نے کنویں کو اسی حالت پر ہی چھوڑ دیا اور اس کی مزید کھدائی نہ کی گئی۔ پھر جب متوکل کی حکومت قائم ہوئی تو اس نے اس کنویں کی دوبارہ کھدائی کا حکم صادر کیا کہ اس کی کھدائی مکمل کر کے اس سے پانی نکالا جائے۔ چنانچہ متوکل کے حکم پر جب دوبارہ کھدائی کی گئی تو اس کی تہہ سے ایک چٹان برآمد ہوئی تو جب اس کو توڑا گیا تو اس کے نیچے سے انتہائی ٹھنڈی ہوا برآمد ہوئی اور کنویں میں موجود افراد اس کی تاب نہ لا سکے وہ سب وہیں مر گئے۔ کنویں کا کام روک دیا گیا اور متوکل کو اس واقعہ کی خبر دی گئی متوکل یہ خبر سن کر حیران رہ گیا متوکل اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا تو اس نے اس کے بارے میں جاننا چاہا لیکن کسی کی طرف سے اس کا تسلی بخش جواب نہ ملا۔ آخر کار اس کو کہا گیا کہ اس کے بارے میں فرزندِ رضا ابوالحسن علی بن محمد النقی علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ چنانچہ اس نے آپ علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور اس میں سارا واقعہ تحریر کیا اور عرض کی کہ اس کی توجیہ و وجہ بیان کریں۔ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا یہ جگہ احقاف کا علاقہ ہے یہاں حضرت ھود کی قوم عاد رہائش پذیر تھی۔ تو خدا نے ان کو تیز اور ٹھنڈی ہوا سے ہلاک کیا تھا۔۔ اس کے بعد خدا پھر قوم عاد کے حالات کی حکایت کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا، ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کر دو۔

یعنی آپ ہمیں ہمارے ان خداؤں سے روکنے آئے ہو کہ جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد ہمیشہ سے کرتے آرہے ہیں۔ ہم آپ کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا آپ اس عذاب کو ہمارے لئے لے آئیں جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں۔

إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۔ اگر آپ واقعاً اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ہمارے لئے عذاب لے آؤ۔ علامہ

فرماتے ہیں اس احقاف کے علاقے کے نبی حضرت ہود علیہ السلام تھے۔ اور یہ علاقہ بہت زرخیز تھا اور اس کے گھروں میں ہر قسم کی زندگی کی سہولت موجود تھی اور یہ سارے بت پرست تھے خدا کے نبی ان کو بتوں کی عبادت سے روکتے تھے لیکن وہ باز نہیں آتے تھے بلکہ الٹا نبی کو اذیت دیتے تھے اور کہتے کہ جس عذاب سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں وہ ہمارے لئے لے آئیں۔ تو خدا نے اس سے سات سال تک کے لئے بارش کو روک دیا جس کی وجہ سے ان کی زمینیں بنجر ہو گئیں اور زندگی دن بدن ان کے گھروں میں مشکل ہو گئی۔ جناب ہود ان سے فرماتے ہیں کہ سورہ ہود میں ذکر ہوا ہے کہ تم لوگ توبہ کرو اور خدا سے طلب مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اور مجرم نہ بنو۔ لیکن وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ اپنی سرکشی پر باقی رہے۔ تو خدا نے جناب ہود پر وحی نازل کی کہ ان پر عذاب آنے والا ہے۔ اور فلاں وقت ان پر عذاب نازل ہوگا۔ تیز اور دردناک ہوا ان پر مسلط کی جائے گی۔ جب وہ مقررہ وقت آیا تو آسمان پر بادل آ گئے۔ جب قوم نے بادلوں کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے کہ اب ہمارے لئے بارش برسنے والی ہے تو جناب ہود علیہ السلام نے فرمایا اب جلدی نہ کرو اور خوش نہ ہو یہ وہ وقت عذاب ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ جس کی تمہیں جلدی تھی۔ یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے اور ہوا حکم خدا سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہوا کے چلنے کے سوائے مکانات کے اور کوئی چیز نہ بچی سب ختم ہو گیا جیسا کہ قرآن اس کی حکایت کر رہا ہے۔

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۔ کہ سوائے مکانوں کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ قوم ہود کے ہلاک ہونے کا جو واقعہ بیان ہوا ہے حقیقت میں امت محمد کے لئے تحذیر ہے۔
ان کو ڈرایا جا رہا ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۔ اور یقیناً ہم نے ان کو وہ اختیارات دے رکھے تھے جو تم (قریش) کو نہیں دیے گئے اور ان کے لئے ہم نے کان، آنکھیں اور دل قرار دیا تھا۔

یہ خطاب مکہ کے قریش سے ہے کہ قوم ہود کو جو اختیارات و وسائل زندگی دیے گئے تھے وہ تم لوگوں کو نہیں دیے گئے اور ان وسائل کے باوجود وہ کان رکھنے کے باوجود وہ نبی کی بات کو نہیں سنتے تھے اور آنکھیں ہونے کے باوجود بھی ہماری آیات کو نہیں دیکھتے تھے اور دل و دماغ ہونے کے باوجود بھی ہماری آیات میں غور نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے کفر کیا جس کی وجہ سے ہمارا ان پر عذاب نازل ہوا۔ اے قریش والو تم بھی ہمارے عذاب سے ڈرو۔ ایسا نہ ہو کہ ویسا ہی دردناک عذاب تمہارے لئے بھی آ جائے۔ اس کے بعد خدا پھر قریش سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ ۔ اور یقیناً ہم نے تمہارے اردگرد کی بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا اور ہم نے اپنی نشانیاں بار بار تم کو دکھائی ہیں۔ یعنی قوم عاد اور قوم صالح اور قوم لوط کے بہت سے گھروں کو ہم نے ہلاک و برباد کر دیا اور پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لے رہے۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۔ وہ لوگ آج ان کے کام کیوں نہیں آئے جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنا معبود بنایا ہوا تھا بلکہ وہ تو غائب ہی ہو گئے بلکہ گمراہ ہیں۔ یعنی یہ باطل پر ہیں۔

وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ ۔ اور یہ ان لوگوں کا جھوٹ و افترا ہے۔ یعنی کذب و جھوٹ۔ جو وہ برابر جھوٹ تیار کرتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ (ترجمہ) اور یاد کریں اس وقت کو جب ہم نے جنات کے ایک گروپ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں۔

شان نزول:

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ان آیات کا شان نزول یوں ہے۔ کہ رسول اکرم تبلیغ دین کے لئے مکہ سے بازار عکاظ گئے اور آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ تھے۔ کسی نے بھی تبلیغ کو قبول نہ کیا وہاں سے مایوس ہو کر آپ ﷺ مکہ کو واپس آ رہے تھے جب آپ کا گذر "وادی جن" سے ہوا تو آپ وہاں رک گئے اور نماز تہجد پڑھی اس اثنا میں وہاں سے قوم جنات کے ایک گروہ کا گذر ہوا تو جب آپ کی آواز سنی تو وہ رک گئے۔ اسے بڑی توجہ سے سنتے رہے اور ایک دوسرے کو خاموش رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ جب تلاوت ختم ہو گئی تو یہ گروہ اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں تبلیغ کی اور ان سے کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی اور وہ سابقہ کتابوں کی تائید کرتی ہے اور وہ کتاب حق اور صراط مستقیم کی رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! خدا کے داعی کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لاؤ۔ خدا تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا دے گا۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے تو وہ زمین پر رہ کر اللہ کو عاجز نہ کر سکے گا اور خدا کے علاوہ اس کے کوئی سرپرست نہ ہوں گے اور ایسے لوگ واضح گمراہی میں ہوں گے پھر وہ لوگ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں شریعت اسلام کے ضروری مسائل کی تعلیم دی۔ جنات کے قبول اسلام کے واقعے کو اللہ نے سورہ جن میں بھی بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان پر ان کی قوم کے ایک فرد کو حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد جنات اکثر حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعلیم اسلام لیتے رہتے۔ حضرت محمد ﷺ نے ان کی تعلیم و تربیت کا کام حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کیا۔ پھر آپ نے انہیں تعلیم دی۔ جنات میں مومن، کافر، ناصبی، یہودی، عیسائی، اور مجوسی ہر طرح کے افراد پائے جاتے ہیں اور ان کے جد اعلیٰ کا نام "جان" تھا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا مومن جن جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا! خدا نے جنت و دوزخ کے درمیان کچھ حجرے بنائے ہیں۔ جہاں مومن جنات اور گناہگار شیعوں کو رکھا جائے گا اس کے بعد خدا دہریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي

إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(ترجمہ) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان کے خلق کرنے سے عاجز نہیں تھا۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے مردوں کو دوبارہ زندہ کرے۔ کیوں نہیں؟ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو صبر کی تلقین کر رہا ہے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ۔ اے محمدؐ آپ ایسے ہی صبر کریں جیسے اولوالعزم رسولؐ صبر کرتے ہیں۔

اولوالعزم رسول سے مراد حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، و حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔ اور ان کو اولوالعزم اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اللہ کی توحید کا اقرار فرمایا تھا اور اپنے سے قبل اور اپنے سے بعد کے نبیوں کا اقرار کیا تھا۔ اور انہوں نے یہ عزم محکم کیا تھا۔ لوگوں کی طرف سے اذیتیں اور مصائب پر وہ صبر کریں گے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۔ آپ ان کے بارے میں عذاب کو طلب کرنے میں جلدی نہ کریں۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۔ یہ لوگ جب بھی اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے ڈرایا جا رہا ہے تو یہ ایسا محسوس کریں گے جیسے دنیا میں ایک دن کی گھڑی ٹھہرے ہیں۔ یہ قرآن ان کے لئے اتمام حجت ہے۔ یعنی اے رسولؐ آپ ان کے لئے عذاب کو طلب کرنے میں جلدی نہ کریں۔ ان پر عذاب ضرور آئے گا اور قیامت کا دن جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے اس دن جب یہ ہمارے عذاب کو دیکھیں گے تو یہ خود محسوس کریں گے کہ ان کو عذاب بہت جلدی مل گیا۔ گویا یہ دنیا میں ایک دن کا بعض حصہ ہی رہے ہیں اور اس کے بعد ان کو عذاب مل گیا اور خدا ان کو تباہ کرے۔

فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۔ کیا فاسقوں کے علاوہ کسی اور قوم کو ہلاک کیا جائے گا؟ یعنی فقط فاسق ہی ہلاک ہوں گے۔

سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ

سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدنی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 38 ہے اور اس کے چار (4) رکوع ہیں۔ قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 47 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 95 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ مبارکہ محمدؐ کی تلاوت کرے گا اس کے دل میں دین کے متعلق کبھی کوئی شک و اضطراب پیدا نہیں ہوگا اور خدا اسے کبھی غربت و فقر میں مبتلا نہیں کرے گا اور وہ پوری زندگی حاکم کے ظلم سے محفوظ رہے گا اور موت تک وہ کفر و شرک سے محفوظ رہے گا اور اس کی موت کے بعد خدا ایک ہزار فرشتے اس کی قبر پر متوکل کرے گا جو اس کی قبر پر نماز پڑھتے رہیں گے۔ اور اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔ اور وہ فرشتے قیامت تک اس کی قبر پر رہیں گے۔ اور قیامت کے دن اس کے ساتھ چلتے ہوئے خدا کے حضور میں آئیں گے اور وہ شخص خدا اور اس کے رسول کی امان میں ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ۝ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ

كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ
فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذَٰلِكَ وَلَوْ
يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ
قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ
بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن
تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ
أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ
لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ
الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن
قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾ مَّثَلُ
الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ

مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ
مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن
رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ
أَمْعَاءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ
عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا
زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن
تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ
ذِكْرَاهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿١٩﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا خدا نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا (۱) اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور نیک اعمال کئے اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا ہے اور پروردگار کی طرف سے برحق بھی ہے اس پر ایمان لے آئے تو خدا نے ان کی برائیوں کو دور کر دیا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دی (۲) یہ اس لئے کہ کفار نے باطل کا اتباع کیا ہے اور صاحبان ایمان نے اپنے پروردگار کی طرف سے آنے والے حق کا اتباع کیا ہے اور خدا اسی طرح لوگوں کے لئے

مثالیں بیان کرتا ہے (۳) پس جب کفار سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب زخموں سے چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے لیا جائے یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہ یاد رکھنا اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن وہ ایک کو دوسرے کے ذریعہ آزمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اس کی راہ میں قتل ہوئے وہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کر سکتا ہے (۴) وہ عنقریب انہیں منزل تک پہنچا دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا (۵) اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جو انہیں پہلے سے پہنچوا چکا ہے (۶) ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بنا دے گا (۷) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ڈگمگاہٹ ہے اور ان کے اعمال برباد ہیں (۸) یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کو برا سمجھا تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو ضائع کر دیا (۹) تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی ہے کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا ہے بیشک اللہ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا ہے اور کفار کے لئے بالکل ایسی ہی سزا مقرر ہے (۱۰) یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ صاحبانِ ایمان کا مولا اور سرپرست ہے اور کافروں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے (۱۱) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیئے خدا انہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ مزے کر رہے ہیں اور اسی طرح کھا رہے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہی ہے (۱۲) اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تمہاری اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں جس سے تمہیں نکال دیا ہے جب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو کوئی مدد کرنے والا بھی نہ پیدا ہوا (۱۳) تو کیا جس کے پاس پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل موجود ہے وہ اس کے مثل ہو سکتا ہے جس کے لئے اس کے بدترین اعمال سنوار دیئے گئے ہیں اور پھر ان لوگوں نے اپنی خواہشات کا اتباع کر لیا ہے (۱۴) اس جنت کی صفت جس کا صاحبانِ تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کسی طرح کی بو نہیں ہے اور کچھ نہریں دودھ کی بھی

ہیں جن کا مزہ بدلتا ہی نہیں ہے اور کچھ نہریں شراب کی بھی ہیں جن میں پینے والوں کے لئے لذت ہے اور کچھ نہریں صاف و شفاف شہد کی ہیں اور ان کے لئے ہر طرح کے میوے بھی ہیں اور پروردگار کی طرف سے مغفرت بھی ہے کیا یہ متقی افراد ان کے جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں اور جنہیں گرما گرم پانی پلایا جائے گا جس سے آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی (۱۵) اور ان میں سے کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو آپ کی باتیں بظاہر غور سے سنتے ہیں اس کے بعد جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں کہ انہوں نے ابھی کیا کہا تھا یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کا اتباع کر لیا ہے (۱۶) اور جن لوگوں نے ہدایت حاصل کر لی خدا نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا اور ان کو مزید تقویٰ عنایت فرما دیا (۱۷) پھر کیا یہ لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آ جائے جب کہ اس کی علامتیں ظاہر ہو گئی ہیں تو اگر وہ آ بھی گئی تو یہ کیا نصیحت حاصل کریں گے (۱۸) تو یہ سمجھ لو کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور اپنے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرتے رہو کہ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے خوب باخبر ہے (۱۹)

تفسیر

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکا خدا نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو رسول خدا کے بعد مرتد ہو گئے اور انہوں نے آلِ رسول کے حق کو غصب کیا اور لوگوں کو امیر المومنین کی ولایت اور ان کے بعد دوسرے آئمہ علیہم السلام کی ولایت و امامت سے لوگوں کو روکتے تھے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے سارے اعمال جو وہ رسول خدا کے ساتھ رہ کر جہاد کرتے رہے اور رسول کی مدد کرتے رہے وہ اعمال اپنے اس ارتداد کی وجہ سے سارے باطل کر بیٹھے۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے ذکر کیا۔ اور انہوں نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور اس نے الحسن بن عباس الحریشی سے نقل کیا ہے۔ اور انہوں نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی رحلت کے بعد مسجد نبوی لوگوں سے بھری تھی وہاں امیر المومنین علی علیہ السلام نے بلند آواز سے اس آیت

کی تلاوت کی۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾ ۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا انہوں نے اپنے اعمال ضائع کر لیا۔

تو ابن عباس نے آپ سے عرض کیا۔ اے ابوالحسن علیہ السلام یہ جو آپ نے فرمایا ہے کیوں فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے تو قرآن کی آیت کی تلاوت کی ہے۔ پھر ابن عباس نے عرض کیا کہ اے ابوالحسن آپ نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ آیت تلاوت کی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۔ رسول جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے وہ روکے اس سے رک جاؤ۔

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس شخص کو اپنا خلیفہ و نائب قرار دیا تھا؟ ابن عباس نے عرض کیا میں نے فقط آپ کے بارے میں رسول خدا کی وصیت سنی ہے آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابن عباس پھر تو نے اس کی بیعت کیوں کی؟

ابن عباس نے کہا یا علی وہاں سارے لوگوں نے اس شخص کی بیعت کر لی تھی اور میں بھی وہاں موجود تھا لہذا میں نے اس کی بیعت کر لی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ایسے سارے جمع ہو گئے تھے جیسے موسیٰ کی قوم بچھڑے پر جمع ہو گئے تھے اور یہاں تمہاری مثال بھی ایسی ہی ہے۔ تمہاری مثال ایسے ہے جیسے خدا فرماتا ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾

اس شخص کی مثل ہے جو آگ کو روشن کرتا ہے اور جب آگ اس کے ارد گرد کو روشن کر دیتی ہے اور وہ چلنا چاہتا ہے تو خدا ان کے نور کو لے جاتا ہے اور ان کو پھر تاریکیوں میں چھوڑ دیتا ہے وہ دیکھ نہیں سکتے یہ اندھے، بہرے اور گونگے ہیں جو اس سے پلٹنے والے نہیں ہیں۔ (سورہ بقرہ)

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمیں الحسین بن محمد نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے معلٰی بن محمد سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے استاد کے ساتھ احمد بن اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے۔

یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ سب باتیں خدا کی طرف سے برحق ہے۔

وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ اور وہ ایمان لائے یہ خدا کی طرف سے برحق ہے تو خدا نے ان کی برائیوں کو دور کر دیا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوذر، سلمان، عمار، اور مقداد کے بارے میں نازل ہوئی کہ جنہوں نے رسول خدا کے بعد اپنے رسول سے کئے ہوئے عہد کو نہیں توڑا تھا اور جو کچھ خدا کی طرف سے علی علیہ السلام کے بارے میں رسول پر نازل ہوا تھا اس پر ایمان لائے اور علی علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم رہے۔ وہ جانتے تھے یہ علی کی ولایت خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے رسول نے خود علی کو مولی نہیں قرار دیا۔ اور علی علیہ السلام کی ولایت خدا کی طرف سے برحق ہے۔ یہ ہی وہ لوگ ہیں خدا نے جن سے برائیوں کو دور کر دیا ہے اور ان کے حالات کی اصلاح کر دی ہے۔ اس کے بعد خدا دوسرے لوگوں کے حالات کو بیان کر رہا ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ ۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے باطل کی اتباع کی ہے۔

فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول خدا اور امیر المومنین علیہ السلام کے دشمنوں کی اتباع کی ہے۔

وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ (ترجمہ) اور وہ لوگ جنہوں نے حق کی اتباع کی۔

فرمایا ان سے مراد وہ ہیں جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی اتباع کی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ذکر کیا اور انہوں نے ہمارے اصحاب کے ذریعے ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ سورہ محمد میں ایک آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ایک ہمارے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے جس میں خدا فرماتا ہے۔

كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ اللہ ایسے ہی لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۔ پس جب کفار سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک جب دشمنوں سے چور چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد چاہے ان پر احسان کر کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لیا جائے یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے۔

یہ یاد رکھو اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن وہ ایک دوسرے کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اس کی راہ میں قتل ہوئے وہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کر سکتا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ پہلی کا حکم عجم کے ان کفار و مشرکین کے بارے میں ہے جو زردشتی ہیں یعنی خدا کو نہیں مانتے اور ان کے پاس کوئی کتاب خدا بھی نہیں ہے بلکہ وہ سورج و چاند اور ستاروں کی عبادت کرتے ہیں ان کے لئے حکم ہے کہ ایسے کفار و مشرکین جہاں بھی تمہارے سامنے آئیں ان کی گردنیں اڑا دو۔ اس میں تخاطب جماعت کو ہے۔ لیکن اس کا تعلق رسول و امام کے ساتھ ہے یعنی رسول اور ان کے بعد وقت کے امام کے حکم سے یہ کام کیا جائے۔

اس کے بعد امیر المومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ اے ایمان والو اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے افسوس ہے اور ان کے اعمال برباد ہو گئے یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کو برا جانا تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

علامہ فرماتے ہیں ان کفار نے علی علیہ السلام کی ولایت کے احکام جو خدا نے نازل کئے ان کو برا جانا اور آپ کی ولایت کا انکار کیا تو خدا نے ان کے اعمال کو غارت کر دیا۔ امام صادق نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ مراد یہ رسول خدا پر علی علیہ السلام کے بارے میں جو احکام نازل ہوئے ان کے انکار سے ان کفار کے اعمال ضائع ہوئے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ تو کیا ان لوگوں نے زمین پر سیر نہیں کی ہے تاکہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا ہے؟ یعنی کیا یہ لوگ گذشتہ امتوں کے انجام کو نہیں دیکھتے ان کے ساتھ کفر و شرک کی وجہ سے کیا سلوک کیا گیا اور ان کو کیسے برباد کیا گیا دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ خدا نے ان کو تباہ و برباد کر دیا

یعنی ان کو عذاب کے ذریعے ہلاک کر دیا پھر فرمایا وَلِلْكَافِرِينَ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہونے والے احکام اور آپ کی ولایت کا انکار کیا۔ اور آپ کی خلافت و امامت کو غصب کیا ان کی مثال گذشتہ امتوں جیسی ہے کہ جو عذاب کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں ہیں۔ اس کے بعد اب خدا ان لوگوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے جو بھی

علیہ السلام کی ولایت و امامت پر قائم رہے۔

فرمایا: ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿۱۱﴾ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ خدا ایمان والوں کا مددگار و سرپرست ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیئے خدا ان کو ایسے باغات میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

یعنی ولایت علی علیہ السلام پر ایمان لائے تو اس وجہ سے وہ ان باغات میں داخل ہوں گے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا (اور وہ لوگ جو کافر ہو گئے) یعنی جو علی علیہ السلام کے دشمن ہو گئے یہ اس دنیا میں مزے کر رہے ہیں اور اپنے کھا رہے ہیں جیسے جانور کھا رہے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے بعد پھر فرمایا:

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تمہاری اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں جس نے آپ کو نکال دیا ہے۔ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا تو ان کا کوئی مددگار نہیں تھا۔ فرماتے ہیں کہ وہ بستیاں جن کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا ہے آپ کی اس بستی (مکہ) کہ جس سے آپ کو نکالا گیا ہے اس کے لوگوں سے وہ بستیاں کہیں زیادہ طاقتور تھیں اور ان کے پاس وسائل زیادہ تھے لیکن جب ہم نے ان سب کو ہلاک کیا تو کوئی ان کی مدد کرنے والا اور ان کو عذاب سے بچانے والا نہیں تھا۔

- أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ کیا وہ کہ جس کے پاس اپنے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل ہے۔

یعنی اس سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔ - كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ (وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جس کے لئے اس کے برے اعمال سنوار دیے گئے ہیں)۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے امیر المومنین کے حقوق کو غصب کیا۔ یعنی کیا امیر المومنین علی علیہ السلام اور وہ لوگ برابر ہو سکتے ہیں کہ جن کے برے اعمال کو اچھا کر کے پیش کیا جا رہا ہے جو اپنی خواہشات کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد خدا اپنے دوستوں اور اپنے دشمنوں کے لئے الگ الگ مثالیں پیش کر رہا ہے دوستوں کے لئے مثال پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے:

- مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ ۔ اس جنت کی مثل جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کسی قسم کی کوئی بو نہیں ہے اور کچھ نہریں دودھ کی ہیں جن کا مزہ بدلتا نہیں ہے اور کچھ نہریں شراب کی ہیں جن کے پینے والوں کے لئے لذت ہے اور کچھ نہریں صاف و شفاف شہد کی ہیں اور ان باغات میں ہر قسم کے پھل بھی ہیں اور خدا کی طرف سے مغفرت بھی ہے تو کیا یہ متقی افراد ان لوگوں کی مثل ہو سکتے ہیں کہ جو ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں اور انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی؟

ان کے لئے اس جنت میں شراب کی نہریں ہیں یعنی وہ شراب جو خدا کے دوست پئیں گے اس کی خوشبو کستوری کی

مانند ہوگی اور بہت زیادہ لذیذ ہوگی۔

اور وہ نہریں صاف و شفاف ہوں گی۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے جو لوگ ایسی جنت میں رہنے والے ہیں وہ ان افراد کے برابر اور مثل ہو سکتے ہیں جو جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یعنی خدا کا دوست دشمن خدا کی مانند نہیں ہو سکتا۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا اور ان اصحاب میں سے تو کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو آپ کی باتیں بظاہر غور سے سنتے ہیں اس کے بعد جب وہ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو صاحبان علم سے کہتے ہیں ابھی ابھی محمدؐ نے کیا فرمایا تھا؟

یہ آیت رسول خدا ﷺ کے اصحاب میں سے منافقین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ جو رسول خدا کی باتوں کو سنتے تھے ان پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور ان کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور جب وہ رسول خدا کی محفل سے باہر جاتے تو مومنین سے دریافت کیا کرتے تھے ابھی آپؐ نے محفل میں کیا فرمایا اور کس کے بارے میں فرمایا تھا تو ان کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی ہے۔

حدثنا علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن احمد بن ثابت نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے الحسن بن محمد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ... سے اور انہوں نے وہب بن حفص سے اور ان نے ابو بصیر سے اور آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا اپنے اصحاب کو پکارتے تھے جن ان میں سے جس کے بارے میں خدا کا ارادہ ہوتا تھا وہ آپ کی آواز کو سنتا بھی تھا اور سمجھ بھی لیتا تھا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کس کے بارے میں فرما رہے ہیں اور جس کے ساتھ خدا شر کا ارادہ کرتا تھا تو اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے وہ رسول کی آواز کو سنتا ہی نہیں تھا اور سمجھ بھی نہیں سکتا تھا اور اسی کو خدا اس آیت میں بیان کرتا ہے۔ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ (کہ جب یہ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو مومنین سے سوال کرتے ہیں کہ رسول نے کیا کہا ہے)

اس کے بعد خدا ہدایت یافتہ لوگوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے:

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ اور جن لوگوں نے ہدایت حاصل کر لی تو خدا ان کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے اور ان کو مزید تقویٰ عنایت فرماتا رہتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت لوگوں کا رد ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان میں اضافہ نہیں ہوتا اس جو ہے وہی

ہے، تو ان کی روح میں خدا اضافہ فرماتا ہے۔ ہدایت والوں کی ہدایت (ایمان) میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ان کو مزید تقویٰ عطا کی جاتا ہے یعنی ایمان اور تقویٰ دونوں قابل زیادتی و نقصان ہیں۔

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ (کیا یہ لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں) السَّاعَةَ سے مراد قیامت ہے۔

أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا کہ وہ قیامت ان کے پاس اچانک آ جائے حالانکہ اس کی علامات ظاہر ہو گئی ہیں تو اگر وہ آ بھی گئی تو یہ کیسے عبرت حاصل کر سکیں گے۔

قیامت کی علامات

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن مسلم الخشاب اور اس نے عبداللہ بن جریح مکی سے اور اس نے عطاء ابی رباح سے اور اس نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کا بیان ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اور ہم نے آپؐ کے ساتھ حج کے مناسک ادا کئے۔ آنحضرتؐ نے در کعبہ کی زنجیر کو پکڑا اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اس وقت سلیمان باقی مسلمانوں کی بہ نسبت آنحضرت کے زیادہ قریب تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں علامات قیامت کی خبر دوں تو تمام حاضرین نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ؟

آپؐ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں نماز کا ضائع کرنا اور خواہشات کی پیروی کرنا اور دولت مندوں کی تعظیم اور دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنا شامل ہے۔ اس وقت مومن کا دل اس کے سینے میں پگھل جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوگی کہ مومن برائیاں دیکھے گا لیکن وہ انہیں بدلنے کی قدرت نہ رکھتا ہوگا۔ سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہاں ہاں۔ سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت حکام ظالم ہوں گے اور وزیر فاسق ہوں گے اور مخلوق خدا پر ظالم ہوں گے اور حکومت کے مقرر کردہ امین خائن ہوں گے۔

سلمان نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ وقت بھی آئے گا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب عورتیں حکومت کریں گی اور کنیزوں سے مشورے لئے جائیں گے اور لڑکے پالنے والوں پر ہوں گے۔ جھوٹ کو فن سمجھا جائے گا اور زکوٰۃ کو تاوان تصور کیا جائے گا اور مال غنیمت کو ذاتی ملکیت سمجھا جائے گا اس وقت لوگ ماں باپ پر ظلم کریں گے اور اپنے دوستوں سے بھلائی کریں گے اور اس وقت دمدار ستارہ طلوع کرے گا۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا یہ وقت بھی آئے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں سلمان اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب بیوی اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہوگی اور طوفانی بارشیں نازل ہوں گی اور شریف انسانوں کو حقیر اور پست سمجھ

جائے گا۔ اور اس وقت دکانداری یہ حالت ہوگی کہ خرید و فروخت کے باوجود یہ کہتا ہوا دکھائی دے گا کہ مجھے تو کچھ منافع حاصل نہیں ہوا اور خدا سے شکوہ کرے گا۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ان پر ایسی اقوام حکومت کریں گی کہ اگر یہ لوگ کچھ بولیں گے تو وہ لوگ انہیں جان سے مار دیں گے۔ اور اگر خاموش رہیں گے تو وہ انہیں لوٹتے رہیں گے۔ اور بیت المال سے بھی انہیں کچھ نہ دیں گے اور ان کی عصمتوں کو پامال کریں گے اور ان کے خون بہائیں گے۔ لوگ ان کے ظلم و جور سے سہمے ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: جی ہاں، سلمان اس ذات کی قسم جس کے قبضہ اختیار میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ایک مصیبت مشرق سے نازل ہوگی اور ایک مصیبت مغرب سے نازل ہوگی اور میری امت کو بدل کر رکھ دے گی اور میری امت کے کمزور لوگ اس سے سخت مصیبت اٹھائیں گے تو خدا کی طرف سے ان پر ہلاکت ہو جو چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے اور بڑوں کا ادب نہ کریں گے اور کسی گناہ گار کو معاف نہ کریں گے۔ ان کے اجسام انسانوں جیسے ہوں گے جبکہ ان کے دل شیاطین جیسے ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟ آنحضرت نے عرض کیا: جی ہاں، سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مرد مردوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گی۔ جنسی تسکین کے لیے لڑکوں پر حملے کیے جائیں گے۔ مرد عورتوں کا حلیہ اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کا حلیہ اختیار کریں گی اور عورتیں گھڑ سواری کریں گی۔ میری امت کی ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرت فرمایا: جی ہاں، سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں کی طرح مساجد کو مزین کیا جائے گا۔ اور قرآن کریم کے نسخوں کو زیور پہنائے جائیں گے۔ اس وقت مینار بلند ہوں گے۔ صفیں کثرت ہوں گی اور دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض ہوگا اور ہر شخص کے مفادات دوسرے سے متصادم ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب

میری امت کے مرد سونے کے زیورات سے اپنے آپ کو مزین کریں گے اور حریر و دیباج پہنیں گے اور چیتے کی کھالیں لے کر انہیں اپنا فرش بنائیں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے یہ وہ وقت ہوگا جب زنا عام ہو جائے گا۔ غیبت اور رشوت کا دور دورہ ہوگا۔ دین کو حقیر سمجھا جائے گا اور دنیا کو محترم گردانا جائے گا۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے دست مشیت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب طلاق کی شرح بڑھ جائے گی اور حدود الٰہی کو معطل کر دیا جائے گا۔ خدا کو کوئی بھی نقصان نہ دے سکے گا۔ اس وقت موسیقی اور غنا کے آلات عام ہوں گے اور میری امت کے بدترین لوگ حکومت کریں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب دولت مند افراد سیر و سیاحت کی نیت سے حج پر جائیں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کریں گے۔ اور غریب و مفلس لوگ ریاکاری اور شہرت کی غرض سے حج کریں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کا مقصد ان کی رضا حاصل کرنا نہیں ہوگا۔ وہ گا گا کر قرآن پڑھیں گے اس وقت لوگ دین کا علم حاصل کریں گے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہوگی۔ اس وقت حرامزادوں کی کثرت ہوگی اور قرآن کو موسیقی کے انداز میں پڑھیں گے اور دنیا پر جھپٹیں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حرمتوں کو پامال کیا جائے گا اور گناہ بڑھ جائیں گے اور برے لوگ نیک لوگوں پر مسلط ہوں گے۔ جھوٹ کو عروج ہوگا۔ جھگڑے عام ہوں گے اور افلاس کی حکمرانی ہوگی۔ کپڑوں پر ناز کیا جائے گا اور بے وقت بارشیں ہوں گی۔ اور شطرنج کو اچھا سمجھا جائے گا۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو برا سمجھا جائے گا۔ اس وقت مومن کو ایک باندی سے زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ اس وقت کے قاری اور عابد ایک دوسرے کو ذلیل کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ انہیں آسمانی ملکوت میں رجس و نجس کے الفاظ سے یاد کیا جائے گا۔ اس وقت دولت مندوں میں اتنی کنجوسی پائی جائے گی کہ ایک غریب دو جمعوں کے مابین لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے گا لیکن ان کی تلی پر کوئی کچھ نہ رکھے گا۔ اس وقت زمین دھنسنے کے اتفاقات پیش آئیں گے۔ پھر کچھ عرصے بعد زمین اپنے تمام مدفون خزانے اگل دے گی۔ پھر آپؐ نے ستونوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ایسے ستونوں کی طرح سے سونا، چاندی باہر آ جائے گا لیکن اس دن سونا چاندی کچھ فائدہ نہ دیں گے یہ بھی معنی ہے کہ قیامت اپنی نشانیوں کے ساتھ آئے گی۔

جائے گا۔ اور اس وقت دکاندار کی یہ حالت ہوگی کہ خرید و فروخت کے باوجود یہ کہتا ہوا دکھائی دے گا کہ مجھے تو کچھ منافع حاصل نہیں ہوا اور خدا سے شکوہ کرے گا۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ان پر ایسی اقوام حکومت کریں گی کہ اگر یہ لوگ کچھ بولیں گے تو وہ انہیں جان سے مار دیں گے۔ اور اگر خاموش رہیں گے تو وہ انہیں لوٹتے رہیں گے۔ اور بیت المال سے بھی انہیں کچھ نہ دیں گے اور ان کی حرمتوں کو پامال کریں گے اور ان کے خون بہائیں گے۔ لوگ ان کے ظلم و جور سے سہمے ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ اختیار میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ایک مصیبت مشرق سے نازل ہوگی اور ایک مصیبت مغرب سے نازل ہوگی اور میری امت کو بدل کر رکھ دے گی اور میری امت کے کمزور لوگ اس سے سخت مصیبت اٹھائیں گے خدا کی طرف سے ان پر ہلاکت ہو جو چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے اور بڑوں کا ادب نہ کریں گے اور کسی گناہ گار کو معاف نہ کریں گے۔ ان کے اجسام انسانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کے دل شیاطین جیسے ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مرد مردوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گی۔ لڑکوں پر جھگڑے کیے جائیں گے۔ مرد عورتوں کا حلیہ اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کا حلیہ اختیار کریں گی اور عورتیں گھوڑ سواری کریں گی۔ میری امت کی ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ وہ وقت ہوگا جب یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں کی طرح مساجد کو مزین کیا جائے گا۔ اور قرآن کریم کے نسخوں کو زیور پہنائے جائیں گے۔ اس وقت مینار بلند ہوں گے۔ صفیں کثرت سے ہوں گی اور دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض ہوگا اور ہر شخص کی بات دوسرے سے متصادم ہوگی۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب

میری امت کے مرد سونے کے زیورات سے اپنے آپ کو مزین کریں گے اور حریر و دیباج پہنیں گے اور چیتے کی کھالیں لے کر انہیں پاؤں تلے [illegible] گے۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب سود عام ہو جائے گا۔ غیبت اور رشوت کا دور دورہ ہوگا۔ دین کو حقیر سمجھا جائے گا اور دنیا کو محترم گردانا جائے گا۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے دست مشیت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور حدود الٰہی کو معطل کر دیا جائے گا۔ خدا کو کوئی بھی نقصان نہ دے سکے گا۔ اس وقت موسیقی اور غنا کے آلات عام ہو جائیں گے اور میری امت کے بدترین لوگ حکومت کریں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب دولت مند افراد سیر و سیاحت کی نیت سے حج پر جائیں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کریں گے۔ اور غریب مفلس لوگ ریاکاری اور شہرت کی غرض سے حج کریں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا نہیں ہوگا۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اس وقت لوگ دین کا علم حاصل کریں گے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہوگی۔ اس وقت حرامزادوں کی کثرت ہوگی اور قرآن کو موسیقی کے انداز میں پڑھیں گے اور دنیا پر جھپٹیں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حرمتوں کو پامال کیا جائے گا اور گناہ کیے جائیں گے اور برے لوگ نیکوں پر مسلط ہوں گے۔ جھوٹ کو عروج ہوگا۔ جھگڑے عام ہو گئے اور افلاس کی فراوانی ہوگی۔ کپڑوں پر ناز کیا جائے گا اور بے وقت بارشیں ہوں گی۔ اور غلط کو اچھا سمجھا جائے گا۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو برا سمجھا جائے گا۔ اس وقت مومن کو ایک باندی سے زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ اس وقت کے قاری اور عابد ایک دوسرے کو ذلیل کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ انہیں آسمانی حکومت میں نجس کے لقب سے یاد کیا جائے گا۔ اس وقت دولت مندوں میں اتنی کنجوسی پائی جائے گی کہ ایک غریب دوسرے کے سامنے دست سوال دراز کرے گا لیکن ان کی تنگی پر کوئی کچھ نہ دے گا۔ اس وقت [illegible] کے واقعات پیش آئیں گے۔ پھر کچھ عرصہ بعد زمین اپنے تمام مدفون خزانے اگل دے گی۔ پھر آپؐ نے ستونوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ایسے ستونوں کی طرح سونا، چاندی باہر آ جائے گا لیکن اس دن سونا چاندی کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ یہ بھی حق ہے کہ قیامت اپنی نشانیوں کے ساتھ آئے گی۔

آیت ۲۰ تا ۳۸

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ
وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ
إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ
مَّعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝
فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا
أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ
أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ إِنَّ
الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى
الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ
كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن
يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم
بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ
أَخْبَارَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا
الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا
وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن
سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوا
وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ ۝ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا
يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۝ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا
فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ۝ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا
يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِن تَتَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ۝

ترجمہ

اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ آخر جہاد کے بارے میں سورہ کیوں نہیں نازل ہوتا
اور جب سورہ نازل ہوگیا اور اس میں جہاد کا ذکر کر دیا گیا تو آپ نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں

مرض تھا وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے رہ گئے جیسے موت کی سی غشی طاری ہوگئی ہو تو ان کے واسطے ویل اور افسوس ہے (۲۰) ان کے حق میں بہترین بات اطاعت اور نیک گفتگو ہے پھر جب جنگ کا معاملہ طے ہو جائے تو اگر خدا سے اپنے کئے وعدہ پر قائم رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے (۲۱) تو کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ تم صاحب اقتدار بن جاؤ تو زمین میں فساد برپا کرو اور قرابتداروں سے قطع تعلقات کرو (۲۲) یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کے کانوں کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے (۲۳) تو کیا یہ لوگ قرآن میں ذرا بھی غور نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں (۲۴) بیشک جو لوگ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے شیطان نے ان کی خواہشات کو آراستہ کر دیا ہے اور انہیں خوب ڈھیل دے دی ہے (۲۵) یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدا کی نازل کی ہوئی باتوں کو ناپسند کرنے والوں سے یہ کہا کہ ہم بعض مسائل میں تمہاری ہی اطاعت کریں گے اور اللہ ان کی راز کی باتوں سے خوب باخبر ہے (۲۶) پھر اس وقت کیا ہوگا جب ملائکہ انہیں دنیا سے اٹھائیں گے اور ان کے چہروں اور پشت پر مسلسل مارتے جائیں گے (۲۷) یہ اس لئے کہ انہوں نے ان باتوں کا اتباع کیا ہے جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں اور اس کی مرضی کو ناپسند کیا ہے تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو برباد کر کے رکھ دیا ہے (۲۸) کیا جن لوگوں کے دلوں میں بیماری پائی جاتی ہے ان کا خیال یہ ہے کہ خدا ان کے دلوں کے کینوں کو باہر نہیں لائے گا (۲۹) اور ہم چاہتے تو انہیں دکھلا دیتے اور آپ چہرہ کے آثار ہی سے پہچان لیتے اور ان کی گفتگو کے انداز سے تو بہرحال پہچان ہی لیں گے اور اللہ تم سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے (۳۰) اور ہم یقیناً تم سب کا امتحان لیں گے تاکہ یہ دیکھیں کہ تم میں جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کون لوگ ہیں اور اس طرح تمہارے حالات کو باقاعدہ جانچ لیں (۳۱) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا اور ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی پیغمبر سے جھگڑا کیا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں اور اللہ عنقریب ان کے اعمال کو بالکل برباد کر دے گا (۳۲) ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول

کی اطاعت کرو اور خبردار اپنے اعمال کو برباد نہ کرو (۳۳) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ میں رکاوٹ ڈالی اور پھر حالت کفر ہی میں مر گئے تو خدا انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا (۳۴) لہٰذا تم ہمت نہ ہارو اور دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو اور تم سربلند ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال کے ثواب کو کم نہیں کرے گا (۳۵) یہ زندگانی دنیا تو صرف ایک کھیل تماشہ ہے اور اگر تم نے ایمان اور تقویٰ اختیار کر لیا تو خدا تمہیں مکمل اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا (۳۶) وہ اگر طلب بھی کرے اور اصرار بھی کرے تو تم بخل ہی کرو گے اور خدا تمہارے کینوں کو خود ہی ظاہر کر دے گا (۳۷) ہاں ہاں تم وہی لوگ ہو جنہیں راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ اپنے ہی حق میں بخل کرتے ہیں اور خدا سب سے بے نیاز ہے تم ہی سب اس کے فقیر اور محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارے بدلے دوسری قوم کو لے آئے گا جو اس کے بعد تم جیسے نہ ہوں گے (۳۸)

تفسیر

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۔۔۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ آخر جہاد کے بارے میں سورہ کیوں نازل نہیں ہوتا اور جب سورہ نازل ہوگا اور اس میں جہاد کا ذکر کر دیا گیا تو آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض تھا وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے رہ گئے جیسے موت کی سی غشی طاری ہوگئی ہو تو ان کے واسطے ویل اور افسوس ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اس سے مراد منافقین ہیں۔

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ۔ اور جنگ کا معاملہ طے ہو جائے گا۔ الامر سے مراد جنگ ہے۔

فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۞ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۞

اگر یہ خدا سے کئے ہوئے وعدہ پر قائم رہے تو یہ ان کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ تم

صاحب اقتدار ہو جاؤ اور زمین میں فساد برپا کرو اور اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن محمد بن خالد نے نقل کیا اور اس نے الحسن بن علی الخزاز نے نقل کیا اور اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا اور اس نے اپنے والد ابو العباس مکی سے ذکر کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر باقر علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا:

ایک دن حضرت علی علیہ السلام سے حضرت عمر کی ملاقات ہوئی تو اس نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے کہا کہ آپ یہ آیت بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ پڑھتے ہیں۔ اور اس سے میرے اور میرے دو ساتھی پر طنز کرتے ہیں تو علی علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کو اس آیت کے بارے میں بتاؤں کہ جو بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہ آیت یہ ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ تو جناب عمر نے کہا کہ بنو امیہ آپ لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرتے ہیں لیکن آپ بنو ... اور بنی عدی اور ... کے بعد عداوت رکھتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ ۔ بے شک جو لوگ ہدایت کے واضح ہونے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے۔

محمد بن قاسم نے ... عبداللہ بن عبدالغفار سے نقل کیا ہے اور اس نے محمد بن علی سے اور انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں جو ولایت علی کے واضح اور روشن ہو جانے کے بعد علی علیہ السلام کی ولایت کو چھوڑ گئے تھے۔

الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ شیطان نے ان کی خواہشات کو آراستہ کر دیا اور انہیں امید ڈھیل دے دی گئی۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت بھی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو علی علیہ السلام کو چھوڑ گئے اور ان میں فلاں فلاں قبیلہ اور بنو امیہ سرفہرست ہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ ۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا کی نازل کی ہوئی باتوں کو ناپسند کرنے والوں سے کہا۔

یعنی اللہ نے جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کو لوگوں پر فرض قرار دیا ہے اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۔ ہم عنقریب بعض معاملات میں تمہاری اطاعت کریں گے۔

امام فرماتے ہیں کہ بنو امیہ نے لوگوں کو اس معاملے پر آمادہ کیا تھا کہ ہم رسول کے بعد حکومت و خلافت آل محمد

میں نہیں جانے دیں گے اور نہ ہی آل محمد کو خمس دیا جائے گا اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے ان کو خمس دینا شروع کر دیا تو یہ غنی اور بے نیاز ہو جائیں گے۔ تو لوگوں نے بنو امیہ سے کہا ٹھیک ہے ہم بعض معاملات میں تمہاری اطاعت کریں گے تو خدا نے یہ آیت نازل کی۔

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝

کیا انہوں نے کسی بات کا محکم ارادہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی پختہ ارادہ کر لیا ہے یا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سنتے۔ ہم کیا ہمارے نمائندے بھی سب کچھ وہ لکھ رہے ہیں۔ (سورہ الزخرف آیت نمبر 79-80)

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۔ یقیناً وہ جو ہدایت کے واضح روشن ہو جانے کے بعد الٹے پاؤں مڑ گئے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں خدا اور اس کے رسول سے کیا ہوا عہد توڑ دیا اور رسول کے بعد مرتد ہو گئے)

الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۝ ۔ شیطان ان کے لیے ان کے اعمال کو مزین کرتا ہے۔ یعنی فلاں نے ان کو رسوا کیا ہے۔ و املی لھم یعنی ان کو مہلت دی گئی۔

یعنی ان کو اتنی وسعت کر دو ان افراد میں سے نہ ہو جائیں کہ جن کے بارے میں ہمارا محمد کوئی چیز کہے اور ان کے لیے طلب مغفرت کرے۔

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۔ ہم عنقریب آپ کی بعض معاملات میں اطاعت کریں گے۔

یعنی ہم خمس بنی ہاشم کو دینے میں تمہاری (بنو امیہ) کی اطاعت کریں گے اور آل محمد کو خمس نہیں دیں گے۔ اور خدا تمہارے سر بستہ اور مخفی باتوں کو جانتا ہے۔

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۝ پھر اس وقت کیا ہوگا جب ملائکہ انہیں دنیا سے اٹھائیں گے اور ان کے چہروں اور پشتوں پر مسلسل مارتے جائیں گے۔ یعنی ان لوگوں کی حق کے خلاف بغاوت کرنے اور خدا اور رسول سے کیے ہوئے عہد کو توڑنے اور خلافت کو امیر المومنین سے روکنے کی وجہ کہ جس پر انہوں نے کعبہ میں بیٹھ کر پختہ ارادہ کیا تھا تو اس وجہ سے جب یہ لوگ مریں گے تو ان کو فرشتے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے اور ان کے چہروں پر

ماریں گے اور ان کی پشت پر بھی ماریں گے۔

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ اور یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کی اتباع کی ہے جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں۔

یعنی انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام پر ظلم کرنے والوں سے محبت کی اور ان کی ولایت کو قبول کیا۔ اس وجہ سے ان کے فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ان کے سارے نیک اعمال جو انہوں نے انجام دیے تھے وہ برباد کر دیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔

یعنی ولایت امیر المومنین کا انکار کیا اور لوگوں کو امیر المومنین سے دور رکھا وہ مراد ہیں۔

وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۔ اور ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد جن لوگوں نے رسول خدا سے جھگڑا کیا۔

یعنی ان لوگوں نے اہل بیت رسول کے بارے میں جو عہد کیا تھا اس کو توڑ دیا۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ ۖ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۖ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝ پس تم ہمت نہ ہارو اور دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو اور تم سربلند ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔

وَلَنْ يَتِرَكُمْ سے مراد ہے وہ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۝ إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا اور وہ تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا اور اگر وہ مال طلب کرے بھی اور اس پر اصرار بھی کرے تو تم تب بھی بخل ہی کرو گے۔

یعنی اگر وہ تم سے مال طلب کرے بھی تب بھی تم بخیل ہی رہو گے۔ وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ۝ اور خدا تمہارے کینوں کو ضرور ظاہر کرے گا۔

یعنی وہ عداوت و کینہ جو تمہارے دلوں میں موجود تھا خدا نے اس کو ظاہر کر دیا اور تم کھل کر خدا اور رسول اور علی کے مقابل میں آ گئے۔

هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ سے مراد ہے یعنی اے وہ لوگ۔

تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۔ ہاں ہاں تم وہی لوگ ہو کہ جن کو پکارا جاتا ہے کہ آؤ راہ خدا میں خرچ کرو۔

تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگے اور جو بخل کرتے ہیں وہ اپنے ہی حق میں بخل کرتے ہیں اور خدا سب سے بے نیاز ہے اور

تم سب اس کے فقیر اور محتاج ہو۔

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا ۔ اور اگر تم منہ پھیرو گے۔ یعنی اگر تم نے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے منہ موڑ لیا۔

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۔ تو وہ تمہارے بدلے دوسری قوم کو لے آئے گا۔ یعنی اگر تم نے علی علیہ السلام کو چھوڑ دیا تو خدا تمہاری جگہ ایسے افراد کو لے آئے گا جو ولایت علی کو قبول کرنے والے ہوں گے۔

ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۝ پھر وہ اس کے بعد تم جیسے نہ ہوں گے۔ یعنی وہ لوگ تمہاری طرح دشمن علی اور مخالف حق اور آل محمد پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ بن جعفر سے نقل کیا اور ان نے سندی بن محمد سے اور اس نے یونس بن یعقوب سے یعقوب بن قیس سے اور اس نے کہا ہے کہ حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق نے فرمایا اے ابن قیس يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا سے مراد ہماری حمایتی عجموں کی اولاد مراد ہے۔

سُوْرَةُ الْفَتْح

یہ سورہ مبارکہ سورۃ الفتح مدنی سورہ ہے یعنی یہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اس کی آیات کی تعداد 29 ہے اور اس کے رکوع چار ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 48 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 111 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اموال، عورتوں، غلاموں اور باقی چیزوں کو تلف ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے سورہ فتح کی تلاوت کرو جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا تو قیامت کے دن ایک منادی بلند آواز سے ندا دے گا جسے تمام اہل محشر سنیں گے منادی خدا کی طرف سے یہ اعلان کرے گا تو میرے مخلص بندوں میں سے ہے اسے میرے نیک بندوں میں شامل کرو اور اسے جنت النعیم میں داخل کرو اور اسے سر بمہر شراب طہور پلاؤ جس میں کافور کی آمیزش ہو۔ (انتخاب حسن جالب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾
وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ
الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ

عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ
الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ
ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ
وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٧﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ
وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ
وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ
الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ
لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ
لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ
ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٤﴾
سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا
نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ
قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا
يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ
قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا
يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾
لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾
وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ
مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۖ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾
وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ
لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ
مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ
تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ
رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا
وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ
الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ
مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا
فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي
وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ
سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے (۱) تاکہ خدا آپ کے اگلے پچھلے تمام الزامات کو ختم کردے اور آپ پر اپنی نعمت کو تمام کردے اور آپ کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے دے (۲) اور زبردست طریقہ سے آپ کی مدد کرے (۳) وہی خدا ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکون نازل کیا ہے تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوجائے اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کے سارے لشکر ہیں اور وہی تمام باتوں کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے (۴) تاکہ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کو ان جنتوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان ہی میں ہمیشہ رہیں اور ان کی برائیوں کو ان سے دور کردے اور یہی اللہ کے نزدیک عظیم ترین کامیابی ہے (۵) اور منافق مرد و منافق عورتیں اور مشرک مرد و عورت جو خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں ان سب پر عذاب نازل کرے ان کے سر عذاب کی گردش ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہے خدا نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے جہنم کو مہیا کیا ہے جو بدترین انجام ہے (۶) اور اللہ ہی کے

لئے زمین و آسمان کے سارے لشکر ہیں اور وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے (۷) پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا بشارت دینے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (۸) تاکہ تم سب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا احترام کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو (۹) بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ ہی کا ہاتھ ہے اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ہے وہ اپنے ہی خلاف اقدام کرتا ہے اور جو عہد الٰہی کو پورا کرتا ہے خدا عنقریب اسی کو اجر عظیم عطا کرے گا (۱۰) عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے گنوار آپ سے کہیں گے کہ ہمارے اموال اور اولاد نے مصروف کرلیا تھا آپ ہمارے حق میں استغفار کردیں - یہ اپنی زبان سے وہ کہہ رہے ہیں جو یقیناً ان کے دل میں نہیں ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر خدا تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا فائدہ ہی پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس کے مقابلہ میں تمہارے امور کا اختیار رکھتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۱) اصل میں تمہارا خیال یہ تھا کہ رسول اور صاحبان ایمان اب اپنے گھر والوں تک پلٹ کر نہیں آسکتے ہیں اور اس بات کو تمہارے دلوں میں خوب سجا دیا گیا تھا اور تم نے بدگمانی سے کام لیا اور تم ہلاک ہوجانے والی قوم ہو (۱۲) اور جو بھی خدا اور رسول پر ایمان نہ لائے گا ہم نے ایسے کافرین کے لئے جہنم کا انتظام کر رکھا ہے (۱۳) اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کا ملک ہے وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے تم سے کہیں گے جب تم مال غنیمت لینے کے لئے جانے لگو گے کہ اجازت دو ہم بھی تمہارے ساتھ چلے چلیں یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو تبدیل کردیں تو تم کہہ دو کہ تم لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے ہو اللہ نے یہ بات پہلے سے کہہ دی ہے پھر یہ کہیں گے کہ تم لوگ ہم سے حسد رکھتے ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ بات کو بہت کم سمجھ پاتے ہیں (۱۵) آپ ان پیچھے رہ جانے والوں سے کہہ دیں کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بلایا جائے گا جو انتہائی سخت جنگجو قوم ہوگی کہ تم ان سے جنگ کرتے رہو گے یا وہ مسلمان

ہو جائیں گے تو اگر تم خدا کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں بہترین اجر عنایت کرے گا اور اگر پھر منہ پھیر لو گے جس طرح پہلے کیا تھا تو تمہیں دردناک عذاب کے ذریعہ سزا دے گا (۱۶) اندھے آدمی کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے آدمی کے لئے بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور مریض کی بھی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا خدا اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو روگردانی کرے گا وہ اسے دردناک عذاب کی سزا دے گا (۱۷) یقیناً خدا صاحبان ایمان سے اس وقت راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے پھر اس نے وہ سب کچھ دیکھ لیا جو ان کے دلوں میں تھا تو ان پر سکون نازل کر دیا اور انہیں اس کے عوض قریبی فتح عنایت کر دی (۱۸) اور بہت سے منافع بھی دے دیئے جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ ہر ایک پر غالب آنے والا اور صاحب حکمت ہے (۱۹) اس نے تم سے بہت سے فوائد کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پھر اس غنیمت خیبر کو فوراً عطا کر دیا اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور تاکہ یہ صاحبان ایمان کے لئے ایک قدرت کی نشانی بنے اور وہ تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے دے (۲۰) اور دوسری غنیمتیں جن پر تم قادر نہیں ہو سکے خدا ان پر بھی حاوی ہے اور خدا تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۲۱) اور اگر یہ کفار تم سے جنگ کرتے تو یقیناً منہ پھیر کر بھاگ جاتے اور پھر انہیں کوئی سرپرست اور مددگار نصیب نہ ہوتا (۲۲) یہ اللہ کی ایک سنت ہے جو پہلے بھی گزر چکی ہے اور تم اللہ کے طریقہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے (۲۳) وہی خدا ہے جس نے کفار کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے سرحد مکہ کے اندر تمہارے فتح پا جانے کے بعد بھی روک دیا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۲۴) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا اور تم کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روک دیا اور قربانی کے جانوروں کو روک دیا کہ وہ اپنی منزل پر پہنچنے سے رکے رہے اور اگر صاحب ایمان مرد اور باایمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے اور ناواقفی میں انہیں بھی پامال کر ڈالنے کا خطرہ تھا اور اس طرح تمہیں لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچ جاتا تو تمہیں روکا بھی نہ جاتا۔ روکا اس لئے تاکہ خدا

جسے چاہے اسے اپنی رحمت میں داخل کر لے کہ یہ لوگ الگ ہو جاتے تو ہم کفار کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے (۲۵) یہ اس وقت کی بات ہے جب کفار نے اپنے دلوں میں زمانہ جاہلیت جیسی ضد قرار دے لی تھی کہ تم کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے تو اللہ نے اپنے رسول اور صاحبان ایمان پر سکون نازل کر دیا اور انہیں کلمہ تقویٰ پر قائم رکھا اور وہ اسی کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ تو ہر شے کا جاننے والا ہے (۲۶) بیشک خدا نے اپنے رسول کو بالکل سچا خواب دکھلایا تھا کہ خدا نے چاہا تو تم لوگ مسجد الحرام میں امن و سکون کے ساتھ سر کے بال منڈا کر اور تھوڑے سے بال کاٹ کر داخل ہو گے اور تمہیں کسی طرح کا خوف نہ ہو گا تو اسے وہ بھی معلوم تھا جو تمہیں نہیں معلوم تھا تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ایک قریبی فتح قرار دے دی (۲۷) وہی وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان عالم پر غالب بنائے اور گواہی کے لئے بس خدا ہی کافی ہے (۲۸) محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے لئے سخت ترین اور آپس میں انتہائی رحمدل ہیں تم انہیں دیکھو گے کہ بارگاہ احدیت میں سر خم کئے ہوئے سجدہ ریز ہیں اور اپنے پروردگار سے فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلب گار ہیں، کثرت سجود کی بنا پر ان کے چہروں پر سجدہ کے نشانات پائے جاتے ہیں یہی ان کی مثال توریت میں ہے اور یہی ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے کوئی کھیتی ہو جو پہلے سوئی نکالے پھر اسے مضبوط بنائے پھر وہ موٹی ہو جائے اور پھر اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے کہ کاشتکاروں کو خوش کرنے لگے تاکہ ان کے ذریعہ کفار کو جلایا جائے اور اللہ نے صاحبان ایمان و عمل صالح سے مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے (۲۹)

تفسیر

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۔ بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے ابن سنان سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے اس سورہ کی شان نزول کو یوں

ذکر کیا ہے۔

شان نزول

امام صادق علیہ السلام نے اس سورہ کی شان نزول میں فرمایا کہ اللہ تعالی نے رسول خدا ﷺ کو خواب میں حکم دیا کہ آپ مسجد الحرام میں داخل ہو جائیں اور طواف کریں اور حلق کریں۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو اس خواب کے بارے میں ذکر کیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ مکہ جانے کے لئے تیار ہو جائیں اصحاب سارے تیار ہو گئے اور آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف خروج کیا جب آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف خروج کیا جب آپ نے مقام ذا الحلیفہ پر پڑاؤ کیا اور وہاں سے عمرہ کے لئے احرام باندھا اور اپنی قربانیوں کو ساتھ لیا اور رسول خدا ﷺ جانور قربانی کے ساتھ لئے اور اپنے احرام کے وقت ان کی گردنوں میں قربانی کی نشانی ڈال دی اور آپ نے ذی الحلیفہ سے عمرے کا احرام باندھا اور تلبیہ کہتے ہوئے اور اپنی قربانی کے جانوروں کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف رواں دواں تھے جب آپ ﷺ کے آنے کی قریش مکہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے خالد بن ولید کو دو سو سواروں کو دے کر رسول کے راستہ کو روکنے روانہ کیا اس نے ایک پہاڑ کے قریب رسول خدا کا راستہ روکا۔ اور وہ رسول کے قافلہ کے ساتھ ساتھ چلا آ رہا ہے اسی دوران ایک مقام پر نماز کا وقت ہوا آپ نے بلال کو اذان کا حکم دیا تو بلال نے اذان کہی اور آپ نے با جماعت نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو خالد بن ولید نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اے کاش ہم نماز کے دوران محمد پر حملہ کر دیتے کیونکہ محمد نے نماز کو نہیں توڑنا تھا تو یقینا ہم ان پر کامیاب ہو جاتے اس نے کہا پھر ابھی دوسری نماز کا وقت آنے والا ہے ہم دوسری نماز کے دوران حملہ کر دیں گے۔ ادھر اس نے یہ منصوبہ بنایا تو فوراً جبرائیل علیہ السلام رسول خدا ﷺ کیلئے نماز خوف کا حکم لے کر نازل ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ ۔ اور جب آپ مجاہدین کے درمیان ہوں اور ان کے لئے نماز قائم کریں۔ یہ ۱۰۵ آیت سورہ النساء میں اور اس کا تذکرہ نماز خوف میں ہو چکا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا آپ نے مقام حدیبیہ پر پڑاؤ کیا اور یہ حرم کی جانب ہے راستہ میں رسول خدا عربوں سے مدد طلب کرتے رہے لیکن کسی عربی نے آپ کی اتباع نہیں کی۔ اور عرب والے یہی کہتے تھے کہ محمد اور اس کے اصحاب حرم میں داخل ہونا چاہتے ہیں جب کہ قریش والے اپنے گھروں میں ان کے قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ محمد اور اس کے اصحاب واپس مدینہ کی طرف پلٹ کر نہیں جاسکیں گے جب رسول خدا حدیبیہ کے مقام پر رکے ادھر قریش والے مکہ سے لات و عزیٰ و منات کی قسمیں کھا کر نکلے اور محمد کو ایک لمحے کے لئے بھی مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ رسول خدا نے اپنا ایک وفد ان کی طرف روانہ کیا اور کہا جاؤ ان سے کہو کہ ہم جنگ کے لئے نہیں آئے۔ ہم فقط عمرہ کے مناسک ادا کرنے آئے ہیں۔ اور عمرہ ادا کریں گے اور اپنے جانوروں کی قربانی کریں گے اور ہم

ان کا گوشت تمہارے لئے ہی چھوڑ جائیں گے۔ پس کفار مکہ نے عروہ بن مسعود کو آپ کی طرف روانہ کیا جو ایک عقلمند صحابی تھا یہ وہی ہے جس کے بارے میں کفار مکہ کہا کرتے تھے

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾

یہ کہتے ہیں مکہ و مدینہ میں سے کسی بڑے شخص پر یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا۔ (الزخرف)

پس جب یہ عروہ رسول خدا کے پاس آیا اور اس نے رسول خدا کے علم کو بہت عظیم پایا۔ اس نے رسول خدا سے عرض کیا اے محمد آپ اپنی قوم کو چھوڑ دیں اور واپس پلٹ جائیں۔ کیونکہ انہوں نے لات و عزیٰ کی قسمیں کھا رکھی ہیں کہ آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ مکہ ان کا حرم ہے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے، اے محمد کیا آپ اپنے خاندان اور اپنی قوم کو ہلاک کریں گے؟ رسول خدا نے فرمایا: میں جنگ کے لئے نہیں آیا میں فقط عمرہ کے مناسک ادا کرنے کے لئے آیا ہوں اور اپنے جانوروں کو فقط ذبح کروں گا اور ہم ان قربانیوں کا گوشت بھی ان کے لئے چھوڑ دیں گے پس عروہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی بادشاہت کو ایسے نہیں دیکھا جیسے آپ کی بادشاہت کو دیکھا ہے اس کے بعد عروہ قریش کے پاس آیا اور ان کو آپ کے آنے کے بارے میں خبر دی تو قریش نے کہا اللہ کی قسم اگر آج محمد مکہ میں داخل ہوا اور عرب والے انہیں طعنہ دیں گے اور ہمیں ذلیل کریں گے اور عرب والے ہمارے خلاف جرأت کریں گے۔

اس کے بعد قریش والوں نے حفص بن احنف اور سہیل بن عمرو کو رسول خدا کی طرف روانہ کیا جب رسول خدا نے ان دونوں کی طرف دیکھا تو فرمایا: افسوس ہے قریش والوں کے لئے کتنا برا ہے کہ جنگ نے قریش کو کمزور کر دیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ یہ مجھے اور عرب والوں کے درمیان سے الگ کیوں نہیں ہوتے اگر میں سچا ہوا تو میں نبوت کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی ان کے حوالے کر جاؤں گا۔ اور اگر میں جھوٹا ہوا تو عرب کے بھیڑیے میرے لئے کافی ہو گئے۔ ان کو میرے متعلق جنگ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ آج قریش کا کوئی فرد بھی اس سے ایسا سوال کرے جس میں خدا کی ناراضگی نہ ہو مگر میں اس کا ان کو جواب دوں گا اور جو وہ مانگے کہ جس میں خدا کی ناراضگی نہ ہو وہ میں ان کو دوں گا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ وہ دونوں رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! کیا آپ اس سال عمرہ ادا کئے بغیر واپس نہیں جاسکتے؟ تاکہ ہم آپ کے لئے آئندہ سال کے لئے سوچ بچار کر سکیں۔ تاکہ ہم آپ کے اور دوسرے عربوں کے معاملہ میں غور وفکر کر سکیں۔ کیونکہ عرب والے آپ کے اس سال آنے کے بارے میں بے خبر ہیں۔ پس اگر اس سال آپ ہمارے شہر میں اور ہمارے حرم میں داخل ہوگئے اور عرب والے ہمیں ذلیل کر دیں گے اور ہمارے خلاف اقدام کرنے کی جرأت کریں گے۔

آئندہ سال ہم آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے اسی ماہ میں تین دن کے لئے مکہ شہر کو خالی کر دیں گے تاکہ آپ مناسک عمرہ ادا کر کے واپس چلے جائیں تو رسول خدا نے ان کی اس رائے کو قبول کیا۔ ان دونوں نے کہا کہ جو ہمارا آدمی آپ کے

پاس چلا جائے گا تو آپ وہ ہمیں واپس کر دیں گے اور جو آپ کا آدمی ہمارے پاس آ گیا وہ ہم واپس کر دیں گے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آپ لوگوں کا فرد ہمارے پاس آئے گا ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ جبکہ شرط یہ کہ مسلمانوں کو اسلام کے اظہار کرنے پر کوئی اذیت نہ دی جائے گی۔ اور ان کو ناپسند قرار دے کر ان پر سختی نہ کی جائے گی اور ان کے لئے اسلام کی شریعت کے مطابق عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ کھڑی کی جائے گی۔ پس کفار کے نمائندوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ رسول خدا نے صلح کے قبول کرنے کا اظہار کر دیا۔ لیکن دوسرے عام اصحاب نے اس صلح کو ناپسند کیا اور اس کا انکار کر دیا کہ ہم صلح نہیں کریں گے اور صلح کی مخالفت کرنے میں فلاں صحابی سب سے زیادہ سخت تھا۔ اس نے رسول خدا سے کہا: یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ تو رسول خدا نے فرمایا: ہاں ہم حق پر ہیں۔ تو اس شخص نے پھر کہا کہ ہم اس دین میں ذلت کیوں قبول کریں اور ہتک آمیز صلح کیوں کریں؟

رسول خدا نے فرمایا: یقیناً میرے خدا نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا اور وہ میرے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ تو اس بندے نے کہا: کاش میرے ساتھ چالیس افراد بھی ہوتے تو میں اس صلح کی مخالفت کرتا۔ پس صلح ہو گئی اور سہیل بن عمرو اور حفص بن احنف قریش والوں کی طرف واپس پلٹ گئے۔ تو عمر نے رسول خدا سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہمیں نہیں کہا تھا کہ ہم مسجد الحرام میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق کریں گے؟ (یعنی سر منڈوائیں گے)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کیا میں نے اس سال کا وعدہ کیا تھا؟ میں نے تو تجھے بتایا تھا میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں مکہ کو فتح کروں گا اور خانہ خدا کا طواف کروں گا۔ اور سعی کروں گا اور حلق بھی کروں گا۔ جب اصحاب کی ایک کثیر تعداد نے آپ کی صلح پر اعتراض کیا اور اس کو ناپسند کیا تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر تم لوگوں کو میری صلح کرنا پسند نہیں ہے تو قریش والوں سے جنگ کرو اور ان کی طرف چلو اور جنگ کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ اور تم ان پر حملہ کر دو۔ پس اصحاب رسول میں سے افراد قریش کی طرف چلے گئے جبکہ وہ جنگ کے لئے آمادہ تھے اور اصحاب نے ان پر حملہ کر دیا اور اس پر ان کو ایک سخت ہزیمت اٹھانی پڑی (شکست کا منہ دیکھنا پڑا)۔

اور جب واپس مڑ کر آئے اور رسول خدا کے قریب سے گزر رہے تھے تو رسول خدا مسکرائے اور فرمایا: اے علی تلوار اٹھاؤ اور ان قریش والوں کو روکو۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے تلوار اٹھائی اور آنے والے قریش پر حملہ کر دیا جب قریش والوں نے علی کو حملہ کرتے دیکھا تو سب واپس مڑ گئے۔ اے علی تم نے جنگ کی ابتدا کی ہے تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ جب قریش والے واپس مڑ گئے تو اصحاب رسول بھی شرمندہ ہو کر واپس آئے اور رسول سے معذرت خواہی چاہی۔ رسول خدا نے ان سے فرمایا: تم میرے وہی اصحاب نہیں ہو کہ جب تم نے خدا سے مدد طلب کی اور خدا نے تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کی۔ تم میرے وہ اصحاب نہیں ہو کہ پہاڑ پر چڑھ گئے تھے اور خدا اور اس کا رسول تم کو بلا رہا تھا تم میں

سے کوئی بھی واپس مڑ کر دیکھ بھی نہیں رہا تھا؟ کیا تم فلاں جنگ والے نہیں ہو؟ اس پر اصحاب نے عذر خواہی کی اور معذرت طلب کی اور جو کچھ کیا تھا اس پر شرمسار ہوئے اور عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے جو آپ چاہتے ہیں اس پر عمل کریں۔

پس ابن عمرو اور حفص بن احنف دوبارہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد قریش والے آپ کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہیں لہذا جو کوئی مسلمان اپنے اسلام کا اظہار کرے گا اس کو اذیت نہیں دی جائے گی اور کسی کو اس کے دین کے معاملہ میں مجبور نہیں کیا جائے گا۔ رسول خدا نے صلح نامہ تحریر کرنے کے لئے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا اے علی صلح نامہ لکھو۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے صلح نامہ لکھتے ہوئے تحریر کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ سہیل بن عمرو نے اعتراض کر دیا۔ ہم الرحمن وغیرہ کو نہیں جانتے بلکہ آپ اس طرح لکھیں جیسے ہمارے آباؤ اجداد لکھتے آئے ہیں: باسمک اللھم۔ رسول خدا نے فرمایا: اے علی ایسے ہی لکھو۔ باسمک اللھم۔ کیونکہ یہ بھی اس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام نے یوں تحریر فرمایا: یہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ اور قریش کے سرداروں کے درمیان طے پایا ہے۔ اس پر بھی سہیل بن عمرو پھر بول پڑا۔ اگر ہمیں یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر ہم آپ سے جنگ کیوں کرتے لہذا یوں لکھا جائے کہ یہ معاہدہ جو محمد بن عبداللہ اور قریش کے سرداروں کے درمیان طے پایا ہے کیا آپ کو ہمارا نسب پسند نہیں ہے؟ رسول خدا نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں خواہ تم اقرار کرو یا نہ کرو۔ پھر فرمایا: اے علی آپ اس رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دیں اور محمد بن عبداللہ لکھیں۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کا نام نبوت سے کبھی بھی نہیں مٹا سکتا۔ رسول خدا نے اپنے ہاتھوں سے اس لفظ کو مٹا دیا اور تحریر فرمایا: یہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ اور سرداران قریش سہیل بن عمرو اور حفص بن احنف کے درمیان طے پایا ہے۔ انہوں نے اس بات پر صلح کی ہے کہ دونوں فریق اس سال تک ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہیں کریں گے۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف مدد بھی نہیں کریں گے۔

ایک دوسرے کے خلاف تلوار بھی نہیں چلائیں گے اور کوئی قیدی بھی نہیں بنائیں گے اگر کوئی مکہ والا ادھر چلا جائے گا تو وہ واپس کریں گے اور اگر کوئی مدینہ کا فرد مکہ آ گیا تو قریش والے واپس نہیں کریں گے۔ فریقین کے درمیان کسی قسم کی خیانت اور دھوکہ دہی اور چوری نہیں ہوگی۔ عرب کے دوسرے قبائل کو آزاد کر دیا جائے گا وہ جس سے چاہیں اپنا معاہدہ کر لیں خواہ وہ ہمارے ساتھ یا تمہارے ساتھ کریں یہ وہ کر سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص مکہ میں اسلام کا اظہار کرے گا تو اس کو اذیت نہیں دی جائے گی اور نہ زبردستی کی جائے گی اور نہ اس کی تحقیر کی جائے گی۔ اور اس کو دین چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اس سال محمد اپنے اصحاب کے ساتھ بغیر عمرہ ادا کئے ہوئے واپس چلے جائیں گے اور آئندہ سال ان کے لئے اسی ماہ میں مکہ کو تین دن کے لئے خالی کر دیا جائے گا اور سامان سفر اسلحہ کے علاوہ کوئی اسلحہ ساتھ نہیں لائیں گے اور ان کی تلواریں نیاموں میں ہوں گی۔

یہ معاہدہ علی علیہ السلام نے لکھا اور مہاجرین و انصار نے اس پر گواہی دی۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی! آپ نے میرے نام سے رسول اللہ کیوں مٹایا۔ خدا کی قسم! ایک وقت آئے گا آپ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ پیش آئے گا۔ اس وقت تو بھی خود امیر المومنین کا لفظ مٹائے گا۔ جب جنگ صفین کے موقع پر دونوں لشکروں کے درمیان صلح طے پائے گی۔ تو معاہدہ کے وقت یہ لکھا گیا یہ معاہدہ ہے جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان طے پایا ہے۔ تو اس پر عمرو بن عاص بولا اور کہا: اگر ہم علی کو امیر المومنین مانتے تو پھر اس کے مقابل میں جنگ کیوں کرتے۔ لہذا یوں لکھو علی ابن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان۔ اس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا خدا اور خدا کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس کے بارے میں مجھے رسول نے خبر دی تھی۔ پھر آپ نے وہی لکھا۔

اس کے بعد جب امیر المومنین نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو تحریر کر دیا تو قبیلہ خزاعہ کھڑا ہو گیا کہ ہم بھی اس معاہدہ میں محمد کے ساتھ شامل ہیں۔ پھر بنو بکر کھڑے ہوئے اور کہا ہم بھی قریش میں سے ہیں۔ پس انہوں نے معاہدہ کو دو نسخے تحریر کر لیے۔ ایک رسول خدا کے پاس رہا اور ایک سہیل ابن عمرو قریش کے پاس۔ جب سہیل ابن عمرو حفص بن الاحنف قریش کے پاس واپس چلے گئے تو رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

اٹھو قربانیاں ذبح کرو اور حلق کرو۔ تو اصحاب نے اس کا انکار کر دیا اور کہا ہم قربانی کیسے کریں اور حلق کریں جبکہ ہم نے کعبہ کا طواف کیا ہی نہیں ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان ابھی سعی نہیں کی۔ رسول خدا کو ان کی اس بات سے بڑا رنج ہوا اور آپ نے ام المومنین ام سلمیٰ سے اس کی شکایت کی۔ تو ام سلمیٰ نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ اپنی قربانی ذبح کریں اور سر منڈوا لیں (حلق کریں) اور ان لوگوں کو چھوڑ دیں۔ پس رسول خدا نے اپنی قربانی کی اور حلق کیا۔ اس کے بعد اصحاب نے الٹے قدموں اور دل نا خواستہ اپنی اپنی قربانی ذبح کی اور حلق کیا۔ اور بعض اصحاب نے تقصیر کی (یعنی سر کے بال چھوٹے کئے)۔

رسول خدا نے قربانی کی تعظیم میں فرمایا خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر۔ تو جس نے قربانی کو ذبح نہیں کیا تھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر بھی؟

آپ نے پھر فرمایا: خدا رحم فرمائے حلق کرنے والوں پر۔ تو انہوں نے کہا: مقصرین پر بھی (مقصرین سے مراد بال کتروانے والے)۔ پھر فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا مقصرین پر بھی۔ اس کے بعد رسول خدا نے مدینہ کی طرف کوچ فرمایا جب آپ مقام تنعیم کے مقام پر پہنچے تو وہ اصحاب جنہوں نے صلح کو پسند نہیں کیا تھا اپنے قول پر شرمندہ ہوئے اور معذرت طلب کرنے کے لیے رسول خدا کے پاس آئے اور اظہار ندامت کیا اور انہوں نے رسول خدا سے التجا کی کہ آپ اللہ سے ان کے لئے مغفرت طلب کریں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے محمد بن احمد نے بیان کیا ہے اور اس نے محمد بن حسین سے اور اس نے علی بن نعمان سے اس نے علی بن ایوب سے اس نے عمر بن یزید بیاع السابری سے نقل کیا۔ وہ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" کے بارے میں عرض کیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا اور آل رسول خدا کا کوئی گناہ نہیں تھا جو خدا معاف کرتا بلکہ خدا نے ان کے شیعوں کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۔

وہی خدا ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکون نازل کیا ہے تا کہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے۔

وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۔ اور اللہ کے لئے ہی زمین و آسمان کے تمام لشکر ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ وہ خدا کے لشکر ہیں جو اس کے رسول کی مخالفت نہیں کرتے اور رسول کی صلح پر اعتراض بھی نہیں کرتے تو گویا جو رسول کی مخالفت کرے رسول کی صلح پر اعتراض کرے وہ خدا کا لشکر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ شیطان کا لشکر ہوگا۔ (مترجم)

اس کے بعد فرماتا ہے:

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ۔ تا کہ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کو ان جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ انہیں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی برائیوں کو ان سے دور کرے اور یہی خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔

اور منافق مرد اور منافقہ عورتوں اور مشرک مرد و عورت جو خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں ان سب پر عذاب نازل کرے اور ان کے سر عذاب کی گردش ہے۔ علامہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول خدا کی صلح پر اعتراض کیا اور آپ پر تہمتیں لگائی تھیں۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۔ خدا کا ان پر غضب اور خدا کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے جہنم کو تیار کیا گیا ہے جو بدترین انجام ہے۔

یہ معاہدہ علی علیہ السلام نے لکھا اور مہاجرین و انصار نے اس پر گواہی دی۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا!

اے علی آج " " نے میرے نام سے رسول اللہ نہیں مٹایا۔ خدا کی قسم ایک وقت آئے گا آپ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ پیش آئے گا۔ اس وقت تو بھی خود امیر المومنین کو مٹا دے گا۔ جب جنگ صفین کے موقع پر دونوں لشکروں کے درمیان صلح طے پائے گی تو معاہدہ کے وقت پر لکھا گیا یہ معاہدہ ہے جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان طے پایا ہے۔ تو اس پر عمرو بن عاص بولا اور کہا اگر ہم علی کو امیر المومنین مانتے تو پھر اس کے ساتھ جنگ کیوں کرتے۔ لہذا یوں لکھو علی ابن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان۔ اس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا خدا اور خدا کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس کے بارے مجھے رسول نے خبر دی تھی۔ پھر آپ نے وہی لکھا۔

اس کے بعد جب امیر المومنین نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو تحریر کر دیا تو قبیلہ خزاعہ کھڑا ہو گیا کہ ہم بھی اس معاہدہ میں محمد کے ساتھ ہیں۔ بنو بکر کھڑے ہو گئے اور کہا ہم بھی قریش میں سے ہیں۔ پس انہوں نے معاہدہ کے دو نسخے تحریر کئے۔ ایک رسول خدا کے پاس رہا اور ایک سرداران قریش کے پاس۔ جب سہیل بن عمرو حفص بن الاحنف قریش کے پاس واپس چلے گئے تو رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا!

اٹھو قربانیاں ذبح کرو اور حلق کرو تو اصحاب نے اس کا انکار کر دیا اور کہا ہم قربانی کیسے کریں اور حلق کریں جبکہ ہم نے کعبہ کا طواف کیا ہی نہیں ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان ابھی سعی نہیں کی۔ رسول خدا کو ان کی اس بات سے دکھ پہنچا اور آپ نے ام المومنین ام سلمی سے اس کی شکایت کی۔ تو ام سلمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی قربانی ذبح کریں اور سر منڈوا کر حلق کریں [illegible]۔ پس رسول خدا نے اپنی قربانی کی اور حلق کیا۔ اس کے بعد اصحاب نے شک و شبہ اور دل ناخواستہ اپنی قربانی ذبح کی اور حلق کیا۔ اور بعض اصحاب نے تقصیر کی (یعنی سر کے بال چھوٹے کئے)۔

رسول خدا نے قربانی کی تعظیم میں فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو جس نے قربانی کو ذبح نہیں کیا تھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ بال کٹوانے پر بھی؟

آپ نے پھر فرمایا: خدا رحم فرمائے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا: مقصرین پر بھی (مقصرین سے مراد بال کٹوانے والے ہیں)۔ پھر فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا مقصرین پر بھی۔ اس کے بعد رسول خدا نے مدینہ کی طرف کوچ فرمایا جب آپ مقام تنعیم کے مقام پر پہنچے تو وہ اصحاب جنہوں نے صلح کو پسند نہیں کیا تھا وہ نادم ہوئے اور معذرت طلب کرنے لگے۔ یہ رسول خدا کے پاس آئے اور استغفار کی درخواست کی اور انہوں نے رسول خدا سے التجا کی کہ آپ ہمارے لئے خدا سے مغفرت طلب کریں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے محمد بن احمد نے بیان کیا ہے اور اس نے محمد بن حسین سے اور اس نے علی بن نعمان سے اور اس نے علی بن ایوب سے اس نے عمر بن یزید بیاع سابری سے نقل کیا۔ وہ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول " لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ " کے بارے میں عرض کیا؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا اور آل رسول خدا کا کوئی گناہ نہیں تھا جو خدا معاف کرتا بلکہ خدا نے ان کے شیعوں کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۔
وہی خدا ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکون نازل کیا ہے تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ اور اللہ کے لئے ہی زمین و آسمان کے تمام لشکر ہیں۔
علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ وہ خدا کے لشکر ہیں جو اس کے رسول کی مخالفت نہیں کرتے اور رسول کی صلح پر اعتراض بھی نہیں کرتے تو گویا جو رسول کی مخالفت کرے رسول کی صلح پر اعتراض کرے وہ خدا کا لشکر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ شیطان کا لشکر ہوگا۔ (مترجم)

اس کے بعد خدا فرماتا ہے!

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا ۔ تاکہ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ان جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی برائیوں کو ان سے دور کرے اور یہی خدا کے نزدیک بہترین کامیابی ہے۔

اور منافق مرد اور منافقہ عورتوں اور مشرک مرد اور عورت جو خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں ان سب پر عذاب نازل کرے اور ان کے سر عذاب کی گردش ہے۔ علامہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول خدا کی صلح پر اعتراض کیا اور آپ پر تہمتیں لگائی تھیں۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۔ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۔ خدا کا ان پر غضب اور خدا کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے جہنم کو تیار کیا گیا ہے جو بدترین انجام ہے۔

یعنی جن لوگوں نے رسول خدا کی صلح پر اعتراض کیا ان کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اے ہمارے رسول! ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

اس کے بعد خدا نے اصحاب رسول کو خطاب فرمایا ہے:

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۔ تاکہ تم سب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا احترام کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔ اس کے بعد بیعت کرنے والوں کی مدحت کرتے ہوئے خدا فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۔ در حقیقت اللہ ان مومنین پر راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی۔ علامہ فرماتے ہیں: کہ اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد وہ کبھی بھی رسول کا انکار نہ کریں اور ان کے کسی کام میں مخالفت نہ کریں اور آپ پر اعتراض بھی نہ کریں۔ یہ عنایت ان کے لئے ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

بے شک وہ لوگ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ در حقیقت اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ہے وہ اپنے ہی خلاف اقدام کرتا ہے اور جو عہد الٰہی کو پورا کرتا ہے خدا عنقریب اس کو اجر عظیم عطا کرے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا کے راضی ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد یہ لوگ خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان کو نہ توڑیں اور اس کو پورا کریں۔ اللہ کے ان سے راضی ہونے کی یہی شرط ہے لوگوں نے ترتیب دینے میں آیت شرط کو مقدم کر دیا ہے اور آیت رضوان کو مؤخر کر دیا ہے تاکہ نزول میں آیت رضوان مقدم ہے اور آیت شرط مؤخر ہے۔

اس کے بعد خدا ان عرب کے لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جنہوں نے رسول خدا کی مخالفت کی۔ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۞ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ

وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ۔ عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے اعراب آپ سے کہیں گے کہ ہمارے اموال اور اہل و عیال نے مصروف کر دیا تھا لہٰذا آپ ان سے فرما دیں کہ اگر خدا تمہیں نقصان یا فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس کے خلاف تمہارے لئے کچھ اختیار رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اصل یہ ہے کہ تمہارا خیال یہ تھا کہ رسول اور اس کے ساتھ مومنین اب اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ کر نہیں آسکتے اور اس بات کو تمہارے دلوں میں خوب سجا دیا گیا تھا اور تم نے بدگمانی سے کام لیا اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

اب رسول خدا صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ تشریف لائے اس کے بعد خدا نے اپنے رسول کو جنگ خیبر کے لئے جانے کا حکم دیا تو وہ لوگ جو مکہ کی طرف جانے کے وقت پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اس وقت آپ کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی تو خدا نے ان کے لئے فرمایا:

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ۔ جب آپ مال غنیمت کے لئے جانے لگو گے تو اس وقت یہ پیچھے رہ جانے والے آپ سے عرض کریں گے کہ اجازت دو ہم بھی تمہارے ساتھ چلے آئیں یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے کلام کو تبدیل کر دیں۔ اے رسول! آپ ان سے کہہ دیں کہ تم لوگ اب ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ اللہ نے یہ بات پہلے سے طے کر دی ہے پھر یہ کہیں گے کہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ بات کو بہت کم سمجھ پاتے ہیں۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ

اے رسول آپ ان پیچھے رہنے والوں سے کہہ دیں کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف پکارا جائے گا جو انتہائی سخت جنگجو قوم ہو گی۔

کہ تم ان سے جنگ کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے تو اگر تم خدا کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں بہترین اجر عطا کرے گا اور اگر منہ موڑ جاؤ گے جس طرح پہلے کیا تھا تو تمہیں دردناک عذاب کے ذریعے سزا دے گا۔ اس کے بعد خدا ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جن کو جہاد سے خدا نے رخصت دی ہے۔ ارشاد فرماتا ہے:

لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اندھے، لنگڑے اور مریض کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا خدا اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو روگردانی

کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۔ تم سے بہت سے مال غنیمت کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پھر اس غنیمت کو فوراً عطا کر دیا اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا تاکہ یہ ایمان والوں کے لئے ایک قدرت کی نشانی بنے اور وہ تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

یہ بہت زیادہ مال غنیمت کا وعدہ جنگ خیبر کے دن کا تھا جو مسلمانوں کو حاصل ہوا تھی۔ اس کے بعد خدا نے پھر فرمایا:

وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۔ اور دوسری وہ غنیمت جس پر تم قادر نہیں ہو سکے خدا اس پر بھی حاوی ہے خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اس کے بعد خدا پھر فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۔ یہی خدا ہے جس نے کفار کے ہاتھوں کو (صلح کے پہلے) تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو (صلح کے بعد) ان سے روکا اور تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

یعنی جب آپ لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف چلے تو ان لوگوں نے آپ سے صلح کی خواہش کی۔ جبکہ اس سے قبل وہ مدینہ کی طرف آئے تو جنگ کے لئے آئے تھے۔ گویا آپ سے صلح کی خواہش کا اظہار کرتے تھے۔ اس کے بعد خدا نے صلح حدیبیہ کی صلح کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روک دیا تھا اور قربانی کے جانوروں کو بھی روک دیا وہ اپنی منزل پر پہنچنے سے رکے رہے اور مومن مرد اور مومن عورتیں مکہ میں ایسی تھیں جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ اور وہاں تم ان کو بھی پامال کر دیتے تو اس طرح لا علمی میں تمہیں ان کی وجہ سے نقصان ہوتا تاکہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے کہ اگر وہ الگ ہو جاتے تو ہم کفار کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے۔

صلح کا اصل مقصد یہ تھا کہ مکہ کے اندر موجود مومنین کی حفاظت کرنا تھا اس لیے صلح کر لی۔ اور اس مقصد کو مسلمان نہیں سمجھ رہے تھے اس لیے خدا اور رسول پر اعتراض کر رہے تھے۔ خدا نے اپنے نبی کو اس کے بارے میں خبر دی کہ مکہ میں ایسے مومنین موجود ہیں اگر صلح نہ ہوتی اور جنگ ہوتی تو سارے مارے جاتے جب صلح ہو گئی تو انہوں نے اسلام کا اظہار کر دیا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ صلح بہت بڑی فتح ہے۔ اور اگر مکہ میں ایسے مومن موجود نہ ہوتے تو خدا ضرور مکہ والوں کو دردناک عذاب دیتا۔

احمد بن علی نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن عبداللہ سعدی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن موسیٰ

الخشاب سے نقل اور انہوں نے عبداللہ بن حسین سے اور انہوں نے بعض اصحاب سے تو سند سے ایک کرخی سے نقل کیا ہے وہ کرخی بیان کرتا ہے:

ایک شخص حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی اے فرزند رسول کیا رسول خدا کے امیر المومنین علی علیہ السلام خدا کے امر کو نافذ کرنے میں قدرت و طاقت نہیں رکھتے تھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں؟ پھر اس نے عرض کیا تو پھر کیا وجہ ہے آپ نے اپنے حق کا دفاع نہیں کیا اور لوگوں کو کیوں نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو نے سوال کر ہی لیا ہے تو اس کا جواب بھی سمجھ۔ امیر المومنین نے قرآن کی آیت پر عمل کرتے ہوئے ان کے خلاف کوئی تلوار نہیں اٹھائی اور اپنے حق کا دفاع نہیں کیا۔ اس نے عرض کیا وہ کونسی آیت ہے؟

آپ نے فرمایا وہ یہ آیت ہے جس میں خدا ارشاد فرماتا ہے لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ اگر یہ لوگ ایمان والے ان لوگوں سے الگ ہو جاتے تو ہم کفار کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے۔

ایسے مکہ میں مومنین کی موجودگی کی وجہ کفار کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا ایسے ہی کافروں اور منافقوں کی پشتوں میں خدا کی امانتیں (مومنین) موجود تھے تو امیر المومنین ان کے آباؤ اجداد کو اس وقت تک قتل نہیں کرنا چاہتے تھے جب تک وہ امانتیں ان کافروں اور منافقوں کی صلبوں سے پیدا نہیں ہو جاتے تو جب وہ مومن پیدا ہو گئے تو علی نے ان کفار و منافقین کو قتل کیا۔ ایسے ہی ہمارے قائم بھی اس وقت تک ظہور نہیں فرمائے گا جب تک ہر منافق اور کافر کی صلب سے وہ مومن پیدا نہ ہو جائے جو ان کی صلب میں ہے اور جب آخری مومن ان منافق اور کافروں کی صلبوں سے پیدا ہو جائے گا تو پھر ہمارا قائم ظہور فرمائے گا اور تمام کافروں اور منافقوں کو قتل کرے گا۔

اس کے بعد خدا پھر فرماتا ہے۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ ۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب کفار نے اپنے دلوں میں زمانہ جاہلیت جیسی ضد قرار دے لی تھی۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب صلح کے معاہدہ کی تحریر میں یہ لکھا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ تو کفار قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو اور اس کے دوسرے ساتھی نے کہا کہ ہم رحمن اور رحیم کو نہیں جانتے لہذا اس کو ختم کرو اور وہی لکھو جو ہم لکھتے ہیں جس پر آپ نے کہا کہ وہی لکھو جو یہ کہتے ہیں تو لکھا گیا۔ باسمک اللھم ۔ اور جب محمد رسول اللہ لکھا گیا تو کہا کہ اگر ہم محمد کو رسول مان لیں تو پھر ہماری جنگ ہی کیسی ابتدا ہی میں ختم کرو۔ تو یہ جاہلیت والی ضد تھی کہ ان کے دل میں پائی جاتی تھی۔ لہٰذا محمد بن عبداللہ لکھا گیا۔

فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۔ پس اللہ نے اپنے رسول اور ایمان والوں پر سکون نازل کیا اور انہیں تقویٰ کی بات پر قائم رکھا۔ اور یہ اس کے زیادہ حقدار اور اہل تھے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

اس کے بعد خدا نے رسول خدا کے اس خواب کا ذکر فرمایا ہے جو آپ نے دیکھی تھی اور اس کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کی خواب کو سچ کر دیا۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔ بے شک اللہ نے اپنے رسول کو بالکل سچا خواب دکھلایا تھا کہ خدا نے اگر چاہا تو تم لوگ مسجد الحرام میں امن و سکون کے ساتھ سر کے بال منڈا کر یا تھوڑے سے بال کٹا کر داخل ہو جاؤ گے اور تمہیں کسی طرح کا خوف نہ ہوگا تو اسے وہ بھی معلوم تھا تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی ایک قریبی فتح قرار دی۔

مکہ کی فتح سے پہلے اللہ نے ایک اور فتح کی نوید سنائی جو کہ فتح خیبر تھی جب رسول خدا صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے تو خدا نے خیبر کی فتح کی نوید سنائی اور خیبر کی طرف جانے کا حکم دیا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔ وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسے تمام ادیان عالم پر غالب بنائے اور گواہی کے لئے فقط خدا ہی کافی ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ وہ امام قائم علیہ السلام آل محمد سے ہوگا جس کے ذریعے خدا اپنے دین کو تمام ادیان عالم پر غالب قرار دے گا۔ اور یہ امام زمین کو عدل و انصاف سے یوں پر کر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی۔ یہ وہ ہے کہ جس کی تاویل تنزیل کے بعد ہوگی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام کا نقش نبی کا نقش ثانی ہوگا تو یہ کام نبی کا تکمیل کرے گا آخری امام مہدی اور اس کے شخص کو خدا نے نسبت نبی کی طرف دی ہے۔

اس کے بعد اللہ اپنے نبی اور ان کے اصحاب کے اوصاف جو تورات و انجیل میں ذکر ہوئے ہیں ان کو بیان کر رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ ۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار کے لئے بہت سخت ہیں اور آپس میں انتہائی رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ وہ بارگاہ احدیت میں سر خم کئے ہوئے سجدہ ریز ہیں اور اپنے خدا سے فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور کثرت سجود کی وجہ سے ان کے چہروں پر نشانات پائے جاتے ہیں۔ یہی ان کی مثال تورات میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ان کی مثل ایسے ہے جیسے کوئی کھیتی ہو جو پہلے سوئی نکالے اور پھر اسے مضبوط بنائے پھر موٹی ہو جائے اور پھر وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے کہ کاشتکاروں کو خوش کر دے تاکہ ان کے ذریعے کفار کو جلایا جائے اور اللہ نے صاحبان ایمان اور نیک و صالح عمل سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ ۔ یعنی آپ کے ساتھی کفار کو قتل کرنے کے لئے بڑے قوی و بہادر و مضبوط ہیں اور آپس میں رحیم و رحمدل ہیں۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ

یہ سورہ مبارکہ حجرات مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد اٹھارہ ہیں۔ اور اس کے رکوع کی تعداد دو (2) ہے قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 49 ہے اور نزولی ترتیب میں اس کا نمبر 106 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں ذکر ہوا ہے کہ:

جو شخص سورہ حجرات کو ہر دن یا ہر رات پڑھے گا وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زائرین میں سے ہوگا۔

تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا کی حدیث ذکر ہوئی ہے جو شخص سورہ حجرات کی تلاوت کرے گا اسے ان تمام افراد کی تعداد کے برابر جنہوں نے خدا کی اطاعت کی ہے یا خدا کی نافرمانی کی ہے۔ دس نیکیاں دی جائیں گی۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْـهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَــطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

وَرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ
اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ
اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ
تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ایمان والو خبردار خدا اور رسول کے سامنے اپنی بات کو آگے نہ بڑھاؤ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے (۱) ایمان والو خبردار اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرنا اور ان سے اس طرح بلند آواز میں بات بھی نہ کرنا جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں

ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو (۲) بیشک جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آواز کو دھیما رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے تقویٰ کے لئے آزما لیا ہے اور ان ہی کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے (۳) بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان کی اکثریت کچھ نہیں سمجھتی ہے (۴) اور اگر یہ اتنا صبر کر لیتے کہ آپ نکل کر باہر آجاتے تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتا اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۵) ایمان والو اگر کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرو ایسا نہ ہو کہ کسی قوم تک ناواقفیت میں پہنچ جاؤ اور اس کے بعد اپنے اقدام پر شرمندہ ہونا پڑے (۶) اور یاد رکھو کہ تمہارے درمیان خدا کا رسول موجود ہے یہ اگر بہت سی باتوں میں تمہاری بات مان لیتا تو تم زحمت میں پڑ جاتے لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر، فسق اور معصیت کو تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دے دیا ہے اور درحقیقت یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (۷) یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے (۸) اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں تو تم سب ان کے درمیان صلح کراؤ اس کے بعد اگر ایک دوسرے پر ظلم کرے تو سب مل کر اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرنے والا گروہ ہے یہاں تک کہ وہ بھی حکم خدا کی طرف واپس آجائے پھر اگر پلٹ آئے تو عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۹) مومنین آپس میں بالکل بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ شاید تم پر رحم کیا جائے (۱۰)

تفسیر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ①

اے ایمان والو! خبردار خدا اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنوتمیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ لوگ رسول خدا [illegible] کی طرف [illegible] آئے تو رسول خدا کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے آوازیں دینے لگے [illegible] باہر تشریف لائیں۔ اور جب رسول خدا باہر تشریف لائے تو وہ آپ کے آگے آگے چلنا شروع ہو گئے اور آپ کے ساتھ بلند آواز میں گفتگو کرتے اور ان سے گفتگو [illegible] کہتے: اے محمد آپ کی فلاں چیز کے بارے میں کیا رائے ہے اور آپ کے ساتھ ویسے بات کرتے جیسے وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے تو ان کے لئے خدا نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۔ اے ایمان والو مومنین! خدا اور رسول سے آگے مت بڑھو۔

پھر فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۔ اے ایمان والو تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے ساتھ ایسے بات مت کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے اعمال حبط ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور ہی نہ ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ ۔ اور بے شک جو آپ کو حجروں کے عقب سے پکارتے ہیں۔

یعنی بنوتمیم والے مراد ہیں۔ ان کی اکثریت عقل سے کام نہیں لیتی۔ یہ آپ کو اس انداز میں پکارنے کے بجائے صبر کرتے اور آپ خود ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو ناواقفیت میں نقصان پہنچا دو اور اس کے بعد اپنے اقدام پر شرمندہ ہونا پڑے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت فرزند رسول خدا حضرت ابراہیم کی والدہ ماریہ قبطیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تو رسول خدا بہت خوش ہوئے تو [illegible] نے کہا یا رسول خدا آپ اس پر زیادہ خوش نہ ہوں یہ آپ کا فرزند نہیں ہے بلکہ یہ جریج قبطی کا بیٹا ہے کیونکہ وہ روزانہ ماریہ کے پاس آتا تھا اور اس کے ماریہ سے ناجائز تعلقات تھے۔ یہ سن کر رسول خدا غضبناک ہوئے اور امیرالمومنین علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور

[illegible] کے پاس لے آؤ۔ حضرت علی علیہ السلام نے تلوار کو اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا مجھے حتمی حکم دیا گیا ہے [illegible] تحقیق کر کے اپنی ذمہ داری نبھاؤں۔ رسول خدا نے فرمایا بلکہ اس کی تحقیق کرو۔

[illegible] امیرالمومنین علی علیہ السلام [illegible] جریج قبطی کے مشربہ پر آئے وہاں جریج موجود تھا جب اس نے امیرالمومنین کو دیکھا [illegible] بھاگ [illegible] اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ جب امیرالمومنین اس کے قریب گئے تو امیرالمومنین نے آواز [illegible] اس نے عرض کی اے علی میرے بارے میں خدا سے ڈرو۔ یہاں لوگ نہیں ہیں خدا کی قسم میں مجبوب (جس کا [illegible]) ہوں [illegible] پھر اس نے اپنی شرمگاہ کو کھول کر [illegible] تو وہ مجبوب تھا۔ علی علیہ السلام اس کو ساتھ لے کر رسول خدا کے [illegible] نے فرمایا [illegible] اس نے عرض کی [illegible] قبطی [illegible] ان کے گھروں میں داخل ہوتا [illegible] ان کی خدمت [illegible] اس کے ساتھ [illegible] مدد کروں اور [illegible] تو یہ آیت نازل کی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ ۔ [illegible] بن موسیٰ نے احمد بن رشید سے اور اس نے مروان بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے عبداللہ بن بکیر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا [illegible] حضرت رسول خدا نے ایک قبطی شخص کے قتل کا حکم دیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ [illegible] اور آپ نے اس قبطی کے قتل کو علی علیہ السلام کی تحقیق کی وجہ سے [illegible] خدا کی قسم وہ سب سے زیادہ جانتے تھے اگر علی علیہ السلام جانتے ہوتے کہ یہ حکم [illegible] کے حکم کی خدمت میں حاضر ہوتے لیکن رسول خدا نے یہ [illegible] جھوٹ سے باز آ جائے۔ لیکن وہ [illegible] کے لئے اپنے جھوٹ کی وجہ سے ایک مسلمان کا قتل ہونا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ......

لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب قرار دیا اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر فسق اور معصیت کو تمہارے لئے ناپسند کر دیا۔

[illegible] نے [illegible] سے نقل کیا ہے اور اس نے [illegible] سے نقل کیا ہے اور اس نے [illegible]

سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے اس قول کی تفسیر میں فرمایا کہ ایمان سے امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہیں۔ اور کفر، فسق اور عصیان سے علی علیہ السلام کے مخالفین مراد ہیں۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۔ اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں تو تم سب ان کے درمیان صلح کرا دو اس کے بعد اگر ایک دوسرے پر ظلم کرے تو سب مل کر اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرنے والا گروہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف واپس آ جائے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان کے درمیان اصلاح کرو اور انصاف سے کام لو اور خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ اہل بغاوت اور تاویل کے خلاف تلوار کا حکم ہے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے نقل کی ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے سلیمان بن داؤد منقری سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ایک شخص نے امیر المومنین کی جنگوں کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا؟ اور سوال کرنے والا ہمارے محبوں اور دوستوں میں سے تھا تو ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول خدا ﷺ کو پانچ تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا۔ ان میں سے تین تلواریں کھلی ہیں جو نیام میں نہیں رکھی جائیں گی یہاں تک کہ جنگ، جہاد ختم نہ ہو جائے اور یہ جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ کرے۔ اور جب سورج مغرب سے طلوع کرے گا تو سارے لوگ امن میں ہو جائیں گے اور یہ وہ دن ہوگا جو شخص اس دن سے پہلے ایمان کو قبول نہیں کرے گا اس دن کا ایمان اس کو فائدہ نہیں دے گا اور نہ ہی اس کا ایمان کوئی خیر پا سکے گا۔ اور ان میں سے ایک تلوار وہ ہے جو بند ہے، جس کو کسی کے ساتھ لپٹا ہوا ہے اور ایک تلوار وہ ہے جو نیام میں ہے یہ دونوں تلواریں ہمارے دشمنوں کے خلاف ہوں گی اور ان کا معاملہ ہمارے سپرد ہے۔ لیکن وہ تین تلواریں جو ظاہر اور ننگی ہیں۔

1۔ وہ تلوار ہے جو عرب کے مشرکوں کے خلاف ہے جیسا کہ خدا نے ارشاد فرمایا:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۔ (سورہ توبہ ۵) خدا نے فرمایا: مشرکین کو تم جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ اور ان کو پکڑو اور ان کو قیدی بناؤ اور ان کے لئے تمام راستے اور گذرگاہ پر بیٹھ جاؤ اور راستے ان کے لئے تنگ کر دو پھر اگر توبہ کر لیں۔ یعنی ایمان لے آئیں تو پھر یہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

پس مشرکین عرب سے کچھ قبول نہیں کیا جائے ان کی سزا فقط قتل ہے یا اسلام میں داخل ہونا ہے اور ان کا مال اور ان

کی اولاد اور بیوی قیدی ہوں گے جیسے رسول خدا قیدی کیا کرتے تھے۔ اگر قیدی کر دئے جائیں تو ان کو معاف کر دو اور ان سے فدیہ لیا کرو۔

2۔ دوسری تلوار وہ ہے جو اہل ذمہ کے لئے ہے۔ ان کے بارے میں خدا نے فرمایا:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔ یہ آیت اہل ذمہ کے بارے میں نازل ہوئی اور پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا اور اس کی جگہ یہ آیت ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

ایمان والو! ان لوگوں سے جہاد کرو جو خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو خدا اور اس کے رسول نے حرام کیا ہوا ہے اسے حرام نہیں سمجھتے اور اہل کتاب کے ہوتے ہوئے بھی دین خدا کو اپنے لئے لازم قرار نہیں دیتے۔ ان کے خلاف جنگ یہاں تک کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ذلت کے ساتھ تمہارے سامنے جزیہ پیش کرنے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ (سورہ توبہ)

پس مسلمانوں کے ملک میں جو کافر رہتے ہیں ان سے یا جزیہ قبول کیا جائے گا اور یا ان کو قتل کر دیا جائے گا اور ان کا مال اور اولاد سب قیدی ہیں۔ لیکن اگر وہ جزیہ قبول کر لیں تو پھر ان کی اولاد اور مال ہم پر حرام ہے اور جو وہ نکاح کریں وہ بھی قبول ہیں۔ ان لوگوں کا ذمی سے جزیہ یا قتل کے علاوہ کچھ قبول نہیں ہوگا۔

3۔ تیسری تلوار عجم کے مشرکین کے لئے ہے یعنی ترک، دیلم اور خزر کے مشرکین کے بارے میں ہے۔ ان کے بارے میں خدا نے سورہ محمد میں فرمایا:

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۔ پس جب کفار سے مقابلہ کرو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب زخموں سے چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد اگر چاہو تو ان پر احسان کر کے چھوڑ دو اور اگر چاہو تو فدیہ لے لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔

یعنی ان کفار اور مسلمانوں کے درمیان مقابلہ ہو تو پھر ان کے قتل یا مسلمان ہونے کے علاوہ کچھ قابل قبول نہیں ہے اور جب تک حالت جنگ میں ہوں ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

4۔ چوتھی تلوار جو نکلی ہوئی ہے یہ تلوار باغیوں کے خلاف ہے اور قرآن کی تاویل پر چلے گی۔ اس کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے:

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ اور اگر ان میں سے ایک دوسرے پر بغاوت کرے تو جو بغاوت کرنے والا گروہ ہے اس کے خلاف جنگ کرو۔ یہاں تک کہ وہ حکم خدا کے سامنے سر خم کرے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا نے فرمایا تم میں سے ایک وہ ہے جو قرآن کی تاویل پر ایسے ہی جنگ کرے گا جیسے میں نے قرآن کی تنزیل پر جنگ کی ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا وہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ جوتا گانٹھنے والا ہے جو اس وقت میری جوتی کی مرمت کر رہا ہے۔ دیکھا گیا تو وہ امیر المومنین علی علیہ السلام تھے جو نبی اکرم کی جوتی کی مرمت کر رہے تھے۔

حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ میں نے اس پرچم کے سامنے تین دفعہ رسول خدا کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہے اور آج میں اس پرچم کے سامنے میں چوتھی مرتبہ جہاد کر رہا ہوں۔ خدا کی قسم اگر یہ ہمیں ہجر کی سرحدوں تک بھی مار بھگائیں تب بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ امیر المومنین علی علیہ السلام کی ان کے درمیان وہی سیرت تھی جو رسول خدا نے فتح مکہ کے دن اپنائی تھی۔ آپ نے فتح مکہ کے دن اعلان عام کر دیا تھا کہ ان میں سے کسی کو قیدی نہ بنایا جائے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا اس کو امان ہے اور جو ہتھیار ڈال دے گا وہ بھی امان میں ہے اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ بھی امان میں ہے۔ ایسے ہی امیر المومنین نے بصرہ میں اعلان عام کیا تھا کہ ان کی اولادوں کو قیدی نہ بناؤ اور ان کے زخمیوں کو قتل نہ کرو اور جو بھاگ جائے اس کا پیچھا نہ کرو۔ اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے وہ بھی امان میں ہوگا۔

5۔ پانچویں تلوار جو غلاف میں ہے یہ وہ تلوار ہے جو قصاص کی تلوار ہے اس کے احکام قصاص کی ہیں اس کے لئے خدا نے فرمایا:

النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ (سورہ مائدہ ۵: ۴۵) یہ وہ تلوار ہے جو خدا نے مقتولین کے ورثاء کے سپرد کی ہے اور اس کا حکم ہمارے ہاتھ میں ہے اور یہ وہ تلوار ہے جس کے لیے خدا نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔ جو شخص ان کا انکار

کرے یا ان میں سے کسی کا انکار کرے ان کی سیرت اور ان کے احکام کا انکار کرے پس وہ کافر ہے کہ اس نے رسول خدا پر نازل شدہ چیز کا انکار کیا ہے۔

آیت ۱۱ تا ۱۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ قُلْ

أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل
لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ
لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ

ایمان والو خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے کہ شاید وہ اس سے بہتر ہو اور عورتوں کی بھی کوئی جماعت دوسری جماعت کا مسخرہ نہ کرے کہ شاید وہی عورتیں ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے بھی نہ دینا اور برے برے القاب سے یاد بھی نہ کرنا کہ ایمان کے بعد بدکاری کا نام ہی بہت برا ہے اور جو شخص بھی توبہ نہ کرے تو سمجھو کہ یہی لوگ درحقیقت ظالمین ہیں (۱۱) ایمان والو اکثر گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ کا درجہ رکھتے ہیں اور خبردار ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کرو کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے برا سمجھو گے تو اللہ سے ڈرو کہ بیشک اللہ بہت بڑا توبہ کا قبول کرنے والا اور مہربان ہے (۱۲) انسانو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دیئے ہیں تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے اور اللہ ہر شے کا جاننے والا اور ہر بات سے باخبر ہے (۱۳) یہ بدو عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ اسلام لائے ہیں کہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل

نہیں ہوا ہے اور اگر تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا کہ وہ بڑا غفور اور رحیم ہے (۱۴) صاحبان ایمان صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور پھر کبھی شک نہیں کیا اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد بھی کیا درحقیقت یہی لوگ اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہیں (۱۵) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم خدا کو اپنا دین سکھا رہے ہو جب کہ وہ آسمان اور زمین کی ہر شے سے باخبر ہے اور وہ کائنات کی ہر چیز کا جاننے والا ہے (۱۶) یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ اسلام لے آئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ہمارے اوپر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو یہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان لانے کی ہدایت دے دی ہے اگر تم واقعاً دعوائے ایمان میں سچے ہو (۱۷) بیشک اللہ آسمان و زمین کے ہر غیب کا جاننے والا ہے اور وہ تمہارے تمام اعمال کا بھی دیکھنے والا ہے (۱۸)

تفسیر

۔ اے ایمان والو خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے شاید وہ اس سے بہتر ہو اور عورتوں کی کوئی جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے شاید وہی عورتیں ان سے بہتر ہوں۔

یہ آیت حضرت ام المومنین صفیہ بنت حی ابن اخطب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کی شان نزول یہ ہے کہ بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ دونوں نے حضرت صفیہ بنت حی کو اذیت دینے کے لئے کہا کرتی تھیں۔ اے یہودی کی بیٹی! جناب صفیہ نے اس کی رسول خدا سے شکایت کی تو رسول خدا نے ان سے فرمایا آپ نے ان کو جواب کیوں نہیں دیا؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کو کیا جواب دوں؟ آپ نے فرمایا ان سے کہو میرا باپ حضرت ہارون نبی خدا ہیں اور میرے چچا حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور میرے شوہر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں۔ پس مجھے مذاق کیوں کرتی ہو کیا تم میرے اس فضل کا انکار کر سکتی ہو؟ پس وہ ان دونوں کے پاس گئی اور ان دونوں سے یہ کہہ دیا تو ان دونوں نے کہا کیا آپ کو رسول اللہ نے تعلیم دیا ہوگا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن
نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ -

اے ایمان والو! خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے اور ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کرنا ایمان کے بعد بدکاری کا نام ہی برا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا - اے انسانو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دئے ہیں تاکہ پہچانے جاؤ۔

علامہ فرماتے ہیں شُعُوبًا سے عجم ہیں۔ اور قبائل سے عرب ہیں۔ "إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" (بے شک خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عزت دار اور مکرم وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ یہ آیت ان لوگوں کا رد ہے جو اپنے حسب و نسب پر فخر کرتے ہیں۔ رسول خدا نے فتح مکہ کے دن فرمایا اے لوگو! تحقیق اللہ نے جاہلیت کے تکبر و فخر کو اسلام کی وجہ سے ختم کر دیا ہے اور جو تم اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے فخر کرتے تھے اب اس کو اسلام نے ختم کر دیا ہے۔ عربیت نہ تمہاری ماں ہے نہ تمہارا باپ۔ یہ تو ایک زبان ہے جو اس زبان میں گفتگو کرے گا وہ عربی ہے۔ کہ تم سب آدم سے ہو اور آدم کو خدا نے مٹی سے خلق کیا ہے۔ لہٰذا تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک وہی ہے جو زیادہ متقی اور پاک ہے۔

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا

یہ عرب کے بدو آپ کے پاس آکر کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں آپ ان سے کہہ دیں تم ایمان نہیں لائے ہو بلکہ تم کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں۔

یعنی اے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ تم نے تو تلوار کے خوف سے ظاہری اسلام کو قبول کیا ہے۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ - اور ابھی ایمان سے قائل ہو کر تم نے ابھی دلوں سے ایمان کو قبول نہیں کیا۔

لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا - یعنی تمہارے اعمال سے کوئی چیز کم نہیں کی جائے گی)۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا - بس مومن وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور پھر ان کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ کریں۔ اور پھر اپنی جانوں اور مال سے راہ خدا میں جہاد کریں۔

علامہ فرماتے ہیں یہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ - کیا تم خدا کو اپنے دین کی تعلیم دینا چاہتے ہو۔

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا - اے رسول یہ لوگ آپ کو یہ احسان جتاتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ ہمارے اوپر اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔ اگر واقعاً تم اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت خندق کے دن نازل ہوئی۔ ایک شخص حضرت عمار بن یاسر کے قریب سے گزر رہا تھا اور آپ اس وقت خندق کھود رہے تھے۔ آپ کے کھودنے کی وجہ سے زمین سے غبار اڑا اور اس شخص نے اپنے ناک پر کپڑا ڈالا اور گزر گیا تو جناب عمار نے فرمایا مساجد کی تعمیر کرنے والے اور ان میں نماز پڑھنے والے اور وہ جو گزرتے ہوئے گرد و غبار سے ڈر کر گزرتے ہیں وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ پس وہ حضرت عمار کی طرف متوجہ ہوا اور غصے میں کہا اے کالی عورت کے بیٹے کیا تو مجھے یہ کہہ رہا ہے؟ پھر وہ آدمی رسول خدا کے پاس آیا اور کہا ہم آپ کے دین میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ ہماری حیثیت خراب ہو جائے تو رسول خدا نے فرمایا: تو اپنے اسلام کا ہم پر احسان جتاتا ہے۔ پس تم چلا جا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - یعنی اگر تم اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہو۔

سُوْرَۃُ قٓ

یہ سورہ مبارکہ "ق" مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 45 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں۔ قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 50 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 34 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث منقول ہوئی ہے آپ نے فرمایا: جو شخص اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں سورہ مبارکہ "ق" کی تلاوت کرتا رہے گا اللہ اس کے رزق میں وسعت قرار دے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور قیامت کے دن اس کا حساب آسان کرے گا۔ ([illegible])

آیت ۱ تا ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌ
بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ
حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ اَفَلَمْ
يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ
فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝
وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ
بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ
الْاَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْدِ ۝ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ
الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ ذٰلِكَ
يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ
كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ
حَدِيْدٌ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ق۔ قرآن مجید کی قسم (۱) لیکن ان کفار کو تعجب ہے کہ ان ہی میں سے کوئی شخص نذیر بن کر آ گیا اس

لئے ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ بات بالکل عجیب ہے (۲) کیا جب ہم خاک ہو جائیں گے تو دوبارہ واپس ہوں گے یہ بڑی بعید بات ہے (۳) ہم جانتے ہیں کہ زمین ان کے جسموں میں سے کس قدر کم کر دیتی ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ کتاب موجود ہے (۴) حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے حق کے آنے کے بعد اس کا انکار کر دیا ہے تو وہ ایک بے تکی کی بات میں مبتلا ہیں (۵) کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا ہے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور پھر آراستہ بھی کر دیا ہے اور اس میں کہیں شگاف بھی نہیں ہے (۶) اور زمین کو فرش کر دیا ہے اور اس میں پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور ہر طرح کی خوبصورت چیزیں اگا دی ہیں (۷) یہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندہ کے لئے سامان نصیحت اور وجہ بصیرت ہے (۸) اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا ہے پھر اس سے باغات اور کھیتی کا غلہ اگایا ہے (۹) اور لمبی لمبی کھجوریں اگائی ہیں جن کے بور آپس میں گتھے ہوئے ہیں (۱۰) یہ سب ہمارے بندوں کے لئے رزق کا سامان ہے اور ہم نے اسی پانی سے مردہ زمینوں کو زندہ کیا ہے اور اسی طرح تمہیں بھی زمین سے نکالیں گے (۱۱) ان سے پہلے قوم نوح اصحاب رس اور ثمود نے بھی تکذیب کی تھی (۱۲) اور قوم عاد فرعون اور برادران لوط نے بھی (۱۳) اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع نے بھی اور ان سب نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہمارا وعدہ پورا ہو گیا (۱۴) تو کیا ہم پہلی خلقت سے عاجز تھے ہرگز نہیں۔ تو پھر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ نئی خلقت کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (۱۵) اور ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ اس کا نفس کیا کیا وسوسے پیدا کرتا ہے اور ہم اس سے رگ گردن سے زیادہ قریب ہیں (۱۶) جب کہ دو لکھنے والے اس کی حرکتوں کو لکھ لیتے ہیں جو داہنے اور بائیں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۷) وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا ہے مگر یہ کہ ایک نگہبان اس کے پاس موجود رہتا ہے (۱۸) اور موت کی بیہوشی یقیناً طاری ہوگی کہ یہی وہ بات ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا (۱۹) اور پھر صور پھونکا جائے گا کہ یہ عذاب کے وعدہ کا دن ہے (۲۰) اور ہر نفس کو اس انداز سے آنا ہوگا کہ اس کے ساتھ ہنکانے والے اور گواہی دینے والے فرشتے بھی ہوں گے (۲۱) یقیناً تم اس کی طرف سے غفلت

میں تھے تو ہم نے تمہارے پردوں کو اٹھا دیا ہے اور اب تمہاری نگاہ بہت تیز ہو گئی ہے (۲۲)

تفسیر

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ : ق قرآن مجید کی قسم۔

علامہ فرماتے ہیں ق ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بڑا ہے اور اس نے پوری دنیا کا احاطہ کیا ہوا ہے اور قوم یاجوج ماجوج اس کے پیچھے ہے۔ اور اس کے بعد خدا نے قرآن مجید کی قسم اٹھائی ہے۔

بَلْ عَجِبُوْٓا بلکہ قریش والے تعجب کر رہے ہیں۔

اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ کہ خود ان میں سے ہی ایک ڈرانے والا آ گیا ہے۔

یعنی مکہ کے قریش والے اس بات پر تعجب کر رہا ہے کہ خود ان میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا ہے۔

(یعنی مکہ کے قریش والے اس بات پر تعجب کر رہے ہیں کہ خود ان میں سے ایک رسول آ گیا ہے جو ان ہی کے خاندان کا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔)

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ - پس کافر کہتے ہیں کہ یہ بڑی عجیب چیز ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ . کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ ہمیں واپس پلٹایا جائے گا؟ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

یہ آیت ابی ابن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے ابو جہل سے کہا تھا اے ابو جہل میرے پاس آ میں تمہیں محمد کی ایک بڑی عجیب بات بتاؤں اس کے بعد اس نے ایک بوسیدہ ہڈی کو اٹھایا اور اس کو ہاتھ سے مسل کر ریزہ ریزہ کر کے کہا کہ محمد کو یہ گمان ہے کہ یہ دوبارہ زندہ کر دی جائے گی اور یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اس کے بعد خدا نے فرمایا:

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ - حقیقت ہے کہ ان لوگوں نے حق کے آنے کے بعد اس کا انکار کیا ہے تو ایک بے تکی کی بات میں مبتلا ہیں۔

یعنی حق کے واضح و روشن ہونے کے بعد اس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ اس کے بعد خدا دوبارہ محشور ہونے اور حشر کے بارے میں استدلال کرتے ہوئے مثال دیتا ہے۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَاۗءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝
وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسے بنایا ہے اور پھر اس کو مزین کیا ہے اور اس میں کہیں شگاف بھی نہیں ہے اور زمین کو بچھایا ہے اور اس پر پہاڑ گاڑ دیئے اور پھر ہر طرح کی خوبصورت چیزیں اگائی ہیں۔

بھیج۔ خوبصورت چیزیں۔ اور پھر فرمایا:

فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۔ پھر ہم نے زمین سے باغات اور کھیتی کا غلہ اگایا ہے) یعنی ہر قسم کا غلہ اگایا ہے۔

اس کے بعد خدا نے فرمایا: وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا ۔ اور ہم اس زمین میں سے لمبی لمبی کھجوروں کے درختوں کو اگایا ہے۔

اس کے بعد خدا نے فرمایا: طَلْعٌ نَّضِيدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۔ اور ان کھجوروں کے گچھے ہیں جو آپس میں گتھے ہوئے ہیں اور یہ سب بندوں کے لئے رزق ہے۔

اس کے بعد کفار کی اس بات کا جواب دے رہا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کیا ہم دوبارہ زندہ ہوں گے؟ اور فرماتا ہے کہ پھر یہی زمین مردہ ہو جاتی ہے اور پھر ہم اس پر پانی برساتے ہیں جس سے وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ۔ اور پھر اسی پانی کے ذریعے ہم مردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں تو اسی طرح تمہیں دوبارہ زندہ بھی کیا جائے گا۔ یعنی جس طرح ہم مردہ زمین پر بارش برساتے ہیں اور اس سے نباتات دوبارہ اگنا شروع ہو جاتے ہیں اور زمین زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح تم بھی دوبارہ زندہ ہو جاؤ گے اور قبروں سے نکل آؤ گے۔

اس کے بعد گذشتہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں ذکر کر رہا ہے، وہ بھی ایسے ہی ہماری تکذیب کرنے والی تھیں اور ان کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور اصحاب رس اور ثمود نے بھی تکذیب کی تھی۔

یعنی یہ وہ قومیں ہیں جن کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور ان کی ہلاکت کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے اور ان قوموں میں سے بعض ایسے تھے جو مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے استلذاذ حاصل کرتے تھے۔ یعنی مرد مرد کی وجہ سے عورت سے بے نیاز تھا اور عورت عورت کی وجہ سے مردوں سے بے نیاز تھیں۔ رس: (یہ آذربائیجان کے اطراف میں ایک نہر تھی جس کے کنارے پر آباد لوگوں کو اصحاب رس کہا جاتا تھا)۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۔ تو کیا ہم پہلی دفعہ کی خلقت سے عاجز آ گئے تھے؟

یعنی خدا استدلال کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ لوگ دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک کر رہے ہیں کیا ہم نے

ان کو پہلی مرتبہ خلق نہیں کیا؟ کیا ہم اس خلقت اول میں عاجز ہو گئے تھے تاکہ آپ دوبارہ تخلیق کے بارے میں یہ شک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۔

(ترجمہ) اور ہم نے اس انسان کو خلق کیا ہے لہٰذا ہمیں معلوم ہے کہ ان کا نفس کیا کیا وسوسے پیدا کرتا ہے اور ہم اس کی رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

حبل الورید۔ یعنی گردن کی رگ جو زندگی کی رگ ہے یعنی اگر اسے کاٹ دیا جائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو اس سے بھی زیادہ قریب ہے تو پھر وہ ہماری ہر حرکت اور ہر وسوسے کو جانتا ہے۔

وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۔ اور وہ لوگ ہیں کہ جن کا علاقہ بہت سرسبز ہوتا اور گھنے گھنے درخت ہوتے تھے اور یہ وہاں رہتے تھے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۔ اور ان پر موت کی بے ہوشی طاری ہوگی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہاں قلب ہو گیا ہے اصل میں یوں تھا: "وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ" یعنی ان کو موت کی وجہ سے غشی طاری ہوگی۔

ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۔ (یہی وہ بات ہے کہ جس سے تو بھاگا کرتا تھا)۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۔ اور ہر نفس کو قیامت کے دن اس انداز میں آنا ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک چلانے والا اور گواہی دینے والا ہوگا) یعنی وہ گواہی دینے والا اس کے خلاف گواہی دے گا اور چلانے والا اس کو کھینچ رہا ہوگا۔

وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۔ اور پھر اس کا ساتھی کہے گا کہ اس کا عمل میرے پاس تیار ہے۔

آیت ۲۲ تا ۳۵

وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ

وَلَكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ
إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝
يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ
حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝
ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا
وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم
بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ
لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن
لُّغُوبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ۝
وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُونَ
الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا
الْمَصِيرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا
يَسِيرٌ ۝ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ

بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ۝

ترجمہ

اور اس کا ساتھی فرشتہ کہے گا کہ یہ اس کا عمل میرے پاس تیار موجود ہے (۲۳) حکم ہوگا کہ تم دونوں ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو (۲۴) جو خیر سے روکنے والا حد سے تجاوز کرنے والا اور شبہات پیدا کرنے والا تھا (۲۵) جس نے اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بنا رکھے تھے تم دونوں اس کو شدید عذاب میں ڈال دو (۲۶) پھر اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ خدایا میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا ہے یہ خود ہی گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا تھا (۲۷) ارشاد ہوگا کہ میرے پاس جھگڑا مت کرو میں پہلے ہی عذاب کی خبر دے چکا ہوں (۲۸) میرے پاس بات میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں (۲۹) جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ تو بھر گیا تو وہ کہے گا کہ کیا کچھ اور مل سکتا ہے (۳۰) اور جنت کو صاحبان تقویٰ سے قریب تر کر دیا جائے گا (۳۱) یہ وہ جگہ ہے جس کا وعدہ ہر خدا کی طرف رجوع کرنے والے اور نفس کی حفاظت کرنے والے سے کیا جاتا ہے (۳۲) جو شخص بھی رحمان سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہوتا ہے (۳۳) تم سب سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ کہ یہ ہمیشگی کا دن ہے (۳۴) وہاں ان کے لئے جو کچھ بھی چاہیں گے سب حاضر ہے اور ہمارے پاس مزید بھی ہے (۳۵) اور ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں تو انہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا تھا لیکن موت سے چھٹکارا کہاں ہے (۳۶) اس واقعہ میں نصیحت کا سامان موجود ہے اس انسان کے لئے جس کے پاس دل ہو یا جو حضور قلب کے ساتھ بات سنتا ہو (۳۷) اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی مخلوقات کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور ہمیں اس سلسلہ میں کوئی تھکن چھو بھی نہیں سکی ہے (۳۸) لہٰذا آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور

اور اس کو جہنم میں ڈال دو جو آپ کی تکذیب کرتا تھا۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن سنان سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا فرمایا کرتے تھے جب بھی کوئی خدا سے سوال و حاجت طلب کرو وسیلہ کا سوال ضرور کرو۔ پس ہم نے نبی اکرمؐ سے وسیلہ کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ جنت میں میرا درجہ ہے۔ اور اس کے ایک ہزار زینے ہوں گے جو جوہر اور زبرجد، لولو، سونے اور چاندی کے ہوں گے پس جب اس کو قیامت کے دن نبیوں کے درجات کے ساتھ رکھا جائے گا تو وہ ان درجات کے درمیان ایسے چمکے گا جیسے ستاروں میں چاند تو کوئی نبی، ولی، شہید، صدیق و مرسل باقی نہیں رہے گا مگر وہ یہ کہے گا کہ طوبیٰ ہے جس کے لئے یہ درجہ ہے۔

اس کے بعد ایک منادی ندا دے گا جس کو تمام نبی، صدیق، شہداء اور مومنین سنیں گے اور وہ ندا یہ ہوگی کہ یہ حضرت محمد ﷺ کا درجہ ہے۔

اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ اس کے بعد ایک نورانی تاج بادشاہت کا تاج میرے سر پر سجایا جائے گا جس پر یہ عبارت ہوگی:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ یہی فلاح پانے والے اور خدا کی طرف سے کامیاب ہونے والے ہیں۔

علی میرے ساتھ ہوں گے اور پھر ہم جس نبی کے پاس سے گزریں گے وہ یہی کہے گا یہ دونوں خدا کے مقرب فرشتے ہیں اور جب فرشتوں کے قریب سے گزریں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ دونوں خدا کے مقرب فرشتے ہیں لیکن ہم نے ان کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور ہم ان کو پہچان بھی نہیں رہے۔ یا یہ دونوں نبی مرسل ہیں پھر میں سب سے بلند درجہ پر فائز ہوں گا اور میرے درجہ سے نیچے والے درجہ پر علی فائز ہوں گے جب میں سب سے بلند درجہ پر اور علی اس کے نیچے والے درجہ پر فائز ہو جائیں گے تو علی کے ہاتھ میں میرا پرچم بلند ہوگا جس کا نام لواء الحمد ہے۔ پس جو بھی نبی مرسل، شہید، صدیق و مومن ہماری طرف دیکھے گا وہ کہے گا کہ طوبیٰ ہے ان دونوں بندوں کے لئے جو خدا کی بارگاہ میں بہت زیادہ مکرم ہیں پس اس کے بعد منادی ندا دے گا جس کو تمام انبیاء و مرسلین اور اہل محشر سنیں گے وہ یہ ہوگی۔ یہ میرا حبیب محمد ہے اور یہ میرا ولی علی ابن ابی طالب ہے۔ طوبیٰ ہے اس شخص کے لئے جو علی سے محبت کرتا تھا اور ویل ہے اس کے لئے جو علی سے بغض رکھتا تھا اور اس کی تکذیب کرتا تھا۔ اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا محشر کے میدان میں جو جو آپ کا محب موجود ہوگا وہ یہ ندا سن کر خوش ہو جائے گا اور اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا اور اس کا دل باغ باغ ہو جائے گا۔ اور جو جو آپ کا دشمن ہوگا اور جس جس نے آپ کے خلاف جنگ کی ہوگی یا آپ کا منکر ہوگا وہ

طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کریں (۳۹) اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کریں (۴۰) اور اس دن کو غور سے سنو جس دن قدرت کا منادی اسرافیل قریب ہی کی جگہ سے آواز دے گا (۴۱) جس دن صدائے آسمان کو سب ٹھیک ٹھیک سن لیں گے اور وہی دن قبروں سے نکلنے کا دن ہے (۴۲) بیشک ہم ہی موت و حیات دینے والے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کی بازگشت ہے (۴۳) اس دن زمین ان لوگوں کی طرف سے شق ہو جائے گی اور یہ تیزی سے نکل کھڑے ہوں گے کہ یہ حشر ہمارے لئے بہت آسان ہے (۴۴) ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں آپ قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں جو عذاب سے ڈرنے والے ہیں (۴۵)

تفسیر

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ

تم دونوں ہی ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو۔

یہ نبی اکرم ﷺ اور علی علیہ السلام کو خطاب ہے اسی سے وہ صادق کا قول ہے کہ علی جہنم اور جنت کو تقسیم کرنے والا ہے۔ ابو القاسم الحسینی نے بیان کیا ہے کہ مجھے فرات بن ابراہیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن احمد بن حسان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن مروان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبید بن یحییٰ سے اور اس نے محمد بن الحسین بن علی بن الحسین سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے جد سے اور اس نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اس قول کے بارے میں

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ نقل کیا ہے (آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے جب محشر کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو اس دن اے علی میں اور آپ عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔

اس دن خدا مجھ سے اور آپ سے فرمائے گا کہ آپ دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کریں جو آپ سے محبت رکھتا تھا

پریشان ہو جائے گا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس کے قدم ڈگمگا جائیں گے اور ہم ایسے ہی اپنے مقام پر رہیں گے تو دو فرشتے میرے پاس آئیں گے ان میں سے ایک رضوان جو جنت کا خازن ہوگا۔ رضوان جنت میرے پاس آئے گا اور مجھے سلام کرے گا میں اسے سلام کا جواب دوں گا اور اسے کہوں گا: اے حسین ترین اور بہترین خوشبو والے فرشتے تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا: میں رضوان جنت ہوں۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں اور جنت کی چابیاں آپ کے حوالے کر دوں۔ یہ چابیاں ہیں اور مجھ سے لے لیجئے۔ پس میں اسے کہوں گا میں نے انہیں اپنے رب کی طرف سے قبول کر لیا ہے۔ اس نے جو خلعات مجھ پر کئے ہیں میں اس پر اس کی حمد کرتا ہوں۔ یہ چابیاں میرے برادر علی ابن ابی طالب کے حوالے کر دو۔ وہ چابیاں علی ابن ابی طالب کے حوالے کرے گا پھر وہ چلا جائے گا اور وہ داروغہ جہنم میرے قریب آئے گا۔ مجھے سلام کرے گا اور کہے گا: اے اللہ کے حبیب آپ پر میرا سلام۔ میں اس کے سلام کا جواب دوں گا اور کہوں گا: اے خوف و وحشت سے بھرپور چہرے والے فرشتے تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا میں جہنم کا داروغہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جہنم کی چابیاں آپ کے حوالے کر دوں۔ تو اس وقت میں کہوں گا: میں نے اپنے پروردگار کی طرف سے چابیاں قبول کر لی ہیں۔ اس کے احسانات و انعامات پر میں اس کی حمد کرتا ہوں یہ چابیاں بھی ابن ابی طالب کے حوالے کر دو۔ وہ چابیاں علی کے حوالے کر کے چلا جائے گا۔ پس علی کے پاس جنت اور جہنم کی چابیاں آ جائیں گی۔ علی جہنم کے کنارے پر جا بیٹھیں گے اور اس کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لیں گے تو اس وقت جہنم زور سے چیخے گی اس کی حرارت میں شدت آ جائے گی اور اس کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔ اس وقت امام علی جہنم سے کہیں گے یہ میرا دشمن ہے اسے لے لو۔ اس دن جہنم علی ابن ابی طالب کی اس طرح اطاعت کرے گی جیسے غلام اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے۔ جب آپ چاہیں گے دائیں طرف جاؤ وہ دائیں طرف جائے گی۔ جب آپ چاہیں گے بائیں طرف جاؤ وہ بائیں طرف جائے گی۔ اس دن جہنم صرف آپ کے حکم کی تعمیل کرے گی یہی وجہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو جنت اور جہنم کا قسیم کہا گیا ہے۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۔ خیر سے روکنے والا حد سے تجاوز کرنے والا شبہات پیدا کرنے والا تھا۔

خیر سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت آل محمد کے حقوق ہیں۔ اور جو اس سے روکنے والا ہے وہ تجاوز کرنے والا اور شبہات ڈالنے والا ہے یعنی علی علیہ السلام کا ایک بہت بڑا دشمن تھا جو مراد ہے۔ جب حاکم اول نے رسول کی بیٹی کو فدک کی تحریر لکھ دی اور اس کے ایک ساتھی نے وہ تحریر لے لی اور پھر اس نے اس کو پھاڑ دیا تو اس نے حد سے تجاوز کیا اور شبہ ڈالنے والا تھا اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ بنا لیا تھا تم دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمد کی امامت اور خمس کا انکار کیا تھا اور کہتے تھے یہ دونوں چیزیں آل محمد کو نہیں ملنی چاہئیں۔

قَالَ قَرِينُهُ ۔ شیطان نے کہا اس سے مراد حبتر ہے۔

رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ ۔ اے میرے خدا میں نے تو اس کو گمراہ نہیں کیا تھا۔

یعنی دوسرا شیطان کا ساتھی جس کا نام زریق ہے وہ کہے گا کہ میں نے تو اس اول شیطان کو گمراہ نہیں کیا تھا۔

وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۔ یہ تو خود ہی گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا تھا۔ اس کے بعد خدا دونوں شیطانوں سے کہے گا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ۔ میرے پاس جھگڑا مت کرو میں تو تم کو پہلے ہی عذاب کی خبر دے چکا ہوں۔ میرے پاس بات میں تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ یعنی جو کچھ تم کر چکے ہو اس کو نیکیوں میں اب تبدیل نہیں کیا جائے گا اور جو میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اس میں خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ لہٰذا جو تم کر چکے ہو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ خدا فرماتا ہے:

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۔ جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ تو بھر گئی ہے اور وہ عرض کرے گی: اے خدا یا کچھ اور ہے؟

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا جو جہنم سے سوال کرے گا وہ فقط اس وجہ سے ہے کہ خدا نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تجھے ضرور بھر دے گا تو جب خدا جہنم کو پر کر دے گا تو پھر اس سے سوال کرے گا کیا تو بھر گئی ہے تو وہ جواب میں عرض کرے گی خدایا کیا اور مل سکتا ہے؟ یعنی میرے اندر اس سے زیادہ کی گنجائش ہے؟ اس کے بعد جنت خدا کی بارگاہ میں عرض کرے گی اے خدایا تو نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو پر کرے گا اور تو نے اس کے وعدہ کو پورا کر دیا ہے۔ اور تو نے میرے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے بھی اپنے نیک بندوں سے پر کرے گا تو مجھے کیوں نہیں پر کیا جا رہا؟ جبکہ تو نے جہنم کو پر کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں اس کے بعد خدا اس دن ایک مخلوق کو خلق کرے گا اور اس کے ذریعے جنت کو پر کر دے گا۔

حضرت امام ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کے لئے طوبیٰ ہے جنہوں نے دنیا کے رنج و غم کو نہیں دیکھا ہوگا اور جنت میں چلے جائیں گے۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۔ اس دن جنت کو صاحبان تقویٰ سے مزین کر دیا جائے گا۔ أزلفت یعنی مزین کر دیا جائے گا۔

غَيْرَ بَعِيدٍ ۔ یعنی جنت کو جلدی جلدی مزین کیا جائے گا۔

لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۔ جنت میں ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں گے وہ سب کچھ ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

فرماتے ہیں مزید سے مراد ہے کہ ہمارے پاس ان کے لئے اس کرم کی نظر ہے جو مہمان پر کریں گے اور وہ ہماری رحمت دیکھیں گے۔

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ ۔ پس انہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا (ہے) یعنی وہ موت کے خوف سے دربدر اور شہر بہ شہر گھومتے رہے تا کہ موت سے نجات حاصل کر سکیں لیکن موت سے چھٹکارا وہ پا نہ سکے اور موت نے ان کو آ لیا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ ۔ اور اس واقعہ میں عبرت و نصیحت کا سامان موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جس کے پاس دل ہے۔

یعنی جس کے پاس عبرت حاصل کرنے والا دل ہے وہ اس سے عبرت اور مردہ بستیوں سے عبرت و نصیحت حاصل کرے گا۔

السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۔ (جو حضور قلب کے ساتھ بات کو سنتا ہے)۔ یعنی جو حضور قلب سے بات سنتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے اس کے لئے عبرت ہے۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۔ اور اس پر غور سے سنو جس دن قدرت کا منادی قریب کی جگہ سے ندا دے گا۔

امام فرماتے ہیں کہ یعنی وہ دن جس دن خدا کی طرف سے کی شدہ منادی قریب سے ہمارے قائم کے نام اور ان کے والد کے نام سے ندا دے گا کہ وہ کون سا قائم آل محمد مہدی ابن حسن ظہور کر چکا ہے۔

يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۔ جس دن حق کی آواز کو سب غور سے سن لیں گے اور وہی دن خروج کا دن ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ قائم آل محمد کے خروج و ظہور کی آواز آسمان سے آئے گی اور وہی دن خروج یعنی (رجعت) کا دن ہوگا۔

احمد بن ادریس نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن احمد سے اور اس نے عمر بن عبدالعزیز سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

آپ نے فرمایا: ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۔ سے مراد رجعت کا دن ہے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۔ اس دن زمین ان کی طرف سے شق کر دی جائے گی۔

اس کے بارے میں علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ رجعت کے دن ہوگا۔ ابو بصیر نے فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ۔ رات کے ایک حصے

میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کرو اس سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا کہ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز ادا کیا کرو۔

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ۔ آپ قرآن کے ذریعے ان کو نصیحت کریں جو عذاب سے ڈرنے والے ہیں)۔ یعنی ان کو ہمارا عذاب والا وعدہ یاد کراتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

سورہ مبارکہ مکی (ذاریات) کی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد ساٹھ (60) ہے اور اس کے رکوع کی تعداد (3) تین ہے۔ اور قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 51 ہے اور نزولی ترتیب میں اس کا نمبر 67 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دن یا رات کے وقت سورہ ذاریات کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے حالات اور اس کی معیشت کی اصلاح کرے گا۔ اور اس کی روزی میں اضافہ کرے گا اور اس کی قبر کو ایک چراغ سے منور کرے گا جو قیامت تک کے لئے اس میں چمکتا رہے گا۔ (اضافہ از جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۭ
وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ۭ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ يَسْــَٔلُوْنَ
اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۭ يَوْمَ هُمْ عَلَي النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا
فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

مُحْسِنِيْنَ ۭ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي
الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۙ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي
السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ
اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ
بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ
عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ
الْعَلِيْمُ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو منتشر کرنے والی ہیں (۱) پھر بادل کا بوجھ اٹھانے والی ہیں (۲) پھر دھیرے دھیرے چلنے والی ہیں (۳) پھر ایک امر کی تقسیم کرنے والی ہیں (۴) تم سے جس بات کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سچی ہے (۵) اور جزا و سزا بہر حال واقع ہونے والی ہے (۶) اور مختلف راستوں والے آسمان کی قسم (۷) کہ تم لوگ مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو (۸) حق سے وہی گمراہ کیا

جا سکتا ہے جو بہکایا جا چکا ہے (۹) بیشک اٹکل پچو لگانے والے مارے جائیں گے (۱۰) جو اپنی غفلت میں بھولے پڑے ہوئے ہیں (۱۱) یہ پوچھتے ہیں کہ آخر قیامت کا دن کب آئے گا (۱۲) تو یہ وہی دن ہے جس دن انہیں جہنم کی آگ پر تپایا جائے گا (۱۳) کہ اب اپنا عذاب چکھو اور یہی وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچائے ہوئے تھے (۱۴) بیشک متقی افراد باغات اور چشموں کے درمیان ہوں گے (۱۵) جو کچھ ان کا پروردگار عطا کرنے والا ہے اسے وصول کر رہے ہوں گے کہ یہ لوگ پہلے سے نیک کردار تھے (۱۶) یہ رات کے وقت بہت کم سوتے تھے (۱۷) اور سحر کے وقت اللہ کی بارگاہ میں استغفار کیا کرتے تھے (۱۸) اور ان کے اموال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے محروم افراد کے لئے ایک حق تھا (۱۹) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۲۰) اور خود تمہارے اندر بھی۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو (۲۱) اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سب کچھ موجود ہے (۲۲) آسمان و زمین کے مالک کی قسم یہ قرآن بالکل برحق ہے جس طرح تم خود باتیں کر رہے ہو (۲۳) کیا تمہارے پاس ابراہیم کے محترم مہمانوں کا ذکر پہنچا ہے (۲۴) جب وہ ان کے پاس وارد ہوئے اور سلام کیا تو ابراہیم نے جواب سلام دیتے ہوئے کہا کہ تم تو انجانی قوم معلوم ہوتے ہو (۲۵) پھر اپنے گھر جا کر ایک موٹا تازہ بچھڑا تیار کر کے لے آئے (۲۶) پھر ان کی طرف بڑھا دیا اور کہا کیا آپ لوگ نہیں کھاتے ہیں (۲۷) پھر اپنے نفس میں خوف کا احساس کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں اور پھر انہیں ایک دانشمند فرزند کی بشارت دے دی (۲۸) یہ سن کر ان کی زوجہ شور مچاتی ہوئی آگئیں اور انہوں نے منہ پیٹ لیا کہ میں بڑھیا بانجھ (یہ کیا بات ہے) (۲۹) ان لوگوں نے کہا یہ ایسا ہی ہوگا یہ تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے وہ بڑی حکمت والا اور ہر چیز کا جاننے والا ہے (۳۰)

تفسیر

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۔ ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو منتشر کرنے والی ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن الکوا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: الذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۔ (پھر بادلوں کا بوجھ اٹھانے والی ہیں) اس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وقر بادل ہیں یعنی وہ ہوائیں جو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والی ہیں۔

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۔ (اور وہ کشتیوں کو چلانے والی ہیں) یعنی اس سے کشتیاں مراد ہیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۔ پھر وہ ایک امر کی تقسیم کرنے والی ہیں۔ فرمایا اس سے مراد ملائکہ ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ساری قسمیں ہیں اور ان کا مقسم علیہ کہ جس پر قسم اٹھائی جا رہی ہے۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۔ تم سے جس بات کا وعدہ کیا گیا ہے وہ بالکل سچا ہے اور جزا اور سزا ہر حال میں واقع ہونے والی ہے۔

دین یعنی جزا اور سزا ہر حال میں ضرور واقع ہونے والی ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۔ اور مختلف راستوں والے آسمان کی قسم۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے خدا کے اس قول وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۔ کے بارے میں بیان فرمائیے۔ تو آپ نے فرمایا: آسمان اول ایسے ستونوں والا ہے جو زمین تک ہیں۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرتے فرمایا: وہ ایسے جڑے ہوئے ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا کیسے ستونوں والا ہے، جبکہ اللہ فرماتا ہے: اَلسَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (تم نے آسمان کو دیکھا ہے کہ بغیر ستونوں کے اس نے اس کو بلند کیا ہے) تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ کیا خدا نے یوں نہیں فرمایا: بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۔ تو میں نے کہا کیوں نہیں ویسے ہی ہے آپ نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ ستون ہیں لیکن تم اس کو دیکھ نہیں سکتے)۔ پھر میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ کیسے ہے؟

پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلایا اور اس پر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو رکھ دیا اور فرمایا کہ یہ ہے دنیا کی زمین اور یہ دنیا کا آسمان اور اس کے اوپر ایک قبہ ہے اور دوسری زمین دنیاوی آسمان کے اوپر ہے۔ دوسرے آسمان کے اوپر ایک اور قبہ ہے اور اس کی تیسری زمین دوسرے آسمان کے اوپر ہے اور تیسرا آسمان پر بھی ایک قبہ ہے اور چوتھی زمین تیسرے آسمان پر ہے اور چوتھے آسمان پر ایک قبہ ہے اور پانچویں زمین چوتھے آسمان پر ہے اور اس چوتھے پر بھی ایک قبہ ہے اور چھٹی زمین پانچویں آسمان پر ہے اور چھٹے آسمان پر بھی ایک قبہ ہے اور ساتویں زمین چھٹے آسمان پر ہے ساتویں آسمان

پھر یہی وہ ایک قبہ ہے اور اس قبہ کے اوپر عرش خدا ہے۔

یہ خدا کے اس قول سے ہے جس میں خدا نے فرمایا ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۔ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ

وہ اللہ ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ طبقہ خلق کیا اور زمین کو بھی اس کی مثل قرار دیا۔ اور ان کے درمیان اپنے امر کو نازل کرتا ہے۔ (سورہ طلاق۔ ۱۲)

امام فرماتے ہیں کہ اس امر کا صاحب رسول خدا ہیں اور رسول کے بعد ان کے وصی اس امر کے صاحب ہیں۔ اور جہاں کا قائم اس امر کا صاحب ہوگا آسمانوں سے اس کی طرف امر نازل ہوگا جو آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا ہمارے نیچے فقط ایک ہی زمین ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہمارے نیچے فقط ایک ہی زمین ہے اور باقی چھ ہمارے اوپر ہیں۔

جعفر بن احمد نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالکریم بن عبدالرحیم نے بیان کیا ہے اس نے محمد بن علی سے اور اس نے محمد بن الفضیل سے نقل کی اور انہوں نے ابو حمزہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سنا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۔ یہ علی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۔ یعنی دین سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ ۔ یعنی آسمان سے مراد رسول خدا ہیں۔ اور علی علیہ السلام ذات الحبک ہیں۔

اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۔ وہ قول جس میں اختلاف کیا گیا ہے وہ علی علیہ السلام ہیں۔

یعنی اس امت نے علی علیہ السلام کی ولایت و امامت میں اختلاف کیا ہے۔ پس جو آپ کی ولایت پر قائم رہے گا وہ جنت میں جائے گا اور آپ علیہ السلام کی ولایت و امامت کا انکار کرے گا اس میں اختلاف کرے گا خدا اس کو جہنم میں داخل دے گا۔

یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۔ حق سے وہی گمراہ کیا جا سکتا ہے جو بہکایا گیا۔

یعنی علی علیہ السلام کی ولایت و امامت سے وہی گمراہ ہوتا ہے جو بہکایا گیا ہو۔ یعنی علی علیہ السلام کی ولایت و امامت سے وہی گمراہ ہوتا ہے جو بہکایا گیا ہو اور جو علی علیہ السلام کی ولایت سے گمراہ ہوگا وہ جنت سے بہکا دیا جائے گا۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۔ وہم و گمان کرنے والے مارے گئے۔

یعنی وہ لوگ جو دین میں اپنی رائے، وہم و گمان کرتے ہیں جو بغیر علم و یقین کے ہوتے ہیں اس سے کام لینے والے مراد ہیں یہ

لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۔ جو اپنی غفلت میں بھولے پڑے ہوتے ہیں۔ غمرة سے مراد ضلالت اور ساہی وہ فرد ہے جو خدا کے ذکر کو فراموش کر چکا ہو۔ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۔ یہ پوچھتے ہیں کہ آخر قیامت کے دن کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گا اور جزا اور سزا کا دن کب واقع ہوگا جس کے بارے میں ہمیں ڈرایا جا رہا ہے۔

یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۔ وہ دن ہوگا جس دن ان کو جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا (یعنی ان کو آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۔ اب اس عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ وہی عذاب ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا اور جس کی تم جلدی کا شور مچاتے ہوئے تھے۔ کہ یہی وہ عذاب جلدی آ جائے۔ اس کے بعد خدا متقین کے بارے میں بیان فرما رہا ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۝ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝

بے شک متقی لوگ باغات اور چشموں کے درمیان ہوں گے اور جو کچھ ان کا خدا ان کو عطا کرنے والا ہے اسے وصول کرنے والے ہوں گے اور یہ لوگ شروع سے ہی نیک کردار تھے۔ اور یہ لوگ راتوں کو کم سوتے تھے اور یَهْجَعُوْنَ کا معنی ہے راتوں کو سونا۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۔ اور یہ لوگ راتوں کو سحری کے وقت استغفار طلب کرتے تھے۔

وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۔ اور ان کے اموال میں سائل اور محروم کا حق تھا۔

سائل وہ ہے جو سوال کرے اور مانگ لے۔ اور محروم وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اس کو عزت نفس سوال کرنے سے روکتی ہے۔

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۔ اور زمین میں مومنین کے لئے نشانیاں ہیں) یعنی جو کچھ خدا نے خلق کیا سب میں اس کے لئے نشانیاں ہیں جیسے کہ ایک عربی شاعر نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ له آية تدل على انه واحد. ہر چیز میں اس کی نشانی ہے جو اس بات کو بیان کرتی ہے کہ اس کا خالق اللہ ایک ہے۔

وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ اور خود تمہارے اندر بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

یعنی خود انسان کے اندر اس کے خالق کے ہونے اور اس کے ایک ہونے پر بہت زیادہ نشانیاں ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ اس انسان کو خلق کرنے والا یکتا اور بہ حکمت والا ہے اس نے اس انسان کو چکھنے والا سننے والا بنایا ہے۔ کبھی یہ غضب

تنگ ہوتا ہے اور کبھی راضی ہوتا ہے کبھی بھوک محسوس کرتا ہے اور کبھی سیر ہو جاتا ہے اس کی یہ سب کیفیات اللہ کے ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۔ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سب کچھ موجود ہے۔

آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے اور اس بارش کی وجہ سے زمین سے تمام مخلوقات کا رزق آتا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ رحمت۔ قیامت کی خبریں ہیں۔ یہ سب خبریں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ ذات جو فیصلہ کرتا ہے کہ رحمت اور قیامت کب ہو گی اس کے بعد خدا قسم کھاتا ہے۔

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ۔ زمین و آسمان کے رب کی قسم یہ بالکل حق ہے جیسے کہ تم خود ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔ یعنی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یہ برحق ہے اور ضرور بر ضرور ہو کر رہے گا۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسے کہ تم خود ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو اس وقت تمہیں کوئی اپنے آپ میں شک نہیں ہوتا ایسے ان کے واقع ہونے کے بارے میں شک نہ کرو۔

اس کے بعد خدا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ذکر کر رہا ہے۔ جس کے بارے میں سورہ ھود میں ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ ۔ جب فرشتوں نے ابراہیم کو اسحاق کی ولادت کی خبر دی تو اس وقت ابراہیم کی زوجہ اس جماعت میں شور مچاتی ہوئی آئی۔

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا ۔ پس اس نے اپنا منہ پیٹ لیا۔ یعنی جب حضرت جبرائیل نے آپ کو اسحاق کی ولادت کی خبر دی تو حیرت کی وجہ سے بی بی نے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۔ (اس نے کہا یہ بوڑھی بانجھ عورت بچہ پیدا کرے گی) عقیم اس عورت کو کہا جاتا ہے جو بانجھ ہو جائے۔

پارہ نمبر 27

آیت ۳۱ تا ۶۰

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۞ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ
مُّجْرِمِينَ ۞ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ۞ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ
لِلْمُسْرِفِينَ ۞ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۞ فَمَا وَجَدْنَا
فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۞ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ
الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۞ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ
مُّبِينٍ ۞ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۞ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ
فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۞ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ
الْعَقِيمَ ۞ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۞ وَفِي
ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۞ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۞ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ
وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ۞ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
فَاسِقِينَ ۞ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۞ وَالْأَرْضَ
فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۞ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ۞ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۞ وَلَا تَجْعَلُوا

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۞ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۞ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۞ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۞ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۞ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ۞ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ۞ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ۞ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۞

ترجمہ

ابراہیم نے کہا کہ اے فرشتو تمہیں کیا مہم درپیش ہے (۳۱) انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے (۳۲) تاکہ ان کے اوپر مٹی کے کھرنجے دار پتھر برسائیں (۳۳) جن پر پروردگار کی طرف سے حد سے گزر جانے والوں کے لئے نشانی لگی ہوئی ہے (۳۴) پھر ہم نے اس بستی کے تمام مومنین کو باہر نکال لیا (۳۵) اور وہاں مسلمانوں کے ایک گھر کے علاوہ کسی کو پایا بھی نہیں (۳۶) اور وہاں ان لوگوں کے لئے ایک نشانی بھی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرنے والے ہیں (۳۷) اور موسیٰ کے واقعہ میں بھی ہماری نشانیاں ہیں جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف کھلی ہوئی دلیل دے کر بھیجا (۳۸) تو اس نے لشکر کے دم پر منہ موڑ لیا اور کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے (۳۹) تو ہم نے اسے اور اس کی فوج کو گرفت میں لے کر دریا میں ڈال دیا اور وہ قابل ملامت تھا ہی (۴۰) اور قوم عاد میں بھی ایک نشانی ہے جب ہم نے ان کی طرف بانجھ ہوا کو چلا دیا (۴۱)

کہ جس چیز کے پاس سے گزر جاتی تھی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کر دیتی تھی (۴۲) اور قوم ثمود میں بھی ایک نشانی ہے جب ان سے کہا گیا کہ تھوڑے دن مزے کر لو (۴۳) تو ان لوگوں نے حکم خدا کی نافرمانی کی تو انہیں بجلی نے اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے (۴۴) پھر نہ وہ اٹھنے کے قابل تھے اور نہ مدد طلب کرنے کے لائق تھے (۴۵) اور ان سے پہلے قوم نوح تھی کہ وہ تو سب ہی فاسق اور بدکار تھے (۴۶) اور آسمان کو ہم نے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں (۴۷) اور زمین کو ہم نے فرش کیا ہے تو ہم بہترین ہموار کرنے والے ہیں (۴۸) اور ہر شے میں سے ہم نے جوڑا بنایا ہے کہ شاید تم نصیحت حاصل کر سکو (۴۹) لہٰذا اب خدا کی طرف دوڑ پڑو کہ میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں (۵۰) اور خبردار اس کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا نہ بنانا کہ میں تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں (۵۱) اسی طرح ان سے پہلے کسی قوم کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ (۵۲) کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کی ہے۔ نہیں بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں (۵۳) لہٰذا آپ ان سے منہ موڑ لیں پھر آپ پر کوئی الزام نہیں ہے (۵۴) اور یاد دہانی بہرحال کراتے رہیں کہ یاد دہانی صاحبان ایمان کے حق میں مفید ہوتی ہے (۵۵) اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے (۵۶) میں ان سے نہ رزق کا طلبگار ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ یہ مجھے کچھ کھلائیں (۵۷) یقیناً رزق دینے والا، صاحب قوت اور زبردست صرف اللہ ہے (۵۸) پھر ان ظالمین کے لئے بھی ویسے ہی دن ہیں جیسے ان کے اصحاب کے لئے تھے لہٰذا یہ جلدی نہ کریں (۵۹) پھر کفار کے لئے اس دن ویل اور عذاب ہے جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے (۶۰)

تفسیر

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ۔ اور قوم عاد میں ایک ہماری نشانی ہے جب ہم نے ان کے

درمیان ایک تیز و تند ہوا کو چلایا۔

عقیم یعنی سب کچھ برباد کر دینے والی ہوا۔ ایسی ہوا کہ جس نے کسی درخت کو نہ چھوڑا اور نہ کسی زمین پر اگنے والی نباتات کو چھوڑا سب کو راکھ کر دیا۔

وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ اور قوم ثمود میں بھی ہماری نشانی ہے جب ان سے کہا گیا کہ تم چند دن مزہ کر لو۔

علامہ فرماتے ہیں اس مقام پر حین سے مراد تین دن کا وقت ہے۔

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ ۔ اور آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا

یہ مراد وہ طاقت ہے یعنی ہم نے اپنی قدرت سے خلق کیا۔

فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۔ (لہذا تم سب خدا کی طرف بھاگ دوڑ)۔

یعنی تم سب خانہ خدا کے حج کے لئے دوڑو۔

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۔

اسی طرح ان سے پہلے کسی قوم کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کی ہے۔

یہ آیت قریش والوں کے لئے نازل ہوئی جب انہوں نے حضرت رسول خدا کو جادوگر اور دیوانہ کہنا شروع کر دیا تو آپ کو اس کا دکھ و رنج ہوا تو خدا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا یہ قریش والے ہی ایسے نہیں ہیں بلکہ اس سے قبل بھی جس قوم کے پاس کوئی نبی یا رسول آیا اس نے بھی ایسے ہی کہا تھا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ (لہذا آپ ان سے منہ موڑ لیں پھر آپ پر کوئی الزام نہیں ہے)۔

یہ خطاب بھی رسول خدا سے ہے آپ ان قریش والوں سے منہ موڑ لیں۔ فرماتے ہیں کہ جب خدا نے ان لوگوں کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو خدا نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ پھر خدا کو بدا ہوا اور پھر یہ آیت نازل فرمائی۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ (اور آپ یاد دہانی کراتے رہو کہ یاد دہانی ایمان والوں کے حق میں مفید ہوتی ہے)۔

یہ آیت ان لوگوں کے لئے رد ہے جو خدا کی بدا اور مشیت کے منکر ہیں۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ۔

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اپنی عبادت کے لئے)

فرماتے ہیں جن و انسانوں کو خدا نے اپنے امر و نہی اور تکلیف کے لئے خلق کیا ہے تو ان کی خلقت جبر کے لئے نہیں ہے کہ وہ عبادت کریں لیکن ان کی خلقت اختیار کے تحت ہے تاکہ اپنے امر و نہی کے ذریعے ان کا امتحان کیا جائے کہ کون ان میں سے ہماری اطاعت کرتا ہے اور کون جو ہماری نافرمانی کرتا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (یعنی یہ ہمیشہ اختلاف کرنے والے ہیں)۔

مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ (میں ان سے رزق کا طلب گار ہوں) یعنی میں نے انسان کو کسی غرض کے لئے خلق نہیں کیا۔

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ۔ (تحقیق یہ لوگ جو ظلم کرنے والے ہیں) یعنی جن لوگوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے ان کے لئے ایسے ہی انجام ہیں جیسے ان کے اصحاب کے لئے تھے۔ لہذا جلدی نہ کریں۔ پھر کفار کے لئے اس دن ویل اور عذاب ہے جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

یہ سورہ مبارکہ الطور کی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 49 ہے۔ اور اس کے رکوع کی تعداد (2) ہے۔ موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 52 ہے اور ترتیب نزول میں اس کا نمبر 72 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں سے نوازے گا۔ مجمع البیان میں حضرت رسول خدا سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورہ مبارکہ الطور کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے عذاب سے محفوظ رکھے اور اسے اپنی جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِۙ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍۙ وَّالْبَيْتِ
الْمَعْمُوْرِۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِۙ اِنَّ عَذَابَ
رَبِّكَ لَوَاقِعٌۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍۙ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًاۙ وَّتَسِيْرُ
الْجِبَالُ سَيْرًاۗ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ
يَّلْعَبُوْنَۘ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّاؕ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَۚ
اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍۙ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ
اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَۙ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ
كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا
يَشْتَهُوْنَ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ وَاَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا
مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اِنَّا كُنَّا مِنْ
قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

طور کی قسم (۱) اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم (۲) جو کشادہ اوراق میں ہے (۳) اور بیت معمور کی قسم (۴) اور بلند چھت (آسمان) کی قسم (۵) اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم (۶) یقیناً تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے (۷) اور اس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے (۸) جس دن آسمان باقاعدہ چکر کھانے لگیں گے (۹) اور پہاڑ باقاعدہ حرکت میں آ جائیں گے (۱۰) پھر جھٹلانے والوں

کے لئے عذاب اور بربادی ہی ہے (۱۱) جو خرافات میں پڑے کھیل تماشہ کر رہے ہیں (۱۲) جس دن انہیں بھرپور طریقے سے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا (۱۳) یہی وہ جہنم کی آگ ہے جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے (۱۴) آیا یہ جادو ہے یا تمہیں کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے (۱۵) اب اس میں چلے جاؤ پھر چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب برابر ہے یہ تمہارے ان اعمال کی سزا دی جا رہی ہے جو تم انجام دیا کرتے تھے (۱۶) بیشک صاحبان تقویٰ باغات اور نعمتوں کے درمیان رہیں گے (۱۷) جو خدا عنایت کرے گا اس میں خوش حال رہیں گے اور خدا انہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (۱۸) اب یہیں آرام سے کھاؤ پیو ان اعمال کی بنا پر جو تم نے انجام دیئے تھے (۱۹) وہ برابر سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم ان کا جوڑ کشادہ چشم حوروں کو قرار دیں گے (۲۰) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم ان کی ذریت کو بھی ان ہی سے ملا دیں گے اور کسی کے عمل میں سے ذرہ برابر بھی کم نہیں کریں گے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا گروی ہے (۲۱) اور ہم جس طرح کے میوے یا گوشت وہ چاہیں گے اس سے بڑھ کر ان کی امداد کریں گے (۲۲) وہ آپس میں جام شراب پر جھگڑا کریں گے لیکن وہاں کوئی لغویت اور گناہ نہ ہوگا (۲۳) اور ان کے گرد وہ نوجوان لڑکے چکر لگاتے ہوں گے جو پوشیدہ اور محفوظ موتیوں جیسے حسین و جمیل ہوں گے (۲۴) اور پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال جواب کریں گے (۲۵) کہیں گے کہ ہم تو اپنے گھر میں خدا سے بہت ڈرتے تھے (۲۶) تو خدا نے ہم پر یہ احسان کیا اور ہمیں جہنم کی زہریلی ہوا سے بچا لیا (۲۷) ہم اس سے پہلے بھی اسی سے دعائیں کیا کرتے تھے کہ وہ یقیناً بڑا احسان کرنے والا اور مہربان ہے (۲۸)

تفسیر

وَالطُّورِ ۝ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ۝ - طور کی قسم اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ طور ایک پہاڑ ہے جس کا نام طور سینا ہے۔ کتاب مسطور یعنی وہ کتاب جس کو لکھا گیا ہے۔

فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ۝ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝ - جو کشادہ اوراق میں ہے اور بیت معمور کی قسم۔ بیت معمور چوتھے آسمان پر ایک گھر جس کا نام بیت معمور ہے جس میں ہر روز ستر (70) ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جو فرشتہ ایک دفعہ اس میں داخل ہو جائے وہ دوبارہ اس میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ۝ اور بلند چھت کی قسم۔ اس سے مراد آسمان ہے۔

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ۝ اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم۔ یعنی یہ سمندر ہے جو قیامت کے دن جاری ہوگا۔ یہ سب قسمیں ہیں اور ان کا جواب یہ ہے۔ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ۝ یعنی تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے اور اس کو دفع کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝ جس دن آسمان باقاعدہ چکر کھانے لگیں گے۔ تمور گھس کرے۔ سانس لینا۔

وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ اور پہاڑ باقاعدہ حرکت میں آجائیں گے۔ یعنی ہوا کی مانند پہاڑ حرکت کریں گے۔

فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۝ جو خرافات میں پڑے کھیل تماشہ کر رہے ہیں۔ یعنی وہ گناہوں میں کھیلا کرتے تھے۔

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ جس دن انہیں بھرپور طریقے سے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ یعنی ان کو جہنم کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب عمرو بن عاص اور عقبہ بن ابی معیط کے قریب سے گزرے وہ دونوں دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور شراب نوشی کر کے یہ شعر پڑھ رہے تھے جو حمزہ بن عبدالمطلب کے لیے کہے گئے جب وہ قتل ہوئے تھے اور شعر یہ تھا۔

کم من حواری تلوح عظامه

وراء الحرب ان یجر فیقبرا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے خدا ان دونوں پر لعنت فرما، اور ان کو فتنہ میں الٹا کر دے اور ان کو جہنم میں داخل کر دے۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا ۝ اب اس میں چلے جاؤ پھر چاہے صبر کرو یا نہ کرو، سب برابر ہے۔ یعنی اب تم جرأت کرو یا ذکر کرو برابر ہے۔ کوئی شخص بھی آگ پر صبر نہیں کر سکتا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ پس وہ آگ پر صبر نہیں کریں گے یعنی وہاں پر جرأت نہیں کر سکیں گے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی اتباع کی۔ تو ہم ان ذریت کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومنین میں سے ہمارے شیعوں کے چھوٹے

بچے جو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں ان کی تربیت جناب فاطمہ علیہا السلام فرماتی ہیں۔ یہ اولاد اپنے والدین کو دیدی جائے گی۔

ابوالجارود نے بیان کیا ہے اس نے مجھ سے ذکر کیا ہے ... علی بن حسان سے اور اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: وَالَّذِينَ آمَنُوا ۔ آپ نے فرمایا: جو لوگ نبی اکرمؐ پر اور امیر المومنین اور ان کی ذریت آئمہ اور اوصیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنے والے ہیں ان کے ساتھ ان کی ذریت کو بھی ہم ملحق کریں گے اور ان کی ذریت میں سے کسی کی بھی حجت میں کمی نہیں کریں گے۔ وہ دلیل و حجت جس کو نبی اکرمؐ لے کر آئے وہی حجت علی علیہ السلام میں ہے اور وہی باقی آئمہ کے بارے میں۔ لہذا ان کی دلیل بھی ایک ہے اور ان کی اطاعت بھی ایک ہی ہے۔

وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۔ اور کسی کے عمل میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کریں گے۔ یعنی ان کے اعمال میں ذرہ برابر بھی نقصان نہیں ہوگا۔

لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۞ وہاں کوئی لغو اور گناہ نہیں ہوگا۔ جنت میں لغو نہیں ہوگا اور نہ ہی فحاشی ہوگی اور مومن جنت میں شراب پئے گا لیکن وہاں اس کو گناہ نہیں ہوگا کیونکہ جنت میں شراب پاک و طاہر ہوگا۔ نجس اور حرام نہیں ہوگا۔ اس کے بعد خدا جنت والوں کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۞ پھر وہ جنت میں ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال و جواب کریں گے۔ اور پھر فرمایا کہ جنت میں: قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۞ کہیں گے کہ ہم تو اپنے گھروں میں خدا سے بہت ڈرتے تھے۔

یعنی خدا کے عذاب سے خائف رہتے تھے۔

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۞ تو خدا نے ہم پر احسان کیا ہے کہ اس نے جہنم کی زہریلی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ہے۔

السموم: انتہائی گرم و زہریلی ہوا کا عذاب۔

آیت ۲۹ تا ۴۹

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۞ أَمْ يَقُولُونَ

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ۞ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ
الْمُتَرَبِّصِينَ ۞ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ
طَاغُونَ ۞ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۞ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ
مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۞ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ
الْخَالِقُونَ ۞ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۞ أَمْ
عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۞ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۞ أَمْ لَهُ
الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۞ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ
مُّثْقَلُونَ ۞ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۞ أَمْ يُرِيدُونَ
كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ۞ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۞ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا
يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۞ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ
يُصْعَقُونَ ۞ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ
يُنصَرُونَ ۞ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ۞ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
حِينَ تَقُومُ ۞ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۞

ترجمہ

لہٰذا آپ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے آپ نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون (۲۹) کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے بارے میں حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں (۳۰) تو آپ کہہ دیجئے کہ بیشک تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں (۳۱) کیا ان کی عقلیں یہ باتیں بتاتی ہیں یا یہ واقعا سرکش قوم ہیں (۳۲) یا یہ کہتے ہیں کہ نبی نے قرآن گھڑ لیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۳۳) اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں تو یہ بھی ایسا ہی کوئی کلام لے آئیں (۳۴) کیا یہ بغیر کسی چیز کے از خود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود ہی پیدا کرنے والے ہیں (۳۵) یا انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ یقین کرنے والے نہیں ہیں (۳۶) یا ان کے پاس پروردگار کے خزانے ہیں یہی لوگ حاکم ہیں (۳۷) یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس کے ذریعہ آسمان کی باتیں سن لیا کرتے ہیں تو ان کا سننے والا کوئی واضح ثبوت لے آئے (۳۸) یا خدا کے لئے لڑکیاں ہیں اور تمہارے لئے لڑکے ہیں (۳۹) یا تم ان سے کوئی اجر رسالت مانگتے ہو کہ یہ اس کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں (۴۰) یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ یہ اسے لکھ رہے ہیں (۴۱) یا یہ کوئی مکاری کرنا چاہتے ہیں تو یاد رکھو کہ کفار خود اپنی چال میں پھنس جانے والے ہیں (۴۲) یا ان کے لئے خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا ہے جب کہ خدا ان کے شرک سے پاک و پاکیزہ ہے (۴۳) اور یہ اگر آسمان کے ٹکڑوں کو گرتا ہوا بھی دیکھ لیں گے تو بھی کہیں گے کہ یہ تو تہ بہ تہ بادل ہیں (۴۴) تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ وہ دن دیکھ لیں جس دن بیہوش ہو جائیں گے (۴۵) جس دن ان کی کوئی چال کام نہ آئے گی اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہوگا (۴۶) اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے لئے اس کے علاوہ بھی عذاب ہے لیکن ان کی اکثریت اس سے بے خبر ہے (۴۷) آپ اپنے پروردگار کے حکم کے لئے صبر کریں آپ ہماری نگاہ کے سامنے ہیں اور ہمیشہ قیام کرتے وقت اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہیں (۴۸) اور رات کے ایک حصہ میں اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد

بھی تسبیح پروردگار کرتے رہیں (۴۹)

تفسیر

اَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رسول شاعر ہے؟

یعنی یہ قریش والے ہمارے محمد جو ہمارے رسول ہیں اس کو کیا یہ شاعر کا عنوان دیتے ہیں کہ یہ رسول نہیں بلکہ شاعر ہے۔

نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ۔ اور ہم اس کے بارے میں حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں۔

اس کے جواب میں خدا فرما رہا ہے میرے محمد آپ ان لوگوں سے کہہ دیں:

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا آپ ان سے کہہ دیں تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں کیا ان کی عقلیں یہ بات بتاتی ہیں یا یہ واقعا سرکش لوگ ہیں؟

یعنی کیا قریش والے جو اپنے آپ کو سب دنیا سے زیادہ عقلمند سمجھتے ہیں ان کی عقلوں نے بتایا کہ محمد شاعر ہے یا واقعا یہ سرکش اور گمراہ ہیں یعنی حق تو محمد کے رسول ہونے کو قبول نہیں کر رہے فقط یہ سرکشی کر رہے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ کیا یہ کہتے ہیں کہ محمد نے یہ خود بنایا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

یعنی یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے علی کو خود اپنی مرضی سے اپنا جانشین بنایا ہے۔ خدا نے اس کا حکم نہیں دیا حقیقت یہ ہے کہ یہ اصلا ایمان لانے والے نہیں ہیں اس وجہ سے یہ بہانے تلاش کر رہے ہیں کہ محمد نے خود بنایا ہے اور اپنی طرف سے یہ کام کیا ہے۔ اس کے بعد خدا فرما رہا ہے:

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝ اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں تو یہ بھی ایسی کوئی کلام لے کر آئیں۔

یعنی یہ بھی قرآن جیسی کوئی کتاب لے آئیں اور علی علیہ السلام جیسا کوئی بندہ پیش کریں۔

أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝ کیا خدا کے لئے لڑکے ہیں اور تمہارے لئے لڑکیاں۔

قریش والے کہتے تھے کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور خدا نے ان کو اپنے لئے رکھا ہے اور ہمارے لئے خدا نے لڑکے دیے ہیں ان کو رد کرنے کے لئے خدا کہہ رہا ہے۔

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۔ اے محمدؐ کیا تم ان سے کوئی اجر رسالت مانگتے ہو کہ یہ اس کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں؟

یعنی اجر رسالت ان کے لیے بوجھ بنا جا رہا ہے حالانکہ آپ نے ان سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگا۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ بے شک وہ لوگ جو ظلم کرنے والے ہیں ان کے لئے اس کے علاوہ عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

فرماتے ہیں وہ عذاب جو اس عذاب جہنم کے علاوہ ہوگا وہ رجعت کے دن تلوار کا عذاب ہوگا جس کا ان کو سامنا کرنا ہوگا اور یہ ان لوگوں کے لئے ہوگا جن لوگوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا ان کو رجعت کے دن تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کے لیے صبر کریں پس آپ ہماری نگاہ کے سامنے ہیں۔

یعنی آپ ہماری حفاظت میں اور ہمارے حصار میں محفوظ ہیں اور ہماری نعمتوں کے حصار میں ہیں۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۔ اور جب قیام کرتے وقت اپنے رب کی تسبیح کرتے رہو۔

یعنی جب آپ نماز شب کے لئے کھڑے ہو تو اس سے قبل اپنے رب کی حمد تسبیح کرتے رہو۔

فَسَبِّحْهُ ۔ پس آپ اس کی تسبیح کریں۔ یعنی نماز شب سے قبل۔

وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۔ اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد۔

ابوبصیر نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو (یعنی نماز نافلہ) اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد دو رکعت نماز فجر کے ساتھ ادا کرو۔

سُوْرَۃُ النَّجْمِ

یہ سورہ مبارکہ النجم کی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 62 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 53 ہے اور نزولی ترتیب میں اس کا نمبر 23 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سورہ مبارکہ النجم کی ہر دن اور ہر رات تلاوت کرے گا وہ لوگوں میں ایک خاص تعریف اور ہر دل عزیز سمجھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

نیز مجمع البیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل ہے جو شخص سورہ النجم کی تلاوت کرے گا تو اللہ ان لوگوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے نبی اکرمؐ کی تصدیق کی تھی یا آپ کا انکار کیا تھا دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔ یہ سورہ ان چار سورتوں میں جن میں سجدہ واجب ہے دوسری سورہ ہے۔ (اضافہ از جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قسم ہے ستارہ کی جب وہ ڈوبا (۱) تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا (۲) اور وہ اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں کرتا ہے (۳) اس کا کلام وہی وحی ہے جو مسلسل نازل ہوتی رہتی ہے (۴) اسے نہایت طاقت والے نے تعلیم دی ہے (۵) وہ صاحب حسن و جمال جو سیدھا کھڑا ہوا (۶) جب کہ وہ بلند ترین افق پر تھا (۷) پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا (۸) یہاں تک کہ دو کمان یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا (۹) پھر خدا نے اپنے بندہ کی طرف جس راز کی بات چاہی وحی کر دی (۱۰) دل نے اس بات کو جھٹلایا نہیں جس کو آنکھوں نے دیکھا (۱۱) کیا تم اس سے اس بات کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو وہ دیکھ رہا ہے (۱۲) اور اس نے تو اسے ایک بار اور بھی دیکھا ہے (۱۳) سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک (۱۴) جس کے پاس جنت المأویٰ بھی ہے (۱۵) جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا (۱۶) اس وقت اس کی آنکھ نہ بہکی اور نہ حد سے آگے بڑھی (۱۷) اس نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں (۱۸) کیا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ہے (۱۹) اور منات جو

ان کا تیسرا ہے اسے بھی دیکھا ہے (۲۰) تو کیا تمہارے لئے لڑکے ہیں اور اس کے لئے لڑکیاں ہیں (۲۱) یہ انتہائی ناانصافی کی تقسیم ہے (۲۲) یہ سب وہ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے طے کر لئے ہیں خدا نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔ درحقیقت یہ لوگ صرف اپنے گمانوں کا اتباع کر رہے ہیں اور جو کچھ ان کا دل چاہتا ہے اور یقیناً ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے (۲۳) کیا انسان کو وہ سب مل سکتا ہے جس کی آرزو کرے (۲۴) اس اللہ ہی کے لئے دنیا اور آخرت سب کچھ ہے (۲۵)

تفسیر

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ قسم ہے ستارے کی جب وہ بلند ہوا۔

فرماتے ہیں نجم سے مراد رسول خدا ہیں اور جب آپ معراج کی رات آسمان کی طرف بلند ہوئے تو اس وقت آپ اوج میں بلند ہوئے تھے۔

"هَوٰى" (اگر ھا کے فتح کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے بلند ہوا اور اگر "هُوِيّ، ھا" کے ضمہ کے ساتھ ہو اس کا معنی ہے گرنا۔

یہ آیت معراج کے انکار کرنے والوں کے رد میں ہے اور اس میں خدا نے حضرت رسول خدا کی قسم اٹھائی ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تمام انبیاء پر فضیلت پر واضح دلیل ہے اور اس قسم کا جواب یہ ہے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے اور وہ اپنی خواہشات کے تحت گفتگو بھی نہیں کرتا۔ یعنی اس کی کلام اپنی خواہشات نفسانی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ اس کی کلام نہیں ہوتی مگر وحی ہے جو مسلسل اس پر نازل ہوتی رہتی ہے اور ایک انتہائی طاقت ور نے اسے تعلیم دی ہے۔ یعنی ان کی کلام قرآن ہے جو وحی کے ذریعے آپ کے پاس آتا ہے اور یہ قرآن وحی ایک طاقتور نے تعلیم دی ہے۔ علی بن ابراہیم کے نزدیک اس طاقتور سے مراد ذات خدا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس سے جبرائیل مراد لیا ہے۔ (دونوں میں جمع ممکن ہے کیونکہ جبرائیل واسطہ ہے اور وحی کا اصل مرکز تو خدا ہی ہے۔ مترجم)

ذُوْ مِرَّةٍ ۖ فَاسْتَوٰى ۙ وہ صاحب حسن و جمال ہے جو سیدھا کھڑا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ذات رسول خدا ہے جو انتہائی خوبصورت و صاحب جمال و کمال تھے (اور یہ خوبی میں مثل ستون کھڑے ہوتے کہ گویا وہ حسن و کمال آپ کی وجہ سے قائم ہے) یاسر نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا خدا نے جو نبی بھی مبعوث فرمایا اس کو صاحب قوت و طاقت اور حسن و جمال بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى ۙ وہ رسول خدا تھے جو بلند ترین افق پر موجود تھے جن کو حکم ہوا۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا۔

یعنی رسول خدا اپنے رب کے قریب ہوئے اور آگے بڑھتے گئے۔ یعنی وہ افق اعلیٰ سے آگے سے آگے گئے

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۙ یہاں تک اس سے دو کمان یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا۔

یعنی رسول خدا کا مقام الٰہی کے اتنے قریب ہوئے کہ گویا کمان کے دو سروں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔ یعنی اس کی رحمت و عظمت کے آپ اتنے قریب ہوئے تھے کہ اس سے بھی کم اور نزدیک ترین۔

فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۙ پس اللہ نے اپنے بندے پر جو وحی چاہا تھا۔

یہ وحی کی تھی جو بلا واسطہ ہوئی اس کو وحی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جناب احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے پھر انہوں نے الحسین بن عباس سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۙ جو رسول خدا نے علی علیہ السلام کو [illegible] قرار دیا ہے اس میں وہ نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔ اور نہ ہی آپ نے جو علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا وہ ہوائے نفس سے فرمایا ہے بلکہ جو کچھ آپ نے کہا ہے اور جو کچھ کہا ہے وہ سب خدا کی وحی کے تحت کہا ہے۔ جو وحی آپ کی طرف کی گئی تھی اور یہ وحی عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ (جس کو ایک طاقتور نے تعلیم دی ہے) پھر خدا نے آپ کو اذن دیا۔ آپ آسمانوں کی طرف گئے اور پھر فرمایا

ذُوْ مِرَّةٍ ۖ فَاسْتَوٰى ۙ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۙ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ

وہ صاحب حسن و جمال سیدھا افق اعلیٰ پر کھڑا ہوا پھر وہ قریب ہوا اور قریب ہوا یہاں تک کہ وہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا۔

یعنی خدا کی کلام کہاں سے ہوئی جہاں رسول نے اس کو سنا ان دونوں کے درمیان کمان کے دو سروں کے برابر یا اس

سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۙ (پس وہ چاہتا تھا اس نے اپنے بندے پر وحی فرمائی) رسول خدا سے اس وحی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا جو میری طرف وحی کی گئی وہ یہ تھی کہ علی تمام اوصیاء کا سردار، متقین کا امام سفید پیشانیوں والوں کا قائد اور خاتم انبیاء کا خلیفہ ہے۔ پس ایک قوم نے اس کلام پر اعتراض کیا اور کہا یہ سب تو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہے تو اس کے جواب میں خدا نے اپنے رسول سے فرمایا کہ آپ یہ کہہ دیں:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۙ جو کچھ آنکھوں نے دیکھا ہے اس کو دل نے جھٹلایا نہیں ہے۔ پھر ان اعتراض کرنے والوں کو رد کرتے ہوئے خدا فرماتا ہے: اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۙ کیا تم اس بات کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہو جو کچھ اس نے دیکھا ہے۔

اس کے بعد رسول خدا نے ان لوگوں سے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں علیؑ کو لوگوں کے درمیان [illegible] نصب کروں اور میں تم سب سے کہتا ہوں۔

هٰذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِيْ۔ یعنی علی میرے بعد تمہارا ولی و حاکم ہے۔ یہ کشتی کی مانند ہے جو سوار ہو گیا وہ کامیاب ہو گا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا: "وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ (اور پھر اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا) فرماتے ہیں کہ میں نے وحی کو دوسری مرتبہ دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۙ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک دیکھا۔ فرمایا سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جس کے پیچھے اللہ نے جنت میں ہمارے شیعوں کو خلق کیا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا اپنے پیغمبر سے رسول سے کہہ دیں:

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا۔

فرماتے ہیں سدرہ پر نور کے حجاب چھائے گئے تھے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ ۙ اس وقت آنکھیں نہ بہکی۔ یعنی سدرہ پر نور کے حجابات کو دیکھ کر آنکھیں چکا چوند نہیں ہوئی تھیں۔ یعنی ایسا نور نہیں دیکھا جس کو آنکھ دیکھ نہ سکے۔

وَمَا طَغٰى ۙ اور دل بھی گمراہ نہ ہوا یعنی اس نور کو دیکھ کر آنکھ اور دل پریشان نہیں ہوا جو کچھ اس کی طرف وحی ہوئی وہ اس میں حد سے آگے نہیں بڑھا اور حد سے کم بھی نہیں رہا۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۙ اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔ فرماتے ہیں جو کچھ آپ نے وہاں سنا اگر آپ کا دل قوی نہ ہوتا تو اس کو برداشت نہ کر سکتے۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۙ یقیناً اس نے اس کو دوسری مرتبہ دیکھا تو وہ ساتویں

آسمان پر دیکھا اور یہ سدرۃ المنتہیٰ بھی ساتویں آسمان پر ہے کہ جس کے قریب جنت ماویٰ ہے۔
"عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ" یعنی جنت ماویٰ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ہے اور سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان میں ہے۔
تو جنت ماویٰ بھی اس کے نزدیک ہے۔ پس یہ آیت ان لوگوں کا رد ہے جو اس کے قائل ہیں کہ خدا نے جنت کو ابھی خلق نہیں کیا بلکہ وہ قیامت کے دن خلق کرے گا۔

علی علیہ السلام سات مقامات پر:

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے سنا ہے اور انہوں نے ابان بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابو داؤد سے اور انہوں نے ابو برزہ اسلمی سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے آپ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی! خدا نے آپ کو سات مقامات پر میرے ساتھ قرار دیا ہے۔

پہلا مقام:

معراج کی رات جب میں آسمانوں پر تھا تو جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد! آپ کے بھائی علی کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میں اس کو زمین پر اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہوں۔ تو اس نے کہا: کیا آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ علی کو بھی آپ کے ساتھ یہاں لے آئے۔ پس میں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تو اچانک میں نے دیکھا کہ بالکل آپ کی مثال کو اپنے پاس پایا۔ یہ اس وقت تھا جب تمام ملائکہ صفیں بنا کر کھڑے تھے تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا: یا رسول اللہ یہ وہی ہیں جن کے سامنے قیامت کے دن خدا آپ کی وجہ سے فخر و مباہات کرے گا۔ پس میں ان کے قریب گیا اور جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا، میں نے سب کچھ ان کے سامنے بیان کیا۔

دوسرا مقام:

تو پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا: اے رسول خدا آپ کے بھائی علی کہاں ہیں؟ تو میں نے کہا: اس کو میں اپنا خلیفہ قرار دے کر اپنے پیچھے زمین پر چھوڑ آیا ہوں۔ پھر جناب جبرائیل نے کہا: آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ اسے بھی یہاں آپ کے پاس لے آئے۔ پس میں نے دعا کی۔ پس اچانک آپ کی مثال میرے ساتھ موجود تھی پس میرے لئے ساتویں آسمان کے پردے چاک کر دئے گئے میں ان کے رہنے والوں کو ان کی عورتوں اور ہر ایک فرشتے کے مقام کو میں نے دیکھا۔

تیسرا مقام:

جب مجھے جنت کی طرف روانہ کیا گیا تو جبرائیل نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ! آپ کا بھائی کہاں ہے؟ میں نے کہا

میں اس کو اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑ آیا ہوں۔ تو اس نے کہا آپ خدا سے دعا کریں تو اسے بھی یہاں لے آئے۔ پس میں نے دعا کی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ میرے پاس ہیں جو کچھ میں نے جنت سے کہا جو کچھ انہوں نے مجھے جواب دیا تو نے سب کچھ سنا تھا۔

چوتھا مقام:

خدا نے انہیں لیلۃ القدر کے ساتھ خاص قرار دیا ہے اور اس میں ہمارے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔

پانچواں مقام:

میں نے آپ کے بارے میں خدا سے دعا کی تو خدا نے مجھے آپ میں سب کچھ عطا کر دیا سوائے نبوت کے۔ پس خدا نے فرمایا اے محمد نبوت کو میں نے فقط آپ کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور اس کا آپ پر ہی اختتام کروں گا۔

چھٹا مقام:

جب مجھے معراج کی رات آسمان پر لے جایا گیا اور وہاں تمام انبیاء نے میری اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ کی مثال میرے بالکل پیچھے تھی۔

ساتواں مقام:

جب خدا مختلف گروہوں کو ہمارے ہاتھوں سے ہلاک کروائے گا۔
یہ رد ہے ان لوگوں کا جو معراج نبی کا انکار کرتے ہیں۔ اور جو لوگ جنت و جہنم کی خلقت کا انکار کرتے ہیں ان کا بھی رد ہے بلکہ ان کے رد کے لئے یہ حدیث بھی ہے۔

رسول خدا کا فاطمہ کے سامنے علیؑ کے فضائل بیان کرنا

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور آپ نے فرمایا: جب بھی رسول خدا کے پاس کسی شخص کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا کہ فلاں شخص نے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا رشتہ طلب کیا ہے تو آپ اس سے منہ موڑ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ تمام لوگ مایوس ہو گئے۔ پس جب رسول خدا نے آپ کی شادی کا علیؑ سے ارادہ کیا تو فوراً آپ جناب فاطمہ کے پاس گئے اور آپ سے اس کے بارے میں مشورہ کیا۔ تو آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ ولی ہیں میرے بارے میں آپ اس کو بھی سب سے زیادہ بہتر جانتے ہیں جو قریش کی عورتوں نے علی کے بارے میں مجھے بیان کیا ہے۔

کی کا قد چھوٹا ہے اور پیٹ بڑا ہے۔ بازو لمبے ہیں۔ جو سوتے سوتے ہیں اور دونوں کنپٹیوں سے گنجا ہے۔ اس کے دونوں کندھے ایسے چوڑے ہیں جیسے اونٹ کے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور جب وہ مسکراتے ہیں تو ان کے دانت ظاہر ہوتے ہیں سب لوگوں کے علاوہ وہ ایک غریب آدمی ہے جس کے پاس کوئی مال و دولت نہیں ہے۔ رسول نے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا! اے فاطمہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کے مردوں میں سے مجھے شرف بخشا ہے اور تمام کائنات کے مردوں میں سے خدا نے سب سے پہلے میرا انتخاب کیا اور مجھے نبی بنایا اور پھر دوبارہ نگاہ کی دوسری مرتبہ علی علیہ السلام کا انتخاب کیا اور اس تمام کائنات کے مردوں سے قرار دے کر میرا وصی قرار دیا ہے اور تمام عورتوں میں سے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اے فاطمہ جب رات رات مجھے آسمانوں کی طرف سیر کروائی گئی تو میں نے بیت المقدس میں ایک چٹان کو دیکھا جس پر یوں تحریر تھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے اس کے وزیر کے ساتھ تائید کی ہے اور میں نے اس کی اسکے وزیر کے ساتھ مدد کی ہے۔

میں نے جبرائیل سے سوال کیا اے جبرائیل میرا وزیر کون ہے؟ تو اس نے کہا وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔ اور جب میں سدرۃ المنتہیٰ پہنچا تو وہاں میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ۔ میں اکیلا ہی اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد میری تمام مخلوقات میں سے میرا چنا ہوا ہے۔ اس کی میں نے اس کے وزیر سے تائید کی ہے اور میں نے اس کی اس کے وزیر کے ذریعے مدد کی ہے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا میرا وزیر کون ہے؟ تو اس نے بتایا وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

اور جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے آگے عرش خدا کے پاس گیا تو اس کے ہر ستون کے اوپر یہ لکھا ہوا پایا۔

انا اللہ لا الہ الا انا محمد حبیبی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ۔ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت میں ایک درخت دیکھا جس کا نام طوبیٰ ہے اس کی جڑ علی کے گھر میں تھیں اور جنت میں کوئی محل و مکان ایسا نہیں تھا مگر یہ کہ اس میں اس کی شاخ تھی۔ اور ہر شاخ کے اوپر ایک ایک طرف ہے جس کو سندس اور استبرق سے مزین کیا گیا ہے اور ایک مومن بندے کے لئے اس میں ہزاروں طرف ہوں گے اور ہر میں ایک ہزار قسم کے حلے ہوں گے جن کے رنگ مختلف ہوں گے جو سب رنگ آنکھوں کو بھائیں گے۔ یہ جنت والوں کے لباس ہوں گے اور جنت کے وسط میں ایک ظل (سایہ) ہوگا جس کی زمین کی آسمان کی مانند چوڑائی تھی۔ اور یہ جنت ہے جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے جس کو خدا نے مومنین کے لئے تیار کیا ہے اور اس سائے میں ایک گھوڑ سوار سو سال سفر کرے تب بھی وہ اس سائے کو دوسری طرف پار نہیں کر سکے گا اور اس شاخ کے نیچے اہل جنت کے لئے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے گھر میں ہوں گے ہر شاخ پر سو قسم کے پھل ہوں گے جو تم دنیا میں دیکھتے ہو

اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جن کو تم نے دنیا میں دیکھا بھی نہیں ہوگا اور ان کے بارے میں سنا نہیں ہوگا اور اس کی مثل کے بارے میں بھی نہیں سنا ہوگا جیسے ہی اس پھل کو توڑ دیا جائے گا تو اس کی جگہ فوراً دوسرا آ جاتا ہے۔ اور اس درخت کی جڑوں سے چار نہریں جاری ہوں گی ایک نہر پانی کی جو تبدیل نہیں ہوگا۔ دوسری نہر دودھ کی ہے جس کا ذائقہ بھی خراب نہیں ہوگا۔ ایک شراب کی ہے جو پینے والوں کے لئے بے حد لذیذ ہوگی اور ایک نہر شہد کی ہے۔

اے فاطمہ خدا نے علی کو سات خصوصیات عطا فرمائی ہیں۔

1. وہ شخص قبر میں میرے ساتھ سب سے پہلا ہوگا جس کی میری قبر کے بعد اس کی قبر کو شق کیا جائے گا۔
2. پل صراط پر میرے ساتھ سب سے پہلے کھڑا ہوا ہوگا اور جہنم سے کہے گا اس کو لے لو یہ میرا دشمن ہے۔ اور اس کو چھوڑ دو یہ میرا محب ہے۔
3. جب مجھے جنت کا لباس پہنایا جائے گا تو سب سے پہلے علی کو لباس پہنایا جائے گا۔
4. جب میں عرش کے کنارے کے پاس کھڑا کیا جاؤں گا تو سب سے پہلے میرے ساتھ علی کو کھڑا کیا جائے گا۔
5. میرے ساتھ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا علی ہوگا۔
6. علیین میں میرے ساتھ سب سے پہلے علی کو سکونت دی جائے گی۔
7. رحیق مختوم سے میرے ساتھ سب سے پہلے جس کو سیراب کیا جائے گا وہ علی ہوگا جس کی خوشبو مشک کی ہوگی۔

اس سے انس لینے والے انس حاصل کریں گے۔ اے فاطمہ یہ وہ مقام و منزلت ہے جو خدا علی کو آخرت میں عطا کرے گا اور اللہ نے جنت کو اس کے لئے تیار کیا ہوا ہے۔ دنیا میں اس کے پاس مال دنیا نہیں ہے۔ اب جو تم نے کہا ہے کہ علی کا پیٹ بڑا ہے وہ اس وجہ سے وہ پیٹ علم سے پر ہے جس کے ساتھ خدا نے علی کو خاص قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ مکرم کیا ہے۔ اور جو آپ نے کہا کہ علی دونوں کنپٹیوں سے گنجے ہیں۔ تو پیش آدم خلق ہوئے ہیں۔ اس کے ہاتھ و بازو لمبے ہیں خدا نے اس کے ہاتھ و بازوں کو اس لئے لمبا رکھا ہے تاکہ ان ہاتھوں کے ذریعے اپنے اور اپنے رسول کے دشمنوں کو قتل کروائے گا۔ اور ان کے ذریعے خدا اپنے دین کو مضبوط کرے گا اگر چہ مشرکین اس کو پسند نہیں کریں گے اور اس کے ذریعے خدا اسلام کو فتح عطا کرے گا اگر چہ مشرکین کو ناپسند ہو قرآن پر قتل کرے گا اور منافقین جو اہل خلافت سے ہوں گے جنت توڑنے والے ہوں گے اور اہل بغی ہوں گے ان کو قرآن کی تاویل پر قتل کرے گا اور اس کی صلب سے جو اہل جنت کے سردار ہیں کو پیدا کرے گا اور ان دونوں کے ذریعے خدا جنت کو مزین کرے گا۔

اے فاطمہ خدا نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں سب کی ذریت کو خدا نے اس کی صلب میں قرار دیا ہے لیکن خدا نے میری نسل و ذریت کو علی کی صلب میں قرار دیا ہے اگر علی نہ ہوتے تو میری کوئی ذریت نہ ہوتی۔ جناب فاطمہ نے عرض کی یا رسول

اللہ میں علی کے علاوہ کسی کا انتخاب نہیں کروں گا۔ میں نے اس کو اختیار کیا ہے۔ پس رسول خدا نے فاطمہ کی شادی علی سے (علیہ السلام) سے کر دی تو ابن عباس نے اس وقت کہا خدا کی قسم علی کے علاوہ فاطمہ کے لئے کوئی کفو نہیں ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ جب سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔

فرماتے ہیں جب خدا نے اپنے نبی اور اپنے رسول کے درمیان حجاب کو اس وقت اٹھایا تو اس کے نور نے تمام سدرہ کو ڈھانپ لیا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ یعنی جو کچھ آنکھ نے دیکھا اور دل نے احساس کیا اس کا انکار نہیں کیا۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ فرماتے ہیں آپ نے جبرائیل کی ساق پر ایک موتی دیکھا جیسے بارش کے ایک قطرہ ہوا اور اس کے چھ سو پر تھے اور ہر پر زمین و آسمان کو پر کئے ہوئے تھا۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ہے۔

فرماتے ہیں لات ایک مرد کا نام ہے اور عزی ایک عورت تھی۔

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ اور منات جو ان کا تیسرا ہے اس کو بھی دیکھا ہے۔

فرماتے ہیں یہ ایک بت تھا جس کو ملک سے بنایا گیا تھا۔ جاہلیت سے پہلے اس کو رکھا گیا تھا۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جیسا قریش کہتے ہیں کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں تو خدا ان کو رد کرتے ہوئے بطور استفہام انکاری کہہ رہا ہے۔

روایت ہوئی ہے فرمایا: اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ کیا تمہارے لئے لڑکے اور لڑکیاں اس کے لئے یہ انصاف کی تقسیم ہے؟" ضیزی یعنی ...

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَاۗءٌ یہ لات، عزی اور منات فقط یہ نام ہیں جو تم نے رکھے ہوئے ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھے ہیں ورنہ خدا کی طرف سے کوئی ان کے پاس دلیل نازل نہیں ہوئی۔

سلطان۔ حجت و دلیل اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ جو لوگ کبیرہ اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں، صغیرہ کے علاوہ یعنی جو گناہ صغیرہ کو جہالت کی وجہ سے کر لیتے ہیں اور پھر نادم ہو جاتے ہیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں تو خدا ان کو معاف کر دیتا ہے۔ یہ اس کی مثل ہو جاتے ہیں۔ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ گویا یہ وہ لوگ ہیں ماں کے شکم سے باہر آئے ہیں۔

آیت ۲۶ تا ۶۲

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝ فَاَعْرِضْ
عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ
مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
بِالْحُسْنٰى ۝ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا
وَّاَكْدٰى ۝ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ
صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ

يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ
وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ
هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا
الْاُوْلٰى ۝ وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ
اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اَزِفَتِ
الْاٰزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا
لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝

ترجمہ

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کسی کے کام نہیں آسکتی ہے جب تک خدا۔۔۔ جس کے بارے میں چاہے اور اسے پسند کرے۔۔۔ اجازت نہ دے دے (۲۶) بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں وہ ملائکہ کے نام لڑکیوں جیسے رکھتے ہیں (۲۷) حالانکہ ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی علم نہیں ہے یہ صرف وہم و گمان کے پیچھے چلے جارہے ہیں اور گمان حق کے بارے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہے (۲۸) لہٰذا جو شخص بھی ہمارے ذکر سے منہ پھیرے اور زندگانی دنیا کے علاوہ کچھ نہ چاہے آپ بھی اس سے کنارہ کش ہو جائیں (۲۹) یہی ان کے علم کی انتہا ہے اور بیشک آپ کا پروردگار

خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بہک گیا ہے اور کون ہدایت کے راستہ پر ہے (۳۰) اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کے کل اختیارات ہیں تاکہ وہ بدعمل افراد کو ان کے اعمال کی سزا دے سکے اور نیک عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دے سکے (۳۱) جو لوگ گناہان کبیرہ اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں (گناہان صغیرہ کے علاوہ) بیشک آپ کا پروردگار ان کے لئے بہت وسیع مغفرت والا ہے وہ اس وقت بھی تم سب کے حالات سے خوب واقف تھا جب اس نے تمہیں خاک سے پیدا کیا تھا اور اس وقت بھی جب تم ماں کے شکم میں جنین کی منزل میں تھے لہٰذا اپنے نفس کو زیادہ پاکیزہ قرار نہ دو وہ متقی افراد کو خوب پہچانتا ہے (۳۲) کیا آپ نے اسے بھی دیکھا ہے جس نے منہ پھیر لیا (۳۳) اور تھوڑا سا راہ خدا میں دے کر بند کر دیا (۳۴) کیا اس کے پاس علم غیب ہے جس کے ذریعے وہ دیکھ رہا ہے (۳۵) یا اسے اس بات کی خبر ہی نہیں ہے جو موسیٰ کے صحیفوں میں تھی (۳۶) یا ابراہیم کے صحیفوں میں تھی جنہوں نے پورا پورا حق ادا کیا ہے (۳۷) کوئی شخص بھی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے (۳۸) اور انسان کے لئے صرف اتنا ہی ہے جتنی اس نے کوشش کی ہے (۳۹) اور اس کی کوشش عنقریب اس کے سامنے پیش کر دی جائے گی (۴۰) اس کے بعد اسے پورا بدلہ دیا جائے گا (۴۱) اور بیشک سب کی آخری منزل پروردگار کی بارگاہ ہے (۴۲) اور یہ کہ اسی نے ہنسایا بھی ہے اور۔۔۔۔۔ رلایا بھی ہے (۴۳) اور وہی موت و حیات کا دینے والا ہے (۴۴) اور اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ہے (۴۵) اس نطفہ سے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے (۴۶) اور اسی کے ذمہ دوسری زندگی بھی ہے (۴۷) اور اسی نے مالدار بنایا ہے اور سرمایہ عطا کیا ہے (۴۸) اور وہی ستارہ شعریٰ کا مالک ہے (۴۹) اور اسی نے پہلے قوم عاد کو ہلاک کیا ہے (۵۰) اور قوم ثمود کو بھی پھر کسی کو باقی نہیں چھوڑا ہے (۵۱) اور قوم نوح کو ان سے پہلے کہ وہ لوگ بڑے ظالم اور سرکش تھے (۵۲) اور اسی نے قوم لوط کی الٹی بستیوں کو پٹک دیا ہے (۵۳) پھر ان کو ڈھانک لیا جس چیز نے کہ ڈھانک لیا (۵۴) اب تم اپنے پروردگار کی کس نعمت پر شک کر رہے ہو (۵۵) بیشک یہ پیغمبر بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے (۵۶) دیکھو قیامت قریب آگئی ہے (۵۷) اللہ کے علاوہ کوئی اس کا ٹالنے والا نہیں ہے (۵۸) کیا تم اس بات سے تعجب

کرتے ہو(۵۹) اور پھر ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو(۶۰) اور تم بالکل غافل ہو(۶۱)(اب سے غنیمت ہے) کہ اللہ کے لیے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو(۶۲)

تفسیر

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۔ ابراہیم وہ ہے جس نے پورا پورا حق ادا کر دیا۔

فرماتے ہیں ابراہیم کو جو بھی حکم ہوا یا جو بھی بات ہوئی سب آپ نے پورا پورا عمل کیا اور اپنے بیٹے کو ذبح کرنے والے حکم کو بھی پورا کر دیا۔

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ۔ اور یہ کہ اپنے رب تک پہنچ کر رک جاؤ۔ فرماتے ہیں جب گفتگو اللہ تک چلی جائے تو وہاں رک جاؤ۔ عرش کے پیچھے کی چیز کے بارے میں گفتگو کرو عرش کے اوپر والے کے بارے میں گفتگو مت کرو۔ کیونکہ جو قوم عرش کے اوپر والے کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں ان کی عقل ضائع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ مرد ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کو آواز سامنے سے دی جاتی ہے اور وہ جواب پیچھے مڑ کر دیتا ہے اور جب اس کو پیچھے سے آواز دی جاتی ہے تو وہ سامنے والوں کو جواب دیتا ہے جیسے پاگل سا ہو جاتا ہے تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ خدا کے اوصاف اپنی طرف سے بیان نہ کرو۔

وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ۔ وہی خدا ہے جو ہنساتا بھی ہے اور وہی رلاتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز ہنستی بھی ہے اور روتی بھی ہے۔ آسمان کا رونا یہ ہے کہ بارش برساتا ہے اور زمین کا ہنسنا یہ ہے کہ وہ سبزہ اگاتی ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

کل یوم بأقحوان جدید
تضحک الأرض من بکاء السماء

ہر دن کا اقحوان نیا ہوتی ہے۔ آسمان کے رونے سے زمین ہنستی ہے

مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۔ اس نطفہ سے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں جب نطفہ رحم میں ڈالا جاتا ہے وہ نطفہ خون میں تبدیل ہو جاتا ہے جو پہلے خون تھا کہ نطفہ بنا اور پھر دوبارہ خون بن جاتا ہے دماغ میں ایک رگ ہے جس کو ودیج کہا جاتا ہے اور یہ نطفہ پشت کی رگوں میں جاری ہوتا ہے جو فقرات پشت ہو کر صلبیتیں اور مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور سفید رنگ کا ہو جاتا ہے اور عورت کا نطفہ اس کی چھاتی سے جاری ہوتا ہے۔

وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۔ اور اسی نے مال دار بنایا اور سرمایہ عطا کیا ہے۔ اس آیت کے ذیل میں امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے ہر انسان کو اس کی معیشت کے ذریعے غنی کر دیا ہے اور ہاتھ کی کمائی پر اس کو راضی کر دیا ہے۔

وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ۔ اور وہی ستارہ شعریٰ کا رب و مالک ہے۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ شعریٰ ایک ستارہ ہے جس کی قریش اور دوسرے عرب والے عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ ستارہ رات کے آخری حصہ میں طلوع کرتا ہے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ۔ اور ان بستیوں کو الٹ دیا۔

فرماتے ہیں مؤتفکہ بصرہ ہے اور امیر المومنین علی علیہ السلام کا قول ہے جس میں آپ نے فرمایا یا اہل المؤتفکۃ یا جند المرأۃ اتباع البہیمۃ (اے زیر و زبر شدہ زمین کے باسیو! اے عورت کے لشکر والو، اے جانور (اونٹ) کی اتباع کرنے والو جب وہ آگے بڑھتا ہے تو تم آگے آتے تھے اور جب وہ زخمی ہو کر گر گیا تو تم سب فرار کر گئے تمہارا پانی کڑوا ہے اور تمہارے اخلاق اسلام سے گندے ہیں۔ تم میں منافقت کی جڑیں گڑی ہیں اور تم نبیوں کے زبان سے خدا نے تم پر لعنت کی ہے اس کے بارے میں مجھے رسول خدا نے خبر دی ہے اور ان کو جبرئیل نے خبر دی تھی۔ کہ میں آپ کو سب سے پست زمین دکھاؤں تو آپ نے دیکھا کہ بصرہ تمام زمینوں میں پانی کے زیادہ قریب ہے اور آسمان سے سب سے زیادہ دور ہے اس میں اس شہروں میں سے نو شر اس میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے گمراہ اور اس کے رہنے والے گناہگار ہیں اس سے نکل جانے کو دوں رحمت کو پائے گا۔ اس کی زمین اپنے رہنے والوں کو دو دفعہ تباہ و برباد کر چکی ہے اور خدا اس کو تیسری مرتبہ برباد کرے گا اور وہ رجعت کے زمانہ کے قریب ہوگا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ۔ اب تم اپنے رب کی کس نعمت پر شک کر رہے ہو۔ یعنی تم کس دلیل، رحمت کے ساتھ خدا سے جھگڑ کر رہے ہو۔ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ۔ یہ نبی بھی پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ هَٰذَا نَذِيرٌ سے مراد رسول خدا کی ذات ہے۔ علی بن حسین نے احمد بن ابو عبداللہ سے اور اس نے محمد بن علی سے اور اس نے علی بن اسباط سے اور اس نے علی بن معمر سے اور اس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے اس آیت هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب خدا نے عالم ذر میں سب سے پہلے مخلوقات کو خلق کیا تو خدا نے ساری مخلوق کو جمع کیا اور پھر ان کو دعوت دی تو ان میں سے بعض آپ پر ایمان لے آئے اور بعض نے آپ کا انکار کر دیا تو خدا نے فرمایا یہ پہلے ڈرانے والا ہے یعنی وہ محمد ہیں جس نے مخلوق کو سب سے پہلے خدا کی طرف دعوت دی عالم ذر اولی میں جو ابتدا پیدا ہوئی ہیں۔

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۔ دیکھو قیامت قریب آگئی ہے۔ ازفت کا معنی ہے قریب ہونا یعنی قیامت قریب آگئی ہے۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۔ اللہ کے علاوہ کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں ہے۔ یعنی قیامت کو وقت اللہ ہی ٹال سکتا ہے۔

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو۔ یعنی یہ جو اخبار و اطلاعات تمہارے لئے آ رہے تھے ان پر تعجب کیوں کر رہے ہو اگر فرشتے ہو رہے تھے نہیں ہو قرآن غافل ہو۔

سُورَۃُ الْقَمَرِ

یہ سورۃ القمر کی سورت ہے اور اس کی آیات کی تعداد 55 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد تین (3) ہے اور اس کا نمبر ترتیب میں نمبر 54 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 37 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص سورۃ قمر کی تلاوت کرے گا تو جب اللہ تعالیٰ اسے قبر سے نکالے گا تو وہ جنت کی اونٹنی پر سوار ہوگا اور جنت میں جائے گا۔

تفسیر مجمع البیان میں روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص سورۃ قمر کی ہر رات تلاوت کرے گا جب وہ قیامت کے دن محشور ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جس نے ہر روز و رات اس کی تلاوت کی ہوگی اس کے درجات اس سے بھی زیادہ بلند ہوں گے وہ جب قیامت کے دن محشور ہوگا تو اس کے چہرے کی روشنی تمام مخلوق پر برتر ہوگی۔ (اضافہ از جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا
سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ ۝
وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ
النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ۝ خُشَّعًا
أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ ۝

مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۞ كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۞ فَدَعَا
رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۞ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۞
وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۞ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ
ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۞ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۞ وَلَقَد
تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۞ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۞ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۞ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
عَذَابِي وَنُذُرِ ۞ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ۞ تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ۞ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۞ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۞

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قیامت قریب آگئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (۱) اور یہ کوئی بھی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک مسلسل جادو ہے (۲) اور انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشات کا اتباع کیا اور ہر بات کی ایک منزل ہوا کرتی ہے (۳) یقیناً ان کے پاس اتنی خبریں آ چکی ہیں جن میں تنبیہ کا سامان موجود ہے (۴) انتہائی درجہ کی حکمت کی باتیں ہیں لیکن انہیں ڈرانے والی باتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہی ہیں (۵) لہٰذا آپ ان سے منہ پھیر لیں جس دن ایک بلانے والا (اسرافیل)

انہیں ایک ناپسندہ امر کی طرف بلائے گا (۶) یہ نظریں جھکائے ہوئے قبروں سے اس طرح نکلیں گے جس طرح ٹڈیاں پھیلی ہوئی ہوں (۷) سب کسی بلانے والے کی طرف سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہوں گے اور کفار یہ کہہ رہے ہوں گے کہ آج کا دن بڑا سخت دن ہے (۸) ان سے پہلے قوم نوح نے بھی تکذیب کی تھی کہ انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہہ دیا کہ یہ دیوانہ ہے بلکہ اسے جھڑکا بھی گیا (۹) تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد فرما (۱۰) تو ہم نے ایک موسلا دھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیے (۱۱) اور زمین سے بھی چشمے جاری کر دیے اور پھر دونوں پانی ایک خاص مقرر مقصد کے لئے باہم مل گئے (۱۲) اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی میں سوار کر لیا (۱۳) جو ہماری نگاہ کے سامنے چل رہی تھی اور یہ اس بندے کی جزا تھی جس کا انکار کیا گیا تھا (۱۴) اور ہم نے اسے ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا ہے تو کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے (۱۵) پھر ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا ثابت ہوا (۱۶) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۱۷) اور قوم عاد نے بھی تکذیب کی تو ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا رہا (۱۸) ہم نے ان کے اوپر تیز و تند آندھی بھیج دی ایک مسلسل نحوست والے منحوس دن میں (۱۹) جو لوگوں کو جگہ سے یوں اٹھا لیتی تھی جیسے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں (۲۰) پھر دیکھو ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا ثابت ہوا (۲۱) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۲۲)

تفسیر

"اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ" قیامت قریب آگئی۔ رسول خدا کے جانے کے بعد قیامت ہی ہے کیونکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور اس کو کٹ جانا بھی قیامت ہے۔

"وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ مکہ کے قریش نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی نبوت کی دلیل اور معجزہ طلب کیا تو رسول خدا نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور تمام لوگوں نے ان دونوں

ٹکڑوں کو الگ الگ دیکھا اور پھر دوبارہ ٹکڑے آپس میں مل گئے تو قریش کے کفار نے کہا یہ واضح جادو ہے۔
یہ بھی روایت ہوا ہے کہ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اس سے مراد امام زمانہ کا ظہور ہے۔

حبیب بن الحسن بن ابان الآجری نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن ہشام نے نقل کیا ہے اس نے محمد سے نقل کیا ہے اس نے یاسر سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاند کی چودھویں رات تو اصحاب عقبہ کے چودہ افراد جمع ہو کر حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ جو بھی نبی خدا کی طرف سے مبعوث ہوا اس کا کوئی معجزہ ضرور ہوتا تھا۔ آپ کا آج کی رات کون سا معجزہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اگر آپ کی خدا کی بارگاہ میں کوئی قدر و منزلت ہے تو اس چاند کو حکم دیں کہ وہ دو ٹکڑوں میں کٹ جائے۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی اے محمد ﷺ اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ میں نے پوری کائنات میں ہر چیز کو آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہوا ہے۔ پس رسول خدا نے سر اٹھایا اور چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم ہونے کا حکم دیا تو وہ دو ٹکڑوں میں کٹ گیا۔

اس کے بعد رسول خدا نے خدا کا شکر ادا کرنے کی خاطر سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ ہمارے شیعوں نے بھی سجدہ کیا تو نبی اکرم نے سجدے سے سر اٹھایا اور دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ اب آپ اس کو دوبارہ حکم دیں کہ وہ اسی طرح ہو جائے جیسے پہلے تھا تو آپ نے حکم دیا تو وہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں چلا گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ دوبارہ اس کو پھٹ جانے کا حکم دیں، تو وہ حکم پاتے ہی پھٹ گیا پھر نبی اکرم نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ ہمارے شیعوں نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے دوست جو مختلف ممالک اور شہروں کی طرف سفر پر گئے ہوئے ہیں جب وہ واپس پلٹ کر آئیں گے ہم ان سے اس رات کے بارے میں سوال کریں گے اگر انہوں نے بھی اس کی تصدیق کر دی تو ہم جان جائیں گے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے معجزہ ہے اور آپ کی نبوت و رسالت کی نشانی ہے۔ اور اگر ان لوگوں نے اس کی تصدیق نہ کی اور انہوں نے ہماری طرح نہ دیکھا ہوا تو پھر ہمیں یقین ہو جائے گا کہ یہ جادو ہے جو آپ نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔ تو خدا نے یہ سورہ نازل فرمائی۔ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝

وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۔ اور انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشات کی اتباع کی۔
علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبیوں کی تکذیب کی ہے اور اپنی رائے اور خواہش کے مطابق عمل کیا ہے۔
وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝ تحقیق ان کے پاس ان کی خبریں آ چکی ہیں کہ جن میں ان کے لئے تنبیہ کا سامان موجود ہے۔
یعنی ان خبروں میں وعظ و نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے۔ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝

پس آپ ان سے منہ موڑ لیں ایک دن ان کو ایک بلانے والا ایک ناپسند امر کی طرف بلائے گا۔
فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو وہ ان کو اس امر کی دعوت دیں گے جس کا یہ لوگ انکار کریں گے؛ کیونکہ وہ کام ان کے مزاج کے خلاف ہوگا۔ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۔ سب کسی بلانے والے کے بلانے پر سر اٹھائے بھاگے جا رہے ہوں گے۔
یعنی جب رجعت کا دن ہوگا وہ بلانے والا بلائے گا پلٹ آؤ تو اس پر کفار کہیں گے کہ آج کتنی سختی ہو رہی ہے۔
يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ کفار یہ کہہ رہے ہوں گے کہ آج کا دن بڑا سخت دن ہے اس کے بعد خدا گذشتہ امتوں کی ہلاکت کی داستان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝ ان سے قبل قوم نوح نے بھی تکذیب کی تھی انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہہ دیا کہ کوئی دیوانہ ہے بلکہ اسے جھڑک بھی دیا گیا۔ فرماتے ہیں کہ نوح کی قوم نے حضرت نوح کی تکذیب بھی کی ان کو اذیتیں بھی دیں اور ان کو جرم کرنے کا بھی ارادہ کر لیا اور ظلم یہ ہے آپ کو جھڑکا جاتا تھا یہ سب کچھ ہی برداشت کرتے رہے۔
فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ اور پھر ہم نے موسلا دھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دئیے۔
ماء منهمر یعنی موسلا دھار بارش جو قطرہ قطرہ ہو کر برسے۔
وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ اور ہم نے زمین کے چشمے بھی جاری کر دئیے اور پھر دونوں پانی مقررہ مقصد کے لئے باہم مل گئے۔ یعنی زمین کا پانی اور آسمان کا پانی۔ طوفان نوح میں آسمانوں سے مسلسل موسلا دھار بارش اور زمین کے چشمے ابھرنا شروع ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے طوفان آ گیا۔
وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝ اور ہم نے نوح علیہ السلام کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر دیا۔
یعنی تختوں سے مراد کشتی کے تختے ہیں کیل سے مراد بھی وہی کیل ہیں جو تختوں کو جوڑنے کے لئے لگائے گئے تھے۔
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دسر سے مراد ایک قسم کی مشین ہے جس کے ساتھ کشتی کو باندھا جاتا تھا۔
تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا ۔ جو ہماری نگاہوں کے سامنے چل رہی تھی۔ یعنی ہمارے علم اور ہماری حفاظت میں چل رہی تھی۔
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا یعنی جو قرآن سے نصیحت حاصل کرنا چاہے اس کے لئے یہ قرآن آسان ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہو بھی۔
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا ۔ ہم نے ان پر تیز تند آندھی بھیج دی یعنی ٹھنڈی اور تیز ہوا ان کے لئے عذاب

کے طور پر بھیج دی گئی۔

آیت ۲۳ تا ۵۵

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا
لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ
أَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ
فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ
بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۝
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً
فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن
مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا
إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ۝ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن
شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ
عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ
صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ
النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ أَمْ يَقُولُونَ
نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝
يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ إِنَّا كُلَّ
شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ
أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝
وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ فِي
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

ترجمہ

اور ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۲۳) اور کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کا اتباع کرلیں اس طرح تو ہم گمراہی اور دیوانگی کا شکار ہو جائیں گے (۲۴) کیا ہم سب کے درمیان ذکر صرف اسی پر نازل ہوا ہے درحقیقت یہ جھوٹا ہے اور بڑائی کا طلبگار ہے (۲۵) تو عنقریب کل ہی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا اور متکبر کون ہے (۲۶) ہم ان کے امتحان کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں لہٰذا تم اس کا انتظار کرو اور صبر سے کام لو (۲۷) اور انہیں باخبر کردو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم ہوگا اور ہر ایک کو اپنی باری پر حاضر ہونا چاہیے (۲۸) تو ان لوگوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی اور اس نے اونٹنی کو پکڑ کر اس کی کونچیں کاٹ دیں (۲۹) پھر سب نے دیکھا کہ ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا ثابت ہوا (۳۰) ہم نے ان کے اوپر ایک چنگھاڑ بھیج دی تو سب کے سب باڑے کے بھوسے کی طرح ہو گئے (۳۱) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کردیا ہے تو کیا کوئی

نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۳۲) اور قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۳۳) تو ہم نے ان کے اوپر پتھر برسائے صرف لوط کی آل کے علاوہ کہ ان کو سحر کے ہنگام ہی بچا لیا (۳۴) یہ ہماری ایک نعمت تھی اور اسی طرح ہم شکر گزار بندوں کو جزا دیتے ہیں (۳۵) اور لوط نے انہیں ہماری گرفت سے ڈرایا لیکن ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا (۳۶) اور ان سے مہمان کے بارے میں ناجائز مطالبات کرنے لگے تو ہم نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کہ اب عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (۳۷) اور ان کے اوپر صبح سویرے نہ ٹلنے والا عذاب نازل ہو گیا (۳۸) کہ اب ہمارے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (۳۹) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۴۰) اور فرعون والوں تک بھی پیغمبر آئے (۴۱) تو انہوں نے ہماری ساری نشانیوں کا انکار کر دیا تو ہم نے بھی ایک زبردست صاحب اقتدار کی طرح انہیں اپنی گرفت میں لے لیا (۴۲) تو کیا تمہارے کفار ان سب سے بہتر ہیں یا ان کے لئے کتابوں میں کوئی معافی نامہ لکھ دیا گیا ہے (۴۳) یا ان کا کہنا یہ ہے کہ ہمارے پاس بڑی جماعت ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والی ہے (۴۴) عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے (۴۵) بلکہ ان کا موعد قیامت کا ہے اور قیامت انتہائی سخت اور تلخ حقیقت ہے (۴۶) بیشک مجرمین گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں (۴۷) قیامت کے دن یہ آگ پر منہ کے بل کھینچے جائیں گے کہ اب جہنم کا مزہ چکھو (۴۸) بیشک ہم نے ہر شے کو ایک اندازہ کے مطابق پیدا کیا ہے (۴۹) اور ہمارا حکم پلک جھپکنے کی طرح کی ایک بات ہے (۵۰) اور ہم نے تمہارے ساتھیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۵۱) اور ان لوگوں نے جو کچھ بھی کیا ہے سب نامہ اعمال میں محفوظ ہے (۵۲) اور ہر چھوٹا اور بڑا عمل اس میں درج کر دیا گیا ہے (۵۳) بیشک صاحبان تقویٰ باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے (۵۴) اس پاکیزہ مقام پر جو صاحب اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں ہے (۵۵)

تفسیر

إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ ۔ ہم ان کے امتحان کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔

فتنہ۔ یعنی اس قوم کے امتحان کے لئے۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ (تو انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی) فرماتے ہیں اس سے مراد قدار ہی شخص ہے جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ تو وہ سب کے سب باڑے کے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ ہشیم ایک بوٹی ہے اس کے بھوسے کی مانند سب برباد ہو گئے۔

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ ۔ تو کیا تمہارے کفار ان سب سے بہتر ہیں؟ یہ قریش والوں کو خطاب ہے کہ وہ گذشتہ امتیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے ان کے مقابل میں تمہارے یہ کفار کیا بہتر ہیں کہ ان کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔

أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ کیا ان کے لئے کتابوں میں کوئی معافی نامہ لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی یا ان کفار مکہ کے لئے گذشتہ کتابوں میں کوئی ضمانت نامہ لکھ دیا گیا کہ یہ جو کچھ چاہے کریں ان کو ہلاک نہیں کیا جائے۔ جب کہ گذشتہ امتوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا قریش کے لوگ سب آپس میں جمع ہوئے تا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں اور آپ کو قتل کریں تو اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ ۔ اے محمد کیا یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک بڑی جماعت ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والی ہے عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے یعنی بدر کے دن ان کو شکست ہوگی اور ان میں سے بہت قتل ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا: بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ ۔ بلکہ ان کا وعدہ گاہ قیامت ہوگی۔ اور قیامت سخت اور تلخ حقیقت ہے اور اس دن کا معاملہ اور سخت ہوگا۔ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ ۔ بے شک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں۔ سعر۔ یعنی عذاب۔ سعر جہنم میں ایک بہت بڑی وادی ہے جس کا عذاب سخت ترین ہوگا۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ ۔ (ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق خلق کیا ہے) یعنی ہر چیز کے لئے ایک وقت معین اور اس کی انتہا بھی معین ہے۔

محمد بن ابو عبد اللہ نے کہا ہے کہ مجھے موسیٰ بن عمران نے نقل کیا ہے اور اس نے حسین بن یزید سے اور اس نے اسماعیل بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: میں نے خدا کی

کتاب میں اہل قدر کا نام پایا ہے اور وہ ہے خدا کا قول۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝

اس سے مراد مجرمین ہیں جس کی اول و آخر میں ہے یہ ہمیشہ نہیں رہے گی

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ اور ہمارا حکم پلک جھپکنے کی طرح ایک بات ہے۔ یعنی جب ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کن۔ (یعنی ہو جا) (فیکون) ہو جاتا ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ ۔ اور ہم نے تمہارے ساتھیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے۔ یعنی یہ خطاب بھی کفار کو ہے جو بتوں کی عبادت میں تمہارے ساتھی تھے ان کو ہم نے پہلے بھی ہلاک کر دیا تھا۔

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ اور ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ ان کے نامہ اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی ان کے نامہ اعمال کی کتابوں میں سب کام جو یہ کرتے ہیں وہ لکھے جا چکے ہیں۔

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝ یعنی ہر چھوٹا اور بڑا عمل اس میں درج ہے یعنی جو گناہ چھوٹا ہو یا بڑا سب ان کے نامہ اعمال میں لکھے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد متقین کے لئے جو کچھ تیار کیا گیا ہے اس کو خدا بیان کر رہا ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝

متقی لوگ باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے۔ اس پاکیزہ مقام کو جو صاحب اقتدار بادشاہوں کی بارگاہ میں ہے۔

سورہ قمر ختم شد است

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

سورۃ الرحمن مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 78 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں۔ موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 55 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 97 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

رسول خدا سے ایک حدیث نقل ہوئی جس میں آپ نے فرمایا ہے: ہر چیز کے لئے ایک عروس ہے اور قرآن کی عروس سورہ رحمن ہے۔ کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے آپ نے فرمایا سورہ رحمن کی تلاوت اور اس کے ساتھ قیام ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ یہ سورہ منافقین کے دلوں میں ہرگز نہیں ٹھہرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سورہ کو ایک انسانی شکل دے گا جو نہایت حسین و جمیل ہوگی اور اس سے عمدہ خوشبو آ رہی ہوگی پھر وہ ایک ایسی جگہ قیام کرے گی کہ جو خدا کے بہت قریب ہوگی۔ خدا اس سورہ سے سوال کرے گا دنیاوی زندگی میں کون تھا جو تیری تلاوت کرتا تھا اور تیرے ساتھ قیام کرتا تھا؟

یہ سورہ جواب دے گی خدایا فلاں فلاں تیرے بندے ہیں تو اس وقت ان کے چہرے خوشی سے چمک اٹھیں گے اب خدا ان سے مخاطب ہوگا تم جس جس کی مغفرت چاہتے ہو اس کی سفارش کر سکتے ہو تو اس وقت وہ اپنی آرزو کے مطابق لوگوں کی سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو سکونت اختیار کرو۔ ایک اور حدیث میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص سورہ رحمن کی تلاوت کرے اور جب وہ آیت فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پڑھے تو کہے اے خدایا میں تیری کسی نعمت کا انکار نہیں کرتا۔ اگر وہ رات کو تلاوت کرے گا اور اسی رات مر جائے تو بھی خدا اسے شہید قرار دے گا۔

تفسیر مجمع البیان میں حدیث ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ جو شخص سورہ رحمن کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ نے اس کو جو نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں ان کی شکر گزاری کا حق ادا کروائے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا
لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو
الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا
يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي
الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

وہ خدا بڑا مہربان ہے (۱) اس نے قرآن کی تعلیم دی ہے (۲) انسان کو پیدا کیا ہے (۳) اور اسے بیان سکھایا ہے (۴) آفتاب و ماہتاب سب اسی کے مقرر کردہ حساب کے ساتھ چل رہے ہیں (۵) اور بوٹیاں بیلیں اور درخت سب اسی کا سجدہ کر رہے ہیں (۶) اس نے آسمان کو بلند کیا ہے اور انصاف کی ترازو قائم کی ہے (۷) تاکہ تم لوگ وزن میں حد سے تجاوز نہ کرو (۸) اور انصاف کے

ساتھ وزن کو قائم کرو اور تولنے میں کم نہ تولو (۹) اور اسی نے زمین کو انسانوں کے لئے وضع کیا ہے (۱۰) اس میں میوے ہیں اور وہ کھجوریں ہیں جن کے خوشوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں (۱۱) وہ دانے ہیں جن کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول بھی ہیں (۱۲) اب تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۱۳) اس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے (۱۴) اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا ہے (۱۵) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۱۶) وہ چاند اور سورج دونوں کے مشرق اور مغرب کا مالک ہے (۱۷) پھر تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (۱۸) اس نے دو دریا بہائے ہیں جو آپس میں مل جاتے ہیں (۱۹) ان کے درمیان حد فاصل ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتے (۲۰) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۱) ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے برآمد ہوتے ہیں (۲۲) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۳) اسی کے وہ جہاز بھی ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح کھڑے رہتے ہیں (۲۴) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۵)

تفسیر

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

خدا بڑا مہربان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان کی تعلیم دی۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن خالد سے اور اس نے ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم دی۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا خلق الانسان سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا اس انسان سے مراد امیر المومنین علی ہیں۔ میں نے پھر عرض کی کہ علمہ البیان سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ہر وہ چیز جس کی انسان کو ضرورت و احتیاج تھی۔ اس نے بیان کی تعلیم دی۔ میں نے عرض کی:

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ (شمس اور قمر اس کے مقرر کردہ حساب پر چل رہے ہیں) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا ان دونوں کو عذاب ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم نے ایسی

چیز کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو اس کو سمجھو۔ سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں جو اس کے حکم کے مطابق چل رہے ہیں اور خدا کے اطاعت گذار ہیں۔ اور ان دونوں کی روشنی عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی جہنم کی آگ سے ہے۔ اور جب قیامت ہوگی تو ان کی روشنی دوبارہ واپس عرش کے نور کی طرف چلا جائے گا اور ان کی گرمی جہنم کی طرف واپس چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا اور نہ چاند رہے گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ پھر میں نے عرض کیا: وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ (اور ستارہ اور درخت دونوں اس کا سجدہ کرتے ہیں) اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا نجم سے مراد ذات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قرآن اس کے علاوہ ایک اور سورہ میں بھی رسول کو نجم کہا ہے سورہ نجم میں فرمایا

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ (اور ستارہ کی قسم جب وہ فضاؤں میں بلند ہوا۔) تو جب آپ معراج پر گئے تو اس وقت آپ فضاؤں میں بلند ہوئے۔ فرمایا علامات اور نجم سے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: علامات سے مراد آپ کے اوصیاء ہیں اور نجم سے مراد رسول خدا ہیں۔

میں نے عرض کی يَسْجُدَانِ ۝ سے کیا مراد ہے، وہ کیسے سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ یہ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ (اور اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قائم کیا) سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آسمان سے مراد رسول خدا ہیں جنکو خدا نے سب سے زیادہ بلندی عطا کی ہے اور میزان سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں جن کو اپنی مخلوق کے لئے نصب کیا ہے میں نے عرض کیا پھر اس سے کیا مراد ہے کہ

أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ تاکہ تم وزن کرنے میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرو۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ امام برحق کی نافرمانی نہ کرو۔ میں نے عرض کی کہ

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ اور انصاف کے ساتھ وزن کرو۔ سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ امام برحق کی اطاعت میں عدل کرو۔ پھر میں نے عرض کیا اس سے کیا مراد ہے کہ:

وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ (اور تولنے میں کمی نہ کرو) آپؑ نے فرمایا امام برحق عادل کے حق کو ضائع مت کرو اور ان پر ظلم نہ کرو ان کی نافرمانی نہ کرو۔

وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ اور زمین کو اس نے لوگوں کے لئے بچھایا ہے۔

انام: یعنی انسانوں کے لئے۔

فِيهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ اس میں لوگوں کے لئے ہر قسم کے کثرت کے ساتھ پھل اور کھجوریں ہیں جب کے خوشوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں)

آپ نے فرمایا کہ کھجوریں بہت زیادہ غلافوں میں ہوتی ہیں پھر ان سے باہر ظاہر ہوتی ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ (وہ دانے ہیں جن کا بھوسا ہوتا اور خوشبودار پھول بھی ہیں)۔ آپؑ نے فرمایا: ان سے مراد گندم اور جو اور دوسرا غلہ ہے اور عصف سے مراد بھوسہ اور ریحان سے مراد وہ جو پھول میں سے کھائے جاتے ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پس دونوں خدا کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ظاہراً مراد خطاب جنوں و انسانوں کو ہے باطن میں۔ وہ دو لوگ مراد ہیں جو خدا و رسول اور امیر المومنین کے دشمنوں کے سردار تھے۔

حدثنا: احمد بن علی نے بیان کیا ہے کہ مجھے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے اس نے محمد بن الحسین سے اور اس نے محمد بن مسلم سے اور اس نے علی بن ابوحمزہ سے۔ علی بن ابوحمزہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مراد ہے؟

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میری کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔ محمدؐ کا یا علیؑ کا؟

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ وہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں مشرقوں سے مراد سردی کا مشرق اور گرمی کا مشرق اور مغربین سے مراد بھی ایسے ہی ہے کیونکہ دونوں موسموں کا مشرق و مغرب الگ الگ ہوتا ہے۔ سیف بن عمیرہ کی روایت ہے جو اس نے اسحاق بن عمار اور اس نے ابو بصیر سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ امام صادقؑ سے نقل کی ہے اس میں آپ نے فرمایا "مشرقین" سے مراد رسول خدا اور امیر المومنین علیؑ ہیں اور مغربین سے حسنؑ و حسینؑ مراد ہیں۔ اور ان دونوں کی جو مثل ہیں ان میں بھی یہ جاری و ساری ہے۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ علیؑ و محمدؐ ہماری بڑی نعمتیں ہیں۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝ - (اس نے دو دریا جاری کیے ہیں جو آپس میں مل جاتے ہیں اور ان کے درمیان حد فاصل ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے زیادتی و تجاوز نہیں کرتے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہؑ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: دو دریا علیؑ و فاطمہؑ ہیں جو بہت گہرے دریا ہیں۔ ان دونوں کے درمیان برزخ رسول خدا کی ذات ہیں اور یہ دونوں دریا اس وجہ سے ایک دوسرے پر تجاوز نہیں کرتے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ اور ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں دریاؤں سے مراد علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہا السلام ہیں اور لؤلؤ و مرجان سے مراد حسن و حسین ہیں۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۔ اور اس کے علاوہ وہ جہاز بھی ہیں جو دریاؤں میں پہاڑوں کی مانند کھڑے ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ایسے ہی ہے جیسا کہ الخنساء نے اپنے بھائی صخر کے لئے مرثیہ پڑھا اور اس نے علم کا استعمال کیا ہے۔

وان صخرا لمولانا و سیدنا
وان صخرا اذا یستوقد النار
ان صخرا لتاتم الهدا
کانه علم فی راسه نار

تحقیق: میرا بھائی صخر ہمارا مولا اور ہمارا سردار ہے اور صخر جب آگ کو روشن کرتا اور صخر سے ہدایت حاصل ہوتی ہے صخر وہ پہاڑ ہے جس کے سر سے آگ نکل رہی ہے تو علم یعنی پہاڑ ہے۔ ایسے ہی آیت میں ہے کہ وہ جہاز پہاڑوں کی مانند ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۶ تا ۴۵

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ
أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ
ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝
يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

ترجمہ

جو بھی روئے زمین پر ہے سب فنا ہو جانے والے ہیں (۲۶) صرف تمہارے رب کی ذات جو صاحب جلال و اکرام ہے وہی باقی رہنے والی ہے (۲۷) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۸) آسمان و زمین میں جو بھی ہے سب اسی سے سوال کرتے ہیں اور وہ ہر روز ایک نئی شان والا ہے (۲۹) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۳۰) اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہوں گے (۳۱) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۲) اے گروہ جن و انس اگر تم میں قدرت ہو کہ آسمان و زمین کے اطراف سے باہر نکل جاؤ تو نکل جاؤ مگر یاد رکھو کہ تم قوت اور غلبہ کے بغیر نہیں نکل سکتے ہو (۳۳) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۴) تمہارے اوپر آگ کا سبز شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم دونوں کسی طرح نہیں روک سکتے ہو (۳۵) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۶) پھر جب آسمان

پھٹ کر تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا (۳۷) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۸) پھر اس دن کسی انسان یا جن سے اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا (۳۹) تو پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۰) مجرم افراد تو اپنی نشانی ہی سے پہچان لیے جائیں گے پھر پیشانی اور پیروں سے پکڑ لیے جائیں گے (۴۱) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۲) یہی وہ جہنم ہے جس کا مجرمین انکار کر رہے تھے (۴۳) اب اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے (۴۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۵)

تفسیر

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔ جو بھی روئے زمین پر ہے سب فنا ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا چونکہ جنوں و انسانوں کے علاوہ بھی جو کچھ اس زمین پر ہے سب فنا ہو جائے گا۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ صرف تمہارے رب کی ذات جو صاحب جلال اور اکرام ہے وہ باقی رہ جائے گی۔

حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم آل محمد اللہ کا چہرہ ہیں جو اس کی طرف سے آئے ہیں۔ ہم باقی رہیں گے۔

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۔ آسمان و زمین میں جو بھی ہے وہ بس اسی سے سوال کرتے ہیں اور وہ ہر روز ایک نئی شان والا ہے۔ (یعنی وہ ہر روز زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رزق دیتا ہے اور اس میں زیادتی کرتا ہے اور کمی کرتا ہے۔ (اس سے ثابت ہوتا ہے یہ کہنا کہ جو اس نے لکھ دیا ہے بس وہی ہوگا ایسا نہیں بلکہ وہ ہر روز کمی و زیادتی کرتا ہے تو دعا سے رزق میں زیادتی اور گناہوں میں کمی ہو جاتی ہے) ایسے موت کو بھی دعا سے ٹالا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۔ عنقریب یہ دونوں وزنی چیزیں تمہاری طرف متوجہ ہونے والی ہیں۔ آپ نے فرمایا:

ثقلین سے مراد ہم آل محمد اور قرآن کتاب خدا ہیں اور اس پر دلیل رسول خدا کی وہ حدیث ہے جس میں آپ ؐ

نے فرمایا:

انی تارك فيكم الثقلين كتاب الله و عترتی اهل بيتی ۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک خدا کی کتاب اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہے۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ

اے جن و انسان کے گروہ اگر تم میں قدرت ہو کہ آسمان و زمین کے اطراف سے باہر نکل جاؤ تو نکل جاؤ مگر یاد رکھو تم قوت و طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔

آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو دنیاوی آسمان اس زمین کو گھیر لے گا پھر دوسرا آسمان پہلے آسمان کو گھیرے گا پھر تیسرا آسمان دوسرے آسمان کو گھیرے گا اور پھر بعد والا آسمان پہلے والے آسمان کو گھیرے گا پھر منادی آواز دے گا اے جنوں و انسانوں کے گروہ اگر تم زمین و آسمان کے اطراف میں باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ اور تم خدا کی طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ یعنی خدا کی طرف سے حجت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ ۔ پس اس دن کسی سے اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا خواہ وہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے جو لوگ بھی ہیں۔ ان سے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے جو شخص امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت و امامت کا اقرار کرتا ہے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرتا ہے اور خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے پھر اس سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور دنیا میں مرنے سے قبل توبہ بھی نہیں کر سکتا تو مر جاتا ہے تو اس کو عالم برزخ میں عذاب دیا جائے گا اور جب وہ محشر کے دن قبر سے باہر آئے گا تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا تا کہ قیامت کے دن اس کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے۔

هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۔ یہی وہ جہنم ہے کہ جس کا مجرم انکار کر رہے تھے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب امیر المومنین کے بڑے بڑے دشمنوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس وقت زریق اور حبتر سے کہا جائے گا کہ یہ وہ جہنم ہے کہ جس کا تم انکار کرتے تھے۔

يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۔ اور وہ اب اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جہنم کی شدت گرمی کی وجہ سے اس کے اطراف ہیں۔

آیت نمبر ۴۶ تا ۷۸

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَاۤ
اَفْنَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَاۤىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۤنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
مُدْهَاۤمَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ
نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ
وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۤنٌّ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ

حِسَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ۝

ترجمہ

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۵) اور جو شخص بھی اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو دو باغات ہیں (۴۶) پھر تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۷) اور دونوں باغات درختوں کی ٹہنیوں (میووں) سے لدے ہوں گے (۴۸) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۹) ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے (۵۰) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۱) ان دونوں میں ہر میوے کے جوڑے ہوں گے (۵۲) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۳) یہ لوگ ان فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر اطلس کے ہوں گے اور دونوں باغات کے میوے انتہائی قریب سے حاصل کر لیں گے (۵۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۵) ان جنتوں میں محدود نگاہ والی حوریں ہوں گی جن کو انسان اور جنات میں سے کسی نے پہلے چھوا بھی نہ ہوگا (۵۶) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۷) وہ حوریں اس طرح کی ہوں گی جیسے سرخ یاقوت اور مونگے (۵۸) پھر تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۹) کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے (۶۰) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۱) اور ان دونوں کے علاوہ دو باغات اور ہوں گے (۶۲) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۳) دونوں نہایت درجہ سرسبز وشاداب ہوں گے (۶۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۵) ان دونوں باغات میں بھی دو جوش مارتے ہوئے چشمے ہوں گے (۶۶) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۷) ان دونوں باغات میں میوے، کھجوریں اور

انار ہوں گے (۶۸) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۹) ان جنتوں میں نیک سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی (۷۰) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۱) وہ حوریں ہیں جو خیموں کے اندر چھپی بیٹھی ہوں گی (۷۲) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۳) انہیں ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہ لگایا ہوگا (۷۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۵) وہ لوگ سبز قالینوں اور بہترین مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (۷۶) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۷) بڑا بابرکت ہے آپ کے پروردگار کا نام جو صاحب جلال بھی ہے اور صاحب اکرام بھی ہے (۷۸)

تفسیر

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ. کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔
آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس کو خدا اپنی معرفت حق کی نعمت عطا کرتا ہے اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ. اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں۔ جناب احمد بن ادریس بیان کرتے ہیں کہ مجھے احمد بن محمد نے نقل کیا اور اس نے الحسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور اس نے عثمان بن محمد بن عمران سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ دو باغ دنیاوی ہیں جو سرسبز ہو گے اور جب مومنین حساب سے فارغ نہیں ہو گے اس وقت تک ان دونوں باغوں سے کھاتے رہیں گے۔ مُدْهَامَّتَانِ. اور دونوں نہایت ہی گہرے سرسبز ہو گے۔ نیز جناب احمد بن ادریس سے ہے انہوں نے محمد بن احمد سے نقل کیا ہے اور اس نے یعقوب بن یزید سے نقل کی ہے اور اس نے علی بن حماد الخزاز سے اور اس نے حسین بن احمد منقری سے اور اس نے یونس بن ظبیان اور اس نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان باغ ہو گے جو کھجوروں کے ہو گے اور دونوں شہروں سے متصل ہو گے۔ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ. اور جنتوں میں محدود نگاہوں والی حوریں ہوگی۔ یعنی وہ ایسی نورانی ہوگی کہ ان کے نور کی وجہ سے ان کی طرف نگاہیں نہیں دیکھ سکیں گی۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ. ان کو انسانوں اور جنوں میں سے کسی نے بھی اس سے قبل مس نہیں کیا

ہوگا۔

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ. اور ان دونوں باغوں میں جوش مارنے والے چشمے ہو گے۔ یعنی جوش مار مار کر ابل رہے ہوں گے۔

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ. ان باغوں میں خوبصورت اور نیک سیرت عورتیں ہوگی۔ اور فرماتے ہیں کوثر کے کنارے ایسی نباتات ہوگی اگر ان میں سے ایک کو اکھاڑا جائے گا تو دوسری فوراً اس کی جگہ آ جائے گی۔

حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ. جنت میں ایسی حوریں ہوگی جو خیموں کے اندر چھپی ہوگی۔ یعنی ان کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. بڑا بابرکت ہے آپ کے رب کا نام جو صاحب جلال بھی ہے اور صاحب اکرام بھی ہے۔

سعد بن طریف نے حضرت باقر علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اللہ کا جلال ہیں۔ اور ہم ہی اس کی کرامت ہیں اللہ اپنے بندوں کو ہماری اطاعت کی وجہ سے اس کرامت سے سرفراز فرمائے گا۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

یہ سورۃ الواقعۃ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 96 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں اور قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 56 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 46 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا جو شخص ہر شب جمعہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو خدا اسے دوست رکھتا ہے اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور وہ دنیا میں ہرگز رنج نہیں اور تکلیف نہیں دیکھتا، فقر و فاقہ اور آفات دنیا سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا امیر المومنین کے رفقاء میں شمار ہوگا اور یہ سورہ امیر المومنین کا سورہ ہے۔ نیز آپ سے منقول ہے جسے جنت کا اشتیاق ہے وہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ (اضافہ حسن جناب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۴۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ ۝
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ
الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِنَ

الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ۝ مُتَّكِئِينَ
عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ
وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝
وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝ وَحُورٌ عِينٌ ۝
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَا
يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَأَصْحَابُ
الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ۝
وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ
أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ
مِنَ الْآخِرِينَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

جب قیامت برپا ہوگی (۱) اور اس کے قائم ہونے میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے (۲) وہ الٹ پلٹ کر دینے والی ہوگی (۳) جب زمین کو زبردست جھٹکے لگیں گے (۴) اور پہاڑ بالکل چور چور ہو جائیں گے (۵) پھر ذرات بن کر منتشر ہو جائیں گے (۶) اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے (۷) پھر داہنے ہاتھ والے اور کیا کہنا داہنے ہاتھ والوں کا (۸) اور بائیں ہاتھ والے اور کیا پوچھنا ہے بائیں

بائیں ہاتھ والوں کا (۹) اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں (۱۰) وہی اللہ کی بارگاہ کے مقرب ہیں (۱۱) نعمتوں بھری جنتوں میں ہوں گے (۱۲) بہت سے لوگ اگلے لوگوں میں سے ہوں گے (۱۳) اور تھوڑے آخر دور کے ہوں گے (۱۴) موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے تختوں پر (۱۵) ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (۱۶) ان کے گرد ہمیشہ نوجوان رہنے والے بچے گردش کررہے ہوں گے (۱۷) پیالے اور ٹونٹی دار کنٹر اور شراب کے جام لئے ہوئے ہوں گے (۱۸) جس سے نہ درد سر پیدا ہوگا اور نہ ہوش و حواس گم ہوں گے (۱۹) اور ان کی پسند کے میوے لئے ہوں گے (۲۰) اور ان پرندوں کا گوشت جس کی انہیں خواہش ہوگی (۲۱) اور کشادہ چشم حوریں ہوں گی (۲۲) جیسے سربستہ موتی (۲۳) یہ سب درحقیقت ان کے اعمال کی جزا اور اس کا انعام ہوگا (۲۴) وہاں نہ کوئی لغویات سنیں گے اور نہ گناہ کی باتیں (۲۵) صرف ہر طرف سلام ہی سلام ہوگا (۲۶) اور داہنی طرف والے اصحاب۔۔۔ کیا کہنا ان اصحاب یمین کا (۲۷) بے کانٹے کی بیر (۲۸) لدے گچھے ہوئے کیلے (۲۹) پھیلے ہوئے سائے (۳۰) اور جھرنے سے گرتے ہوئے پانی (۳۱) کثیر تعداد کے میووں کے درمیان ہوں گے (۳۲) جن کا سلسلہ نہ ختم ہوگا اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی (۳۳) اور اونچے قسم کے گدے ہوں گے (۳۴) بیشک ان حوروں کو ہم نے ایجاد کیا ہے (۳۵) تو انہیں نت نئی بنایا ہے (۳۶) یہ کنواریاں اور آپس میں ہمجولیاں ہوں گی (۳۷) یہ سب اصحاب یمین کے لئے ہیں (۳۸) جن کا ایک گروہ پہلے لوگوں کا ہے (۳۹) اور ایک گروہ آخری لوگوں کا ہے (۴۰)

تفسیر

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ . جب قیامت برپا ہوگی اور اس کے برپا ہونے میں ذرا برابر بھی جھوٹ نہیں ہے۔

یعنی قیامت حق ہے اور اس کا واقع ہونا بھی حق ہے کہ جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ . یہ پست و بالا کرنے والی ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ قیامت خدا کے دشمنوں کے لئے خَافِضَةٌ ہے یعنی ذلیل و رسوا کرنے والی ہے اور خدا کے دوستوں کے لئے رَّافِعَةٌ ہے یعنی ان کو سربلند کرنے والی ہے۔

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا . جب زمین کو زبردست جھٹکے لگیں گے۔ یعنی زمین کے بعض حصے کو دوسرے بعض حصے پر مارا جائے گا۔

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا . اور پہاڑ چور چور ہو جائیں گے۔ یعنی پہاڑوں کو جڑوں سے اکھاڑ دیا جائے اور چور چور کر دیا جائے گا۔

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا . پھر وہ ذرات بن کر منتشر ہو جائیں گے۔ گویا ان کی صورت ایسے ذرات کی مانند ہو جائے کہ سورج کی شعاعیں روشندان کے ذریعے کمرے کے اندر آتی ہیں تو اس میں ذرات نظر آتے ہیں ان کی مانند یہ پہاڑ ہو جائیں گے۔

وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً . اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے۔ یعنی قیامت کے دن انسانوں کے تین گروہ ہوں گے۔

فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ . پھر داہنے ہاتھ والے اور کیا کہنا داہنے ہاتھ والوں کا۔ فرماتے ہیں کہ مومنین کا گروہ ہوگا جو ایسا عمل کرنے والے ہوں گے وہ حساب کے لئے کھڑے نہ ہوں گے۔

وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ . بائیں ہاتھ والے اصحاب اور کیا پوچھنا بائیں ہاتھ والوں کا۔ یعنی ان کا حال برا ہوگا۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ . اور سبقت کرنے والے تو ہیں ہی سبقت کرنے والے۔ یعنی یہ وہ گروہ ہے جو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

الخبر: فرماتے ہیں مجھے الحسن بن علی نے اپنے باپ سے خبر دی ہے اور انہوں نے الحسن بن سعید سے اور اس نے الحسین بن علوان الکلبی سے اور اس نے علی بن حسین العبدی سے اور اس نے ابو ہارون عبدی سے اس نے ربیعہ السعدی سے اور اس نے حذیفہ بن الیمان سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول خدا نے بلالؓ کو اپنے پاس بلایا اور وقت نماز سے قبل آپ کو اذان کا حکم دیا جب بلال نے بے وقت اذان دی تو لوگوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور جمع ہو گئے اور کہنے لگے رسول خدا ہمارے درمیان زندہ و سلامت موجود ہیں تو یہ بے وقت اذان کیوں۔ پس سارے اصحاب جمع ہو گئے اور وحشت زدہ تھے رسول خدا ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف لائے چلتے چلتے مسجد کے ایک دروازے کے قریب آئے اور

دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا اور لوگوں کو سلام کیا اور پھر فرمایا اے حق کے طلبگارو کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟ سب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم سن رہے ہیں اطاعت گزار ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میرا پیغام دوسروں تک پہنچا دو گے؟ سب نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے لئے اس کی ضمانت لیتے ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا میں تم لوگوں کو خبر دیتا ہوں کہ خدا نے خلق کو دو قسموں کا خلق کیا ہے اور مجھے ان میں سے بہتر قسم میں قرار دیا ہے اور وہ دو قسمیں ایک دائیں ہاتھ والے اور دوسرے بائیں ہاتھ والے اور میں دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوں اور ان میں سب سے افضل اور خیر ہوں اور پھر ان دو قسموں کو پھر خدا نے تین گروہ قرار دیا ہے اور مجھے ان تین میں سے جو سب سے بہتر گروہ ہے اس میں سے قرار دیا ہے اور وہ تین گروہ (1۔ دائیں ہاتھ والے اصحاب 2۔ بائیں ہاتھ والے اصحاب 3۔ سابقون) اور میں سابقون میں سے ہوں اور سابقون میں سے سب سے افضل و خیر ہوں۔ اور پھر خدا نے ان تین گروہ کو قبائل میں قرار دیا ہے اور مجھے ان قبائل میں سے سب سے بہتر قبیلے سے قرار دیا ہے جیسا کہ خدا نے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے خلق کیا اور پھر ہم نے تمہیں خاندان اور قبائل میں قرار دیا تاکہ تمہاری شناخت ہو سکے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ (سورہ حجرات ۔ ۱۳)

پس میرا قبیلہ سب قبائل میں سے بہتر اور افضل ہے اور میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تمام اولاد آدم میں سے خدا کے نزدیک سب سے محترم و مکرم ہوں اور اس پر مجھے فخر بھی نہیں ہے۔ پھر میرے قبیلہ کو مختلف گھروں میں قرار دیا اور مجھے ان سب گھروں میں سے افضل و بہتر گھر میں قرار دیا گیا۔ اور اس گھر کے بہتر ہونے کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے جس میں خدا فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔ (سورہ احزاب)

آگاہ ہو جاؤ کہ میرے خدا نے میرے اہل بیت میں سے تین افراد پر مجھے اختیار کیا ہے اور مجھے ان تینوں کا سردار قرار دیا ہے اور میں ان تینوں سے زیادہ صاحب تقویٰ ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر بھی نہیں ہے۔ اللہ نے مجھے علی، جعفر، ابو طالب کے دونوں فرزند میں اور حمزہ بن عبدالمطلب کو اور ہم چاروں مکہ میں سوئے ہوئے تھے۔ اور چاروں کے چہروں پر کپڑا تھا۔ علی ابن ابی طالب میری دائیں طرف تھے اور جعفر بن ابو طالب میرے بائیں طرف تھے اور حمزہ بن عبدالمطلب میرے قدموں کی طرف سوئے ہوئے تھے پس مجھے ملائکہ کے پروں کے ذریعے نیند سے بیدار کیا گیا۔ اس وقت علی کا بازو میرے نیچے

پڑا ہوا اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ جبرائیل تین فرشتوں کے ساتھ میرے پاس تھا ان فرشتوں میں سے ایک نے آہستہ سے کہا ان چاروں میں سے کس کی طرف آپ کو روانہ کیا گیا ہے؟ پس جبرائیل نے میرے پاؤں کو مس کیا اور کہا کہ اس کی طرف۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟

جبرائیل نے فرمایا: یہ محمد سید الانبیاء ہیں اور یہ علی ابن ابی طالب سید الاوصیاء ہیں اور یہ جعفر بن ابو طالب ہیں جن کو خدا جنت میں دو پر دے گا جن کے ذریعے وہ جنت میں پرواز کریں گے۔ اور یہ حمزہ بن عبدالمطلب ہیں جو سید الشہداء ہیں۔

اخبرنا: علامہ فرماتے ہیں مجھے احمد بن ادریس نے خبر دی ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسن بن علی بن ... اور اس نے ابن اسباط سے اور اس نے سالم بیاع الزطی سے اور اس نے کہا ہے کہ میں نے ابو سعید المدائنی سے سنا ہے اور اس نے ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۔ سے حزقیل مومن آل فرعون ہے

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۔ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۔ پہلے والوں سب سے بہت۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں یہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے گذشتہ انبیاء کی اتباع پیروی کی تھی۔

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۔ آخری امت سے تھوڑے۔ فرماتے ہیں ان میں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے رسول خدا ﷺ کی اتباع و پیروی کی تھی۔

عَلٰي سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۔ وہ موتی اور یاقوت سے مزین تختوں پر ہوں گے۔ یعنی جن پر موتی اور یاقوت کو نصب کیا گیا ہوگا۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۔ اور ان کے ارد گرد ہمیشہ نوجوان رہنے والے لڑکے طواف کریں گے۔ یعنی وہ ایسے نوجوان ہوں گے جو خوش مزاج اور خوش کرنے والے ہوں گے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۔ وہاں نہ وہ لغویات سنیں گے اور نہ ہی گناہ کی باتیں ہوں گی۔ یعنی جنت میں نہ گالیاں۔ نہ جھوٹ اور نہ ہی غنا سنا جائے گا۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۔ داہنی طرف والے اصحاب اور داہنی طرف والے اصحاب کا کیا کہنا۔ فرماتے ہیں کہ ان اصحاب سے علی اور اس کے شیعہ مراد ہیں۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۔ بغیر کانٹوں کے بیر کے درخت۔ یعنی یہ ایسے درخت ہوں گے نہ ان پر پتے ہوں گے اور نہ

کانٹے ہوں گے بلکہ پھل ہی پھل ہوں گے۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ۔ گتھے ہوئے کیلے۔ یعنی ان میں زیادہ ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہوں گے۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ پھیلے ہوئے سائے۔ یعنی وہ سائے ایسے ہوں گے ان کا واسطہ جنت کے عرض (یعنی چوڑائی) برابر اور جنت کا عرض آسمان و زمین کے عرض کے برابر ہوگا اور اس سائے میں تیز رفتار گھوڑا بھی سو سال بھی چلتا رہے تو اس کے عرض کو پار نہیں کر سکے گا۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ۔ چشموں سے گرتے ہوئے پانی۔ یعنی فوارے کی شکل میں پانی کا گرنا۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ اس پانی کا تسلسل ختم نہ ہونے والا اور نہ کوئی اس سے روکنے والا ہوگا۔ یعنی وہ پانی ختم نہ ہوگا اور نہ کوئی ان کو اس پانی سے روکے گا۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً۔ انسان کو نئی ہیئت دیا گیا ہے۔ یعنی وہ حوریں جو جنت میں ہوں گی وہ جنت میں ہی نئی تخلیق ہوئی ہیں۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔ اور ہم نے ان کو کنواریاں رکھا ہے۔ عُرُبًا یعنی وہ عربی زبان میں گفتگو کرنے والی ہیں۔

اَتْرَابًا یعنی ہم عمر ہوں گی۔ بھولی بھالی نہیں ہوں گی۔

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۔ یہ حوریں امیر المومنین علی علیہ السلام کے اصحاب کے لئے ہوں گی۔ (ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ) یعنی وہ اصحاب امیر المومنین کو پہلوں سے ہی کے دور کے بیتے ہوئے ہوں گے جن کے لئے یہ حوریں ہیں۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ اور کچھ ہی آخر کی امت کے بعد کے لوگوں سے ہوں گے۔

آیت نمبر ۴۱ تا ۵۶

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۙ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۙ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ
اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۞ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۙ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
تَنْظُرُوْنَ ۙ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۞ فَلَوْلَاۤ
اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ فَاَمَّاۤ
اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۞ وَاَمَّاۤ
اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ
وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۞ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيْمِ ۞

ترجمہ

اور بائیں ہاتھ والے تو ان کا کیا پوچھنا ہے (۴۱) گرم گرم کھولتا ہوا پانی (۴۲) کالے سیاہ دھوئیں کا سایہ (۴۳) جو نہ ٹھنڈا ہو اور نہ اچھا لگے (۴۴) یہ وہی لوگ ہیں جو پہلے بہت آرام کی زندگی گزار رہے تھے (۴۵) اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کر رہے تھے (۴۶) اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا (۴۷) کیا ہمارے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے (۴۸) آپ کہہ دیجئے کہ اولین و آخرین سب کے سب (۴۹) ایک مقررہ دن کی وعدہ گاہ پر جمع کئے جائیں گے (۵۰) اس کے بعد تم اے گمراہو اور

جھٹلانے والوں (۵۱) تھوہڑ کے درخت کے کھانے والے ہو گے (۵۲) پھر اس سے اپنے پیٹ بھرو گے (۵۳) پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے (۵۴) پھر اس طرح پیو گے جس طرح پیاسے اونٹ پیتے ہیں (۵۵) یہ قیامت کے دن ان کی مہمانداری کا سامان ہوگا (۵۶) ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تو دوبارہ پیدا کرنے کی تصدیق کیوں نہیں کرتے (۵۷) کیا تم نے اس نطفہ کو دیکھا ہے جو تم میں ڈالتے ہو (۵۸) اسے تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں (۵۹) ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقدر کر دیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں (۶۰) کہ تم جیسے اور لوگ پیدا کر دیں اور تمہیں اس عالم میں دوبارہ ایجاد کر دیں جسے تم جانتے بھی نہیں ہو (۶۱) اور تم پہلی خلقت کو تو جانتے ہو تو پھر اس میں غور کیوں نہیں کرتے ہو (۶۲) اس دانہ کو بھی دیکھا ہے جو تم زمین میں بوتے ہو (۶۳) اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں (۶۴) اگر ہم چاہیں تو اسے چور چور بنا دیں تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ (۶۵) کہ ہم تو بڑے گھاٹے میں رہے (۶۶) بلکہ ہم تو محروم ہی رہ گئے (۶۷) کیا تم نے اس پانی کو دیکھا ہے جس کو تم پیتے ہو (۶۸) اسے تم نے بادل سے برسایا ہے یا اس کے برسانے والے ہم ہیں (۶۹) اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا بنا دیتے تو پھر تم ہمارا شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے ہو (۷۰) کیا تم نے اس آگ کو دیکھا ہے جسے لکڑی سے نکالتے ہو (۷۱) اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں (۷۲) ہم نے اسے یاددہانی کا ذریعہ اور مسافروں کے لئے نفع کا سامان قرار دیا ہے (۷۳) اب آپ اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کریں (۷۴) اور میں تو تاروں کے منازل کی قسم کھا کر کہتا ہوں (۷۵) اور تم جانتے ہو کہ یہ قسم بہت بڑی قسم ہے (۷۶) یہ بڑا محترم قرآن ہے (۷۷) جسے ایک پوشیدہ کتاب میں رکھا گیا ہے (۷۸) اسے پاک و پاکیزہ افراد کے علاوہ کوئی چھو بھی نہیں سکتا ہے (۷۹) یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (۸۰) تو کیا تم لوگ اس کلام سے انکار کرتے ہو (۸۱) اور تم نے اپنی روزی بھی قرار دے رکھی ہے کہ اس کا انکار کرتے رہو (۸۲) پھر اب کیوں نہیں ہوتا کہ جب جان گلے تک پہنچ جائے (۸۳) اور تم اس وقت دیکھتے ہی رہ جاؤ (۸۴) اور ہم تمہاری نسبت مرنے

والے سے قریب ہیں مگر تم دیکھ نہیں سکتے ہو (۸۵) پس اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو اور بالکل آزاد ہو (۸۶) تو اس روح کو کیوں نہیں پلٹا دیتے ہو اگر اپنی بات میں سچے ہو (۸۷) پھر اگر مرنے والا مقربین میں سے ہے (۸۸) تو اس کے لئے آسائش، خوشبودار پھول اور نعمتوں کے باغات ہیں (۸۹) اور اگر اصحاب یمین میں سے ہے (۹۰) تو اصحاب یمین کی طرف سے تمہارے لئے سلام ہے (۹۱) اور اگر جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہے (۹۲) تو کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے (۹۳) اور جہنم میں جھونک دیئے کی سزا ہے (۹۴) یہی وہ بات ہے جو بالکل برحق اور یقینی ہے (۹۵) لہٰذا اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہو (۹۶)

تفسیر

(وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾) بائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والوں کا کیا حال ہوگا۔ فرماتے ہیں وہ لوگ ہوں گے جو آل محمد کے دشمن ہوں گے اور ان سے منہ موڑنے والے ہوں گے اور ان پر ظلم کرنے والے ہوں گے۔

(فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾) جلتی ہوئی ہوا اور جلانے والے پانی میں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ سموم جہنم کا ایک نام ہے اور حمیم وہ پانی ہے جو کھولتا ہو گا۔

(وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾) اور ان کے لئے سیاہ دھوئیں کے سائے کی مانند ہوں گے۔ یعنی وہ ایسے سائے ہوں گے جن میں انتہا درجہ کی گرمی ہوگی۔

(لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾) جس میں نہ ٹھنڈک ہوگی اور نہ آرام و راحت۔ یعنی وہ ایسے سائے ہوں گے جو طبیعت کے لئے سازگار نہیں ہوں گے۔

(فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾) پس وہ اس کو پیاسے اونٹ کی طرح پینے والے ہوں گے۔ ہیم سے مراد پیاسے اونٹ اور زقوم سے مراد تھوہر کا درخت ہے

(هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾) یہ قیامت والے دن ان کی ضیافت ہوگی۔ یعنی قیامت والے دن ان کے لئے یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی۔

(أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾) کیا تم اس نطفہ کو نہیں دیکھتے جو تم رحم میں پہنچاتے ہو۔ (مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾) سے مراد نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے رحم میں گرتا ہے۔

(أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾) اور وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو اس کو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی تم آگ روشن کرتے ہو اور اس کو بھڑکاتے ہو اور اس سے فائدے حاصل کرتے ہو جن درختوں سے یہ آگ تم کو حاصل ہوتی ہے۔

(أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾) کیا ان درختوں کو تم خلق کرنے والے ہو یا ان کو ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

(نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾) ہم نے اس کو یاددہانی کا ذریعہ اور ضرورت مند کے لئے متاع قرار دیا ہے۔ یعنی یہ آگ جہنم کی آگ کی یاددلاتی ہے اور محتاج و ضرورت مند کو متاع زندگی فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

(فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾) میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی۔ فرماتے ہیں کہ اس میں لا زائدہ ہے جو تاکید کے لئے آئی ہے اس کا معنی ہے کہ قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن احمد بن ثابت نے بیان کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ مجھے الحسن بن محمد بن سماعہ نے اور احمد بن الحسن القزاز دونوں نے بیان کیا ہے اور انہوں نے صالح بن خالد سے اور اس نے ثابت بن شریح اور اس نے ابان بن تغلب سے اور اس نے عبدالاعلیٰ الثعلبی فرماتے ہیں اس نے مجھے دیکھا نہیں ہے میں فقط عبدالاعلیٰ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام سورہ واقعہ کو اس کے ساتھ تلاوت کیا کرتے تھے۔ (و تجعلون شکر کم انکم تکذبون) اور جب وہ ہیں آئے تو اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ عنقریب کہنے والا کہے گا کہ اس طرح علی کیوں پڑھا کرتے تھے۔ اور میں نے اس کو یوں اس لئے پڑھا ہے کیونکہ میں نے رسول خدا سے ایسے ہی سنا ہے اور جب ان پر بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے تھے کہ ہمارے لیے فلاں فلاں ستارے بارش برساتے ہیں تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تجعلون شکر کم انکم تکذبون) یعنی تم ہماری نعمتوں کا شکر یہ قرار دیتے ہو کہ تم ان کی تکذیب کرتے ہو؟

ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے ذیل میں فرمایا:

(وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾) آپ نے فرمایا یہ آیت یوں نہیں بلکہ یوں ہے:

(وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾) مراد ہے کہ جب ان کی روح حلقوم تک پہنچ جائے گی۔ اس میں لا زائدہ ہے اور ایسے ہی (فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾) میں بھی لا زائدہ ہے مراد ہے

جب تمہاری روح حلق تک پہنچ جاتی ہے تو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کو واپس بدن میں پلٹا کے دکھاؤ۔

(وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝) یعنی اگر تم علیؑ کے اصحاب میں سے ہو تو تم پر سلامتی ہے اور جو اصحاب یمین سے ہوں گے ان پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔

(وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝) یعنی اگر تم آل محمد کے دشمنوں میں سے ہو پھر تمہارے لئے حمیم اور جحیم ہے۔

(إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝) (یہ جو بیان ہوا یہ سب حق الیقین ہے) پس آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کریں جو بہت عظیم ہے۔

(فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ) پس اگر وہ مقرب بندوں سے ہیں تو اس کی قبر میں راحت اور ریحان ہوگا اور آخرت جنت نعیم میں ہوگا۔

اور اگر (إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝) اگر مرنے والا ان افراد میں سے ہے تو اس کی قبر میں حمیم ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

سورۃ الحدید مدنی سورہ ہے اور اس کی آیت کی تعداد (29) ہے اور اس کے رکوع کی تعداد 4 ہے۔ قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 57 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 94 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے جو شخص ہر نماز فریضہ میں ہمیشہ سورہ حدید اور سورہ مجادلہ پڑھا کرے گا تو اس کی موت تک اللہ اسے کوئی سزا نہیں دے گا۔ اور وہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھے گا۔ مجمع البیان میں روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو شخص سورہ حدید پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① لَهُ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِي وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ② هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ③ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا
كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي
اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا
مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا
لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ
لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝
هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى
النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم
مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ
أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ ۝ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ
أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ
وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ ۖ قِيلَ
ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ ۖ

بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ
نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ
الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ
مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ
آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۖ وَلَا يَكُونُوا
كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ
قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝

ترجمہ

علیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

جو تسبیح پروردگار ہے ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں ہے اور وہ پروردگار صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے (۱) آسمان و زمین کا کل اختیار اسی کے پاس ہے اور وہی حیات و موت کا دینے والا ہے اور ہر شے پر اختیار رکھنے والا ہے (۲) وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر ہے وہی باطن اور وہی ہر شے کا جاننے والا ہے (۳) وہی وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور پھر عرش پر اپنا اقتدار قائم کیا ہے وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے یا زمین سے خارج ہوتی ہے اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی رہو اور وہ تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے (۴) آسمان و زمین کا ملک اسی کے لئے ہے اور تمام امور کی بازگشت اسی کی طرف ہے (۵) وہ رات کو دن میں اور دن کو

رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے رازوں سے بھی باخبر ہے (۶) تم لوگ اللہ و رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمہیں اپنا نائب قرار دیا ہے۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہِ خدا میں خرچ کیا ان کے لئے اجر عظیم ہے (۷) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو جب کہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ اور خدا تم سے اس بات کا عہد بھی لے چکا ہے اگر تم اعتبار کرنے والے ہو (۸) وہی وہ ہے جو اپنے بندے پر کھلی ہوئی نشانیاں نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے آئے اور اللہ تمہارے حال پر یقیناً مہربان و رحم کرنے والا ہے (۹) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے ہو جب کہ آسمان و زمین کی وراثت اسی کے لئے ہے اور تم میں سے فتح سے پہلے انفاق کرنے والا اور جہاد کرنے والا اس کے جیسا نہیں ہو سکتا ہے جو فتح کے بعد انفاق اور جہاد کرے۔ پہلے جہاد کرنے والے کا درجہ بہت بلند ہے اگرچہ خدا نے سب سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور وہ تمہارے جملہ اعمال سے باخبر ہے (۱۰) کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کو دو گنا کر دے اور اس کے لئے باعزت اجر بھی ہو (۱۱) اس دن تم باایمان مرد اور باایمان عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نورِ ایمان ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ آج تمہاری بشارت کا سامان وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور تم ہمیشہ ان ہی میں رہنے والے ہو اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے (۱۲) اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں صاحبانِ ایمان سے کہیں گے کہ ذرا ہماری طرف بھی نظرِ مرحمت کرو کہ ہم تمہارے نور سے استفادہ کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ اپنے پیچھے کی طرف پلٹ جاؤ اور اپنے دنیا میں سے نور کی التماس کرو اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا (۱۳) اور منافقین ایمان والوں سے پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے تو وہ کہیں گے بیشک مگر تم نے اپنے کو بلاؤں میں مبتلا کر دیا اور ہمارے لئے مصائب کے منتظر رہے اور تم نے رسالت میں شک کیا اور تمہیں تمناؤں نے دھوکہ میں ڈالے

رکھا یہاں تک کہ حکم خدا آگیا اور تمہیں دھوکہ باز شیطان نے دھوکہ دیا ہے (۱۴) تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ کفار سے تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے وہی تم سب کا صاحب اختیار ہے اور تم بدترین انجام ہے (۱۵) کیا صاحبانِ ایمان کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل ذکر خدا اور اس کی طرف سے نازل ہونے والے حق کے لئے نرم ہو جائیں اور وہ ان اہل کتاب کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں کتاب دی گئی تو ایک عرصہ گزرنے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی اکثریت بدکار ہو گئی (۱۶)

تفسیر

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ یہ ہی وہ سورہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم کا فرمان ہے کہ مجھے جوامع الکلام عطا کیا گیا ہے۔

(هُوَ الْاَوَّلُ) یعنی وہ ذات ہے جو ہر چیز سے پہلے ہے جبکہ کچھ نہیں تھا وہ تھا۔

(وَالْاٰخِرُ) یعنی کچھ نہیں رہے گا لیکن وہ رہے گا۔

(وَهُوَ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥) یعنی وہ سینوں میں پوشیدہ کو بھی جاننے والا ہے۔ یعنی وہ انسان کی پوشیدہ ضمیر کا علم بھی رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے دل و دماغ میں کیا ہے۔

وَالَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ) وہی اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ ایام میں خلق کیا ہے یعنی اس نے چھ اوقات میں ذکر کیا ہے یہ آیت رد ہے دھریوں کا کہ جو اس کے قائل ہیں کہ آناً فاناً ایک دھماکے کے نتیجہ میں ساری کائنات وجود میں آئی تو اس کا رد ہے کہ نہیں بلکہ ایک بنانے والے نے چھ ایام میں خلق کیا ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ⑤ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦

فرماتے ہیں کہ سب آیات محکمات ہیں۔ پھر وہ عرش پر غالب ہوا اور وہ اسے بھی جانتا ہے جو کچھ زمین میں پوشیدہ

ہے اور اس کو بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے جو شخص قرض دیتا ہے اس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں اٹھارہ درجے ہیں اور جو شخص صدقہ دیتا ہے اس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دس اجر ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرض صرف محتاج اور ضرورت مند لیتا ہے اور صدقہ بعض اوقات غیر محتاج کو بھی دیا جاتا ہے۔

(يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم) جس دن تم دیکھو گے مومن مردوں اور عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں جانب تیزی سے چل رہا ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نور تقسیم ہوگا اور ہر ایک کو اس کے ایمان کی مقدار کے حساب سے نور ملے گا۔ منافقین کو بھی نور دے گا لیکن ان کا نور بہت کم ہوگا جو ان کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں تھوڑا سا چمکے گا اور منافق اپنے نور کو دیکھ کر پھر وہ مومنین سے کہیں گے کہ ہمیں اپنے نور سے کچھ حصہ دے دیں تو اس وقت مومن ان سے کہیں گے۔

(ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا) تم واپس پلٹ جاؤ اور نور کو تلاش کرو۔ پس وہ واپس پلٹ جائیں گے۔
اسی دوران ان کے اور مومنین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا اور وہ اس دیوار کے عقب سے مومنین کو صدا دیں گے۔

(أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ) کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھی نہیں تھے تو مومنین ان سے کہیں گے ہاں تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے دنیا میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا تھا۔

(وَارْتَبْتُمْ) اور تم نے حق میں شک کیا تھا۔

(وَغَرَّتْكُمُ) اور تم نے اپنے آپ کو حق سے دور رکھا تھا۔ اور تمہاری خواہشات نے تم کو دھوکا دیا تھا اور جب خدا کا امر آیا تو تم کو دھوکے باز نے دھوکے میں رکھا تھا اور تم خدا اور اس کے رسول سے دور رہے تھے۔

(فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ) پس آج کے دن تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم یہود و نصاریٰ کے لوگ مراد نہیں جن کے بارے میں ذکر ہو رہا ہے بلکہ یہاں اہل قبلہ یعنی مسلمانوں کے افراد مراد ہیں جن سے یہ کہا جا رہا ہے:

(مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ) اب تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہی تمہارے لئے بہترین جگہ ہے۔ یعنی یہی تمہارے لئے سزاوار ہے کہ تم سب جہنم میں ہی رہو۔

(أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا) کیا اب تک ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا؟

(أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ) کہ ان کے دل خدا کے ذکر کی وجہ سے نرم ہو جائیں۔ احمد بن ادریس فرماتے

ہیں کہ مجھے احمد بن محمد نے بیان کیا اور اس نے علی بن الحکم سے اور اس نے ابو جعفر سے اور اس نے اسحاق بن عمار سے اور اس نے ابو ابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ سے خدا کے اس قول

(مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ) "کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے پھر اللہ اسے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے"۔ کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کن کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت صلہ رحمی کے لئے نازل ہوئی ہے۔

آیت نمبر ۱۷ تا ۲۹

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝٢١ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا
فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٢٢ لِّكَيْلَا
تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝٢٣ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٢٤ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ
وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ
يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝٢٥ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا
وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٢٦ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا
ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٢٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا

تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٨ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ
الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢٩

ترجمہ

یاد رکھو کہ خدا مردہ زمینوں کا زندہ کرنے والا ہے اور ہم نے تمام نشانیوں کو واضح کرکے بیان کر دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لے سکو (۱۷) بیشک خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور جنہوں نے راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ مال خرچ کیا ہے ان کا اجر دوگنا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بڑا باعزت اجر ہے (۱۸) اور جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لائے وہی خدا کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ رکھتے ہیں اور ان ہی کے لئے ان کا اجر اور نور ہے اور جنہوں نے کفر اختیار کر لیا اور ہماری آیات کی تکذیب کر دی وہی دراصل اصحاب جہنم ہیں (۱۹) یاد رکھو کہ زندگی دنیا صرف ایک کھیل، تماشہ، آرائش، باہمی تفاخر اور اموال و اولاد کی کثرت کا مقابلہ ہے اور بس جیسے کوئی بارش ہو جس کی قوت نامیہ کسان کو خوش کر دے اور اس کے بعد وہ کھیتی خشک ہو جائے پھر تم اسے زرد دیکھو اور آخر میں وہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور آخرت میں شدید عذاب بھی ہے اور مغفرت اور رضائے الٰہی بھی ہے اور زندگانی دنیا تو بس ایک دھوکہ کا سرمایہ ہے اور کچھ نہیں ہے (۲۰) تم سب اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے اور جسے ان لوگوں کے لئے مہیا کیا گیا ہے جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں یہی درحقیقت فضل خدا ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تو بہت بڑے فضل کا مالک ہے (۲۱) زمین میں کوئی بھی مصیبت وارد ہوتی ہے یا تمہارے نفس پر نازل ہوتی ہے تو نفس کے پیدا ہونے کے پہلے سے وہ کتاب الٰہی میں مقدر ہو چکی ہے اور یہ خدا کے لئے بہت آسان شے ہے (۲۲) یہ

تقدیر اس لئے ہے کہ جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر غرور نہ کرو کہ اللہ اکڑنے والے مغرور افراد کو پسند نہیں کرتا ہے (۲۳) جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو بھی خدا سے روگردانی کرے گا اسے معلوم رہے کہ خدا سب سے بے نیاز اور قابل حمد و ستائش ہے (۲۴) بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں اور ہم نے لوہے کو بھی نازل کیا ہے جس میں شدید جنگ کا سامان اور بہت سے دوسرے منافع بھی ہیں اور اس لئے کہ خدا یہ دیکھے کہ کون ہے جو بغیر دیکھے اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے اور یقیناً اللہ بڑا صاحب قوت اور صاحب عزت ہے (۲۵) اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں کتاب اور نبوت قرار دی تو ان میں سے کچھ ہدایت یافتہ تھے اور بہت سے فاسق اور بدکار تھے (۲۶) پھر ہم نے ان ہی کے نقش قدم پر دوسرے رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا کردی اور ان کا اتباع کرنے والوں کے دلوں میں مہربانی اور محبت قرار دے دی اور جس رہبانیت کو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لیا تھا اور اس سے رضائے خدا کے طلبگار تھے اسے ہم نے ان کے اوپر فرض نہیں قرار دیا تھا اور انہوں نے خود بھی اس کی مکمل پاسداری نہیں کی تو ہم نے ان میں سے واقعاً ایمان لانے والوں کو اجر عطا کر دیا اور ان میں سے بہت سے تو بالکل فاسق اور بدکردار تھے (۲۷) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور رسول پر واقعی ایمان لے آؤ تاکہ خدا تمہیں اپنی رحمت کے دہرے حصے عطا کردے اور تمہارے لئے ایسا نور قرار دے دے جس کی روشنی میں چل سکو اور تمہیں بخش دے اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۲۸) تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ وہ فضل خدا کے بارے میں کوئی اختیار نہیں رکھتے ہیں اور فضل تمام تر خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور وہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے (۲۹)

تفسیر

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ ، تاکہ تم اپنے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہوا کرو۔

محمد ابن ابی عبداللہ نے فرمایا کہ مجھے سہل بن زیاد نے اور اس نے الحسن ابن عباس اور ابن الحریش سے اور اس نے ابو جعفر ثانی امام محمد تقی علیہ السلام سے اس قول خدا کے بارے میں سوال کیا: (لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ) یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ نازل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾

کوئی مصیبت زمین پر یا تم پر نہیں آتی مگر یہ اس کے پیدا کرنے سے قبل وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے اللہ کے لئے یقیناً آسان ہے۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر الرزاز نے اور اس نے یحییٰ بن زکریا سے اور اس نے علی بن حسان سے اور اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: خدا نے سچ فرمایا ہے اور اس نے اس کی تبلیغ فرمائی ہے۔ اس کی آسمان میں کتاب ہے اس کا علم ہے اور زمین میں اس کی کتاب لیلۃ القدر میں اجاگر علم ہے۔ ابو جعفر ثانی نے خدا کے اس قول کے بارے میں (لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ)

فرمایا یہ آیت علی علیہ السلام کے بہت بڑے دشمن اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جس کا نام زریق تھا۔ اور ایک اس سے پہلے تھا اور ایک اس کے بعد دشمن تھا۔ ان کی طرف سے جو علی علیہ السلام کو رسول خدا کے بعد مصیبت آئی تھی اس کے بارے میں ہے۔ جب میرے دادا نے یہ فرمایا اور مرد جس نے سوال کیا تھا وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی صاحب حکمت ہیں۔ کہ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس کے بعد وہ نظر نہیں آیا تھا۔

علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ اس کے بارے میں حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب حسین بن علی علیہ السلام کا سر اقدس یزید ملعون کے

دربار میں پیش کیا گیا اور اس کے ساتھ علی بن حسین زین العابدینؑ اور امیر المومنین علیؑ کی بیٹیوں کو بھی دربار میں پیش کیا گیا تو اس وقت یزید نے امام علی بن حسینؑ سے مخاطب ہو کر کہا:

اے علی بن حسینؑ الحمد للہ الذی قتل اباک تمام حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے تیرے باپ کو قتل کیا۔

تو امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: خدا لعنت کرے اس پر جس نے میرے بابا کو قتل کیا ہے۔ یہ سن کر یزید غضب ناک ہو گیا اور اس نے علی بن حسینؑ کے قتل کا حکم دے دیا۔ تو امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: اگر تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو رسول زادیوں کو ان کے گھروں تک کون پہنچائے گا۔ کیونکہ میرے علاوہ کوئی ان کا محرم نہیں ہے۔ اس کے بعد یزید نے قتل کا حکم واپس لے لیا۔ اور کہا کہ اے علی بن حسینؑ آپ خود ہی ان کو ان کی منزل تک لے کر جائیں گے پھر اس نے آپ کو اپنے قریب بلایا اور اپنے ہاتھوں سے طوق کو اتارا پھر کہا اے علی بن حسینؑ آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام کیوں کیا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ اس سے تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے علاوہ کسی اور کا مجھ پر احسان نہ ہو تو یزید نے کہا خدا کی قسم میرا ارادہ یہی تھا۔ اس کے بعد یزید نے علی بن حسینؑ سے کہا: وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (سورہ شوریٰ) یعنی جو کچھ تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے یہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہوئی ہے۔

امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ہمارے لئے نازل نہیں ہوئی بلکہ ہمارے بارے میں یہ نازل ہوئی ہے۔

(مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ)

زمین پر یا جو تمہارے اوپر مصیبت نازل ہوئی ہے وہ کتاب میں اس سے قبل لکھی ہوئی ہے جو ہم سے فوت ہو جائے ہم اس پر رنجیدہ نہیں ہوتے اور جو ہمیں مل جائے اس پر بہت خوش نہیں ہوتے۔ ہم ہی ہیں کہ اس دنیا میں سے جو فوت ہو جائے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتے جو اس سے ہمیں مل جائے اس پر خوش نہیں ہوتے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ) بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح و روشن دلیلیں دے کر مبعوث کیا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا۔ فرماتے ہیں میزان سے مراد امام ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا۔

فرماتے ہیں اس کی رحمت کے دو حصے عطا ہوں گے۔ ایک حصہ یہ ہے کہ وہ تمہیں جہنم سے بچائے گا اور دوسرے حصہ کے ذریعے تمہیں جنت عطا فرمائے گا۔

وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ) اور وہ تمہارے لئے وہ نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چل پھر سکو گے۔ نور سے مراد ایمان ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حسین بن علی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن سعید سے نقل کیا اور اس نے النضر بن سوید سے نقل کیا ہے اور اس نے القاسم بن سلیمان سے نقل کیا ہے اور اس نے جابر بن عمران سے نقل کیا ہے اور حضرت ابو عبداللہ امام صادقؑ سے نقل کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

(كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ) سے مراد الحسن والحسین علیہم السلام ہیں اور (نُورًا تَمْشُونَ بِهِ) سے مراد امام ہیں جو ایک کے بعد ایک آتے ہیں اور مہدی تک جن کی اقتداء کی جائے گی اور اطاعت جن کی واجب ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل میں ان کا کچھ بھی اختیار نہیں ہے اور یہ سارا فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

سورۃ المجادلہ یہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 22 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 58 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 105 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں درج ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سورہ حدید اور سورہ مجادلہ واجب نمازوں میں پڑھے اور اس کا ورد کرے تو خدا اس کی پوری زندگی میں کوئی مصیبت و آفت نازل نہیں کرے گا وہ اپنے اور اپنے خاندان میں کوئی برائی نہیں دیکھے گا، نیز وہ فقر و فاقہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ نیز رسول خدا سے منقول ہے جو آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ مجادلہ کی تلاوت کرے گا تو روز قیامت وہ اللہ کی جماعت میں شمار ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ
يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝١ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ
مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۚ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِيْ وَلَدْنَهُمْ ۚ
وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٢
وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٣ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ۝٥ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۚ اَحْصٰىهُ
اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٦ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا
هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُوْلِ ۚ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ
اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ
فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩ اِنَّمَا النَّجْوٰى

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ
وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ
وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث کر رہی تھی اور اللہ سے فریاد کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی باتیں سن رہا تھا کہ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے (۱) جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ مائیں تو صرف وہ عورتیں ہیں جنہوں نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ لوگ یقیناً بہت بری اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے (۲) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی بات سے پلٹنا چاہیں انہیں چاہیے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں کہ یہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے نصیحت ہے اور خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۳) پھر کسی شخص کے لئے غلام ممکن نہ ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو مس کرنے سے پہلے دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے پھر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لئے تاکہ تم خدا اور رسول پر صحیح ایمان رکھو اور یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں اور کافروں کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے (۴) بیشک جو لوگ خدا اور رسول سے دشمنی کرتے ہیں وہ ویسے ہی ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے والے

ذلیل ہوئے ہیں اور ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں نازل کر دی ہیں اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہے (۵) جس دن خدا سب کو زندہ کرے گا اور انہیں ان کے اعمال سے باخبر کرے گا جسے اس نے محفوظ کر رکھا ہے اور ان لوگوں نے خود بھلا دیا ہے اور اللہ ہر شے کی نگرانی کرنے والا ہے (۶) کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ زمین و آسمان کی ہر شے سے باخبر ہے کہیں بھی تین آدمیوں کے درمیان راز کی بات نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور پانچ کی راز داری ہوتی ہے تو وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور کم و بیش بھی کوئی راز داری ہوتی ہے تو وہ ان کے ساتھ ضرور رہتا ہے چاہے وہ کہیں بھی رہیں اس کے بعد روز قیامت انہیں باخبر کرے گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے کہ بیشک وہ ہر شے کا جاننے والا ہے (۷) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں راز کی باتوں سے منع کیا گیا لیکن وہ پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو اس طرح مخاطب کرتے ہیں جس طرح خدا نے انہیں نہیں سکھایا ہے اور اپنے دل ہی دل میں کہتے ہیں کہ ہم غلطی پر ہیں تو خدا ہماری باتوں پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا۔ حالانکہ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں انہیں جانا ہے اور وہ بدترین انجام ہے (۸) ایمان والو جب بھی راز کی باتیں کرو تو خبردار گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ نہ کرنا بلکہ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ باتیں کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا کہ بالآخر اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے (۹) یہ راز داری شیطان کی طرف سے صاحبان ایمان کو دکھ پہنچانے کے لئے ہوتی ہے حالانکہ وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے جب تک خدا اجازت نہ دے اور صاحبان ایمان کا بھروسہ صرف اللہ پر ہوتا ہے (۱۰) ایمان والو جب تم سے مجلس میں وسعت پیدا کرنے کے لئے کہا جائے تو دوسروں کو جگہ دیدو تاکہ خدا تمہیں جنت میں وسعت دے سکے اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ کہ خدا صاحبان ایمان اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۱)

تفسیر

(قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ﳓ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝)

بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی اللہ آپ دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اللہ یقیناً بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

شان نزول:۔

اسلام میں سب سے پہلے جس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا تھا، اس کو طلاق ظہار دی اس کا نام اوس بن صامت تھا یہ گروہ انصار میں سے تھا اور ایک بوڑھا شخص تھا وہ ایک دن اپنی بیوی پر غضبناک ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے کہہ دیا۔ انت علی کظہر امی۔ (تو میری ماں کی مانند ہے) اس کے بعد وہ پشیمان ہوا زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مرد یہ کلمات اپنی بیوی سے کہہ دیتا تو اس کی بیوی اس مرد پر حرام ہو جاتی تھی۔ اور اس نے اپنی بیوی خولہ سے یہ کہہ دیا اب وہ پشیمان ہوا اور اس نے خولہ سے کہا زمانہ جاہلیت میں جب ہم ایسے کلمات کہتے تھے وہ بیوی حرام ہو جاتی تھی۔ لیکن اب اسلام آ چکا ہے تم رسول خدا کے پاس جاؤ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرو شاید کوئی حل نکل آئے۔ پس وہ خولہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اوس بن صامت میرا شوہر ہے اور میرے بچوں کا باپ ہے اور میرے چچا زاد بھی ہے اس نے مجھے یوں کہہ دیا ہے۔ انت علی کظہر امی۔

ہم زمانہ جاہلیت میں ہم ان کلمات کی وجہ سے آپس میں حرام ہو جاتے تھے اب خدا نے آپ کو ہمارے پاس اسلام دے کر بھیجا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے پھر یہ سورت نازل ہوئی۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن [illegible] نے بیان کیا ہے اس نے ابن محبوب سے نقل کیا ہے اور اس نے [illegible] سے نقل کیا ہے اور اس نے حمران سے نقل کیا ہے اس نے حضرت امام ابو جعفر باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان عورتوں میں سے ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں شخص نے میرے ساتھ شادی کی تھی اور [illegible] آج تک مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہوئی تھی۔ رسول خدا نے فرمایا آج اس کی شکایت کیوں کر رہی ہو؟

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آج اس نے مجھے یہ کلمات کہہ دیئے ہیں۔ انت علی کظہر امی۔ اور مجھ پر حرام کر دیا ہے اور مجھے اپنے گھر سے باہر نکال دیا ہے۔

آپ میرے معاملہ میں غور فرمائیں اور اس کا کوئی حل ذکر کریں۔ رسول خدا نے اس عورت سے فرمایا اس وقت تک میرے پاس اس حکم کے لئے قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی ہے تاکہ میں تیرے اور تیرے شوہر کے درمیان کوئی فیصلہ کر سکوں اور میں پسند نہیں کرتا کہ حکم خدا کے نازل ہونے سے قبل کوئی بات خود سے کروں۔ یہ سن کر اس عورت نے رونا شروع کر دیا اور خدا اور اس کے رسول کی بارگاہ میں التجا کرنا شروع کر دی لیکن رسول خدا نے اس کو کچھ نہ کہا اس کے بعد وہ چلی گئی۔ خدا نے اس کا رسول خدا کی خدمت میں اپنے شوہر کی شکایت کرنا سن لیا تو خدا نے یہ سورہ نازل فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ﳓ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝) رسول خدا نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا اپنے شوہر کو میرے پاس لے کر آؤ۔ پس وہ عورت اپنے شوہر کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو رسول خدا نے فرمایا: اے بندہ خدا کیا تو نے اپنی بیوی سے یہ کلمات۔ انت علی کظہر امی۔ کہے ہیں؟

اس نے عرض کی یا رسول اللہ: میں نے یہ کلمات ادا کئے ہیں۔ تو رسول خدا نے اس سے فرمایا کہ خدا نے تیرے بارے میں قرآن نازل کر دیا ہے اور آپ نے قرآن پڑھا: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ﳓ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝)

اپنی عورت کو اپنے پاس رکھو تو نے ایک برا قول کہا ہے اور خدا نے تجھے معاف کر دیا ہے اور تجھے بخش دیا ہے اور آئندہ ایسے کلمات دوبارہ مت کہنا۔

امام فرماتے ہیں کہ وہ مرد اپنی بیوی کو ساتھ لے کر چلا گیا جو اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کہا تھا اس پر نادم و پشیمان تھا۔ اور خدا نے تمام مومنین کے لئے اس کام کو ناپسند قرار دیا اور یہ آیت نازل کی: (وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا) وہ لوگ جو اپنی عورتوں سے ظہار کر لیتے ہیں اور پھر اپنے کہے سے پلٹنا چاہتے ہیں یعنی جو کچھ وہ اپنی بیویوں سے کہہ چکے ہیں کہ۔ انت علی کظہر امی تو جو کچھ کہا ہے اس کو خدا نے معاف کر دیا ہے اور اس کے اس قول کو باطل کر دیا ہے پس وہ مرد جس نے ایسا کیا ہے وہ کفارہ ادا کرے۔

(فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا) ایک دوسرے کو مس کرنے سے قبل ایک غلام آزاد کریں پھر مباشرت کریں۔ اور اگر اس کے لئے غلام آزاد کرنا ممکن نہ ہو (ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ

اسی طرح تمہیں نصیحت کی جاتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے پس جو غلام نہ پائے وہ مباشرت کرنے سے قبل دو ماہ متواتر روزے رکھے اور اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں یہ روزہ رکھنے کے بعد ایک کفارہ ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔

اور یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا یہ حد ہے تجاوز کرنے کی۔

حمران نے کہا ہے کہ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اگر کوئی ترک مباشرت پر قسم اٹھائے۔ یا اذیت دینے کے لئے ترک مباشرت کرے یا غصہ میں ہو تو یہ ظہار نہیں ہوگا۔ ایسے ہی وہ جماع کے علاوہ دوسرے کاموں کے لئے دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں یہ کہے کہ فلاں کام میں تو میری ماں کی مانند ہے تب بھی ظہار نہیں ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ (کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشی کرنے سے روکا گیا تھا۔ جس کام سے انہیں روکا گیا تھا وہ پھر اس کا اعادہ کر رہے ہیں) علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعض اصحاب ایسے بھی تھے آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے اور کہتے کہ ان کے بارے میں آپ خدا سے سوال کریں۔

اور وہ رسول خدا سے وہ سوال کرتے تھے جو ان کے لئے جائز و مناسب نہیں تھے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑧

وہ آپس میں گناہ گاری اور ظلم و زیادتی اور رسول خدا کی نافرمانی کے بارے میں سرگوشی کرتے ہیں۔

اور رسول کے پاس آتے ہیں تو یوں کہتے ہیں

(انعم صباحاً و انعم مساءً) تمہاری صبح اچھی ہو اور تمہاری شام اچھی ہو اور یہ زمانہ جاہلیت کا سلام تھا (جیسے آج کے دور میں بھی بعض لوگ ایک دوسرے کو سلام کرنے کی بجائے صبح بخیر یا شام بخیر کہتے ہیں) تو خدا نے نازل فرمایا:

(اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ) جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان الفاظ میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے تحیت نہیں کی۔ رسول خدا نے ان لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسے سلام کے بارے میں

بتاتا ہوں جو اس سے زیادہ بہتر ہے اور اہل جنت کا سلام ہے اور وہ یوں ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ یہ کہا کرو۔ اس کے بعد خدا نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨

اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور ظلم و زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں سرگوشی مت کرو۔ بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اللہ سے ڈرو کہ سب نے اس کی بارگاہ میں جمع ہونا ہے۔

پھر خدا نے فرمایا:

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَـيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩

پس نجویٰ و سرگوشی یہ شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ مومنین کو رنجیدہ خاطر کرے حالانکہ یہ اللہ کی اجازت کے بغیر انہیں کوئی نقصان نہیں دے سکتے۔ اہل ایمان کو اللہ پر ہی توکل و بھروسا رکھنا چاہیے۔

شانِ نزول:۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے محمد بن ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے ابو بصیر سے اور اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ ایک رات حضرت فاطمہ زہرا سلام علیہا نے خواب دیکھا: رسول اللہ نے انہیں، حضرت امام علیؑ اور حضرت حسن و حسینؑ کو ساتھ لیا اور مدینہ سے باہر چلے گئے۔ ان کے سامنے دو راستے آئے۔ رسول اللہ نے دائیں راستے کو اپنایا۔ چلتے چلتے سامنے باغ آ گیا جس میں کھجوریں تھیں اور پانی بھی تھا وہاں رسول اللہ نے ایک بکری جس کے ایک کان میں سفید نقطہ تھا پس آپ نے اسکے ذبح کا حکم دیا جب ان سب نے وہ گوشت کھایا تو سب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس دوران آپ خوف زدہ ہوئیں اور رونے لگیں۔ اس خواب کے بارے میں رسول اللہ کو نہیں بتایا گیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ سواری لے کر تشریف لائے۔ حضرت علیؑ، حضرت زہراؑ، حسن و حسینؑ کو سوار کیا اور مدینہ سے باہر چل پڑے۔ جب مدینہ سے باہر نکلے تو سامنے دو راستے پیدا ہوئے۔ رسول اللہ نے دائیں راستے کو اپنایا اور اس

راستے پر چل پڑے۔ جاتے جاتے آپؐ کے سامنے ایک مقام پر کھجوروں کا درخت آیا۔ جہاں پانی بھی موجود تھا۔ آپؐ نے وہاں ایک بکری لٹا دی اور بکری بالکل اسی طرح کی تھی جسکو حضرت فاطمہؑ نے خواب میں دیکھا تھا۔ آپؐ نے اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ اسے ذبح کیا گیا اور بھونا گیا۔ جب پک کر تیار ہوگئی تو انہوں نے کھانے کا ارادہ کیا۔ تو جناب فاطمہؑ اچانک خوف زدہ ہو کر رونے لگیں۔ تو رسول اللہ نے آپؑ سے پوچھا کیا بات ہے؟ آپؑ نے عرض کیا میں نے گزشتہ رات اسی طرح کا خواب دیکھا تھا اور آج اس خواب کے مطابق آپؐ نے سارا کچھ کیا۔ اب مجھے خوف ہے کہ اب وہی بات سامنے نہ آ جائے۔ رسول اللہ اس وقت اٹھے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے پروردگار کے حضور مناجات کیں۔ اس وقت جبرائیل امین نازل ہوئے۔ اور کہا یہ شیطان ہے۔ کہ جسے "زہا" کہا جاتا ہے۔ اس نے حضرت فاطمہؑ کو خواب میں ڈرایا ہے اور وہ اہل ایمان کو نیند کی حالت میں اذیتیں دیتا ہے۔ اس وقت جناب جبرائیل نے حکم دیا اور اسے لایا گیا اور اس سے پوچھا کہ تو نے حضرت فاطمہؑ کو خوف زدہ کیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں اے جبرائیل! اس کے بعد جبرائیل نے رسول اللہ کے حضور عرض کیا: جب بھی آپ خواب میں کوئی ناپسندیدہ امر دیکھیں تو اس وقت یہ دعا پڑھیں: (اعوذ بما عاذت به ملائكة الله المقربون و انبياء الله المرسلون و عباده الصالحون من شر ما رأيت من رؤياي) بعد از سورہ حمد، سورہ معوذتین اور سورہ توحید پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے جو کچھ خواب میں دیکھا ہے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔ پس خدا نے اپنے رسولؐ پر یہ آیت نازل کی: (إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾)

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا اور اس نے احمد بن محمد سے اور اس نے علی بن الحکم سے اور اس نے ابو بکر حضرمی سے اور بکر بن ابی بکر سے ان نے سلیمان بن خالد سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں حضرت امام محمد باقرؑ سے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس سے فلاں و فلاں مراد ہیں۔

(مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ) کبھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر یہ کہ ان کا چوتھا اللہ ہوتا ہے۔

فرماتے ہیں اصحاب رسول میں سے تین آدمی فلاں فلاں اور ابن فلاں یہ تینوں خانہ کعبہ میں جمع ہوئے اور خانہ خدا میں آپس میں معاہدہ کیا کہ جب محمدؐ مر جائیں گے تو امر خلافت کو بنو ہاشم میں نہیں جانے دیا جائے گا اور اس کا سردار ابن فلاں تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی کیا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ علامہ فرماتے ہیں جب بھی

رسول خدا مسجد میں تشریف لاتے تو آپؐ کے احترام میں اصحاب کھڑے ہو جاتے تھے تو خدا نے اس کام سے ان کو روکا کہ تم کھڑے مت ہوا کرو۔ اور پھر رسول خدا کے لئے مجلس میں جگہ وسیع کر دیا کرو۔

وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔

یعنی جب کہا جائے کہ مجلس سے یا مجلس میں کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ اس پر اعتراض نہ کیا کرو۔

آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ

الْكَاذِبُونَ ﴿۱۸﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ
أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۹﴾
إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللَّهُ
لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۱﴾ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا
آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي
قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ
أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ

ایمان والو جب بھی رسول سے کوئی راز کی بات کرو تو پہلے صدقہ نکال دو کہ یہی تمہارے حق میں بہتری اور پاکیزگی کی بات ہے پھر اگر صدقہ ممکن نہ ہو تو خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۱۲) کیا تم اس بات سے ڈر گئے ہو کہ اپنی راز دارانہ باتوں سے پہلے خیرات نکال دو اب جب کہ تم نے ایسا نہیں کیا ہے اور خدا نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے تو اب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۳) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جنہوں نے اس قوم سے دوستی کرلی ہے جس پر خدا نے عذاب نازل کیا ہے یہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور خود بھی اپنے جھوٹ سے باخبر ہیں (۱۴) اللہ

نے ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے کہ یہ بہت برے اعمال کر رہے تھے (۱۵) انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور راہ خدا میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں تو ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (۱۶) اللہ کے مقابلہ میں ان کا مال اور ان کی اولاد کوئی کام آنے والا نہیں ہے یہ سب جہنمی ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں (۱۷) جس دن خدا ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور یہ اس سے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تم سے کھاتے ہیں اور ان کا خیال ہوگا کہ ان کے پاس کوئی بات ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹے ہیں (۱۸) ان پر شیطان غالب آگیا ہے اور اس نے انہیں ذکر خدا سے غافل کردیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ شیطان کا گروہ ہیں اور شیطان کا گروہ بہرحال خسارہ میں رہنے والا ہے (۱۹) بیشک جو لوگ خدا اور رسول سے دشمنی کرتے ہیں ان کا شمار ذلیل ترین لوگوں میں ہے (۲۰) اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آنے والے ہیں بیشک اللہ صاحب قوت اور صاحب عزت ہے (۲۱) آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جو قوم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والی ہے وہ ان لوگوں سے دوستی کر رہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرنے والے ہیں چاہے وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشیرہ اور قبیلہ والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ نے صاحبان ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی اپنی خاص روح کے ذریعہ تائید کی ہے اور وہ انہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے (۲۲)

تفسیر

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے قبل کچھ صدقہ دے دیا کرو۔

جب تم رسول خدا سے کسی حاجت کے بارے میں کوئی سوال کرنا چاہو تو اپنے اس سوال سے قبل صدقہ دیا کرو تا کہ تمہاری حاجت کو جلد پورا کیا جائے۔ اس آیت پر امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ کسی نے بھی عمل نہیں کیا تھا امیر المومنین نے ایک

دینار کو دس درہم میں تبدیل کیا اور ہر مرتبہ ایک درہم صدقہ دیتے اور رسول خدا سے تنہائی میں کوئی دس تک مخفی باتیں کیا کرتے تھے آپ نے دس مرتبہ رسول خدا سے تنہائی میں باتیں کی۔

حدیث ۲: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن زیاد نے نقل کیا اور اس نے الحسن بن محمد بن سماعہ سے اور اس نے منصور سے اور اس نے ابن مسکان اور اس نے ابو بصیر سے نقل کی اور اس نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ ابو بصیر بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے خدا کے اس قول ﴿إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علی علیہ السلام نے رسول خدا کے ساتھ تنہائی میں باتیں کرنے کا صدقہ دیا۔ اس پر سوائے آپ کے کسی نے عمل نہیں کیا اور بعد میں یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ اور اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا۔

﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ کیا تم رسول کے ساتھ اپنی سرگوشیوں سے قبل صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن محمد الحسنی نے بیان کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ مجھے الحسین بن سعید نے بیان کیا ہے اس نے محمد بن مروان سے نقل کیا اور اس نے عبید بن خنیس سے اور اس نے صباح سے اور اس نے ابو عبداللہ ابی سلیم سے اور اس نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قرآن میں ایک آیت ہے جس پر مجھ سے قبل بھی کسی نے عمل نہیں کیا اور میرے بعد بھی کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اور وہ آیت نجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جس کو میں نے دس درہموں میں تبدیل کر دیا اور ہر ایک دفعہ رسول سے گفتگو کرنے کے لئے ایک درہم صدقہ دیتا اور آپ سے تنہائی میں گفتگو کرتا تھا۔ پس میں نے دس مرتبہ کیا اس کے بعد خدا نے اس کو منسوخ کر دیا۔ اور اس کی ناسخ یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ کیا تم اپنی سرگوشیوں سے قبل صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو۔ اب جب کہ یہ کام تم نے نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف و آگاہ ہے۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ﴾ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ غضبناک ہوا ہے یہ نہ تو تمہارے ہیں اور نہ ان کے ہیں اور یہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ بہت برا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایک صحابی کے بارے میں نازل ہوئی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب سے گزر رہے تھے یہ موصوف ایک یہودی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رسول خدا کی خبریں اس کو لکھ رہے تھے۔ تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ﴾ پس اس آیت کے نازل ہونے کے بعد موصوف رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے دیکھا تھا کہ یہودی کے پاس بیٹھا لکھ رہا تھا۔ جب خدا نے اس سے تم لوگوں کو منع کیا ہے تو اس پر اس نے عرض کیا یا رسول میں اس سے وہ چیزیں لکھ رہا تھا جو تورات میں آپ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور اس نے وہ کاغذ نکالا اور وہ تحریر آپ کے سامنے پڑھنا شروع کر دیا۔ تو رسول خدا اس پر بہت غضبناک ہو گئے۔ تو انصار نے اس سے کہا کیا تو دیکھتا نہیں ہے کہ رسول خدا تجھ پر غضبناک ہو چکے ہیں اس پر اس نے کہا کہ میں خدا اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں نے تو تورات سے اتنا وہ کچھ لکھا جو آپ کے بارے میں پایا جاتا ہے تو اس پر رسول خدا نے فرمایا: اے فلاں اگر موسیٰ بن عمران ان کے درمیان پائے جائیں پھر تو اس میں رغبت حاصل کرے گا اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں تو اس کا کفر کرے گا۔

﴿اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور وہ لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں پس ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ یعنی ان کے قتل اور ان کے اور کافروں کے درمیان حجاب ہے۔ اور ان کا ایمان فقط زبانی اقرار ہے جو اسلام کی تلوار کے خوف سے اقرار کرتے ہیں تاکہ ان سے جزیہ نہ لیا جائے۔

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ﴾ جس دن خدا ان کو سب کو اٹھائے اور جمع کرے گا تو یہ ایسی قسمیں اٹھائیں گے جیسے آج آپ کے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ان تمام لوگوں کو محشر میں جمع کرے گا جنہوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہوگا اور ان کا حق غصب کیا ہوگا تو جب ان کے اعمال نامے ان کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو وہ خدا کے سامنے قسمیں اٹھائیں گے کہ ہم نے ان اعمال میں سے کوئی کام نہیں کیا اور ایسے جیسے آج آپ کے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں جب کہ وہ قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم امامت و خلافت کو بطور قسم میں نہیں چاہتے ہیں گے اور اس وقت جب انہوں نے رسول خدا کے گھاٹی سے پیچھے تڑنے وقت آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جب خدا نے ان کے اس منصوبے کے بارے میں اپنے نبی کو آگاہ کر دیا اور ان کی سازش رسول کے سامنے عیاں ہو گئی تو انہوں نے قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے ایسا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا اور نہ کوئی ایسی بات کی تھی۔ تو اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ﴾ (سورہ توبہ۔ ۷۴) یہ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں انہوں نے ایسا نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کلمات کفر ادا کئے ہیں اور اسلام کے لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور

انہوں نے اس کام کے بارے میں ہمت کی ہے جس پر یہ کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ اور یہ اس پر کامیاب نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ خدا اور اس کا رسول اپنے فضل سے بے نیاز کرے اور اگر یہ توبہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ

آپ کسی قوم کو نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہو اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی بھی کرے۔ خواہ وہ دشمن ان کا باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہی کیوں نہ ہوں۔

یعنی جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی نہیں کریں گے۔ خواہ وہ اس کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

(أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ) اور جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے۔
فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ آل محمد علیہم السلام ہیں۔

وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ اور ان کی ایک روح کے ذریعے تائید کی ہے۔
فرماتے ہیں: کہ روح ایک بہت عظیم مخلوق ہے جو جبرائیل و میکائیل سے بھی زیادہ عظیم ہے وہ رسول خدا کے ساتھ اور ان کے بعد آئمہ حق کے ساتھ ہے۔ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ یعنی آل محمد ہی اللہ کا گروہ ہے۔ اور اس کے مددگار ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا گروہ کامیاب گروہ ہے۔

سُورَةُ الْحَشْرِ

یہ سورہ مبارکہ الحشر مدنی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 24 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں اور اس کی موجودہ قرآن الکتاب میں نمبر 59 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 101 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ حشر کی تلاوت کرے گا تو جنت و دوزخ عرش و کرسی و حجاب، ساتوں آسمان ساتوں زمین، حشرات الارض اور ہوائیں، پرندے درخت، چلنے پھرنے والے جانور اور سورج اور ملائکہ سب اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں اور پڑھنے والا اسی رات یا دن میں مر جائے تو اس کا شمار شہداء میں ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①
هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ
الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ
مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ
الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا
يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ② وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي
الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ

وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُمْ
مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ
الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ
وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ
لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ
حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ
وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ
بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ

رَحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ
فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا
لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ
لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ
أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا
وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ
الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ
إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ
خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اللہ ہی کے لئے جو تسبیح ہے جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے اور وہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے (۱) وہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو پہلے ہی حشر میں ان کے وطن سے نکال باہر کیا تم تو اس کا تصور بھی نہیں کر رہے تھے کہ یہ نکل سکیں گے اور ان کا بھی یہی خیال تھا کہ ان کے قلعے انہیں خدا سے بچالیں گے لیکن خدا ایسے رخ سے پیش آیا جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہیں تھا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور صاحبان ایمان کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے تو صاحبان نظر عبرت حاصل کرو (۲) اور اگر خدا نے ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان پر دنیا ہی میں عذاب نازل کر دیتا اور آخرت میں تو جہنم کا عذاب طے ہی ہے (۳) یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول سے اختلاف کیا اور جو خدا سے اختلاف کرے اس کے حق میں خدا سخت عذاب کرنے والا ہے (۴) مسلمانو تم نے جو بھی کھجور کی شاخ کاٹی ہے یا اسے اس کی جڑوں پر رہنے دیا ہے یہ سب خدا کی اجازت سے ہوا ہے اور اس لئے تاکہ خدا فاسقین کو رسوا کرے (۵) اور خدا نے جو کچھ ان کی طرف سے مال غنیمت اپنے رسول کو دلوایا ہے جس کے لئے تم نے گھوڑے یا اونٹ کے ذریعہ کوئی دوڑ دھوپ نہیں کی ہے ۔۔۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو غلبہ عنایت کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۶) تو کچھ بھی اللہ نے اہل قریہ کی طرف سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ سب اللہ، رسول اور رسول کے قرابتدار، ایتام، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے تاکہ سارا مال صرف مالداروں کے درمیان گھوم پھر کر نہ رہ جائے اور جو کچھ بھی رسول تمہیں دیدے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کر دے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو

کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے (۷) یہ مال ان مہاجر فقراء کے لئے بھی ہے جنہیں ان کے گھروں اور اموال سے نکال باہر کر دیا گیا ہے اور وہ صرف خدا کے فضل اور اس کی مرضی کے طلبگار ہیں اور خدا اور رسول کی مدد کرنے والے ہیں کہ یہی لوگ دعوائے ایمان میں سچے ہیں (۸) اور جن لوگوں نے دار الہجرت اور ایمان کو ان سے پہلے اختیار کیا تھا وہ ہجرت کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے اپنے دلوں میں اس کی طرف سے کوئی ضرورت نہیں محسوس کرتے ہیں اور اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں چاہے انہیں کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو ۔۔۔ اور جسے بھی اس کے نفس کی حرص سے بچالیا جائے وہی لوگ نجات پانے والے ہیں (۹) اور جو لوگ ان کے بعد آئے اور ان کا کہنا یہ ہے کہ خدایا ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ نہ قرار دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے (۱۰) کیا تم نے منافقین کا حال نہیں دیکھا ہے کہ یہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل چلیں گے اور تمہارے بارے میں کسی کی اطاعت نہ کریں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو بھی ہم تمہاری مدد کریں گے اور خدا گواہ ہے کہ یہ سب بالکل جھوٹے ہیں (۱۱) وہ اگر نکال بھی دیئے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ہرگز ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر مدد بھی کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا (۱۲) مسلمانو تم ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ خوف رکھتے ہو یہ اس لئے کہ یہ قوم سمجھدار نہیں ہے (۱۳) یہ کبھی تم سے اجتماعی طور پر جنگ نہ کریں گے مگر یہ کہ محفوظ بستیوں میں ہوں یا دیواروں کے پیچھے ہوں ان کی دھاک آپس میں بہت ہے اور تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ سب متحد ہیں ہرگز نہیں ان کے دلوں میں سخت تفرقہ ہے اور یہ اس لئے کہ اس قوم کے پاس عقل نہیں ہے (۱۴) جس طرح کہ ابھی حال میں ان سے پہلے والوں کا حشر ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھ لیا ہے اور پھر ان کے لئے دردناک عذاب بھی ہے (۱۵) ان کی مثال شیطان جیسی ہے کہ اس نے انسان سے کہا کہ کفر

اختیار کرلے اور جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں تو عالمین کے پروردگار سے ڈرتا ہوں (۱۶) تو ان دونوں کا انجام یہ ہے کہ دونوں جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی ظالمین کی واقعی سزا ہے (۱۷) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیج دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ وہ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے (۱۸) اور خبردار ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے خود ان کے نفس کو بھی بھلا دیا اور وہ سب واقعی فاسق اور بدکار ہیں (۱۹) اصحاب جنت اور اصحاب جہنم ایک جیسے نہیں ہو سکتے، اصحاب جنت وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں (۲۰)

تفسیر

اللہ کے لئے تسبیح ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور وہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے وہی ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو پہلے ہی حشر میں ان کے وطن سے نکال باہر کیا تم تو اس کا تصور بھی نہیں کر رہے تھے کہ یہ نکل سکیں گے اور ان کا بھی یہی خیال تھا ان کے قلعے انہیں خدا سے بچا لیں گے لیکن خدا ایسے رخ سے پیش آیا جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا کہ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور صاحبان ایمان کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے تو صاحبان نظر عبرت حاصل کریں۔

شان نزول:۔

اس سورہ کی سبب نزول یہ کہا جاتا ہے کہ مدینہ میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے جن کے نام بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع تھا۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اہل حجاز میں سے نہ تھے انہوں نے اپنی مذہبی کتب میں یہ پڑھا تھا کہ ایک پیغمبر مدینہ میں ظہور کرے گا چنانچہ انہوں نے اس سرزمین کی طرف کوچ کیا اور مدینہ میں آ کر آخری پیغمبر کا انتظار کرنے لگے۔ جس وقت رسول اللہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ان کے ساتھ عدم تعرض کے معاہدے کئے لیکن انہیں جب موقع ملا عہد توڑ دیا۔ ان عہد شکنیوں کے علاوہ جنگ احد کے بعد کعب بن اشرف چالیس سواروں کے ساتھ مکہ پہنچا اور اپنے ساتھیوں سمیت قریش کے پاس گیا۔ اور ان سے عہد کیا کہ سب مل کر محمدؐ کے خلاف جنگ کریں۔ اس کے بعد ابوسفیان چالیس افراد اور کعب بن اشرف چالیس یہودیوں کے ساتھ مسجد الحرام میں وارد ہوئے۔ ان انہوں نے خانہ کعبہ کے پاس اپنے عہد کو مضبوط

گویا اس واقعہ کی خبر بذریعہ وحی پیغمبر اکرمؐ کو مل گئی۔

دوسری بات یہ کہ حضور اکرمؐ ایک دن اپنے چند بزرگ اصحاب کے ساتھ قبیلہ بنو نضیر کے پاس آئے یہ لوگ مدینہ کے قریب رہتے تھے۔ پیغمبر اکرمؐ کی آمد کا مقصد یہ تھا کہ ان سے کچھ رقم بطور قرض لیں اور ابو عامر کے دو مقتولوں کی دیت ادا کریں، جو عمرو بن امیہ کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ پیغمبر اسلامؐ یہودیوں کے قلعہ کے باہر تھے۔ آپؐ نے کعب بن اشرف سے اس معاملہ میں بات کی اس دوران یہودیوں نے پیغمبر اسلام کے خلاف ایک سازش تیار کر لی، ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ایک ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا اب وہ تمہاری دیوار کے پاس بیٹھا ہے۔ ایک آدمی چھت پر جائے اور ایک بھاری پتھر اس پر پھینک دے۔ اس طرح اس سے نجات مل جائے گی ان کا ایک فرد جس کا نام عمرو بن جحاش تھا آمادگی ظاہر کی وہ چھت پر چلا گیا اس وقت وحی خدا کے ذریعے آگاہی ہوئی۔ آپؐ وہاں سے اٹھ کر مدینہ چلے آئے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے کوئی بات نہ کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ پیغمبر اسلام ابھی واپس آ جائیں گے۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ اب پیغمبر اسلام واپس آنے والے نہیں۔ تو وہ مدینہ چلے گئے۔ آپؐ نے اپنے اصحاب کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور ان کی اس عہد شکنی پر جنگ کرنے کے لئے تیار کیا جب انہیں اس امر کی اطلاع ملی تو وہ اپنے قلعوں میں چلے گئے اور اپنے اوپر دروازے بند کر لئے۔ قلعہ کے نزدیک کھجور کے درخت تھے۔ پیغمبر اسلام نے ان کو کاٹنے کا حکم دیا، اصحاب نے وہ درخت کاٹ ڈالے محاصرہ کے دنوں نے طول کھینچا۔ پیغمبر اسلام نے خون ریزی سے بچنے کے لئے ان سے کہا کہ وہ مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ انہوں نے اس بات کو قبول کیا۔ کچھ سامان وہ اپنا ساتھ لے گئے اور کچھ سامان چھوڑ گئے۔ ان کی ایک جماعت شام کی طرف چلی گئی اور کچھ خیبر کی طرف چلے گئے۔ ان کے چھوڑے ہوئے اموال، زمینیں، باغات اور گھر مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ چلتے وقت انہوں نے اپنے گھروں کو توڑ پھوڑ دیا۔ اس واقعہ کی مناسبت کو واضح کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ②

"وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی حملے میں ان کے گھروں سے باہر نکال دیا۔ تمہارا یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے۔ اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لیں گے مگر اللہ کا عذاب ان پر اسی طرف سے آیا۔ جہاں سے ان کا خیال تک بھی نہ تھا۔

اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے برباد کر رہے تھے۔ پس بصیرت رکھنے والو عبرت حاصل کرو"۔

اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن ابی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

کیا آپ نے ان منافقین کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں کو کہتے ہیں۔ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی کسی کی بات ہرگز نہیں مانیں گے اگر تمہارے خلاف جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ لیکن اس (بات) کی اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں۔

اس مندرجہ ذیل بالا آیت کے بعد آیت 15 بھی ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ فرمایا:

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

"یہودیوں کے اس گروہ کا کام ان لوگوں کی مانند ہے جو ان سے کچھ پہلے تھے۔ انہوں نے اپنے کام کا تلخ مزا چکھا۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن ابی اور بنو نضیر کے بارے میں فرمایا:

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝

"ان کا کام شیطان کی طرح ہے جس نے انسان سے کہا تو کافر ہو جا لیکن جب وہ کافر ہو گیا تو اس نے کہا میں تجھ سے بری ہوں۔ میں اس خدا سے ڈرتا ہوں جو عالمین کا پروردگار ہے۔ ان کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور ظالموں کی سزا یہی ہے"۔

ابن عباس سے روایت یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کے مقابلے میں جو اسلام کو کامیابی حاصل ہوئی اور ان کا مال [illegible] رسول اللہ نے انصار سے فرمایا: اگر تم پسند کرو تو اپنے مال اور گھر مہاجرین میں تقسیم کر دو اور ان اموال غنیمت میں [illegible] ہو جاؤ۔ اگر چاہو تو تمہارے اموال اور گھر تمہارے ہی رہیں اور ان اموال میں سے تمہیں کچھ نہ دیا جائے تو [illegible] نے عرض کیا ہم اپنے اموال اور گھر مہاجرین میں تقسیم کر دیتے ہیں اور اموال غنیمت میں سے بھی کچھ نہیں لیتے۔ [illegible] کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں آپ نے مال مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا تھا۔ صرف دو آدمیوں کو جو [illegible] مال ملا تھا۔ ایک سہل بن حنیف تھے اور دوسرے ابودجانہ تھے۔ انہوں نے اپنی ضرورت کا ذکر کیا تھا تو انہیں مال [illegible] دیا گیا تھا"۔

آیت نمبر ۲۱ تا ۲۴

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

ترجمہ

ہم اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تم دیکھتے کہ پہاڑ خوف خدا سے لرزاں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا جا رہا ہے اور ہم ان مثالوں کو انسانوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ کچھ

غور و فکر کریں (۲۱) وہ خدا وہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ حاضر و غائب سب کا جاننے والا عظیم اور دائمی رحمتوں کا مالک ہے (۲۲) وہ اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ بادشاہ، پاکیزہ صفات، بے عیب، امان دینے والا، نگرانی کرنے والا، صاحب عزت، زبردست اور کبریائی کا مالک ہے۔ وہ ان تمام باتوں سے پاک و پاکیزہ ہے جو مشرکین کیا کرتے ہیں (۲۳) وہ ایسا خدا ہے جو پیدا کرنے والا، ایجاد کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں زمین و آسمان کا ہر ذرہ اسی کے لئے محو تسبیح ہے اور وہ صاحب عزت و حکمت ہے (۲۴)

تفسیر

القدوس: "وہ ذات ہے جو ہر قسم کے عیوب اور آفات جو جہالت کا موجب ہوں سے پاک ہے"۔

السلام المؤمن: یعنی وہ مومنین کو عذاب سے امان عطا کرنے والا ہے۔

المهيمن: جو شاہد اور گواہ ہے۔

(هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝)

"وہ ایسا خدا ہے جو پیدا کرنے والا ہے وہ ایجاد کرنے والا ہے وہ صورتیں بنانے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں۔ زمین و آسمان کا ہر ذرہ اس کی تسبیح کرنے والا ہے وہ سب صاحب عزت و حکمت ہے"۔

حدثنا علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن ابو عبداللہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے محمد بن اسماعیل نے اور اس نے علی بن عباس سے اور اس نے جعفر بن محمد سے اور اس نے الحسن بن اسد سے اور اس نے یعقوب بن جعفر سے اور اس سے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ بن جعفر کا علم ... سنا ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے ... یہ آیت نازل فرمائی ... (انه لا اله الا هو الحی القیوم) اور پھر اس کو ان ناموں سے پکارا گیا

الرحمن، الرحیم، العزیز، الجبار، العلی العظیم۔ تو اس مقام پر لوگوں کی عقلیں پریشان ہو گئیں اور ان کے علوم مختلف ہو گئے اور انہوں نے خدا کے لئے مختلف مثالیں پیش کرنا شروع کر دیں اور اس کے لئے شریک قرار دینا شروع

کر دیئے، اور اس کے لئے تشبیہ دینا شروع ہو گئے اس نے قرار دیا کہ وہ داخل ہوگا۔ وہ تبدیل ہوتا ہے ایک گھر سے دوسرے گھر میں ... شروع ہو گئے جو غور کرنے والا اس کو اور اس کو نہیں کرسکتا۔ اور اس کی کسی حقیقت کو نہ پا سکا تو خدا نے یہ آیت نازل کر دی۔

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورہ مبارکہ الممتحنہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 13 ہیں اور اس کے رکوع 2 ہیں۔ اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 60 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 91 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے آپ نے فرمایا:

جو شخص سورہ ممتحنہ کو واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا اللہ اس کے دل کو ایمان کے لئے خالص اور آمادہ کر دے گا اور اسے نور بصیرت عطا کرے گا۔ اور ہرگز اسے فقر و فاقہ دامن گیر نہ ہوگا اور وہ خود اور اس کی اولاد دیوانگی میں مبتلا نہ ہوگی۔ مجمع البیان میں حضرت رسول خدا سے منقول ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص سورہ ممتحنہ کی تلاوت کرے گا تمام مومنین و مومنات قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔ (اضافہ جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ
الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ
جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۤ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۤ وَاَنَا
اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

(جلد چہارم)

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا
اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ
تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ
بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ
تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ
كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ
وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان کی طرف دوستی کی پیش کش کرو جب کہ انہوں نے اس حق کا انکار کر دیا ہے جو تمہارے پاس آچکا ہے اور وہ رسول کو اور تم کو صرف اس بات پر نکال رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار (اللہ) پر ایمان رکھتے ہو۔۔۔۔۔ اگر تم واقعاً ہماری

راہ میں جہاد اور ہماری مرضی کی تلاش میں گھر سے نکلے ہو تو ان سے خفیہ دوستی کس طرح کر رہے ہو جب کہ میں تمہارے ظاہر و باطن سب کو جانتا ہوں اور جو بھی تم میں سے ایسا اقدام کرے گا وہ یقیناً سیدھے راستہ سے بہک گیا ہے (۱) یہ اگر تمہیں پا جائیں گے تو تمہارے دشمن ثابت ہوں گے اور تمہاری طرف برائی کے ارادے سے ہاتھ اور زبان سے اقدام کریں گے اور یہ چاہیں گے کہ تم بھی کافر ہو جاؤ (۲) یقیناً تمہارے قرابتدار اور تمہاری اولاد روزِ قیامت کام آنے والی نہیں ہے اس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۳) تمہارے لئے بہترین نمونۂ عمل ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں۔ ہم نے تمہارا انکار کر دیا ہے اور ہمارے تمہارے درمیان بغض اور عداوت بالکل واضح ہے یہاں تک کہ تم خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان لے آؤ علاوہ ابراہیم کے اس قول کے جو انہوں نے اپنے مربی باپ سے کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور کروں گا لیکن میں پروردگار کی طرف سے کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوں۔ خدایا میں نے تیرے اوپر بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کیا ہے اور تیری ہی طرف بازگشت بھی ہے (۴) خدایا ہمیں کفار کے لئے فتنہ و بلا نہ قرار دینا اور ہمیں بخش دینا کہ تو ہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے (۵) بیشک تمہارے لئے ان لوگوں میں بہترین نمونہ عمل ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہے اور جو انحراف کرے گا خدا اس سے بے نیاز اور قابل حمد و ثنا ہے (۶)

تفسیر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ ۔

ایمان والو! خبردار میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بنانا کہ تم ان کی طرف دوستی کی پیشکش کرو جبکہ انہوں نے اس حق کا انکار کر دیا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حاطب بن بلتعہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس کا لفظ اگرچہ خاص ہے لیکن اس کا معنی عام ہے یعنی یہ معنی قیامت تک کے لئے جاری و ساری رہے گا۔ قیامت تک مومنین کو یہ حکم ہے۔

شانِ نزول:

اس کے نزول کا سبب یہ ہے کہ حاطب بن بلتعہ یہ مکہ کا رہائشی تھا اور اس نے اسلام قبول کیا تو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور مدینہ میں ہی آ کر آباد ہو گیا لیکن اس کے خاندان والے اور باقی اہل و عیال مکہ میں ہی تھے جو قریش کے کنٹرول میں تھے تو قریش والوں کو جب بھی یہ خوف طاری ہوتا کہ شاید رسولِ خدا ﷺ ان کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہے ہیں تو وہ حاطب کے خاندان والوں کے پاس آتے اور اس سے کہتے کہ تم حاطب کو خط لکھو اس سے محمد کے حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرو کہ کیا وہ مکہ کی طرف جنگ کے ارادہ سے تو نہیں نکلنا چاہتے؟ ایسے ہی انہوں نے حاطب کو خط لکھا اور اس سے دریافت کیا کہ محمد کا کیا ارادہ ہے کیا وہ مکہ پر چڑھائی تو نہیں کرنا چاہتا؟ ادھر رسولِ خدا نے مکہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو اس نے مکہ کے قریش والوں کے لئے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ محمد ﷺ مکہ کی طرف آ رہے ہیں اگر تم اپنے دفاع میں کچھ کر سکتے ہو تو کر لو۔ اور یہ خط ایک عورت جس کا نام صفیہ تھا اس کے حوالے کیا اور اس کو مکہ کی طرف روانہ کیا اور اسے کہا کہ اس خط کو چھپا کر لے جائے، چنانچہ اس نے اس خط کو اپنے سر کے بالوں کے جوڑے میں چھپایا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئی۔

حضرت جبرائیل ؑ رسولِ خدا پر نازل ہوئے اور آپ کو اس کے بارے میں اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے حضرت علی ؑ، آپ کے ساتھ زبیر بن عوام اور ایک اور صحابی کو اس عورت کے تعاقب میں روانہ کیا جب ان افراد نے اس عورت کو پا لیا تو علی علیہ السلام نے اس سے کہا اے صفیہ! وہ خط جو تیرے پاس ہے وہ کہاں ہے؟ وہ ہمارے حوالے کر دو۔ تو اس نے کہا کون سا خط؟ کیسا خط؟ میرے پاس کوئی خط وغیرہ نہیں ہے۔ پس زبیر اور دوسرے ساتھی نے اس کے سامان کی مکمل تلاشی لی لیکن اس میں سے خط نہ ملا زبیر نے کہا۔ یا علی ؑ ہمیں تو اس کے سامان سے کوئی خط نہیں ملا اور یہ بھی انکار کر رہی ہے۔

امیر المومنین علی ؑ نے فرمایا: خدا کی قسم نہ رسولِ خدا نے جھوٹ بولا ہے اور نہ جبرائیل ؑ جھوٹی خبر لے کر آیا ہے۔ اور نہ ہی جبرائیل ؑ نے خدا کی طرف جھوٹی تہمت دی ہے۔ اب علی ؑ نے فرمایا: اے صفیہ! خط میرے حوالے کر دے ورنہ میں تیرا سر رسولِ خدا کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ تو اس نے عرض کیا آپ مجھے قتل نہ کریں میں خط آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ اس نے اپنے سر کے بالوں کے جوڑے میں سے خط کو باہر نکالا اور علی ؑ کے حوالے کر دیا اور آپ وہ خط لے کر رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسولِ خدا نے حاطب کو بلایا اور اس سے کہا اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اور یہ حرکت کیوں کی ہے؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خدا کی قسم ہے جب سے میں نے اسلام کو قبول کیا ہے اس وقت سے لیکر اب تک اس پر قائم ہوں۔ میں مرتد نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے اس میں کبھی شک کیا ہے میں گواہی دیتا ہوں اشہد ان لا الہ الا اللہ

واللہ رسول اللہ تھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اس کے برحق رسول ہیں۔ میرے اہل و عیال اور خاندان والے مکہ میں رہتے ہیں جو قریش کے زیر کنٹرول ہیں۔ میں نے یہ خط صرف اس وجہ سے لکھا تاکہ وہ اس کے عوض میرے خاندان والوں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ ورنہ میں آج بھی اپنے ایمان پر ثابت ہوں تو اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۚ إِنْ
كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهٰدًا فِى سَبِيلِى وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا
أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ۝

"اے ایمان والو! خبردار میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ اور ان کو پیغام مت کرو جبکہ وہ اس حق کے منکر ہیں۔ جو تمہارے پاس آچکا ہے وہ تمہیں اور رسول کو اس حق پر ہی کہ نکال رہے ہیں کہ تم اپنے خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر تم واقعا ہماری راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہو اور ہماری مرضی کی تلاش کیلئے گھر سے نکلے ہو تو پھر ان کفار سے خفیہ دوستی کیوں ہے۔ جبکہ میں تمہارے ظاہر و باطن دونوں سے واقف ہوں اور جو بھی تم میں سے ایسا کام کرے گا وہ یقینا حق کے راستے سے بہک جائے گا۔ اور قیامت کے دن تمہاری اولاد اور تمہارے خاندان نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دینا۔

آیت نمبر ۷ تا ۱۳

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ
وَاللّٰهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ
يُقٰتِلُوكُمْ فِى الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيٰرِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ

وَتُقْسِطُوٓا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ
عَنِ الَّذِينَ قٰتَلُوكُمْ فِى الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِيٰرِكُمْ وَظٰهَرُوا
عَلٰىٓ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ
فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمٰنِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ
وَءَاتُوهُمْ مَّآ أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَآ
ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوا مَآ
أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوا مَآ أَنْفَقُوا ۚ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ
وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَىْءٌ مِّنْ أَزْوٰجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ
فَعٰقَبْتُمْ فَـَٔاتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوٰجُهُمْ مِّثْلَ مَآ أَنْفَقُوا ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىٓ أَنْتُمْ بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ۝ يٰٓأَيُّهَا النَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ
الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰىٓ أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَلَا يَسْرِقْنَ
وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلٰدَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتٰنٍ يَفْتَرِينَهُۥ بَيْنَ
أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِى مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُنَّ اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا

قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ

قریب ہے کہ خدا تمہارے اور جن سے تم نے دشمنی کی ہے ان کے درمیان دوستی قرار دے دے کہ وہ صاحب قدرت ہے اور بہت بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے (۷) وہ تمہیں ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں وطن سے نہیں نکالا ہے اس بات سے نہیں روکتا ہے کہ تم ان کے ساتھ نیکی اور انصاف کرو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۸) وہ تمہیں صرف ان لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین میں جنگ کی ہے اور تمہیں وطن سے نکال باہر کیا ہے اور نکالنے پر دشمنوں کی مدد کی ہے کہ ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے گا وہ یقیناً ظالم ہوگا (۹) ایمان والو جب تمہارے پاس ہجرت کرنے والی مومن عورتیں آئیں تو پہلے ان کا امتحان کرو کہ اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پھر اگر تم بھی دیکھو کہ یہ مومنہ ہیں تو خبردار انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرنا۔ نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں اور نہ یہ ان کے لئے حلال ہیں اور جو خرچ کفار نے مہر کا دیا ہے وہ انہیں واپس کر دو اور تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ تم ان کی اجرت (مہر) دینے کے بعد ان سے نکاح کرلو خبردار کافر عورتوں کی عصمت پکڑ کر نہ رکھو اور جو تم نے خرچ کیا ہے وہ کفار سے لے لو اور جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے لے لیں کہ یہی حکم خدا ہے جس کا فیصلہ خدا نے تمہارے درمیان کیا ہے اور وہ بڑا صاحب علم و حکمت ہے (۱۰) اور اگر تمہاری کوئی بیوی کفار کی طرف چلی جائے اور پھر تم ان کو سزا دو تو جن کی بیوی چلی گئی ہے ان کا خرچ مال غنیمت میں سے دے دو اور اس اللہ سے بہرحال ڈرتے رہو جس پر ایمان رکھنے والے ہو (۱۱) پیغمبر اگر ایمان لانے والی عورتیں آپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ کسی

کو خدا کا شریک نہیں بنائیں گی اور چوری نہیں کریں گی۔ زنا نہیں کریں گی۔ اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے سے کوئی بہتان (لڑکا) لے کر نہیں آئیں گی اور کسی نیکی میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت کا معاملہ کرلیں اور ان کے حق میں استغفار کریں کہ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے (۱۲) ایمان والو خبردار اس قوم سے ہرگز دوستی نہ کرنا جس پر خدا نے غضب نازل کیا ہے کہ وہ آخرت سے اسی طرح مایوس ہوں گے جس طرح کفار قبر والوں سے مایوس ہو جاتے ہیں (۱۳)

تفسیر

"قریب ہے کہ خدا تمہارے اور جن سے تم نے دشمنی کی ہے ان کے درمیان دوستی ایجاد کرے وہ صاحب قدرت ہے اور بہت بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ابو الجارود نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے جس میں امام نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا ہے: خدا نے اس آیت میں اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے مومنین کو حکم دیا ہے کہ جب قوم والے جب تک کافر ہیں اس وقت تک ان سے بیزاری اور نفرت سے رکھو۔ اور جب وہ ایمان لے آئیں گے تو وہی صاحب قدرت خدا ان کے اور تمہارے درمیان محبت کو ایجاد کردے گا اور فرمایا ہے:

(الممتحنۃ ۞) قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اے مومنو! تمہارے لئے ابراہیم کی سیرت میں بہترین اسوہ ہے کہ جب انہوں نے اور جو ان کے ساتھ صاحب ایمان تھے انہوں نے اپنی قوم سے کہا ہم تم سے اور تمہارے ان بتوں سے جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو بری الذمہ ہیں۔

خدا نے اس آیت میں بھی مومنین کی دوستی کو ان کفار سے ختم کرنے کا حکم دیا اور ان سے عداوت کے اظہار کا حکم دیا ہے۔ اور پھر فرمایا ہے: تم ایسا کرو خدا تو اس پر قادر ہے کہ جس قوم سے تم دشمنی کا اظہار کرو تو ایمان کے بعد دونوں ان کے اور تمہارے درمیان محبت کو پیدا کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول خدا نے مکہ فتح کرلیا تو آپ کے اصحاب ان میں مل جل گئے یہاں تک ایک دوسرے کی عورتوں سے شادیاں بھی کیں تو یہ وہ محبت تھی جو خدا نے دوبارہ ان کے درمیان پیدا کردی تھی۔ اور رسول خدا نے فتح مکہ کے بعد اپنے بہت بڑے دشمن ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے شادی کی۔ اور اس کے بعد

فرمایا اب خدا تمہیں روکتا نہیں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ٠ (اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آجائیں تو پہلے ان کے ایمان کا امتحان لو۔ جبکہ اللہ ان کے ایمان سے خوب واقف ہے پھر اگر تم ان کو ایمان والی پاؤ تو ان کو کفار کے حوالے مت کرو [illegible]

[illegible]

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ۔ تم مردوں کا فر عورتوں کی عصمت پکڑے نہ رکھو۔

[illegible]

وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ ۔ اور جو کچھ تم نے ان کے مہر میں خرچ کیا ہے وہ ان سے طلب کرو۔

[illegible]

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ ۔ اور اگر تمہاری کوئی بیوی کفار کی طرف چلی [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنا خرچ شدہ حق مہر کا مطالبہ کرو اور اگر ان کی کوئی عورت تمہارے پاس مومنہ بن کر آجائے تو تم بھی اس کا حق مہر ادا [illegible] کفار کے بارے میں ہیں جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ لیکن جن سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا تو ان کے [illegible] اس عورت کا حق مہر مال غنیمت سے حاصل کرو۔

فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ (١١)

[illegible] اس کی بیوی چلی گئی ہے تو جو اس نے مہر پر خرچ کیا وہ مال غنیمت سے دیدو اور اس اللہ سے [illegible] اس پر ایمان رکھتے ہو۔

فرماتے ہیں یہ آیت کا شان نزول یوں ہے کہ جب عمر بن خطاب نے مکہ میں ایک فاطمہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ [illegible] سے شادی کر رکھی تھی جب جناب عمر نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اس عورت نے ہجرت کرنے سے انکار کر [illegible] مشرکین کے پاس ہی رک گئی اور اس سے معاویہ بن ابو سفیان نے شادی کر لی تو خدا نے رسول کو حکم دیا کہ [illegible] اس سے پہلے جناب عمر کو اس کا مہر ادا کیا جائے اور پھر تقسیم کیا جائے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر (ع) [illegible] آیت کے (وان فاتکم شیء من ازواجکم) کے ذیل میں نقل کیا ہے [illegible] کفار کے [illegible] تمہارا معاہدہ ہے اگر تمہاری عورت ان کے پاس چلی جائے تو ان سے اپنا [illegible] طلب کرو اور اگر ان کی کوئی عورت تمہارے پاس آجائے تو تم بھی اس عورت کا حق مہر ان کفار کو ادا کرو اور یہ خدا کا [illegible] اس سے [illegible] کرو۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾

اے نبی خدا اگر ایمان والی عورتیں آپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ کسی کو خدا کا شریک نہیں قرار دیں گی اور چوری نہیں کریں گی زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے کسی پر بہتان نہیں لے کر آئیں گی اور کسی نیکی میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے حق میں خدا سے مغفرت

فرمایا اب خدا تمہیں روکتا نہیں ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ﴾ اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آجائیں تو پہلے ان کے ایمان کا امتحان لو۔ یقیناً اللہ ان کے ایمان سے خوب واقف ہے پھر اگر تم ان کو ایمان والی پاؤ تو پھر ان کو کفار کے حوالے مت کرو۔ اور ان کو واپس مت پلٹاؤ۔ نہ یہ ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ جب کوئی عورت مشرکات میں سے مسلمان بن کر مسلمانوں کے پاس آئی ہے تو اس کا امتحان کرو پتہ کرو کہیں وہ اپنے کافر شوہر کی دشمنی میں تو نہیں آئی۔ اگر ایسا نہیں ہے بلکہ وہ فقط وفقط خدا اور اس کے رسول کی محبت میں اسلام کو قبول کر کے آئی ہے اور اس پر وہ حلف بھی اٹھائے تو پھر اس کے اسلام کو قبول کرو۔ اور اس کو کفار کے حوالے مت کرو کیونکہ اسلام کے قبول کرنے کے بعد اب یہ کفار کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی کفار مرد اس کے لئے حلال ہیں لہٰذا اس کو واپس مت کرو۔ جو کچھ حق مہر کفار نے دیا ہے وہ بیت المال یا اپنے مال سے ادا کر کے اس کو اپنے پاس روک لو اور پھر کسی مسلمان مرد کے ساتھ اس کی شادی کر دو۔ اور جب تم اس کا مہر ادا کر لو تو اس کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ) "اور کافر عورتوں کی عصمت پکڑ کر نہ رکھو"

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی مومن مرد کے پاس کافرہ عورت ہے جو یعنی اسلام پر نہیں ہے جبکہ یہ مرد مذہب اسلام پر ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس عورت کے سامنے اسلام کو پیش کرے اگر وہ قبول کرتی ہے تو اس کو اپنے پاس رکھے۔ وہ اس کی بیوی ہے اور اگر وہ اسلام کو قبول نہیں کرتی تو یہ مرد اس سے بیزاری کرے اور اس کو چھوڑ دے کیونکہ خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کافرہ عورتوں کو اپنے پاس پکڑ کر نہ رکھیں۔

(وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ) اور جو کچھ تم نے اس کے مہر میں خرچ کیا ہے وہ ان سے طلب کرو۔

یعنی جو عورت مسلمانوں میں سے کفار کی طرف چلی جائے یعنی وہ اسلام کو قبول نہ کرے تو مسلمان مرد نے جو حق مہر اس کو دیا ہے کفار سے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر وہ نہ دیں اور پھر ان سے کفار کی جنگ ہو جائے تو جو غنیمت حاصل ہو اس مسلمان کو حق حاصل ہے کہ تقسیم سے قبل اس سے اپنے دئے ہوئے مہر کے برابر پہلے لے لے اور باقی تقسیم کیا جائے۔

(وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ) اور اگر تمہاری کوئی بیوی کفار کی طرف چلی جائے اور پھر تم ان کو سزا دو تو جن کی بیوی چلی گئی ہے ان کا خرچ مال غنیمت سے دیدو۔ اور اللہ سے بہر حال ڈرتے رہو جس پر ایمان رکھنے والے ہو۔

یعنی اگر مسلمانوں میں سے کسی مرد کی بیوی کفار سے ملحق ہو جائے یعنی کافرہ ہو جائے یا کافرہ ہی باقی رہے تو تم ان

کفار سے وہ اپنا خرچ شدہ حق مہر کا مطالبہ کرو اور اگر ان کی کوئی عورت تمہارے پاس مومنہ بن کر آجائے تو تم بھی اس کا حق مہر ادا کرو۔ اور یہ حکم ان کفار کے بارے میں ہیں جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ لیکن جن سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا تو ان کے طرف جانے والی عورت کا حق مہر مال غنیمت سے حاصل کرو۔

﴿فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾ ⑪

پس جس کی بیوی چلی گئی ہے تو جو اس نے مہر سے خرچ کیا وہ مال غنیمت سے دیدو اور اس اللہ سے ڈرو جس پر ایمان رکھتے ہو۔

فرماتے ہیں یہ آیت کا شان نزول یوں ہے۔ کہ جب عمر بن خطاب نے مکہ میں ایک فاطمہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ سے شادی کر رکھی تھی جب جناب عمر نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اس عورت نے ہجرت کرنے سے انکار کر دیا اور وہ مشرکین کے پاس ہی رک گئی اور اس سے معاویہ بن ابو سفیان نے شادی کر لی تو خدا نے رسول کو حکم دیا کہ بدر کی غنیمت میں سے پہلے جناب عمر کو اس کا مہر ادا کیا جائے اور بقیہ تقسیم کیا جائے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اسی آیت کر (ان فاتکم شیء من ازواجکم) کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا روایت ہے کفار کے جن قبائل سے تمہارا معاہدہ ہے اگر تمہاری عورت ان کے پاس چلی جائے تو ان سے اپنا خرچ شدہ مہر طلب کرو اور اگر ان کی کوئی عورت تمہارے پاس آجائے تو تم بھی اس عورت کا حق مہر ان کفار کو ادا کرو اور یہ خدا کا حکم ہے اس سے تجاوز نہ کرو۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ⑫

اے نبی خدا اگر ایمان والی عورتیں آپ کے پاس اس امر پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ کسی کو خدا کا شریک نہیں قرار دیں گی اور چوری نہیں کریں گی زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے کسی پر بہتان نہیں لے کر آئیں گی اور کسی نیکی میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے حق میں خدا سے مغفرت

طلب کریں۔ خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہو گیا اور یہ آیت اس دن نازل ہوئی تھی۔ اور اس کا شان نزول کچھ یوں ہے کہ فتح مکہ کے بعد رسول خدا مسجد الحرام میں تشریف فرما ہوئے اور مرد آتے جاتے اور رسول خدا کی بیعت کرتے جاتے اور یہ سلسلہ ظہرین کے وقت تک جاری رہا۔

عصر کے بعد رسول خدا ﷺ عورتوں سے بیعت لینے کے لئے مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور آپ نے ایک برتن پانی کا منگوا کر اپنے سامنے رکھا اور آپ نے اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالا اور جو عورت آتی بیعت کرنے کے لئے آپ اس سے فرماتے اس پانی میں ہاتھ ڈالو کیونکہ آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی عورت کا ہاتھ بلاواسطہ میرے ہاتھ سے مس ہو لہذا آپ نے پانی کا سہارا لیا۔ اور اس کے بعد آپ اس کے سامنے اسی آیت کی تلاوت کرتے اور ان شرائط پر اس سے بیعت لیتے کہ وہ کسی کو خدا کا شریک نہیں بنائے گی، زنا نہیں کرے گی، اور کسی نیکی میں آپ کی مخالفت نہیں کرے گی۔

اس دوران ام حکیم بنت الحارث بن عبد المطلب کھڑی ہو گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سی نیکی ہے جس کے بارے میں خدا نے ہمیں حکم دیا اور اس کی مخالفت سے روکا ہے۔ آپ نے فرمایا نوحہ کرتے وقت اپنے چہروں پر ہاتھ مت مارو اور اپنے رخساروں پر طمانچے مت مارو، اپنے گریبان چاک مت کرو اور اشعار میں بین مت کرو، کالے کپڑے مت پہننا، اور واویلا مت کرنا۔ اور قبروں پر مت کھڑے ہونا۔ تو ان شرائط کے ساتھ رسول خدا نے اس سے بیعت لی تھی۔

(یہ سارے کام امام حسین علیہ السلام کے غم کرنے معصومین کی روایات سے ثابت ہوتا ہے یہ جائز ہیں لیکن ذاتی مصیبت سے روکا گیا ہے۔ مترجم)

صدوقؒ: علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے علی سے اور اس نے عبد اللہ بن سنان سے اور اس نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون سی نیکی مراد ہے؟ آپ نے فرمایا:

یعنی جو کچھ خدا نے تم پر واجب کیا نماز روزہ زکوٰۃ اور دوسرے جو خیرات کا حکم دیا ہے ان میں مخالفت نہ کریں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

اے ایمان والو! جس قوم پر خدا کا غضب ہوا ہو اس سے محبت مت کرو۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں اس آیت کا عطف پہلی والی آیت پر ہے جس میں حکم ہوا ہے میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست مت قرار دو۔

سُورَةُ الصَّفِّ

سورۃ الصف یہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات چودہ (14) ہیں اور اس کے رکوع دو (2) ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 60 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 109 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جس میں آپ نے فرمایا: جو شخص اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں سورہ صف کی تلاوت کرے گا اور اس پر مداومت کرے گا تو خدا اس کو قیامت کے دن اپنے ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صف میں کھڑا کرے گا۔ مجمع البیان میں حضرت رسول خدا سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ صف کی تلاوت کرے گا اس کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام رحمت کی دعا فرمائیں گے جب تک وہ دنیا میں زندہ ہے اس کے لئے استغفار کریں گے اور قیامت کے دن آپ کا ساتھی و رفیق ہو گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۷

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى

ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ
فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٧﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

زمین و آسمان کا ہر ذرہ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے اور وہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے (۱) ایمان والو آخر وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو (۲) اللہ کے نزدیک یہ سخت ناراضگی کا سبب ہے کہ تم وہ کہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو (۳) بیشک اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر جہاد کرتے ہیں جس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیواریں (۴) اور اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ قوم والو مجھے کیوں اذیت دے رہے ہو تمہیں تو معلوم ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ لوگ ٹیڑھے ہوگئے تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی کردیا کہ اللہ بدکار قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے (۵) اور اس وقت کو یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد کے لئے ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہے لیکن پھر بھی جب وہ معجزات لے کر آئے تو لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے (۶) اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے جب کہ اسے اسلام کی دعوت دی جا رہی ہو

اور اللہ کبھی ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے (۷)

تفسیر

(زمین اور آسمان کا ہر ہر ذرہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کہ صاحب عزت اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو آخر وہ بات کیوں کرتے ہو جس پر تم عمل نہیں کرتے ہو۔)

علامہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نبی اکرمؐ کے اصحاب کو خطاب ہے۔ کہ جنہوں نے نبی اکرمؐ سے وعدہ کیا تھا وہ اب ہر مقام پر آپ کی مدد کریں گے اور کسی معاملہ میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گے اور علی علیہ السلام کے بارے میں جو آپ نے ہم سے عہد لیا ہے اس کو نہیں توڑیں گے۔ لیکن اللہ تو جانتا تھا کہ انہوں نے ان سب امور میں نبی کی مخالفت کرنا ہے اس لئے فرمایا کیوں ایسی باتیں کرتے ہو جن پر تم عمل نہیں کرتے اور خدا کے نزدیک یہ سخت ناراضگی کا سبب ہے کہ تم وہ کہو جس پر تم عمل نہیں کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ان کی یہ صورت حال ہے تو ان کو ایمان والا کیوں کہا گیا ہے تو اس لئے کہ یہ زبان سے ان باتوں کا اقرار کر رہے تھے اگرچہ دل سے اس کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد خدا مومنین حال ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جو صاحب ایمان اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے اور راہ خدا میں قتل ہوجانے والے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ﴿٤﴾

"بے شک خدا ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں یعنی جب وہ جہاد کرتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار یعنی جب وہ جہاد کے لئے صف بستہ ہوتے ہیں تو ان کے قدم اکھڑتے نہیں ہیں بلکہ ایسے جمے ہوتے ہیں جیسے کہ کوئی سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے جو ہٹ نہیں رہی۔

فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ اور خدا نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔

یعنی انہوں نے شک کیا تو خدا نے ان کے دلوں میں شک ڈال دیا یعنی ان سے توفیق سلب کر لی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی حکایت کر رہا ہے اور فرماتا ہے۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ
بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٦﴾

میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں میں اپنے سے پہلے نبی کی کتاب توارت کی تصدیق

کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے آیا ہوں کہ جس کا نام احمد ہے لیکن جب وہ نشانیاں لے کر آیا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول خدا سے سوال کیا کہ آپ کو محمد۔ احمد۔ بشیر۔ نذیر کیوں کہا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

محمد اس لئے کہ میں زمین میں وہ ہوں جس کی سب سے زیادہ حمد و تعریف کی گئی ہے۔

میں احمد اس لئے ہوں کہ آسمانوں میں سب سے زیادہ میں نے حمد کیا ہے۔

بشیر اس لئے کہ خدا کی اطاعت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دینے والا ہوں اور نذیر اس لئے ہوں کہ جو خدا کی نافرمانی کرنے والا ہے اس کو جہنم سے ڈرانے والا ہوں۔

آیت نمبر ۸ تا ۱۴

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ
أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ
قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ

كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا
ظَاهِرِينَ ۝

ترجمہ

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے چاہے یہ بات کفار کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو (۸) وہی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب بنائے چاہے یہ بات مشرکین کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو (۹) ایمان والو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے (۱۰) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو کہ یہی تمہارے حق میں سب سے بہتر ہے اگر تم جاننے والے ہو (۱۱) وہ تمہارے گناہوں کو بھی بخش دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور اس ہمیشہ رہنے والی جنت میں پاکیزہ مکانات ہوں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے (۱۲) اور ایک چیز اور بھی ہے جسے تم پسند کرتے ہو ۔۔۔۔۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح اور آپ مومنین کو بشارت دے دیجئے (۱۳) ایمان والو اللہ کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریین سے کہا تھا کہ اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے تو حواریین نے کہا کہ ہم اللہ کے ناصر ہیں لیکن پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے صاحبان ایمان کی دشمن کے مقابلہ میں مدد کر دی تو وہ غالب آ کر رہے (۱۴)

تفسیر

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے۔ خواہ یہ بات کفار کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

فرماتے ہیں یہ قائم آل محمد علیہم السلام کے ساتھ ہوگا جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت یہ دین خدا اسلام سب ادیان پر غالب آجائے گا اور اس کے علاوہ کوئی دین نہیں ہوگا۔ اور خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں ہوگی اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے پر کرے گا جیسے وہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝)

اے ایمان والو! تمہیں ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔

یعنی اگر تمہیں علم ہو کہ اس میں کتنا فائدہ و نفع ہے تو تم اس میں اپنے مال، اپنے نفوس اور اولاد تک خرچ کر دیں۔

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہوتے اور یہ تمہارے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور پھر فرمایا:

(وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۚ) اور ایک اور بھی جسے تم پسند کرتے ہو وہ اللہ کی طرف سے مدد اور کامیابی و فتح قریب ہے۔

یعنی یہ کامیابی دنیا میں ہے ایک احتمال ہے فتح مکہ بڑی کامیابی تھی اور ایک ہے کہ قائم آل محمدؑ کے ظہور اور ان کی حکومت کا قیام یہ دنیا میں اسلام کی بڑی کامیابی ہے۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ) اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ راہ خدا میں تم میں سے میرا مددگار کون ہے؟ تو حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں لیکن بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا۔ اور ایک گروہ تھا جو کافر ہو گیا اور یہ وہی گروہ تھا جنہوں نے شبیہ عیسیٰ کو عیسیٰ خیال کرتے ہوئے قتل کر دیا اور پھانسی پر چڑھا دیا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا ہے لیکن جو ایمان رکھتے ہیں وہ ایمان رکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو قتل نہیں کیا گیا بلکہ وہ زندہ ہیں اور ہم نے صاحب ایمان کی دشمن کے مقابل میں مدد کر دی۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

یہ سورہ مبارک الجمعۃ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد گیارہ ہیں اور اس کے رکوع دو ہیں اور قرآن میں سورہ و ترتیب میں اس کا نمبر 62 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 110 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہمارے شیعوں میں سے ہر مؤمن پر لازم ہے کہ ہر شب جمعہ سورہ جمعہ اور سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرے اور جمعہ کے دن ظہر میں سورہ جمعہ اور منافقون کی تلاوت کرے جب وہ اس طرح کرے گا تو گویا اس نے رسول خدا والا عمل انجام دیا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا اجر و ثواب اللہ ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں روایت ہے کہ جو شخص سورہ جمعہ کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اسے مسلمان ممالک میں ان لوگوں کی تعداد کے برابر کہ جنہوں نے نماز جمعہ میں شرکت کی ہے یا نہیں کی ان کے دس گنا نیکیاں عطا کرے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

زمین و آسمان کا ہر ذرہ اس خدا کی تسبیح کر رہا ہے جو بادشاہ، پاکیزہ صفات، اور صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے (۱) اس خدا نے مکہ والوں میں ایک رسول بھیجا ہے جو ان ہی میں سے تھا کہ ان کے سامنے آیات کی تلاوت کرے، ان کے نفوس کو پاکیزہ بنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اگرچہ یہ لوگ بڑی کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے (۲) اور ان میں سے ان لوگوں کی طرف بھی جو ابھی ان سے ملحق نہیں ہوئے ہیں اور وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی (۳) یہ ایک فضل خدا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور وہ بڑے عظیم فضل کا مالک ہے (۴) ان لوگوں کی مثال جن پر توریت کا بار رکھا گیا اور وہ اسے اٹھا نہ سکے اس گدھے کی مثال ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو یہ بدترین مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے آیات الٰہی کی تکذیب کی ہے اور خدا کسی ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے (۵) آپ کہہ دیجئے کہ یہودیو! اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ تمام انسانوں میں تم ہی اللہ کے دوست ہو تو اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو (۶)

تفسیر

آسمان و زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو مالک جو نہایت پاک و پاکیزہ ہے وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔

قدوس: یعنی وہ اشیاء جو جہالت کا موجب ہیں خدا ان سے پاک و منزہ ہے۔

(هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ) وہ اللہ ہے جس نے امیوں میں سے ایک کو رسول مبعوث فرمایا؛ فرماتے ہیں امیین ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے پاس کوئی خدا کی طرف سے نبی نہ آیا ہو۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن عمار سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

امیین وہ لوگ ہیں کہ جو لکھنا جانتے ہیں لیکن خدا کی طرف سے ان کے پاس کوئی کتاب نہیں آئی ہوتی۔ اور نہ ان میں خدا کی طرف سے کوئی رسول مبعوث ہوا ہوتا ہے پس ان لوگوں کو خدا امیین کی طرف منسوب کرتا ہے۔

(وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) "اور ان میں سے دوسروں کے لئے بھی جو ابھی ان سے ملحق نہیں ہوئے۔"

یعنی جو لوگ رسول خدا کے جانے کے بعد اسلام میں داخل ہوئے ہیں وہ مراد ہیں۔ اس کے بعد خدا بنی اسرائیل والوں کے لئے مثال پیش کر رہا ہے۔

(مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا) ان لوگوں کی مثال جن پر توریت کا بار رکھا گیا اور وہ اس کو نہ اٹھا سکے اس گدھے کی مثل ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔

فرماتے ہیں گدھے پر کتابوں کو بوجھ رکھا جاتا ہے لیکن اس کو کتابیں اٹھانے سے علم حاصل نہیں ہوتا اس کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر کس چیز کا بوجھ لادا گیا ہے۔ ایسے ہی بنی اسرائیل والے کہ جن کو توراۃ دی گئی ہے یہ اس گدھے کی مثل ہیں یہ توراۃ کے بارے میں نہیں جانتے کہ اس میں کیا ہے اور اس پر عمل بھی نہیں کرتے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦﴾

"آپ ان سے فرما دیں اے یہودیوں اگر تمہارا گمان ہے کہ تمام لوگوں میں سے فقط تم ہی خدا کے

دوست ہو پھر اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو تو موت کی تمنا کیوں نہیں کرتے؟

فرماتے ہیں کہ قرآن نے یہودیوں سے موت کی تمنا کا مطالبہ اس لئے کیا تھا کہ توراۃ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جو اللہ کے دوست اور اولیاء ہیں وہ موت سے نہیں ڈرتے بلکہ وہ موت کی تمنا کرتے ہیں لہٰذا قرآن نے بھی ان سے یہی مطالبہ کر دیا۔

آیت نمبر ۷ تا ۱۱

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

ترجمہ

اور یہ ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے کہ ان کے ہاتھوں نے پہلے بہت کچھ کر رکھا ہے اور اللہ ظالمین کے حالات کو خوب جانتا ہے (۷) آپ کہہ دیجئے کہ تم جس موت سے فرار کر رہے ہو وہ خود تم سے ملاقات کرنے والی ہے اس کے بعد تم اس کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے جو حاضر و غائب سب کا

جاننے والا ہے اور وہ تمہیں باخبر کرے گا کہ تم دار دنیا میں کیا کر رہے تھے (۸) ایمان والو جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑ پڑو اور کاروبار بند کر دو کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جاننے والے ہو (۹) پھر جب نماز تمام ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور فضل خدا کو تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرو کہ شاید اسی طرح تمہیں نجات حاصل ہو جائے (۱۰) اور اے پیغمبر یہ لوگ جب تجارت یا لہو و لعب کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو تنہا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ خدا کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اس کھیل اور تجارت سے بہر حال بہتر ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے (۱۱)

تفسیر

آپ ان سے کہہ دیں کہ وہ موت جس سے تم فرار کر رہے ہو وہ تمہیں ضرور بہ ضرور ملے گی۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں اے لوگو! ہر انسان جس سے فرار کر رہا ہوتا ہے وہ اس سے ضرور ملتا ہے۔ موت انسان کو ہانک کر لے جا رہی ہے یہ گویا موت سے جلد ملاقات کا سبب بن جاتا ہے۔

(فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ) خدا کے ذکر کی طرف جلدی کرو اور تجارت کو چھوڑ دو۔

سعی: سے مراد چلنے میں جلدی کرنا یعنی نماز جمعہ کے لئے جلدی جلدی آؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لئے پکارا جائے تو تم خدا کے ذکر کی طرف جلدی جلدی آؤ اور تجارت کو چھوڑ دو۔

ابو الجارود فرماتے ہیں کہ میں نے اسی آیت کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا اس سعی سے مراد ہے کہ اللہ کے ذکر کے لئے چلو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اپنی مونچھوں کے بال درست کرو، ناخن کٹواؤ، غسل کرو، پاک و صاف لباس پہنو اور خوشبو لگاؤ۔ جمعہ کی سعی یہ ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

(وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ) جو آخرت کا ارادہ کرے اور اس کے لئے کوشش کرے اور وہی مومن ہے اور امام نے فرمایا کہ خرید و فروخت کو جمعہ کے لئے ترک کر دینا یہی بہتر ہے جب کہ قرآن نے فرمایا کہ تجارت کو چھوڑ دو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو۔

(فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ) پس جب نماز جمعہ ختم ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ۔

امام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ ہفتہ کے دن زمین پر پھیل جاؤ اور اپنا رزق تلاش کرو۔

(وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا) اے رسول جب یہ لوگ تجارت یا لہو و لعب کو دیکھتے ہیں کہ اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

امام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول نماز جمعہ پڑھا رہے تھے تو اچانک ایک تجارت کا قافلہ مدینہ میں داخل ہوا اور اس کے پاس کھانے پینے کا سامان موجود تھا جو دوسرے شہروں سے لے کر آئے تھے اور انہوں نے آ کر دف بجایا تا کہ لوگوں کو اپنے آنے کی اطلاع کریں تو جیسے ہی انہوں نے دف بجایا اکثر صحابہ رسول نماز کو چھوڑ کر اس کی طرف چلے گئے تا کہ ان کو دیکھیں تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۗ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اور جب یہ تجارت یا لہو و لعب کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور نماز میں کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں آپ ان سے کہہ دیں جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس تجارت اور لہو و لعب سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن احمد سے اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے الحسین بن سعید سے اور انہوں نے صفوان سے اور انہوں نے ابن مسکان سے اور اس نے کہا کہ ابو بصیر سے سوال کیا گیا کہ جمعہ کے خطبہ میں امام خطبہ کیسے دے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟ آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر۔ دلیل یہ ہے کہ خدا نے فرمایا ہے (وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا) اور وہ آپ کو کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

ابن ابی عمیر نے بیان کی ہے کہ حضرت امام صادق یوں فرماتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی۔

(وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْصَرَفُوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا) یعنی انفضوا کے بجائے انصرفوا ہے۔

(قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ) آپ ان سے کہہ دیں کہ خدا کے پاس جو کچھ ہے وہ لہو و لعب

اور تجارت سے بہتر ہے۔

یعنی یہ اہل تقویٰ کے لئے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

سورۃ المنافقون یہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات گیارہ اور اس کے رکوع ۲ ہیں اس کو موجودہ ترتیب میں نمبر 63 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 104 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو مومن ہمارا ہے اس پر ضروری ہے ہر شب جمعہ سورہ جمعہ اور سورہ الاعلیٰ اور جمعہ کے دن نماز ظہر میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کرے۔ جب وہ ایسے کرے گا تو گویا اس نے وہ کام کیا ہے جو رسول خدا نے کیا تھا۔ اور اس کا اجر و ثواب جنت ہے نیز مجمع البیان میں رسول خدا کی حدیث ہے۔ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص سورہ منافقون کی تلاوت کرے گا وہ نفاق سے بری رہے گا۔ (اضافہ از جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ① اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ② ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ③ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ

عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ④ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ⑤ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑥)

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

پیغمبر یہ منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں (۱) انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور لوگوں کو راہ خدا سے روک رہے ہیں یہ ان کے بدترین اعمال ہیں جو یہ انجام دے رہے ہیں (۲) یہ اس لئے ہے کہ یہ پہلے ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو اب یہ کچھ نہیں سمجھ رہے ہیں (۳) اور جب آپ انہیں دیکھیں گے تو ان کے جسم بہت اچھے لگیں گے اور بات کریں گے تو اس طرح کہ آپ سننے لگیں لیکن حقیقت میں یہ ایسے ہیں جیسے دیوار سے لگائی ہوئی سوکھی لکڑیاں کہ یہ ہر چیخ کو اپنے ہی خلاف سمجھتے ہیں اور یہ واقعاً دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہئے خدا انہیں غارت کرے یہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں (۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے حق میں استغفار کریں گے تو سر پھرا لیتے ہیں اور تم دیکھو گے کہ استکبار کی بنا پر منہ بھی موڑ لیتے ہیں (۵) ان کے لئے سب برابر ہے چاہے آپ استغفار کریں یا نہ کریں خدا انہیں بخشنے والا نہیں ہے کہ یقیناً اللہ بدکار قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے (۶)

تفسیر

جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ بھی جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔

یہ واقعہ غزوہ مریسیع یعنی غزوہ بنو المصطلق کا ہے اور ہجرت کے پانچویں سال پیش آیا۔ جب آپ غزوہ سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک کنوئیں پر منزل فرمائی۔ اس کنوئیں میں پانی کم تھا انس بن سیار جو انصار کے حلیف تھے اور ادھر جہجاہ بن سعید غفاری جو حضرت عمر بن خطاب کے کارندے تھے ان کا اس کنوئیں کے پانی کے معاملے پر جھگڑا ہو گیا۔ اس جھگڑے میں جہجاہ نے سیار کے چہرے پر ضرب لگائی۔ اس کا چہرہ زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا۔ سیار نے قبیلہ خزرج کے لوگوں کو آواز دی۔ ادھر جہجاہ نے قریش کو آواز دی۔ دونوں طرف سے لوگ تلواریں نیاموں سے باہر نکال آئے۔ قریب تھا کہ لڑائی کی آگ بھڑک اٹھے اور کشت و خون ہو جائے۔ یہی عبداللہ بن ابی نے سنا۔ اس کے پاس انصار کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ [illegible] یہاں تک پہنچ چکا ہے! جب اسے واقعہ کا پتہ چلا تو غضب ناک ہو کر کہنے لگا: ان لوگوں نے ہم پر [illegible] شروع کر دیے ہیں خدا کی قسم اگر ہم لوٹ کر مدینہ گئے تو عزت دار ذلیلوں کو نکال باہر کریں گے۔ بعد ازیں اس نے اپنے ساتھیوں سے کہنا شروع کر دیا یہ اس کام کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے سر لیا ہے۔ تم نے انہیں اپنے ہاں پناہ دی اور اپنے اموال ان کو دے دیے۔ اگر تم اپنی بچی ہوئی غذا ان لوگوں کو نہ دیتے تو آج یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوتے۔ تمہاری سرزمین سے چلے جاتے اور اپنے قبائل سے جا ملتے۔ تم نے ان کے لیے جنگیں کی ہیں اور جانیں دی ہیں۔ اپنی بیویوں کو بیوہ بنایا ہے اپنے بچوں کو یتیم کیا ہے۔ جب یہ تقریر وہ کر رہا تھا تو جناب زید بن ارقمؓ بھی وہاں موجود تھے انہوں نے اس کی طرف منہ کر کے کہا: خدا کی قسم ذلیل تو ہی ہے۔ حضرت محمدؐ اللہ کی عزت اور مسلمانوں کی محبت میں ہیں۔ خدا کی قسم آج کے بعد میں تمہیں اچھا آدمی نہیں سمجھوں گا۔ عبداللہ نے چلا کر کہا: اے لڑکے خاموش رہ تو اپنے کھیل کود سے کام لے۔ حضرت زید بن ارقمؓ وہاں سے اٹھے اور حضورؐ کے پاس چلے آئے اور ساری بات سنا دی۔ رسول اللہؐ نے عبداللہ بن ابی کو اپنے ہاں بلوایا اور فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عبداللہ نے کہا: اس خدا کی قسم جس نے آپؐ پر آسمانی کتاب نازل کی ہے میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ زید نے جو کچھ آپ کو کہا ہے جھوٹ ہے۔ اس کی قوم کے لوگ وہاں رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہمارا بزرگ ہے۔ زید ایک بچہ ہے شاید اس نے وہم کیا ہو۔ اس سے غلطی ہو گئی ہو۔ پیغمبر اکرمؐ نے اس موقع پر عبداللہ کی بات قبول کر لی اور اس موقع پر انصار کی ایک جماعت نے زید بن ارقمؓ کی ملامت شروع کر دی اس دوران پیغمبر اکرمؐ نے کوچ کا حکم دے دیا۔ راستے میں انصار کے ایک بزرگ حضرت اسید آپؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ آپ نے

اس وقت میں کوچ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا تھا جو تمہارے ساتھی عبداللہ بن ابی نے کہا تھا کہ جب وہ مدینہ پہنچے گا تو عزت والے ذلیلوں کو باہر نکال دے گا؟

حضرت اسیدؓ نے کہا: یا رسول اللہ عزت والے آپ ہیں اور ذلیل وہ ہے۔ حضورؐ نے سفر جاری رکھا۔ رسول اکرمؐ نے [illegible] سارا دن اور ساری رات چلتا رہا۔ دوسرے دن جب سورج نکل آیا تو آپؐ نے ٹھہرنے کا حکم دیا۔ لشکر اس قدر تھک چکا تھا کہ زمین پر سر رکھتے ہی سب گہری نیند سو گئے۔ پیغمبر اکرمؐ بھی یہی چاہتے تھے تاکہ لوگ کل کے واقعے کو بھول جائیں۔ پیغمبر اکرمؐ مدینہ میں داخل ہوئے تو زید بن ارقمؓ بھی ساتھ تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سخت پریشان تھا۔ شدت غم سے [illegible] اور دل میں کہہ رہا تھا کہ اے میرے خدا تو خوب جانتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی پر جھوٹ نہیں بولا۔ شرم کے [illegible] گھر میں رہا اور باہر نہیں نکلا۔ اسی دوران سورہ منافقون نازل ہوئی جس میں زید بن ارقمؓ کی تصدیق ہو گئی۔ اور عبداللہ بن ابی کی تکذیب ہوئی۔ پیغمبر اکرمؐ نے جناب زید کا کان پکڑا اور فرمایا: اے جوان اللہ نے تیری بات کی تصدیق کر دی [illegible] اسی طرح جس طرح تو نے اس کی باتوں کو کانوں سے سنا اور دل میں محفوظ رکھا۔ جو کچھ تو نے کہا وہی اللہ نے قرآن میں اتار دیا۔ آپؐ نے اپنے اصحاب کو اکٹھا کیا اور ان کے سامنے سورہ منافقون کی تلاوت فرمائی۔ جس سے عبداللہ بن ابی کی رسوائی ہوئی۔ ادھر عبداللہ بن ابی بھی مدینہ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جونہی اس نے مدینہ میں داخل ہونا چاہا اس کا بیٹا اس کے آگے آیا اور اس نے راستہ روک دیا۔

عبداللہ نے کہا: تم پر وائے ہو تو یہ کیا کر رہا ہے؟ اس کے بیٹے نے کہا: خدا کی قسم رسول اللہؐ کی اجازت کے بغیر تجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا آج تو یہ جان لے گا کہ عزیز کون ہے اور ذلیل کون۔ عبداللہ نے اس بات کی اطلاع رسول اللہؐ کو دی تو رسول اللہؐ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اسے اپنے باپ کو مدینہ میں آنے دے۔ عبداللہ شہر میں آیا اور بیمار پڑ گیا [illegible] مر گیا۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے پڑاؤ ڈالا۔ چونکہ لوگ سخت تھکے ہوئے تھے جونہی سر رکھا نیند میں چلے گئے رسول اللہؐ بھی یہی چاہتے تھے تاکہ کل والا واقعہ ختم ہو جائے۔ عبداللہ کا بیٹا رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! مجھے اجازت دیں تو میں اپنے باپ کو قتل کر دوں اور اس کا سر آپؐ کے پاس لے آؤں۔ اللہ کی قسم اوس اور خزرج اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ کس قدر نیکی کا سلوک کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس کے قتل کا حکم دیں اور وہ اسے قتل کر دے۔ اس سے مجھے پریشانی ہو گی کہ جب میری نگاہ اپنے باپ کے قاتل پر پڑے گی میں اس مومن کو قتل کر دوں اور اس طرح ایک کافر کی وجہ سے ایک مومن مارا جائے اور میں جہنم میں جا پڑوں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: [illegible] کچھ نہ کہو اور اس معاملے کو جانے دو۔

(كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ) لیکن حقیقت میں یہ ایسے ہیں جیسے دیوار کے ساتھ لگائی ہوئی خشک لکڑیاں۔

یعنی یہ لوگ بھی ایسے ہی ہیں جو سنتے ہیں اور نہ غور و فکر کرتے ہیں۔۔

(یَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ) یہ ہر چیخ کو اپنے خلاف یہ گمان کرتے ہیں یعنی یہ ہر قسم کی آواز کو بھی اپنے خلاف شمار کرتے ہیں۔

(هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ) اور یہ واقعاً دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہیں خدا انھیں غارت کرے یہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ جب خدا نے اپنے رسول کو ان کے بارے میں سب کچھ بیان کر دیا کہ یہ کون ہیں اور ان کی کوشش کیا ہے اور ان کے ارادے کیا ہیں۔ اب ان سے فرما رہا ہے کہ تمہارے لئے وسیلہ ہے میرے رسول کے پاس آ جاؤ تا کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے استغفار کرے۔

(وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں گے تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے منہ بھی موڑ لیتے ہیں۔

آیت نمبر ۷ تا ۱۱

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ

یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ لوگ منتشر ہو جائیں حالانکہ آسمان و زمین کے سارے خزانے اللہ ہی کے لئے ہیں اور یہ منافقین اس بات کو نہیں سمجھ رہے ہیں (۷) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس آ گئے تو ہم صاحبان عزت ان ذلیل افراد کو نکال باہر کریں گے حالانکہ ساری عزت اللہ، رسول اور صاحبان ایمان کے لئے ہے اور یہ منافقین یہ جانتے بھی نہیں ہیں (۸) ایمان والو خبردار تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں یاد خدا سے غافل نہ کر دے کہ جو ایسا کرے گا وہ یقیناً خسارہ والوں میں شمار ہوگا (۹) اور جو رزق ہم نے عطا کیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے اور وہ یہ کہے کہ خدایا ہمیں تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہیں دے دیتا ہے کہ ہم خیرات نکالیں اور نیک بندوں میں شامل ہو جائیں (۱۰) اور ہرگز خدا کسی کی اجل کے آ جانے کے بعد اس میں تاخیر نہیں کرتا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۱)

تفسیر

اور جو رزق ہم نے دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری راہ میں بھی تقسیم کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے اور وہ یہ کہے کہ اے خدا ہمیں کچھ دنوں کی مہلت کیوں نہیں دیتا تا کہ ہم صدقہ کریں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں فاصدق کا معنی یہ ہے کہ وہ کہے مجھ کو اجل کر دیں کہ ہمیں مہلت دے تا کہ میں حج کروں۔

(وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ) اور میں نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔

اور یہ ساری خواہشات ان کی موت کے وقت ہوں گی تو خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

(وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) ہرگز خدا کسی کی اجل آ جانے کے

بھی اس میں تاخیر نہیں کرتا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے نقل کیا ہے اور اس نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسین بن سعید سے اور اس نے النضر بن سوید سے اور اس نے یحییٰ سے اور اس نے ہارون بن خارجہ سے اس نے ابو بصیر سے اور اس نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے اسی آیت کے ذیل میں فرمایا: یقیناً اللہ کے پاس ایک کتاب ہے اس میں جو کچھ ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

اور جب شب قدر ہوتی ہے تو اس کتاب سے ہر چیز کو خدا نازل کرتا ہے جو کچھ آئندہ شب قدر تک ہونے والا ہوتا ہے۔

یہ خدا کا فرمان:

(وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا) یعنی جب اس کو نازل کر چکا ہے اور آسمانوں والی کتاب میں لکھ چکا ہے تو پھر اس کو وہ مؤخر نہیں کرتا۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

سورۃ التغابن مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد اٹھارہ (18) ہیں اور اس کے رکوع دو ہیں اور اس کی قرآن میں ترتیب میں اس کا نمبر 64 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 108 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ تغابن کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا تو قیامت کے دن یہ سورہ اس کی شفاعت کرے گا اور وہ اس ہستی کے سامنے ایک شاہد عادل ہوگا جس نے اس کو شفاعت کی اجازت دی ہے پھر اس سے الگ نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ
وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ

تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا
وَاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ
يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ
عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ
التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ
وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

زمین و آسمان کا ہر ذرہ خدا کی تسبیح کر رہا ہے کہ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہی ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے(۱) اسی نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے(۲) اسی نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تمہاری صورت کو بھی انتہائی حسین بنایا ہے اور پھر اسی کی طرف سب کی بازگشت بھی ہے (۳) وہ زمین و آسمان کی ہر شے سے باخبر ہے اور ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جن کا تم اظہار کرتے ہو یا جنہیں تم چھپاتے ہو اور وہ سینوں کے رازوں سے بھی باخبر ہے(۴) کیا تمہارے پاس پہلے کفر

اختیار کرنے والوں کی خبر نہیں آئی ہے کہ انہوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھ لیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے(۵) یہ اس لئے کہ ان کے پاس رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تھے تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ کیا بشر ہماری ہدایت کرے گا اور یہ کہہ کر انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا تو خدا بھی ان سے بے نیاز ہے اور وہ قابل تعریف غنی ہے(۶) ان کفار کا خیال یہ ہے کہ انہیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا تو کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار کی قسم تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور پھر بتایا جائے گا کہ تم نے کیا کیا کیا ہے اور یہ کام خدا کے لئے بہت آسان ہے(۷) لہٰذا خدا اور رسول اور اس نور پر ایمان لے آؤ جسے ہم نے نازل کیا ہے کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے(۸) وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا اور وہی ہار جیت کا دن ہوگا اور جو اللہ پر ایمان رکھے گا اور نیک اعمال کرے گا خدا اس کی برائیوں کو دور کر دے گا اور اسے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان ہی میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے(۹) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اصحاب جہنم ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ ان کا بدترین انجام ہے(۱۰)

تفسیر

زمین و آسمان کا ہر ذرہ خدا کی تسبیح کر رہا ہے کہ اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور اسی نے تم سب کو پیدا کیا ہے۔ پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ آیت خاص ہے کافروں اور مومنین کے لئے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے علی ابن حسین نے بیان کیا ہے اور انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ سے اور انہوں نے ابن محبوب سے اور اس نے الحسین بن نعیم سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: (فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ) آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ نے ان کے ایمان کو ہماری ولایت سے پہچانا ہے اور ان کے کفر کو ہماری ولایت کے ترک کرنے سے اور یہ اس

وقت جب خدا نے عالم ذر میں ان سے عہد و میثاق کیا تھا اور دوسرا موقعہ جب یہ صلب آدم میں تھے۔ جنہوں نے ہماری ولایت کا
اقرار کیا وہ مومن ہو گئے اور جنہوں نے انکار کیا، وہ کافر ہو گئے۔ اس کے بعد خدا دہریوں کے قول کی حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا
ہے:

(زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ
وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝)

ان کفار کا خیال یہ ہے کہ انہیں موت کے بعد دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا تو آپ ان سے کہہ دیں
کیوں نہیں میرے رب کی قسم وہ تمہیں ضرور اٹھائے گا بھی اور جو کچھ تم کرتے رہے ہو اس کے بارے
میں بھی تمہیں بتائے گا اور یہ اللہ پر بڑا آسان ہے۔

(فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝) لہٰذا تم خدا اور اس کے رسول
اور نور پر کہ جس کو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لے آؤ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب سے واقف ہے۔

فرماتے ہیں وہ نور جو اللہ نے نازل کیا ہے وہ امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں علی بن الحسین نے نقل کیا
ہے اور انہوں نے جعفر بن ابی عبداللہ سے اور انہوں نے الحسن بن محبوب سے اور انہوں نے ابو ایوب سے اور انہوں نے ابی
الخالد الکابلی سے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی آیت کے بارے میں سوال کیا کہ ارشاد
رسول (فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ) میں نور سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم آل محمد
علیہم السلام میں سے قیامت تک ہونے والے آئمہ مراد ہیں۔ خدا کی قسم یہی وہ نور ہیں جو خدا نے نازل کیا ہے۔ خدا کی قسم یہ
وہی نور خدا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اے ابو الخالد امام کا نور مومنین کے دلوں میں سورج سے زیادہ روشن اور چمکدار
ہے۔ خدا کی قسم ان آئمہ کا نور مومنین کے دلوں کو منور کرتا ہے۔ پس جس سے خدا چاہتا ہے اس سے اس نور کے مقابل میں پردہ
ڈال دیتا ہے اور ان کے دل تاریک رہتے ہیں۔

اے ابو الخالد خدا کی قسم ہم سے کوئی بندہ محبت نہیں کر سکتا جب تک اللہ اس کے دل کو پاک نہ کر دے۔ اور جب اللہ
اس کے دل کو پاک کرتا ہے تو اسے ہمارے حوالے کر دیتا ہے اور جب وہ ہمارے سپرد ہو جاتا ہے تو اللہ اسے حساب کی سختی سے
محفوظ رکھتا ہے اور قیامت کے دن خوف سے نجات دے دیتا ہے۔

آیت نمبر ۱۱ تا ۱۸

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ
وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ
اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا
وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا
اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ

کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی ہے مگر خدا کی اجازت سے اور جو صاحب ایمان ہوتا ہے خدا اس کے
دل کی ہدایت کر دیتا ہے اور خدا ہر شے کا خوب جاننے والا ہے (۱۱) اور تم لوگ خدا کی اطاعت کرو
اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر انحراف کرو گے تو رسول کی ذمہ داری واضح طور پر پیغام پہنچا دینے

کے علاوہ کچھ نہیں ہے (۱۲) اللہ ہی وہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور تمام صاحبان ایمان کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے (۱۳) ایمان والو۔۔۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے ہوشیار رہو اور اگر انہیں معاف کردو اور ان سے درگزر کرو اور انہیں بخش دو تو اللہ بھی بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۱۴) تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے صرف امتحان کا ذریعہ ہیں اور اجر عظیم صرف اللہ کے پاس ہے (۱۵) لہٰذا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی بات سنو اور اطاعت کرو اور راہ خدا میں خرچ کرو کہ اس میں تمہارے لئے خیر ہے اور جو اپنے ہی نفس کے بخل سے محفوظ ہو جائے وہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں (۱۶) اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اسے دوگنا بنادے گا اور تمہیں معاف بھی کردے گا کہ وہ بڑا قدردان اور برداشت کرنے والا ہے (۱۷) وہ حاضر و غائب کا جاننے والا اور صاحب عزت و حکمت ہے (۱۸)

تفسیر

اور جو صاحب ایمان ہوتا ہے تو خدا اس کے دل کو ہدایت کر دیتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اللہ اس کے دل میں تصدیق پیدا کرتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی مومن بندہ ہدایت کو اختیار کر رہا ہے تو خدا اس کے لئے اس میں اور اضافہ کر دیتا ہے جیسا کہ خدا نے خود فرمایا ہے:

(والذین اهتدوا زادهم هدی) اور جو لوگ ہدایت کو اختیار کرتے ہیں خدا ان کی ہدایت میں اور اضافہ کر دیتا ہے۔

(انما اموالکم واولادکم فتنة) تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لئے امتحان ہیں [illegible] آزمائش ہے۔

(ذلک بانه کانت تاتیهم رسلهم بالبینات) کہ ان کے پاس رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تھے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمیں احمد بن ادریس نے خبر دی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں احمد نے الحسین بن سعید سے اور اس نے اپنے بعض اصحاب سے اور انہوں نے حمزہ بن ربیع سے اور اس نے علی بن سوید السائی سے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ اے مولا (بالبینات) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا ان سے مراد ہم آل محمد علیہم السلام ہیں۔

(یا ایها الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم) اے ایمان والو تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے ہوشیار ہو کر رہیں۔

ابو الجارود نے اس آیت کے بارے میں حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جب ہجرت کا زمانہ آیا تو رسول خدا کے اصحاب نے ہجرت کرنا شروع کر دی جب کچھ لوگوں نے ہجرت کرنا چاہی تو ان کی اولاد اور بیویاں ان کے دامن پکڑ لیتے اور کہتے کہ خدا کی قسم تم ہجرت نہ کرو اگر تم چلے گئے تو ہم تیرے بعد بغیر سرپرست رہ جائیں گے تو کچھ لوگ اپنے گھر والوں کی باتوں کو قبول کر لیتے تو وہ ہجرت نہ کرتے اور گھر میں ہی رہ جاتے تھے اور ہجرت کے لئے باہر نہ آتے تھے اس لئے یہ آیت نازل ہوئی جس میں اس بات سے ڈرایا گیا کہ وہ اپنی اولاد اور بیویوں کی اطاعت نہ کریں۔ لیکن ان لوگوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو بالکل گھر والوں کی پرواہ نہ کرتے تھے اور ہجرت کے لئے چلے آتے اور وہ اپنے گھر والوں سے کہتے تھے خدا کی قسم اگر تم ہمارے ساتھ ہجرت نہیں کرو گے چنانچہ ان لوگوں کو حکم دیا گیا کہ اگر تمہارے گھر والے تمہارے ساتھ مل جائیں تو ان کے گذشتہ امور معاف کر دینا اور ان کو بھلا دینا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

(وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان الله غفور رحیم) اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(فاتقوا الله ما استطعتم) اور جتنی تم طاقت رکھتے ہو اتنا اللہ سے ڈرو!

فرماتے ہیں یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے اور اس کی ناسخ یہ والی آیت ہے جس میں خدا فرماتا ہے:

(اتقوا الله حق تقاته) اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔

(ومن یوق شح نفسه) اور جو اپنے ہی نفس کے بخل سے محفوظ ہو جائے گا وہی کامیاب ہوگا۔

فرماتے ہیں جب وہ شخص اطاعت خداوندی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ یقیناً کامیاب ہوتا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الفضل بن ابی قرہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو دیکھا جو اول رات سے لے کر صبح تک خانہ خدا کا طواف فرما رہے تھے اور اپنی زبان سے یوں دعا مانگ رہے تھے۔ (اللهم قنی شح نفسی) میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں اور آپ اس کے علاوہ کوئی دعا نہیں کر رہے تو آپ نے فرمایا اس سے بڑی اور کون سی دعا ہے۔ کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا۔ خدا فرماتا ہے:

(ومن یوق شح نفسه) جو اپنے ہی نفس کے بخل سے محفوظ ہو جائے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔

سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ

یہ سورۃ الطلاق مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد بارہ ہے اور اس کے رکوع دو ہیں اور موجودہ ترتیب کے مطابق اس کا نمبر 65 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 99 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے حدیث نقل ہے جس میں آنجناب نے فرمایا ہے: جو شخص سورہ طلاق اور سورہ تحریم اپنی نماز واجب میں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حزن وملال سے محفوظ رکھے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ نیز رسول خدا سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورہ طلاق کی تلاوت کرے گا وہ جب اس دنیا سے جائے گا تو وہ سنت رسول پر عمل پیرا ہو کر جائے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ
ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ

يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ② وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرًا ③ وَالّٰٓـئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ
اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ④ ذٰلِكَ
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ
لَهٗۤ اَجْرًا ⑤ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ
وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۚ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا
عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ
لَهٗۤ اُخْرٰى ⑥ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ
اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ⑦

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اے پیغمبر! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا

حساب رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ وہ تمہارا پروردگار ہے اور خبردار انہیں ان کے گھروں سے مت نکالنا اور نہ وہ خود نکلیں جب تک کوئی کھلا ہوا گناہ نہ کریں۔ یہ خدائی حدود ہیں اور جو خدائی حدود سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے ہی نفس پر ظلم کیا ہے تمہیں نہیں معلوم کہ شاید خدا اس کے بعد کوئی نئی بات ایجاد کردے (۱) پھر جب وہ اپنی مدت کو پورا کرلیں تو انہیں نیکی کے ساتھ روک لو یا نیکی ہی کے ساتھ رخصت کردو اور طلاق کے لئے اپنے میں سے دو عادل افراد کو گواہ بناؤ اور گواہی کو صرف خدا کے لئے قائم کرو نصیحت ان لوگوں کو کی جارہی ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو بھی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ پیدا کردیتا ہے (۲) اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے اور جو خدا پر بھروسہ کرے گا خدا اس کے لئے کافی ہے بیشک خدا اپنے حکم کا پہنچانے والا ہے اس نے ہر شے کے لئے ایک مقدار معین کردی ہے (۳) اور تمہاری عورتوں میں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر ان کے یائسہ ہونے میں شک ہو تو ان کا عدہ تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جن کے یہاں حیض نہیں آتا ہے اور حاملہ عورتوں کا عدہ وضع حمل تک ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کے امر میں آسانی پیدا کردیتا ہے (۴) یہ حکم خدا ہے جسے تمہاری طرف اس نے نازل کیا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس کی برائیوں کو دور کردیتا ہے اور اس کے اجر میں اضافہ کردیتا ہے (۵) اور ان مطلقات کو سکونت دو جیسی طاقت تم رکھتے ہو اور انہیں اذیت مت دو کہ اس طرح ان پر تنگی کرو اور اگر حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک انفاق کرو جب تک وضع حمل نہ ہو جائے پھر اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور اسے آپس میں نیکی کے ساتھ طے کرو اور اگر آپس میں کشاکش ہو جائے تو دوسری عورت کو دودھ پلانے کا موقع دو (۶) صاحب وسعت کو چاہئے کہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کے رزق میں تنگی ہے وہ اسی میں سے خرچ کرے جو خدا نے اسے دیا ہے کہ خدا کسی نفس کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے جتنا اسے عطا کیا گیا ہے عنقریب خدا تنگی کے بعد وسعت عطا کردے گا (۷)

تفسیر

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

فرماتے ہیں کہ یہ بظاہر خطاب رسول خدا سے ہوا ہے لیکن مراد امت ہے۔ یعنی لوگوں کے لئے ہے جیسا کہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن اس محاورہ کے تحت نازل ہوا ہے اور خدا نے اپنے نبی کو اس پر مبعوث کیا ہے کہ کہہ بیٹے، سن ہمسائی کو رہا ہوں۔ یا ہمارے ہاں محاورہ ہے کہ کہو بیٹی کو اور سناؤ بہو کو۔

(فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) اس کے بارے میں ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس عدت سے مراد حیض اور اس عدت کا حساب رکھو۔

(وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ) اور اس عدت کا حساب رکھو۔ یعنی تم عورت کو طلاق دینا چاہتے ہو تو اسے چھوڑ دو اس سے الگ ہو جاؤ اور مباشرت نہ کرو یہاں تک کہ اس کو حیض آجائے اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اور غسل حیض کرکے پاک ہو جائے تو پھر اس کو اس مباشرت کے بغیر طلاق دو اور جب اس کو طلاق دو تو اس وقت دو عادل گواہوں کی موجودگی میں طلاق دو اور اس کے بعد اگر تم رجوع کرنا چاہو تو بھی دو عادل گواہوں کی موجودگی میں اس کی طرف رجوع کرو اور اگر اس کے بعد دوبارہ طلاق دینا چاہو پھر انتظار کرو کہ وہ حیض کو دیکھے اور اس سے پاک ہو جائے اور غسل بھی کرلے تو اس پاکی کے عالم میں بغیر مباشرت کئے ہوئے اسے طلاق دو اور جب طلاق دو تو دو گواہوں کی موجودگی میں اسے طلاق دو اور اگر تم دوبارہ اس کی طرف رجوع کرنا چاہو تو بھی دو عادل گواہوں کی موجودگی میں رجوع کرو۔ اور اگر پھر تم اس کو تیسری طلاق دینا چاہو تو اس کو چھوڑ دو اور اس سے مباشرت نہ کرو۔ اور جب اسے حیض آجائے اور انتظار کرو کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور غسل بھی کرلے تو اسے طلاق دے دو۔ دو عادل گواہوں کی موجودگی میں طلاق دو۔ اور اب تم اس سے رجوع نہیں کرسکتے اور یہ تین طلاق میں سنت ہے۔ طلاق فقط حیض سے پاک ہونے والے طہر میں دی جائے گی بشرطیکہ اس طہر میں مباشرت نہ کی ہو جیسا کہ بیان ہوا ہے۔

پس اگر اسے طلاق دی جائے تو اس کے گواہ بنائے جائیں، اگر آپ نے اسے طلاق دے دی تو تین طہر یعنی تین حیض اس کو اپنے پاس روک کر رکھو اور اگر اسے حیض نہیں آتا تو تین ماہ اپنے پاس روک کر رکھو تاکہ اس کی عدت پوری ہو جائے تو پھر اگر اس گروہ کا نہیں تو عدہ انداز میں جانے دو اور اگر وہ حاملہ ہے تو وضع حمل اس کی عدت ہے وہ مدت کبھی ہو یا تھوڑی ہو۔ اور وہ وضع حمل ہی اس عورت کی عدت ہے۔

(وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ) اور تمہاری عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اور اگر ان کے یائسہ ہونے میں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ ایسے ہی ان عورتوں کی عدت ہے جن کو حیض نہیں آتا اور اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضع الحمل ہے۔ عدت کے دوران عورت کا نان و نفقہ شوہر کے ذمہ ہے اگر وہ وضع حمل کے بعد اگر وہ بچے کو دودھ پلاتی ہیں تو اس کی اجرت بھی شوہر کے ذمہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے:

(فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ) اور اگر دونوں کے درمیان معاملہ طے ہو جائے تو دوسری عورت کو دودھ پلانے کا موقع دو۔

یعنی مرد عورت سے کہے کہ اگر تو راضی ہے تو تو خود بچے کو دودھ پلاؤ اور اگر مرد راضی نہیں ہے کہ اس کا بچہ اس کے پاس رہے تو وہ کسی دوسری عورت سے دودھ پلانے کے لئے کہہ سکتا ہے۔

(لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ) صاحب وسعت کو چاہئے کہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس کے رزق میں تنگی ہے وہ اس میں سے خرچ کرے جو خدا نے اسے دیا ہے اور خدا کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جتنا اسے عطا کیا گیا ہے عنقریب خدا تنگی کے بعد وسعت عطا کرے گا۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۝

اپنے رب سے ڈرو اور جن عورتوں کو تم طلاق دو ان کو اپنے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں جب تک وہ کوئی کھلا گناہ نہ کریں یہ خدائی حدود ہیں ان سے تجاوز مت کرو۔ جو حدود سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور تمہیں نہیں معلوم کہ شاید اس کے بعد خدا کوئی نئی بات ایجاد کر دے۔

فرماتے ہیں طلاق کے احکام میں سے ہے کہ مرد اپنی عورت جس کو اس نے طلاق دے دی ہے اس کو اپنے گھر سے نہیں نکال سکتا اور خود اس کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ گھر سے نکلے سوائے اس صورت میں کہ جب عورت کوئی واضح فحش کا ارتکاب کرے۔ فحش سے مراد ہے کہ زنا کرے یا مردوں کے سامنے اپنے کو مزین کر کے پیش کرے فاحشہ میں سے ہے کہ عورت گھر والوں کے لئے اذیت کا باعث ہو مثلاً بدزبانی کرے یا شوہر سے بدزبانی کرے اگر ایسا کرے تو پھر اس کو گھر سے نکالنا جائز

(لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۝) وہ کیا جانتا ہے کہ شاید اس کے بعد خدا کوئی امر ایجاد کرے۔ یعنی اس کے بعد اس عدت کے دوران ہی خدا ایسی صورت حال پیدا کرے کہ جس سے مرد دوبارہ رجوع کرے۔

(فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ) پس جب وہ اپنی عدت کو پورا کر لیں تو ان کو نیکی کے ساتھ روک لو یا رخصت کر دو۔ یعنی جب عدت طلاق پوری ہو جائے تو بھی اگر چاہو تو اس کو عزت و نیکی کے ساتھ روک لو اور اگر نہیں چاہتے تو پھر اس کو نیکی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اپنی وسعت کے حساب سے اس پر احسان کر دو۔ یعنی کچھ دے کر روانہ کرو۔ اور اگر تنگ دست ہو تو بھی اپنی استطاعت کے مطابق اسے کچھ دے کر روانہ کرو۔

(وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ) اس کا عطف پہلے جملہ پر ہے کہ اگر طلاق دو تو پھر اپنے افراد میں سے دو عادل گواہ بھی گواہ کے روبرو طلاق دو۔

(وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ) اور حاملہ عورت کی عدت ان کا وضع الحمل ہے۔ یعنی جس عورت کو طلاق دی گئی ہے اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت اس کا وضع الحمل (یعنی بچہ پیدا کرنا) ہے، تو وہ طلاق والے دن ہی وضع الحمل ہو جائے تو پھر وہ عدت سے پاک ہو کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔ اور اگر اس کی وضع الحمل نو ماہ تک چلا جائے تو اس کی عدت وہی وضع الحمل ہی ہوگی۔ لہٰذا اس وقت تک وہ شادی نہیں کر سکتی۔

(اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ) اور ان طلاق یافتہ کو سکونت دو جس طرح تم استطاعت رکھتے ہو۔ فرماتے ہیں: جس عورت کو تم طلاق دے دیتے ہو جب تک وہ تمہاری عدت میں ہے اس کو اپنی استطاعت کے حساب سے رہائش دو اور نان نفقہ بھی دو اور اگر حاملہ ہے تو وضع الحمل تک اس کی رہائش اور نان و نفقہ شوہر کی ذمہ داری ہے۔

(وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ) اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نجات کا راستہ پیدا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتا۔ محمد بن مسلم بیان کرتا ہے کہ میں نے خدا کے اس قول کے بارے میں حضرت ابو عبداللہ سے سوال کیا کہ فرزند رسول (مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ) سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا یعنی اس دنیا میں ایسے ایسے مقام سے رزق خدا عطا کرے کہ جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتا ہوگا۔

(وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ) اور جس کے رزق میں تنگی ہے وہ اس میں سے خرچ کرے جو خدا نے اسے عطا کیا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسین بن سعید سے اور اس نے نضر بن سوید سے اور اس نے عاصم بن حمید سے اور اس نے ابو بصیر سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے اس کے ذیل میں فرمایا ہے کہ جب مرد اپنی عورت پر اپنی ظاہری استطاعت کے مطابق خرچ کرے اور اس کو لباس بھی دے ورنہ اگر اتنا بھی نہیں کر سکتا تو پھر دونوں میں جدائی ہو جائے۔

آیت نمبر ۸ تا ۱۲

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ڔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

ترجمہ

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے حکم خدا اور رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے ان کا شدید محاسبہ کر لیا اور

انہیں بدترین عذاب میں مبتلا کر دیا (۸) پھر انہوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھ لیا اور آخری انجام خسارہ ہی قرار پایا (۹) اللہ نے ان کے لئے شدید قسم کا عذاب مہیا کر رکھا ہے لہٰذا ایمان والو اور عقل والو اللہ سے ڈرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے ذکر کو نازل کیا ہے (۱۰) وہ رسول جو اللہ کی واضح آیات کی تلاوت کرتا ہے کہ ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے اور جو خدا پر ایمان رکھے گا اور نیک عمل کرے گا خدا اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اللہ نے انہیں بہترین رزق عطا کیا ہے (۱۱) اللہ ہی وہ ہے جس نے ساتوں آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور زمینوں میں بھی ویسی ہی زمینیں بنائی ہیں اس کے احکام ان کے درمیان نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تمہیں یہ معلوم رہے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے اور اس کا علم تمام اشیاء کو محیط ہے (۱۲)

تفسیر

کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں۔ مراد اہل بستیاں ایسے ہیں۔

(عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا) جنہوں نے اپنے رب اور رسول کے حکم کے سامنے سرتابی کی ہے۔

(قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا) یعنی اللہ نے تمہاری طرف ذکر (رسول) بنا کر مبعوث فرمایا۔

فرماتے ہیں کہ ذکر رسول خدا کا نام ہے۔ یعنی محمد رسول بنا کر مبعوث کیا اس لئے آئمہ فرماتے ہیں ہم اہل الذکر ہیں یعنی آل محمد ہیں۔

(اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ) وہی اللہ ہے جس نے سات آسمان خلق کئے اور انہی کی طرح زمین بھی ہے اور اس کا حکم ان کے درمیان نازل ہوتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت دلیل ہے کہ ہر آسمان کے نیچے ایک زمین ہے۔

(لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

سُوْرَۃُ التَّحْرِيْمِ

سورۃ التحریم مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات بارہ ہیں اور اس کے رکوع دو ہیں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 66 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 107 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں منقول ہے کہ جو شخص سورہ طلاق اور سورہ تحریم کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کے خوف وہراس سے محفوظ رکھے گا اور اسے اپنی پناہ میں رکھے گا اور اسے جہنم کی آگ سے نجات دے گا۔ اور اسے ان سورتوں کی تلاوت کرنے اور ان پر مداومت کی بنا پر جنت میں داخل کرے گا کیونکہ یہ دونوں سورتیں نبی اکرمؐ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ نیز رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ تحریم کی تلاوت کرے گا خدا اسے خالص توبہ کی توفیق دے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ
مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ
اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ
وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ
نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ
اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰۗىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ
سٰۗىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ
شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

پیغمبر آپ اس شے کو کیوں ترک کر رہے ہیں جس کو خدا نے آپ کے لئے حلال کیا ہے کیا آپ ازواج کی مرضی کے خواہشمند ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۱) خدا نے فرض قرار دیا ہے کہ اپنی قسم کو کفارہ دے کر ختم کر دیجئے اور اللہ آپ کا مولا ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے (۲) اور جب نبی نے اپنی بعض ازواج سے راز کی بات بتائی اور اس نے دوسری کو باخبر کر دیا اور خدا نے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے بعض باتوں کو اسے بتایا اور بعض سے اعراض کیا پھر جب اسے باخبر کیا تو اس نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے تو آپ نے کہا کہ خدائے علیم وخبیر نے (۳) اب تم دونوں توبہ کرو کہ تمہارے دلوں میں کجی پیدا ہو گئی ہے ورنہ اگر اس کے خلاف اتفاق کرو گی تو یاد رکھو کہ اللہ اس کا سرپرست ہے اور جبریل اور نیک مومنین اور ملائکہ

سب اس کے مددگار ہیں (۴) وہ اگر تمہیں طلاق بھی دے دے گا تو خدا تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر بیبیاں عطا کر دے گا مسلمہ، مومنہ، فرمانبردار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والی، کنواری اور غیر کنواری سب (۵) ایمان والو اپنے نفس اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر وہ ملائکہ معین ہوں گے جو تند مزاج اور تند و تیز ہیں اور خدا کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں (۶) اور اے کفر اختیار کرنے والو آج کوئی عذر پیش نہ کرو کہ آج تمہیں تمہارے اعمال کی سزا دی جائے گی (۷)

تفسیر

اے نبی آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جس کو خدا نے آپ کے لئے حلال کیا ہے کیا آپ ازواج کی رضایت کے خواہشمند ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ خدا نے فرض قرار دیا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے کر ختم کر دیں اور اللہ آپ کا مولا ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے نقل کیا ہے وہ روایت بیان کرتے ہیں کہ مجھے احمد بن محمد نے نقل کیا ہے اور انہوں نے حسین بن سعید سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن سیار سے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا خدا نے اس قول (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) کے ذیل میں فرمایا ہے کہ:

جب بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کو اطلاع ملی کہ رسول خدا اس وقت ماریہ کے پاس ہیں تو ان دونوں نے آپ پر اعتراض کیا تو نبی اکرم نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا۔ اس قسم کے بعد خدا نے کہا کہ آپ اپنی قسم کا کفارہ دے کر اس کو ختم کریں۔

شان نزول:۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول یوں ہے: رسول خدا اپنی ایک بیوی کے گھر میں رہتے ماریہ القبطیہ آپ کے ساتھ تھی۔ جو آپ کی خدمت کیا کرتی تھی۔ ایک دن باری بی بی حفصہ کی تھی۔ اور وہ آپ سے اجازت لے کر کسی ضروری کام کی وجہ سے گھر سے چلی گئی رسول خدا اس کے گھر میں تھے اور ماریہ بھی آپ کے ساتھ تھی تو رسول خدا نے کمرہ خالی دیکھ کر ماریہ سے مباشرت کی۔ ابھی وہ وہاں ہی تھا کہ بی بی حفصہ کو اس کے بارے میں پتہ چل گیا

غصہ آگئی۔ اور رسول خدا کے پاس آئی اور کہا: یا رسول اللہ یہ دن میرا تھا میرے دن میرے گھر اور میرے ہی بستر پر ماریہ سے مباشرت یہ مجھے برداشت نہیں ہے رسول خدا کو حیا آیا تو آپ نے فرمایا میرے لئے کافی ہے کہ میں آج سے ماریہ کو اپنے اوپر حرام قرار دیتا ہوں اور میں قسم اٹھاتا ہوں کہ آج کے بعد میں کبھی بھی ماریہ کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اور میں آپ کو ایک راز کی خبر دیتا ہوں اور اس راز کو فاش نہ کرنا کسی کو یہ خبر نہ دینا۔ اگر تونے یہ راز فاش کر دیا تو خدا اور رسول اور تمام ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت تیرے اوپر ہوگی۔ بی بی نے عہد کر لیا کہ وہ اس راز کو فاش نہیں کرے گی۔ وہ راز کیا ہے؟

رسول خدا نے فرمایا میرے بعد خلیفہ ابوبکر ہوگا اور اس کے بعد تیرا باپ عمر ہوگا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کو کس نے خبر دی ہے؟ تو آپ نے فرمایا میرے اللہ نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی ہے۔ بی بی حفصہ نے اسی دن یہ خبر بی بی عائشہ کو دے دی اور بی بی عائشہ نے یہ بات اپنے بابا ابوبکر کو بتا دی اور انہوں نے اس کا تذکرہ جناب عمر سے کر دیا کہ مجھے عائشہ نے خبر دی ہے کہ اس نے حفصہ سے نقل کیا ہے لیکن مجھے عائشہ کی بات پر یقین نہیں آرہا تو آپ حفصہ سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کریں جب عمر اپنی بیٹی کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تونے عائشہ کو کون سی بات بتائی ہے۔ بی بی حفصہ نے سرے سے انکار کر دیا کہ میں نے کوئی بات نہیں کی۔ جناب عمر نے کہا کہ اگر واقعا ایسے ہی ہے جیسا کہ بیان ہوا ہے تو پھر ہم اس کے بارے میں اقدامات کریں تو بی بی حفصہ نے کہا کہ ہاں ایسے ہی ہے۔ رسول خدا نے مجھے ایسے فرمایا ہے۔

حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور اس نے رسول خدا کو اس کے بارے میں خبر دی اور یہ سورہ لے کر آئے۔ حکم دیا:

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ①) اے نبی آپ اس چیز کو اپنے لئے حرام کیوں کرتے ہیں جس کو خدا نے آپ کے لئے حلال قرار دیا ہے۔

(تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ) یعنی خدا نے حکم دیا کہ اپنی قسم کو کفارہ دے کر ختم کرو۔

یعنی خدا نے آپ کے لئے مباح قرار دیا کہ آپ اپنی قسم کا کفارہ دے کر اس کو ختم کریں اور ماریہ کو اپنے لیے مباح و جائز قرار دیں۔

(وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ②) اللہ آپ کا مولا ہے جو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ) اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی بات بتائی اور اس نے اس کے بارے میں خبر کر دی۔ یعنی ان سے اس راز کی بات کو دوسری بیوی کے لئے بیان کر دیا یعنی راز فاش کر دیا۔

(وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ) اور خدا نے بھی اپنے نبی کو ان کے سارے منصوبے کے بارے میں خبر کر دی۔

(عَرَّفَ بَعْضَهُ) یعنی اس نے دوسری کو خبر کر دی خدا نے فرمایا جو خبر میں نے آپ کو دی تھی وہ تو نے آگے کیوں

بتلایا؟

(وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ) اور بعض سے اعراض کیا۔ اور جب رسول خدا نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے ایسا کیوں کیا ہے تو اس نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا کہ میں نے بتلایا ہے تو اس وقت رسول خدا نے فرمایا:

(قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ) مجھے علیم وخبیر نے بتایا ہے۔

(إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)

اب تم دونوں توبہ کرو تمہارے دلوں میں کجی پیدا ہوگئی ہے ورنہ اگر تم نبی کے خلاف اتفاق کرلوگی تو یاد رکھو کہ نبی کا مولا و مددگار اللہ اور جبرائیل اور صالح المومنین ہے۔

(صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) سے مراد امیر المومنین علی ہیں۔

(وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ) اور اس کے بعد ملائکہ بھی اس کے پشت پناہ ہے۔ یعنی امیر المومنین کے بعد ملائکہ بھی ان کے مددگار ہیں۔ اس کے بعد خدا ان سے مخاطب ہورہا ہے۔

(عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا)

اگر تمہیں طلاق دے بھی دے گا تو خدا تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں عطاء کرے گا جو مسلمان ہوگی فرمانبردار توبہ کرنے والی عبادت گزار روزہ دار، کنواری وغیر کنواری ہوگی۔

رسول خدا کی بیویوں میں سے بی بی عائشہ کے علاوہ کوئی بھی کنواری نہیں تھی۔

حضرت ابوعبداللہ سے صالح الْمُؤْمِنِينَ، کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ حضرت ابوبصیر نے فرمایا ہے کہ میں نے آپ نے فرمایا یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں۔

آیت نمبر ۸ تا ۱۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝

ترجمہ

ایمان والو خلوص دل کے ساتھ توبہ کرو عنقریب تمہارا پروردگار تمہاری برائیوں کو مٹا دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کردے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اس دن خدا اپنے نبی اور صاحبان ایمان کو رسوا نہیں ہونے دے گا ان کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا اور وہ کہیں گے کہ خدایا ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے کہ تو یقیناً ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۸) پیغمبر آپ کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں اور ان کا ٹھکانا

جہنم ہے اور وہی بدترین انجام ہے (۹) خدا نے کفر اختیار کرنے والوں کے لئے زوجہ نوح اور زوجہ لوط کی مثال بیان کی ہے کہ یہ دونوں ہمارے نیک بندوں کی زوجیت میں تھیں لیکن ان سے خیانت کی تو اس زوجیت نے خدا کی بارگاہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی تمام جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ (۱۰) اور خدا نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی زوجہ کی مثال بیان کی ہے کہ اس نے دعا کی کہ پروردگار میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے کاروبار سے نجات دلا دے اور اس پوری ظالم قوم سے نجات عطا کر دے (۱۱) اور مریم بنت عمران کی مثال جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے کلمات اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ ہمارے فرمانبردار بندوں میں سے تھی (۱۲)

تفسیر

اے نبی کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

حضرت ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے کفار کے خلاف جہاد کیا اور علی علیہ السلام نے منافقین کے خلاف جہاد کیا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ محمد بن ادریس نے نقل کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسین بن سعید سے اور اس نے النضر بن سوید سے اور اس نے زرعہ بن محمد سے اور اس نے ابو بصیر سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے خدا کے اس قول:

(قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے خاندان والوں کو آگ سے بچاؤ کہ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

کے بارے میں سوال کیا اے فرزند رسول میں اپنے آپ کو تو آگ سے بچا لوں گا لیکن اپنے خاندان کو کیسے بچاؤں؟ آپ نے فرمایا: تو ان کو نیکی کا حکم دے جس کا خدا نے حکم دیا ہے اس کا حکم دو اور جس سے خدا نے روکا ہے اس سے ان کو روکو۔ اگر وہ تیری اطاعت کریں تو تو نے ان کو بچا لیا اور اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو جو تیرے ذمہ تھا تو وہ پورا کر دیا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا) اے ایمان والو! خدا کی بارگاہ میں توبہ نصوحا کرو۔

حضرت امام ابو الحسن فرماتے ہیں کہ انسان توبہ کرے اور دوبارہ اس کو انجام نہ دے یہ توبہ نصوحا ہے اللہ اپنے بندوں

اس سے زیادہ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو متقی اور خدا سے توبہ کرنے والا ہو۔

(وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا) خدا مثال بیان کرتا ہے۔

یعنی خدا بیان کرتا ہے ان دونوں بیبیوں کی مثال نوح و لوط کی بیویوں کی مانند ہے۔

(ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا)

خدا نے کفر اختیار کرنے والوں کے لئے زوجہ نوح اور زوجہ لوط کی مثال بیان کی ہے کہ یہ دونوں ہمارے صالح بندوں میں سے دو بندوں کے تحت تھیں۔ لیکن ان دونوں نے ان دونوں بندوں سے خیانت کی۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں فخانتاهما سے مراد یہ نہیں ہے کہ انہوں نے زنا کیا یا وہ کوئی فحش تھیں۔ تاکہ ان پر حد قائم ہوئی۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١١﴾

پھر خدا نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی زوجہ کی مثال بیان کی ہے۔ جس نے دعا کی کہ اے میرے خدایا میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے کاروبار سے نجات دے اور اس پوری ظالم قوم سے نجات دے۔

(وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا) اور مریم کی مثال کہ جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی۔

یعنی کسی نے ان کی طرف نظر نہ کی۔ (فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا) اور ہم نے اپنی ایک مخلوق روح اس میں پھونک دی۔

(وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ) اور وہ ہمیں پکارنے والوں میں سے تھی۔

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

اس دن خدا اپنے نبی اور ایمان والوں کو رسوا نہیں کرے گا اور ان کا نور ان کے ساتھ ہوگا جو ان کے

آگے آگے اور دائیں جانب ہوگا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا: قیامت کے دن جس شخص کے لئے نور ہوگا وہ کامیاب ہوگا اور ہر مومن کے لئے نور ہے۔ صالح بن سہل نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

(نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ) آپ نے فرمایا: مومنین کے آئمہ ان کے نور ہیں جو ان کے آگے آگے اور دائیں جانب چلیں گے یہاں تک کہ مومنین اپنی اپنی منزل و مقام تک پہنچ جائیں گے۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

سورہ مبارکہ الملک مکی سورہ ہے اور اس کی آیات 30 ہیں اور اس کے دو رکوع ہیں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 67 ہے اور اس کا ترتیب نزول میں نمبر 77 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز واجب میں اپنے سونے سے قبل سورہ ملک کو پڑھا وہ صبح تک اللہ کی امان میں رہے گا قیامت کے دن بھی وہ عذاب سے محفوظ رہے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔

نیز حضرت رسول خدا نے فرمایا: جس شخص نے سورہ ملک کی تلاوت کی گویا وہ شب قدر میں بیدار رہ کر عبادت کرتا رہا ہے۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ
الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ
الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ
ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ

وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۞ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ
تَفُورُ ۞ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ
خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۞ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۞ وَقَالُوا
لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۞ فَاعْتَرَفُوا
بِذَنْبِهِمْ ۖ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۞ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۞ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ ۞

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھوں میں سارا ملک ہے اور وہ ہر شے پر قادر و مختار ہے (۱) اس نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں حسن عمل کے اعتبار سے سب سے بہتر کون ہے اور وہ صاحب عزت بھی ہے اور بخشنے والا بھی ہے (۲) اس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کئے ہیں اور تم رحمان کی خلقت میں کسی طرح کا فرق نہ دیکھو گے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھو کہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے (۳) اس کے بعد بار بار نگاہ ڈالو دیکھو نگاہ تھک کر پلٹ آئے گی

اور تمہیں کوئی عیب نظر نہ آئے گا (۴) ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کیا ہے اور انہیں شیاطین کو سنگسار کرنے کا ذریعہ بنا دیا ہے اور ان کے لئے جہنم کا عذاب الگ مہیا کر رکھا ہے (۵) اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ہے ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہی بدترین انجام ہے (۶) جب بھی وہ اس میں ڈالے جائیں گے اس کی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہا ہوگا (۷) بلکہ قریب ہوگا کہ جوش کی شدت سے پھٹ پڑے جب بھی اس میں کسی گروہ کو ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا (۸) تو وہ کہیں گے کہ آیا تو تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا اور یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے تم لوگ خود بہت بڑی گمراہی میں مبتلا ہو (۹) اور پھر کہیں گے کہ اگر ہم بات سن لیتے اور سمجھتے ہوتے تو آج جہنم والوں میں نہ ہوتے (۱۰) تو انہوں نے خود اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تو اب جہنم والوں کے لئے تو رحمت خدا سے دوری ہی دوری ہے (۱۱) بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے پروردگار کا خوف رکھتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے (۱۲) اور تم لوگ اپنی باتوں کو آہستہ کہو یا بلند آواز سے خدا تو سینوں کی رازوں کو بھی جانتا ہے (۱۳) اور کیا پیدا کرنے والا نہیں جانتا ہے جب کہ وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ہے (۱۴)

تفسیر

بابرکت ہے وہ ذات ہے جس کے ہاتھ قدرت میں ساری کائنات کی حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے موت اور حیات کو خلق کیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس اللہ نے موت و حیات کو انسان کے لئے مقدر کیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے حیات کو پہلے مقدر کیا اور پھر موت کو۔

(لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا) تاکہ وہ آزمائش کرے کہ تم میں کون بہترین عمل کرتا ہے۔
یعنی وہ تمہیں اپنا امر و نہی کرتا ہے تاکہ تمہارا امتحان کرے کہ کون بہترین عمل کرتا ہے اور کون ہماری اطاعت کرتا

ہے

(وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ) اور وہی عزت والا اور بخشنے والا ہے۔
(الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا) اس نے سات آسمان اوپر نیچے خلق فرمائے ہیں۔
یعنی دوسرے بعض کے اوپر نیچے ہیں یعنی طبقات کی صورت میں۔
(مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ) اور تم رحمن کی تخلیق میں کسی قسم کا تفاوت (فرق) نہیں دیکھو گے۔ فرماتے ہیں کہ اس خالق رحمن نے جو آسمانوں کی تخلیق کی ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہے کوئی فرق نہیں ہے۔
(هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ) کیا تمہیں اس میں کوئی عیب نظر آتا ہے؟ فطور یعنی عیب نظر آتا ہے۔
(ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ) یعنی تم بار بار آسمان کی طرف دیکھو۔
یعنی آسمان و زمین کی حکمت میں غور سے دیکھو۔ (يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ) بار بار دیکھو گے تو نظر تھک کر پلٹ آئے گی لیکن کوئی عیب نظر نہیں آئے گا۔ یعنی نظر دیکھنے میں عاجز ہے اور تھک جائے گی۔
(وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے مزین کیا ہے۔ یعنی ستاروں سے مزین کیا ہے۔

(إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا) جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چیخ سنیں گے۔ یعنی جب وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو ان کے واقع ہونے کی آواز پیدا ہوگی۔
(وَهِيَ تَفُورُ) اور وہ جوش مارے گی۔ (تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ) بلکہ قریب ہوگا کہ وہ جوش کی شدت سے پھٹ جائے۔ یعنی جہنم ان کو دیکھ کر اس قدر جوش میں آئے گی کہ قریب ہے کہ پھٹ جائے۔
(كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ) اور جب کسی گروہ کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس کے دربان سوال کریں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟
یعنی جہنم پر مسلط ملائکہ جو آگ کے لئے ان کو عذاب دیں گے وہ ان سے سوال کریں گے کہ تم جو جہنم میں آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی اللہ کی طرف سے ڈرانے والا نہیں آیا تھا کہ تم کو بچاتا؟
(لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ) تو اس وقت وہ جواب دیں گے کہ کاش اگر ہم ان ڈرانے والوں کی بات سن لیتے یا اس کو سمجھ لیتے تو آج ہم جہنم میں نہ ہوتے۔
فرماتے ہیں کہ وہ سنتے تھے کہ ان کو کیا کہہ رہے ہیں اور اس کو سمجھتے تھے لیکن ان کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور ان کی بات کو قبول نہیں کرتے تھے۔ اور اس پر دلیل کہ وہ سنتے اور سمجھتے اور قبول نہیں کرتے تھے خدا کا فرمان ہے:
(فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ) پس انہوں نے خوف سے اپنے گناہوں کا اعتراف کر

کیا یہ اہل جہنم والوں کے لئے رحمت خدا سے دوری ہی دوری ہے۔

آیت نمبر ۱۵ تا ۳۰

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ
رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ
الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ
أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ
وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ
هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا
مَا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ
عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ
عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ
فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ
مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿٣٠﴾

ترجمہ

اسی نے تمہارے لئے زمین کو نرم بنا دیا ہے کہ اس کے اطراف میں چلو اور رزق خدا تلاش کرو پھر اسی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے (۱۵) کیا تم آسمان میں حکومت کرنے والے کی طرف سے مطمئن ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ تمہیں گردش ہی دیتی رہے (۱۶) یا تم اس کی طرف سے اس بات سے محفوظ ہو گئے کہ وہ تمہارے اوپر پتھروں کی بارش کر دے پھر تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہوتا ہے (۱۷) اور ان سے پہلے والوں نے بھی تکذیب کی ہے تو دیکھو کہ ان کا انجام کتنا بھیانک ہوا ہے (۱۸) کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر ان پرندوں کو نہیں دیکھا ہے جو پر پھیلا دیتے ہیں اور سمیٹ لیتے ہیں کہ انہیں اس فضا میں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں سنبھال سکتا کہ وہی ہر شے کی نگرانی کرنے والا ہے (۱۹) کیا یہ جو تمہاری فوج بنا ہوا ہے خدا کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ بیشک کفار صرف دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں (۲۰) یا یہ تم کو روزی دے سکتا ہے اگر خدا اپنی روزی کو روک لے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ نافرمانی اور نفرت میں غرق ہو گئے ہیں (۲۱) کیا وہ شخص جو منہ کے بل چلتا ہے وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا جو سیدھے سیدھے صراط مستقیم پر چل رہا ہے (۲۲) آپ کہہ دیجئے کہ خدا ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی نے

تمہارے لئے کان آنکھ اور دل قرار دیے ہیں مگر تم بہت کم شکریہ ادا کرنے والے ہو (۲۳) کہہ دیجئے کہ وہی وہ ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلا دیا ہے اور اسی کی طرف تمہیں جمع کر کے لے جایا جائے گا (۲۴) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا (۲۵) آپ کہہ دیجئے کہ علم اللہ کے پاس ہے اور میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا ہوں (۲۶) پھر جب اس قیامت کے عذاب کو قریب دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ عذاب ہے جس کے تم خواستگار تھے (۲۷) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو ان کافروں کا دردناک عذاب سے بچانے والا کون ہے (۲۸) کہہ دیجئے کہ وہی خدائے رحمان ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کھلی ہوئی گمراہی میں کون ہے (۲۹) کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارا سارا پانی زمین کے اندر جذب ہو جائے تو تمہارے لئے چشمہ کا پانی بہا کر کون لائے گا (۳۰)

تفسیر

وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا (ذَلُولًا) یعنی نرم فرش بنایا۔ (فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا) پس تم اس کے اطراف میں چلو۔
(مناکب) یعنی اطراف۔ (فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا) پھر جب وہ قیامت کے عذاب کو قریب سے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔
علامہ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا امیر المومنین کے دشمن جب دیکھیں گے کہ امیر المومنین کو خدا نے کیا عظمت عطا کر رکھا ہے اس کا مقام و منزلت کتنی عظیم ہے اور اس کے ہاتھوں میں لواء حمد بھی ہے اور حوض کوثر پر کھڑے ہو کر مومنین کو سیراب بھی کر رہے ہیں اور جو ان کے دشمن ہیں ان کو اس سے دور کر رہے ہیں تو ان دشمنان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے اور برے سے برے ہو کر ایک دوسرے سے کہیں گے۔
(هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ) یہی وہ ہے جس کو تم چھوڑ گئے تھے۔ یعنی یہی وہ ولی ہے جس کے مقام و منزلت

اس کے ساتھ کفر کیا کرتے تھے۔

(قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ﴿۳۰﴾) آپ ان سے فرما دیں کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر جذب ہو جائے تو تمہارے لیے پانی کا چشمہ کون جاری کرے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تمہارے وقت کا امام تمہاری آنکھوں سے غائب ہو جائے تو اس کی مثل تمہارے لیے امام کون لائے گا۔

فضالہ بن ایوب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس قول کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد (مَآؤُكُمْ يعني اَبْوَابُكُمْ) تمہارا پانی سے مراد تمہارے ابواب ہیں۔ اور ابواب سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں آپ نے فرمایا کہ آئمہ اہل بیت اللہ اور خدا کے دروازے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان قرار دیا ہے۔ (فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ﴿۳۰﴾) سے مراد ہے کہ تمہارا امام جانتا ہے کیسے ہوگا۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ

سورۃ القلم مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 52 ہے اور اس کے رکوع دو ہیں اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 68 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 2 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ ن والقلم کو اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا اللہ ہمیشہ کے لیے اسے فقر و فاقہ سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب وہ اس دنیا سے جائے گا تو اللہ اسے فشار قبر سے محفوظ رکھے گا۔

نیز فرمایا: جو شخص سورہ ن اور قلم کی تلاوت کرے گا اللہ اس کو ان لوگوں کا ثواب عطا کرے گا جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴿۲﴾ وَاِنَّ
لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ
وَيُبْصِرُوْنَ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ
تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ
مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ

زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا
بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ن قلم اور اس چیز کی قسم جو یہ لکھ رہے ہیں (۱) آپ اپنے پروردگار کی نعمت کے طفیل مجنون نہیں ہیں
(۲) اور آپ کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے (۳) اور آپ بلند ترین اخلاق کے درجہ پر ہیں
(۴) عنقریب آپ بھی دیکھیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے (۵) کہ دیوانہ کون ہے (۶) آپ کا
پروردگار بہتر جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹک گیا ہے اور کون ہدایت یافتہ ہے (۷) لہٰذا
آپ جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کریں (۸) یہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرم ہو جائیں تو یہ بھی نرم
ہو جائیں (۹) اور خبردار آپ کسی بھی مسلسل قسم کھانے والے ذلیل (۱۰) عیب جو اور اعلیٰ درجہ کے
چغل خور (۱۱) مال میں بیحد بخل کرنے والے، تجاوز گر گنہگار (۱۲) بدمزاج اور اس کے بعد بدنسل
کی اطاعت نہ کریں (۱۳) صرف اس بات پر کہ یہ صاحب مال و اولاد ہے (۱۴) جب اس کے
سامنے آیات الٰہیہ کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہہ دیتا ہے کہ یہ سب اگلے لوگوں کی داستانیں ہیں
(۱۵) ہم عنقریب اس کی ناک پر نشان لگا دیں گے (۱۶) ہم نے ان کو اسی طرح آزمایا ہے جس
طرح باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ صبح کو پھل توڑ لیں گے (۱۷)

تفسیر

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾

ن ۔ اور قلم اور جو کچھ وہ لکھ رہا ہے اس کی قسم آپ اپنے پروردگار کی نعمت کے طفیل آپ مجنون نہیں ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالرحمٰن القصیر سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے ن اور القلم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے قلم کو جنت کے ایک درخت سے جس کا نام خلد ہے اس سے خلق کیا اس کے بعد جنت میں ایک نہر ہے اس کو حکم دیا کہ وہ سیاہی بن جائے اس کے بعد وہ برف سے بھی زیادہ سفید اور شفاف تھی اور اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں تھا پھر خدا نے قلم کو حکم دیا کہ لکھو۔
تو اس نے عرض کی اے خدا! میں کیا لکھوں تو خدا نے فرمایا: قیامت تک ہونے والی ہر چیز کو لکھو تو قلم نے چاندی سے زیادہ سفید ایک کاغذ پر لکھا جو یاقوت سے زیادہ صاف تھا اور اس کو لپیٹ دیا اور اس کو عرش کے ایک ستون میں قرار دیا اور پھر خدا نے قلم کے منہ پر مہر لگا دی تاکہ وہ اس کے بعد نہ بولے اور وہ کبھی بھی نہیں بولے گا۔ پس وہ کتاب ہے جو مکنون و پوشیدہ ہے وہ کتاب ہے کہ تمام اسی کے نسخے ہیں پس تم کیسے عرب ہو تو کلام کے معنی کو نہیں سمجھتے اور تم میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ اس کتاب کو منسوخ کرو کیا وہ نہیں جانتا کہ جب کوئی تحریر منسوخ ہوتی ہے تو وہ اصل سے لی جاتی ہے اور یہی خدا کا قول ہے اس میں ہے

(إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ) ہم اس کو منسوخ کر دیں گے جو تم کرتے رہے ہو۔
(وَمَا يَسْطُرُونَ) اور قسم ہے اس کی جو قلم لکھتا ہے۔ یہ قسم ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔
(مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ) آپ اپنے رب کی نعمت کے ساتھ ہیں مجنون نہیں ہیں۔
(وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ) اور آپ کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے فرماتے یعنی اے میرے نبی یہ جو ہم آپ کو ثواب عظیم عطا کرتے ہیں ہم آپ پر احسان نہیں کرتے بلکہ یہ آپ کا اجر ہے۔
(فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ) عنقریب آپ بھی دیکھیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے دیوانہ کون ہے۔ یعنی تم میں سے کون جو فتنہ میں ہے فرماتے ہیں یہ آیت بنو امیہ اور جعفر اور علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ایک طرف بنو امیہ اور جعفر ہے اور دوسری طرف علی علیہ السلام ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنین علی علیہ السلام سے ملا اور کہا: یا علی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس آیت کا مصداق آپ مجھے اور میرے ساتھیوں کو قرار دے کر ہماری مذمت کرتے ہیں (فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ) تو امیر المومنین نے فرمایا: اے فلاں کیا میں نے تجھے نہیں خبر دی کہ یہ آیت بنو امیہ کے بارے

میں نازل ہوئی ہے اور قرآن میں ان کو مجنون قرار دیا گیا ہے؟

وہ منشوول کرتا ہے کہ اے علی آپ غلط کیوں کہہ رہے ہیں (نعوذ باللہ) بلکہ خود میں آپ سے زیادہ اچھے اخلاق اور سلوک کرنے والے ہیں۔

(فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ) لہٰذا آپ جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کریں۔ یعنی اے نبی جو علیؑ کو نہیں چاہتا اور اس کو جھٹلاتا ہے آپ اس کی اطاعت نہ کریں یعنی ان کی بات نہ مانیں۔

(وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ) یہ چاہتے ہیں کہ آپ خود نرم ہو جائیں تو یہ بھی نرم ہو جائیں۔ یعنی آپ علیؑ کے معاملے میں کمزوری اختیار کریں اور اس کے بارے میں اتنے زیادہ احکام صادر نہ کریں تو ہم بھی آپ کی مخالفت کرنے میں نرمی اختیار کریں گے۔ یہ ان کی خواہش ہے۔

(وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ) اور خبردار آپ کسی بھی مسلسل قسمیں اٹھانے والے ذلیل کی اطاعت نہ کریں۔

فرماتے ہیں اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے نبی اکرمؐ کے سامنے آ کر قسم اٹھائی تھی کہ وہ آئندہ سے آپ کی علیؑ کے بارے میں مخالفت نہیں کریں گے اور آپ سے کئے ہوئے وعدہ کی مخالفت نہیں کریں گے اور بعد میں اس نے بگاڑ دیا اور مخالفت بھی کی۔

(هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ) عیب جوئی کرنے والے اور اعلیٰ درجے کے چغل خور کی اطاعت نہ کریں۔ یعنی وہ رسولؐ کے پاس بھی چغلخوری کرتا اور اصحاب کے پاس جا کر رسولؐ کی چغل خوری کرتا تھا۔

(مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ) خیر سے روکنے والا اور حد سے تجاوز گناہ گار۔

فرماتے ہیں کہ خیر سے مراد امیر المؤمنینؑ ہیں۔ معتد یعنی جو آپ پر تجاوز کرے۔ وہ وہ ہے جو لوگوں کو علیؑ سے روکے اور علیؑ پر ظلم کرے۔

(عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ) بد مزاج اور بد نسل کی اطاعت نہ کریں۔

یہ سارے حکم ظاہری طور پر رسولؐ کو ہیں لیکن مراد امت ہے کہ امت رسول والے ایسے شخص کی اطاعت نہ کرے۔
کیونکہ بدمزاجی بہت بڑا کفر ہے اور بد نسل زنیم کا معنی ہے جس کی اصل نہ ہو۔ جیسا کہ شاعر کا قول ہے:

زنیم تداعاہ الرجال تداعیا
کما زید فی عرض الادیم الاکارع
زنیم جو مردوں کو بلاتا ہے جیسے یہ زمین کے اوپر پانی ہے جس میں جانور داخل ہوتے ہیں

(اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا) اس سے مراد وہی شخص ہے جس کے بارے میں بیان ہو رہا ہے کہ جس کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ اس کی ایک علامت یہ ہے جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے:

(قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ) وہ کہتا ہے یہ سب پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں۔
یعنی پہلے لوگوں کی جھوٹی سچی کہانیاں ہیں جو قرآن میں جمع کر دی گئی ہیں

(سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ) ہم عنقریب ان کی ناک پر نشان لگا دیں گے۔

فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ زمانہ رجعت میں ہوگا۔ جب زمانہ رجعت میں امیر المؤمنینؑ دوبارہ واپس آئیں گے تو ان کے ساتھ ان کے دشمن بھی واپس آئیں گے تو پھر وہ اپنے دشمنوں کے ناکوں پر نشان لگائیں گے۔ جیسے کہ جانوروں کے ساتھ، اس طرح اونٹوں پر نشان لگائے جاتے تھے۔ ایسے ہی دشمنانِ علیؑ کے ناکوں پر نشان ہوں گے جس سے ان کی فوری شناخت ہو جایا کرے گی۔

(اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا) ہم نے ان کو اسی طرح آزمایا ہے جس طرح باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم اٹھائی تھی۔ یعنی انہوں نے قسم اٹھائی تھی۔

(لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ) کہ صبح ہی صبح پھل توڑ لیں گے۔

آیت نمبر ۱۸ تا ۳۴

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝
فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى
حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَنْ
لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝
فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ قَالَ
اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ

إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

ترجمہ

اور انشاء اللہ نہیں کہیں گے (۱۸) تو خدا کی طرف سے راتوں رات ایک بلا نے چکر لگایا جب یہ سب سو رہے تھے (۱۹) اور سارا باغ جل کر کالی رات جیسا ہو گیا (۲۰) پھر صبح کو ایک نے دوسرے کو آواز دی (۲۱) کہ پھل توڑنا ہے تو اپنے اپنے کھیت کی طرف چلو (۲۲) پھر سب گئے اس عالم میں کہ آپس میں رازدارانہ باتیں کر رہے تھے (۲۳) کہ خبردار آج باغ میں کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے (۲۴) اور روک تھام کا بندوبست کر کے صبح سویرے پہنچ گئے (۲۵) اب جو باغ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم تو بہک گئے (۲۶) بلکہ بالکل سے محروم ہو گئے (۲۷) تو ان کے منصف مزاج نے کہا کہ میں نے نہ کہا تھا کہ تم لوگ تسبیح پروردگار کیوں نہیں کرتے (۲۸) کہنے لگے کہ ہمارا رب پاک و بے نیاز ہے اور ہم واقعا ظالم تھے (۲۹) پھر ایک نے دوسرے کو ملامت کرنا شروع کر دی (۳۰) کہنے لگے کہ افسوس ہم بالکل سرکش تھے (۳۱) شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر دے دے کہ ہم اس کی طرف رغبت کرنے والے ہیں (۳۲) اسی طرح عذاب نازل ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بڑا ہے اگر انہیں علم ہو (۳۳) بیشک صاحبان تقویٰ کے لئے پروردگار کے یہاں نعمتوں کی جنت ہے (۳۴)

تفسیر

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝

اور انشاء اللہ نہیں کہیں گے تو خدا کی طرف سے راتوں رات ایک بلا نے چکر لگایا اور یہ سارے سو رہے تھے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس کا سبب وہ تھا جو میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسحاق بن ہیثم سے نقل کیا ہے اور اس نے علی بن الحسین عبدی سے نقل کیا ہے اس نے سلیمان الاعمش سے نقل کیا ہے اور اس نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ ابن عباس سے کہا گیا کہ اس امت کے کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو وہ اس گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے تو ابن عباس نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو یہ کتاب خدا میں سورج سے زیادہ روشن انداز میں بیان ہوتا ہے اور خدا نے اس کو سورہ ن والقلم میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص جو بزرگ حاجتمند تھا اور اس کا ایک باغ تھا اور وہ اپنے باغ کا پھل اپنے گھر بعد میں لے کر آتا تھا پہلے اس سے حق دار اس کو ادا کرتا تھا۔ جب وہ بزرگ مر گیا تو اس کی اولاد جو پچاس کے قریب تھے وہ اس باغ کے وارث ہو گئے جس سال وہ بزرگ فوت ہوا اس سال ان کے باغ نے پھل بھی بہت زیادہ اٹھایا۔ کہ اس قدر پہلے کبھی نہیں اٹھایا تھا۔

اس بابا کے بچے خوشی خوشی عصر کے بعد اپنے باغ کی طرف گئے تو انہوں نے باغ کے پھل کا مشاہدہ کیا اور رزق وافرہ حاصل دیکھا اس طرح کا پھل انہوں نے اپنے بابا کی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پس جب انہوں نے اس قدر پھل کو دیکھا تو ان کے دلوں میں اختلاف پیدا ہو گئی۔ ان میں سے بعض نے کہا ہمارا بابا ایک بوڑھا آدمی تھا اور اس کی عقل بڑھاپے کی وجہ سے ختم ہو چکی تھی۔ لہٰذا تم سب آؤ اور ایک معاہدہ کریں اور وعدہ کریں کہ اس سال ہم اس باغ کے پھل سے کسی قریب و فقیر کو نہیں دیں گے اور اس طرح ہم خود مالدار ہو جائیں گے اور غنی ہو جائیں گے۔ اس طرح ہمارا مال زیادہ ہو جائے گا اور پھر آنے والے سالوں میں نئے سرے سے دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے تو ان میں سے چار بھائی اس پر راضی ہو گئے اور پانچواں ناراض ہو گیا اس کو قرآن نے یوں بیان کیا ہے۔

(قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝) ان کے درمیان والے نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ خدا کی تسبیح کیوں نہیں کرتے۔

راوی نے ابن عباس سے سوال کیا کہ ان میں سے جو اوسط تھا اس سے کیا مراد ہے کہ وہ سن و سال میں اوسط تھا؟ تو ابن عباس نے کہا نہیں بلکہ سن و سال میں تو سب سے چھوٹا تھا لیکن عقل و شعور میں سب سے بڑا تھا۔ یہاں اوسط سے مراد بہتر ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے اوسط القوم خیر القوم۔ قوم کا اوسط قوم کا بہتر ہوتا ہے اور اس پر دلیل قرآن میں ہے کہ اے امت محمد تم سب امتوں سے اوسط اور سب سے بہتر امت ہو۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:

(وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) اور ہم نے تم کو ایسے ہی درمیانی امت قرار دیا ہے۔

تو ان بھائیوں کے درمیان جو متوسط تھا اس نے کہا خدا سے ڈرو اور اپنے والد کے بتائے ہوئے راستے پر چلو، سالم رہو گے اور غنیمت پاؤ گے۔ تو سب اس سے جھگڑ پڑے اور اس کو بہت زیادہ مارا اور زخمی کر دیا پس جب اس کو یقین ہو گیا کہ یہ مجھے قتل کر دیں گے تو وہ بھی مجبوراً ان کے مشورہ میں شریک ہو گیا۔ حالانکہ وہ اس پر راضی نہ تھا۔ پس وہ شام کو خوش خوش گھر کی طرف واپس آئے پھر انہوں نے قسم اٹھائی کہ جب صبح ہو گی تو ہم سارا پھل توڑ لیں گے، اور انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا تو اسی جرم کی وجہ سے وہ معصیت میں مبتلا ہو گئے اور وہ معصیت ان کے اور ان کے رزق کے درمیان حائل ہو گئی۔ کہ جس رزق کا انہوں نے مشاہدہ کیا تھا۔ اور خدا نے ان کے بارے میں اپنی کتاب میں خبر دی ہے۔ اور فرمایا:

(إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ) ہم نے ان کو امتحان میں ڈال دیا ہے جیسے کہ ہم نے باغ والوں کو ڈالا تھا۔

راتوں رات اس کے باغ کو آگ نے لے لیا اور اس کو جلا کر راکھ کر دیا۔

(فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ) پس سارا باغ جل کر کالی رات کی مانند ہو گیا۔

راوی نے ابن عباس سے دریافت کیا کہ "صریم" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس سے مراد کالی سیاہ رات ہے۔ پھر فرمایا ایسی رات جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔ پس جب صبح ہوئی (فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنتُمْ صَارِمِينَ) جب صبح ہوئی تو ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ پھل توڑنا ہے لہٰذا تم سب اپنے باغ کی طرف چلو۔

(فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ) پھر وہ سب باغ کی طرف گئے اور آپس میں راز دارانہ باتیں کر رہے تھے۔

راوی نے ابن عباس سے کہا کہ وہ راز دارانہ باتیں کیوں کر رہے تھے؟ تو ابن عباس نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے تا کہ کوئی ان کو سن نہ لے اور یہ کہتے تھے کہ (أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ) آج اس باغ میں کوئی مسکین داخل ہونے نہ پائے اور وہ اس کی تمام پیداوار کو اپنا سمجھ کر صبح ہی صبح وہاں پہنچ گئے۔

یعنی وہ اپنے آپ میں کہہ رہے تھے آج کوئی مسکین نہیں آنے دیا جائے گا۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے ساتھ خدا کی طرف سے آنے والی بلا نے کیا کر دیا ہے۔ (فَلَمَّا رَأَوْهَا) پس جب انہوں نے باغ کو دیکھا اور جو کچھ باغ کے ساتھ ہو چکا تھا اس کا مشاہدہ کیا۔

(قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ) تو کہنے لگے ہم تو بہک گئے تھے بلکہ بالکل محروم ہو گئے۔ خدا نے ان کی طرف سے ہونے والے گناہ کی وجہ سے ان کو ان کے رزق سے محروم کر دیا۔ خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

(قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝)

ان میں سے منصف مزاج نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ اس پر خدا کی تسبیح کیوں نہیں کرتے تو کہنے لگے ہمارا رب پاک ہے ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ایک دوسرے کی ملامت کرنا شروع کر دی۔

پس وہ متوجہ ہو کر بیٹھے تھے اس پر ایک دوسرے کی ملامت و مذمت کرنے لگے۔

(قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝) کہنے لگے ہائے افسوس ہم بالکل سرکش تھے۔ شاید ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر عطا کر دے ہم اس کی طرف رجوع و رغبت کرنے والے ہیں۔ پھر خدا نے کہا:

(كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝) ایسے ہی عذاب نازل ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی بڑا ہو گا اگر یہ جانتے ہوتے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: (انک لعلی خلق عظیم) آپ خلق عظیم پر ہیں

فرمایا: مراد یہ ہے کہ آپ ایک دین عظیم پر ہیں۔ (إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ) ہم نے ان کو ایسے ہی مبتلا کیا جیسے ہم نے باغ والوں کو مبتلا کیا تھا۔

اہل مکہ کو خدا نے بھوک و افلاس میں مبتلا کر دیا تھا جیسے اس نے باغ والوں کو مبتلا کیا تھا۔ فرمایا یہ جنت دنیا کا ایک باغ ہے جو یمن میں تھا اور اس کو رضوان کہا جاتا تھا اور صنعاء سے (۹) میل کے فاصلہ پر تھا۔

(فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝) تو خدا کی طرف سے راتوں رات ایک بلا نے چکر لگایا اور وہ سب سوئے ہوئے تھے۔

آپ نے فرمایا اس طائف سے مراد عذاب خدا تھا جس نے باغ کو جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ (انا لضالون) فرمایا مراد یہ ہے ہم راہ حق سے بھٹک گئے تھے۔ (لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝) یعنی مراد یہ ہے کہ تم اپنے اس گناہ پر استغفار کیوں نہیں کرتے؟

آیت نمبر ۳۵ تا ۵۲

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ

لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾
سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا
بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ
إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ
وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي وَمَن
يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾
وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن
مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ
لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾
لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾
فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾
وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

ترجمہ

کیا ہم اطاعت گزاروں کو مجرموں جیسا بنا دیں (۳۵) تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسا فیصلہ کر رہے ہو (۳۶) یا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں یہ سب پڑھا کرتے ہو (۳۷) کہ وہاں تمہاری پسند کی

ساری چیزیں حاضر ملیں گی (۳۸) یا تم نے ہم سے روزِ قیامت تک کی قسمیں لے رکھی ہیں کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جس کا تم فیصلہ کرو گے (۳۹) ان سے پوچھئے کہ ان سب باتوں کا ذمہ دار کون ہے (۴۰) یا ان کے لئے شرکاء ہیں تو اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شرکاء کو لے آئیں (۴۱) جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدوں کی دعوت دی جائے گی اور یہ سجدہ بھی نہ کرسکیں گے (۴۲) ان کی نگاہیں شرم سے جھکی ہوں گی ذلت ان پر چھائی ہوگی اور انہیں اس وقت بھی سجدوں کی دعوت دی جارہی تھی جب یہ بالکل صحیح و سالم تھے (۴۳) تو اب مجھے اور اس بات کے جھٹلانے والوں کو چھوڑ دو ہم عنقریب انہیں اس طرح گرفتار کریں گے کہ انہیں اندازہ بھی نہ ہوگا (۴۴) اور ہم تو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں کہ ہماری تدبیر مضبوط ہے (۴۵) کیا آپ ان سے مزدوری مانگ رہے ہیں جو یہ اس کے تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں (۴۶) یا ان کے پاس کوئی غیب ہے جسے یہ لکھ رہے ہیں (۴۷) اب آپ اپنے پروردگار کے حکم کے لئے صبر کریں اور صاحب حوت جیسے نہ ہو جائیں جب انہوں نے نہایت غصہ کے عالم میں آواز دی تھی (۴۸) کہ اگر انہیں نعمت پروردگار نے سنبھال نہ لیا ہوتا تو انہیں چٹیل میدان میں برے حالوں میں چھوڑ دیا جاتا (۴۹) پھر ان کے رب نے انہیں منتخب کرکے نیک کرداروں میں قرار دے دیا (۵۰) اور یہ کفار قرآن کو سنتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ عنقریب آپ کو نظروں سے پھسلا دیں گے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانے ہیں (۵۱) حالانکہ یہ قرآن عالمین کے لئے نصیحت ہے اور بس (۵۲)

تفسیر

ان سے سوال کرو ان سب باتوں کا ذمہ دار کون ہے؟ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں زعیم سے مراد کفیل ہے۔

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴾، جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدوں کی طرف دعوت دی جائے گی اور یہ سجدہ بھی نہ کرسکیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جس دن سارے مخفی امور کو ظاہر کیا جائے گا اور آل محمد کا حق غصب کرنے والوں کو

ظاہر کیا جائے گا اور ان کو سجدہ کی طرف دعوت دی جائے گی۔ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کے دن آل محمدؐ کے سامنے حق کو ظاہر کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کہ ان کے سامنے سر تسلیم خم کرو وہ منافق ایسے ہو گئے کہ وہ ان کے سامنے سجدہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ ان کی گردنیں گائے کے سینگوں کی مانند ہوں گی۔ جن میں لچک نہیں ہوتی۔

(فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾) یعنی وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ ان کی عقوبت ہے کہ وہ دنیا میں خدا کی اطاعت نہیں کرتے تھے تو اس کی عقوبت یہ ہے کہ اب وہ سجدہ نہیں کر پائیں گے۔

(وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾) اور جب انہیں سجدہ کی دعوت دی جا رہی تھی یہ اس وقت صحیح و سالم تھے۔

علامہ فرماتے مراد یہ ہے کہ جب دنیا میں ان لوگوں کو ہماری ولایت کی طرف دعوت دی جا رہی تھی یہ اس وقت صحیح سالم تھے استطاعت رکھتے تھے اس کو قبول کرتے لیکن انہوں نے نہیں کیا۔

(سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾) عنقریب ہم انہیں اس طرح گرفتار کریں گے کہ انہیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہوگا۔ یعنی ان کے ان گناہوں کی وجہ سے گرفتار ہوں گے جس کو یہ گناہ قرار دے رہے تھے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو فرماتا ہے:

(فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ) پس آپ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کریں مچھلی والے کی مانند نہ ہو جائیں۔ صاحب حوت سے مراد حضرت یونسؑ ہیں کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی۔ اور غضبناک ہو کر چلے گئے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ (إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾) جب اس نے نہایت غصہ کی حالت میں ندا دی۔ آپ نے فرمایا مَكْظُومٌ سے مراد یہ ہے غمزدہ تھے۔

(لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ) کہ اگر انہیں نعمت رب نے سنبھال نہ لیا ہوتا۔

فرماتے: خدا کی رحمت نے سنبھال دیا ہوتا۔ (لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ) تو انہیں چٹیل میدان میں برے حال میں چھوڑ دیا جاتا۔

عراء سے مراد وہ جگہ مقام کہ جس پر چھت نہ ہو۔

(وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ) اور یہ کفار جب قرآن سنتے ہیں تو ایسا لگتا ہے عنقریب آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا دیں گے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانے ہیں

یعنی جب رسول خدا لوگوں کو علیؑ کے فضائل کے بارے میں خبر دیتے ہیں تو اس وقت یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ رسول دیوانہ ہوگیا ہے خدا فرماتا ہے:

(وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾) اور یہ نہیں مگر عالمین کے لئے ذکر ہے یعنی علیؑ کے فضائل تو فقط عالمین کے لئے ذکر ہیں۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

یہ سورہ الحاقہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات باون (52) ہیں۔ اور اس کے رکوع دو (2) ہیں۔ اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 69 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 78 ہے۔

تلاوت کا اجر وثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہے۔ آپ نے فرمایا:

سورہ حاقہ کی تلاوت بہت زیادہ کیا کرو کیونکہ فرائض میں اور نوافل میں اس کی تلاوت اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کی نشانی ہے۔ جو شخص اس کی تلاوت کرے گا اس کا ایمان محفوظ رہے گا اور اسی حالت میں اپنے اللہ سے محفوظ ایمان کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ نیز حضرت رسول خدا سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا:

جو شخص سورہ حاقہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اللہ اس کا حساب آسان کردے گا۔ ([illegible] جناب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَاۗقَّةُ ۝ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ وَمَاۗ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاۗءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ اِنَّا لَمَّا

طَغَا الْمَاۗءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَاۗ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَىِٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓي اَرْجَاۗىِٕهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

یقیناً پیش آنے والی قیامت (۱) اور کیسی پیش آنے والی (۲) اور تم کیا جانو کہ یہ یقیناً پیش آنے والی شے کیا ہے (۳) قوم ثمود و عاد نے اس کھڑکھڑانے والی کا انکار کیا تھا (۴) تو ثمود ایک چنگھاڑ کے ذریعہ ہلاک کر دیے گئے (۵) اور عاد کو انتہائی تیز و تند آندھی سے برباد کر دیا گیا (۶) جسے ان کے اوپر سات رات اور آٹھ دن کے لیے مسلسل مسخر کر دیا گیا تو تم دیکھتے ہو کہ قوم بالکل مردہ پڑی ہوئی ہے جیسے کھوکھلے کھجور کے درخت کے تنے (۷) تو کیا تم ان کا کوئی باقی رہنے والا حصہ دیکھ رہے ہو (۸) اور فرعون اور اس سے پہلے اور الٹی بستیوں والے سب نے غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے (۹) کہ پروردگار کے نمائندوں کی نافرمانی کی تو پروردگار نے انہیں بڑی سختی سے پکڑ لیا (۱۰) ہم نے تم کو اس وقت کشتی میں اٹھا لیا تھا جب پانی سر سے چڑھ رہا تھا (۱۱) تاکہ اسے تمہارے لیے نصیحت بنائیں اور محفوظ رکھنے والے کان سن لیں (۱۲) پھر جب صور میں پہلی مرتبہ پھونکا جائے گا (۱۳) اور زمین اور پہاڑوں کو اکھاڑ کر ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا (۱۴) تو اس دن قیامت واقع ہو جائے گی (۱۵) اور آسمان شق ہو کر بالکل پھسپھسے ہو جائیں گے (۱۶) اور فرشتے اس کے اطراف پر ہوں

گے اور عرش الٰہی کو اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے (۱۷)

تفسیر

الحاقہ اور کیا معلوم کہ حاقہ کیا ہے اور تم کیا جانتے ہو کہ حاقہ کیا ہے؟ "حاقہ" فرماتے ہیں یہ عذاب کے نازل ہونے کے زمانے کے لئے ہے۔ کہ یقینا عذاب نازل ہونے والا ہے۔

(وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ) آل فرعون کو برے عذاب سے دوچار کیا گیا۔

(كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ) قوم ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی کا انکار کیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ان قوموں پر کھڑکھڑانے والی بجلی کا عذاب آیا تھا۔

(فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ) تو قوم ثمود ایک زلزلے کے ذریعے ہلاک کر دی گئی اور قوم عاد کو ایک تیز و تند آندھی سے ہلاک کیا گیا۔

"صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ" یعنی تیز و تند آندھی جو بہت ٹھنڈی تھی۔ ان میں سے اکثر اس کی مخالفت کرتے تھے جن کا ان کو حکم دیا جاتا تھا۔

(سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا) اس آندھی کو ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل مسلط کیا گیا۔

فرماتے ہیں کہ ان سات راتوں میں چاند زحل کی وجہ سے گرہن میں رہا تھا۔ اور سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلنے والی ٹھنڈی آندھی کی وجہ سے ساری قوم مر گئی۔

(وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ) اور فرعون اور ان سے پہلے والی قوموں سب نے غلطیوں کا ارتکاب کیا تھا۔

"الْمُؤْتَفِكَاتُ" یعنی الٹی بستیاں۔ فرماتے ہیں اس سے مراد بصرہ شہر ہے۔

"بِالْخَاطِئَةِ" اس سے مراد کوئی عورت ہے جس کا شاید بصرہ سے کوئی تعلق ہو۔

(إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ) اور ہم نے تم کو اس کشتی پر اٹھایا جب پانی سر سے چڑھ رہا تھا۔ اس کا باطنی معنی یہ ہے۔ اس سے مراد امیر المومنین اور ان کے اصحاب مراد ہیں کہ جب اس عورت کا لشکر آیا تو ہم نے ان کو فتح دی۔

(وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ) اور پھر زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دیں گے۔ زمین اور

پہاڑ اس کو ایک دوسرے پر ماریں گے اور ٹکرائیں گے جس سے وہ چورہ چورہ ہو جائیں گے۔

(فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ) آسمان کو بھی اس دن شق کر دیا جائے گا پس یہ بھی اس دن پھٹ جائے گا۔ یعنی یہ سارا نظام ختم ہو جائے گا۔

(وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ) اور فرشتے اس کے اطراف میں ہوں گے اور اس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھایا ہوگا۔

علامہ فرماتے ہیں قیامت کے دن عرش پروردگار کو آٹھ افراد نے اٹھایا ہوگا ان میں سے چار اولین میں سے ہوں گے اور چار آخرین میں سے ہوں گے۔ وہ چار جو اولین میں سے وہ نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں اور جو چار آخرین میں سے ہیں وہ محمد، علی، حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔

عرش خدا نے اٹھانے کا معنی ہے علم خدا کے حامل یہ افراد ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۸ تا ۳۷

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۝ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ
حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا
دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝
وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي
مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ
صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُ
كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾

ترجمہ

اس دن تم کو منظر عام پر لایا جائے گا اور تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی (۱۸) پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ سب سے کہے گا کہ ذرا میرا نامہ اعمال تو پڑھو (۱۹) مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ میرا حساب مجھے ملنے والا ہے (۲۰) پھر وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا (۲۱) بلند ترین باغات میں (۲۲) اس کے میوے قریب قریب ہوں گے (۲۳) اب آرام سے کھاؤ پیو کہ تم نے گزشتہ دنوں میں ان نعمتوں کا انتظام کیا ہے (۲۴) لیکن جس کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش یہ نامہ اعمال مجھے نہ دیا جاتا (۲۵) اور مجھے اپنا حساب نہ معلوم ہوتا (۲۶) اے کاش اس موت ہی نے میرا فیصلہ کردیا ہوتا (۲۷) میرا مال بھی میرے کام نہ آیا (۲۸) اور میری حکومت بھی برباد ہوگئی (۲۹) اب اسے پکڑو اور گرفتار کرلو (۳۰) پھر اسے جہنم میں جھونک دو (۳۱) پھر ایک ستر گز کی رسی میں اسے جکڑ لو (۳۲) یہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتا تھا (۳۳) اور لوگوں کو مسکینوں کو کھلانے پر آمادہ نہیں کرتا تھا (۳۴) تو آج اس کا یہاں کوئی غمخوار نہیں ہے (۳۵) اور نہ پیپ کے علاوہ کوئی غذا ہے (۳۶) جسے گنہگاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھا سکتا (۳۷)

تفسیر

پس جن کو نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ سب سے کہیں گے کہ ذرا نامہ اعمال تو پڑھو۔
علامہ فرماتے ہیں برات کا حساب ان کے وقت کے امام کے ساتھ ہوگا اور آئمہ اپنے دوستوں اور دشمنوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے۔
(وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ) فرماتے ہیں اس سے مراد آئمہ ہیں۔

(يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ) اور وہ آئمہ سب کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ پس پھر وہ اپنے دوستوں کو ان کے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیں گے تو وہ بغیر حساب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اور جو ان کے دشمن ہوں گے ان کو ان کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیں گے تو وہ بغیر حساب کے جہنم میں چلے جائیں گے۔
جب آئمہ کے دوست اپنے نامہ اعمال کو دیکھیں گے تو اس وقت وہ اپنے بھائیوں سے کہیں گے کہ آؤ ہمارے نامہ اعمال کو پڑھو۔ اور مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ میرا نامہ اعمال مجھے ملنے والا ہے اور اس کے بعد وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ یعنی پسندیدہ زندگی۔ علامہ فرماتے ہیں اس مقام کو فاعل کی جگہ رکھا گیا ہے۔
(وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ) اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔
علامہ فرماتے ہیں یہ آیت علی علیہ السلام کے بہت بڑے دشمن کے بارے میں نازل ہوئی جو علی کے مقابل میں لشکر اسلام دونوں میں لڑا تھا۔ جب اس کو نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ اس وقت کہے گا۔
(يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾) اے کاش یہ نامہ اعمال مجھے نہ دیا جاتا اور مجھے اپنا حساب معلوم نہ ہوتا اے کاش موت ہی نے میرا فیصلہ کردیا ہوتا۔
(الْقَاضِيَةَ) موت مراد ہے۔ (مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾) اور میرا مال بھی میرے کام نہ آیا۔
یعنی جو مال دنیا میں جمع کرتا رہا وہ بھی آج میرے کام نہیں آیا۔
(هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾) اور میری حجت بھی آج برباد ہوگئی۔
(سُلْطٰنِيَهْ) سے مراد دلیل و حجت ہیں۔ اس وقت ان کے لئے کہا جائے گا۔
(خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾) اسے پکڑو اور گرفتار کرلو پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ یعنی اس کو جہنم میں سکونت دو۔
(ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾) پھر ایک ستر گز کی رسی سے اس کو جکڑ لو۔
علامہ فرماتے ہیں اس کا باطنی معنی یہ ہے کہ "سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا" سے مراد وہ ستر ظالم و جابر حکمران ہیں جو آل محمد پر ظلم کرتے تھے یعنی اس کو بھی ان جابر و ظالم حکمرانوں کے ساتھ جکڑ دو۔
(اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾) کیونکہ یہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور مسکینوں کو کھانا نہیں دیتا تھا۔ یعنی یہ آل محمد کے حقوق کا غاصب تھا۔
(فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾) پس آج کے دن اس کا کوئی حامی نہیں ہے۔ یعنی حَمِيْمٌ سے مراد قرابت دار اس کا حامی نہیں ہے۔

آیت نمبر ۳۸ تا ۵۲

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ

میں اس کی بھی قسم کھاتا ہوں جسے تم دیکھ رہے ہو (۳۸) اور اس کی بھی جس کو نہیں دیکھ رہے ہو (۳۹) کہ یہ ایک محترم فرشتے کا بیان ہے (۴۰) اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے ہاں تم بہت کم ایمان لاتے ہو (۴۱) اور یہ کسی کاہن کا کلام نہیں ہے جس پر تم بہت کم غور کرتے ہو (۴۲) یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے (۴۳) اور اگر یہ پیغمبر ہماری طرف سے کوئی بات گھڑ لیتا (۴۴) تو ہم اس کے ہاتھ کو پکڑ لیتے (۴۵) اور پھر اس کی گردن اڑا دیتے (۴۶) پھر تم میں سے کوئی مجھے روکنے والا نہ ہوتا (۴۷) اور یہ قرآن صاحبان تقویٰ کے لئے نصیحت ہے (۴۸) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے جھٹلانے والے بھی ہیں (۴۹) اور یہ کافرین کے لئے باعث حسرت ہے (۵۰) اور یہ

بالکل یقینی چیز ہے (۵۱) لہٰذا آپ اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کریں (۵۲)

تفسیر

اور پیپ کے علاوہ ان کی کوئی غذا ہوگی۔ غسلین سے مراد گنہگار کا پسینہ ہے۔

(وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ) اور یہ ہماری طرف سے کوئی بات گھڑ لیتا۔ یعنی رسول خدا کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔

(لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ) تو ہم اس کا ہاتھ پکڑ لیتے۔ یعنی اس کو روک لیتے اور پوری طاقت سے اس کو روکتے۔

(ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ) پھر ہم اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ یعنی انسان کی پشت میں ایک رگ ہے جس سے انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔

(فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ) پس تم میں سے کوئی مجھے روکنے والا نہیں تھا۔ یعنی خدا کو کوئی ایک بھی نہیں روک سکتا تھا۔

(وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ) اور یہ کافروں کے لیے باعث حسرت ہے۔

(وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ) اور یہ بالکل یقینی چیز ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام حق ہیں۔

(فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) پس آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کریں۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

(فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً) پس خدا نے ان کو بڑی سختی سے پکڑ لیا۔ اس کے بارے میں آپ نے فرمایا: یعنی جو انہوں نے سود لیا تھا اس کی وجہ سے ان کی سخت گرفت ہوئی۔

(قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ) اور اس کے میوے قریب قریب ہوں گے۔ یعنی جنت کے درختوں کے پھل اتنے قریب ہوں گے جو کھڑا ہے وہ بھی توڑ لے گا اور بیٹھا ہوا ہے وہ بھی توڑ لے گا۔

عبد الکریم بن عبد الرحیم نے بیان کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ دائیں ہاتھ والوں کے نامہ اعمال کیا ہے اور وہ بائیں ہاتھ والوں کے نامہ اعمال نہیں ہوگا۔ کیا وہ کہا ہے تو اس نے کہا دائیں ہاتھ کے نامہ اعمال میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہوگا۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

یہ سورہ معارج مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 44 ہے اور اس کے رکوع دو ہیں اور مکی سورہ ہے۔ قرآن میں اس کا نمبر 70 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 79 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا:
جس شخص نے کثرت کے ساتھ سورہ معارج کی تلاوت کی،
تو قیامت کے دن خدا اس سے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔
اور اسے جنت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ سکونت عطا فرمائے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۷

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿۱﴾ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِنَ اللَّهِ
ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ﴿۵﴾ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ﴿۶﴾
وَنَرَاهُ قَرِيبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿۱۰﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ
يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿۱۲﴾
وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿۱۴﴾
كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿۱۶﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۷﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ایک مانگنے والے نے واقع ہونے والے عذاب کا سوال کیا (۱) جس کا کافروں کے حق میں کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے (۲) یہ بلندیوں والے خدا کی طرف سے ہے (۳) جس کی طرف فرشتے اور روح الامین بلند ہوتے ہیں اس ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے (۴) لہٰذا آپ بہترین صبر سے کام لیں (۵) یہ لوگ اسے دور سمجھ رہے ہیں (۶) اور ہم اسے قریب ہی دیکھ رہے ہیں (۷) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہو جائے گا (۸) اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون جیسے (۹) اور کوئی ہمدرد کسی ہمدرد کا پرسان حال نہ ہوگا (۱۰) وہ سب ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے تو مجرم چاہے گا کہ کاش آج کے دن کے عذاب کے بدلے اس کی اولاد کو لے لیا جائے (۱۱) اور بیوی اور بھائی کو (۱۲) اور اس کنبہ کو جس میں وہ رہتا تھا (۱۳) اور روئے زمین کی ساری مخلوقات کو اور اسے نجات دے دی جائے (۱۴) ہرگز نہیں یہ آتش جہنم ہے (۱۵) کھال اتار دینے والی (۱۶) ان سب کو آواز دے رہی ہے جو منہ پھیر کر جانے والے تھے (۱۷)

تفسیر

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿۱﴾ سوال کرنے والے نے یقینی واقع ہونے والے عذاب کے بارے میں سوال کیا۔

حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے اس عذاب کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ کون سا عذاب ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ آگ کا عذاب ہوگا جو آگ مغرب سے نکلے گی اور ایک فرشتہ اس کو پیچھے سے ہانکے گا یہاں تک کہ بنی سعد بن ہمام کے گھروں تک لے آئے گا جو ان کی مسجد کے قریب ہوں گے یہ بنو امیہ کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گی اس کے اہل سمیت گھر کو جلا دے گی اور اس گھر کو نہیں چھوڑے گی جس کے اندر کوئی دشمن آل محمد ہوگا مگر یہ کہ آگ اس گھر کو اس کے اہل سمیت جلا دے گی۔ اور امام مہدی کے دور میں ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ذکر ہوا ہے کہ جنگ بدر کے دن جب گھوڑے دوڑا رہے تھے تو اس وقت ابوجہل نے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی۔ اے اللہ ہمارے محمد کو قطع کر دے اور ہمارے اوپر اپنے عذاب نازل کر دے جس کو ہم نہیں جانتے۔

تو خدا نے یہ آیت نازل کر دی۔ سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ ۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن علی سے اور انہوں نے علی بن حسان سے اور اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے اور انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے خدا کے اس قول سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ ۔ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ایک مرنے والے کے بارے میں اور لیلۃ القدر کے بارے میں اور کہا اس رات میں وحی نازل ہوئی ہے اس کے متعلق سوال کیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مجھ سے ایک واقع ہونے والے عذاب کے بارے میں سوال کیا گیا پھر اس کا انکار کر دیا کہ وہ واقع نہ ہو، پس جب وہ واقع ہونے والا ہے تو پھر۔

لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ پھر اس عذاب کو کوئی روکنے والا نہیں اور یہ بلندیوں والے خدا کی طرف سے ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ اور اس کی طرف ملائکہ اور روح بلند ہوتے ہیں۔
یعنی لیلۃ القدر کی صبح میں یعنی دوسری کی طرف سے خدا کی طرف ملائکہ اور روح بلند ہوتے ہیں۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝ پس آپ اس پر صبر جمیل کریں۔
یعنی یہ جو آپ کی تکذیب ہوئی ہے اس شخص کی طرف سے کہ جس سے نہیں ہونی چاہیے تھی اس پر آپ صبر کریں۔

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝ ایک دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔
یعنی قیامت کے دن پچاس جگہ کھڑا ہونا پڑے گا اور ہر جگہ ایک ہزار سال کھڑا ہونا پڑے گا۔

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ جب آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا۔ پگھلا ہوا تانبا اور چاندی بھی ایسے ہی ہوگی تو ایسے ہی آسمان پگھلا ہوا ہوگا۔

وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ اور کوئی ہمدرد کسی ہمدرد کا پرسان حال نہ ہوگا۔
یعنی کسی ہمدرد کی کار آمد نہیں ہوگی نفع مند نہیں ہوگی۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ يُبَصَّرُونَهُمْ یعنی وہ ان کو پہچانتے ہیں اور پھر ان سے سوال نہیں کیا جائے۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ مجرم چاہے گا کہ اے کاش آج کے دن عذاب کے

بدلے میں اس کی اولاد کو لے جائے بیوی اور بھائی کو۔ اور اس کنبے کو جس میں وہ رہتا تھا یہاں تک اس کی ماں تو لے جائے اور مجھے اس عذاب سے نجات دلوا دے۔ ام سے مراد وہ ماں ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ ہرگز نہیں یہ جہنم کی آگ ہے۔
یعنی ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اس سے نجات نہیں ہوگی۔
نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ۝ یہ کھال اتارنے والی آگ ہے۔
یعنی یہ آگ آنکھیں ادھیڑ کرے گی اور چہرے سیاہ کرے گی۔
تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ ان سب کو آواز دے رہی ہے جو منہ موڑ کر جانے والے تھے۔
یعنی ان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

آیت نمبر ۱۸ تا ۳۴

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝

ترجمہ

اور جنہوں نے مال جمع کر کے بند کر رکھا تھا (۱۸) بیشک انسان بڑا لالچی ہے (۱۹) جب تکلیف پہنچتی ہے تو فریادی بن جاتا ہے (۲۰) اور جب مال مل جاتا ہے تو بخیل ہو جاتا ہے (۲۱) علاوہ ان نمازیوں کے (۲۲) جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں (۲۳) اور جن کے اموال میں ایک مقرر حق معین ہے (۲۴) مانگنے والے کے لئے اور نہ مانگنے والے کے لئے (۲۵) اور جو لوگ روز قیامت کی تصدیق کرنے والے ہیں (۲۶) اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں (۲۷) بیشک عذاب پروردگار بے خوف رہنے والی چیز نہیں ہے (۲۸) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (۲۹) علاوہ اپنی بیویوں اور کنیزوں کے کہ اس پر ملامت نہیں کی جاتی ہے (۳۰) پھر جو اس کے علاوہ کا خواہشمند ہو وہ حد سے گزر جانے والا ہے (۳۱) اور جو اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھنے والے ہیں (۳۲) اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں (۳۳) اور جو اپنی نمازوں کا خیال رکھنے والے ہیں (۳۴)

تفسیر

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ اور جنہوں نے مال جمع کر کے بند کر رکھا تھا۔
یعنی انہوں نے مال دنیا جمع کر کے زمین میں دفن کیا ہوا تھا اور برتنوں میں اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے تھے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ بیشک انسان بڑا لالچی خلق ہوا ہے یعنی هَلُوعًا سے مراد حریص و لالچی ہے۔
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ اور جب تکلیف آ جاتی ہے تو فریادی بن جاتا ہے یعنی شر سے مراد فقر و فاقہ ہے۔
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ اور جب کوئی خیر آتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے خیر سے مال و متاع ثروت اور وسعت رزق مراد ہے۔

ابو البلاد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ ۲۲ سوائے نمازیوں کے پ

... سے پہلی فرد ہے اور آپ کے بعد ان نمازیوں کے اوصاف بیان ہونا شروع ہوں گے ان کے اعمال احسن
الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ یہ وہ نمازی ہیں جو اپنی نمازوں پر پابندی کرنے والے ہیں۔
یعنی: جب وہ اپنے اوپر کسی نماز کو واجب کر لیتے ہیں تو اول وقت ان کے ادا کرنے میں پابندی کرنے والے ہیں۔
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ سوال کرنے والے کے لئے اور نہ سوال کرنے والے کے لئے فرمانے سائل سے مراد
وہ سوال کرے اور محروم سے مراد ہے جو سوال نہ کرے مُهْطِعِينَ ۔ یعنی جو دلیل ہو کر چلے آ رہے ہیں۔
عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ داہنے اور بائیں سے گروہ در گروہ جیسے بیٹھے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر ۳۵ تا ۴۴

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ
مُهْطِعِينَ ۝ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝
فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا
حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ
سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

ترجمہ

یہی لوگ جنت میں باعزت طریقہ سے رہنے والے ہیں (۳۵) پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ

آپ کی طرف بھاگے چلے آ رہے ہیں (۳۶) دائیں بائیں سے گروہ در گروہ (۳۷) کیا ان میں سے ہر ایک کی طمع یہ ہے کہ اسے جنت النعیم میں داخل کر دیا جائے (۳۸) ہرگز نہیں انہیں تو معلوم ہے کہ ہم نے انہیں کس چیز سے پیدا کیا ہے (۳۹) میں تمام مشرق و مغرب کے پروردگار کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم قدرت رکھنے والے ہیں (۴۰) اس بات پر کہ ان کے بدلے ان سے بہتر افراد لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں (۴۱) لہٰذا انہیں چھوڑ دیجئے یہ اپنے باطل میں ڈوبے رہیں اور کھیل تماشہ کرتے رہیں یہاں تک کہ اس دن سے ملاقات کریں جس کا وعدہ کیا گیا ہے (۴۲) جس دن یہ سب قبروں سے تیزی کے ساتھ نکلیں گے جس طرح کسی پرچم کی طرف بھاگے جا رہے ہوں (۴۳) ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور ذلت ان پر چھائی ہوگی اور یہی وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (۴۴)

تفسیر

كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ ہرگز نہیں۔ انہیں تو معلوم ہے کہ ہم نے ان کو کس چیز سے خلق کیا ہے۔

یعنی انہیں نطفہ سے خلق کیا ہے اور اس سے علقہ۔

فَلَا أُقْسِمُ قسم کھاتا ہوں۔

یہاں لا زائدہ ہے یعنی قسم کھا رہا ہے۔

بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ یعنی مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم۔

یعنی سردی والا مشرق اور گرمی والا مشرق الگ الگ ہیں۔ ایسے ہی سردی والا مغرب اور گرمی والا مغرب الگ الگ۔

بعض نے کہا ہے کہ ہر دن اور رات کا مشرق و مغرب الگ الگ ہوتا ہے یہ قسم ہے تو اس کا جواب قسم یہ ہے۔

إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ہم اس بات پر قدرت رکھنے والے ہیں کہ ان کے بدلے ان سے بہتر افراد لے آئیں۔

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا جس دن سب قبروں سے تیزی سے نکلیں گے۔ اجداث یعنی قبور۔

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ جس طرح کسی پرچم کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔

یعنی ایسے بھاگے جا رہے ہیں کہ پیچھے ان کو کوئی آواز دے رہا ہے اور یہ اس کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ اور ذلت ان پر چھائی ہوگی۔

یعنی ان کے مقدر میں ذلت ہوگی۔

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ نُوْحٍ

یہ سورہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد (28) ہے اور اس کے رکوع دو (2) ہیں اور اس کا موجودہ قرآن میں نمبر 71 ہے۔ اور ترتیب نزولی میں بھی اس کا نمبر ۷۱ ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنی واجب اور مستحب نمازوں میں سورہ نوح کی تلاوت کو ترک نہ کرے اور جو شخص صبر و استقامت کے ساتھ اس سورہ کو واجب و مستحب نمازوں میں پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے نیک افراد میں شمار کرے گا اور اس کو مقام و منزلت عطا کرے گا۔ اور جنت کے باغوں میں سے تین باغ جو اس کے اپنے باغ کے علاوہ دے گا۔ اور سو حوروں اور چار ہزار مومنات عورتوں سے اس کی شادی کرے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ

اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بیشک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو دردناک عذاب کے آنے سے پہلے ڈراؤ (۱) انہوں نے کہا اے قوم میں تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں (۲) کہ اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۳) وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک باقی رکھے گا اللہ کا مقررہ وقت جب آجائے گا تو وہ ٹالا نہیں جاسکتا ہے اگر تم کچھ جانتے ہو (۴) انہوں نے کہا پروردگار میں نے اپنی قوم کو دن میں بھی بلایا اور رات میں بھی (۵) پھر بھی میری دعوت کا کوئی اثر سوائے اس کے نہ ہوا کہ انہوں نے فرار اختیار کیا (۶) اور میں نے جب بھی انہیں دعوت دی کہ تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیوں کو کانوں میں رکھ لیا اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور اپنی بات پر اڑ گئے اور شدت سے اکڑے رہے (۷) پھر میں نے ان کو علی الاعلان دعوت دی (۸) پھر میں نے اعلان بھی کیا اور خفیہ طور سے بھی دعوت دی (۹) اور کہا کہ اپنے پروردگار سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے (۱۰) وہ تم پر موسلا دھار پانی

برسائے گا (۱۱) اور اموال و اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اور نہریں قرار دے گا (۱۲) آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا خیال نہیں کرتے ہو (۱۳) جب کہ اسی نے تمہیں مختلف انداز میں پیدا کیا ہے (۱۴)

تفسیر

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ اپنی قوم کو دردناک عذاب کے آنے سے قبل ڈرائیں۔

علامہ فرماتے ہیں حضرت نوح کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

اور میں نے جب بھی ان کو دعوت دی آؤ تاکہ میں تمہارے لئے مغفرت کروں تو وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیا کرتے اور اپنے اوپر اپنے کپڑے اوڑھ لیتے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑوں سے اپنے آپ کو چھپا لیا کرتے تھے اور کان بند کر لیتے تھے تاکہ نبی خدا کی آواز نہ سنیں۔

وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ اور اپنی بات پر اڑ گئے اور شدت سے اکڑے رہے۔

یعنی تکبر کیا۔ اور پختہ ارادہ کیا کہ وہ نبی کی کوئی بات نہیں سنیں گے۔

ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝

پھر میں نے اعلانیہ بھی ان کے لئے کہا اور ان کو خفیہ طور پر بھی دعوت دی۔

یعنی میں نے اعلانیہ اور خفیہ طور دونوں انداز سے دعوت حق دی۔

لَّا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝ تم خدا کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ لا تخافون له عظمة یعنی تم خدا کی عظمت کا بھی خوف نہیں رکھتے۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝ جب کہ اس نے تمہیں مختلف انداز میں خلق کیا ہے۔

یعنی مختلف خواہشات ارادے اور چاہتوں کے ساتھ خلق کیا ہے اور مختلف رنگوں میں اور مختلف زبانوں میں۔

آیت نمبر ۱۵ تا ۲۸

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝ وَجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ
نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ
إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۝
وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۝ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا
وَلَا سُوَاعًا ۚ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا
نَارًا ۚ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا
تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا
عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ
الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

ترجمہ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے کس طرح تہ بہ تہ سات آسمان بنائے ہیں (۱۵) اور قمر کو ان میں روشنی اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے (۱۶) اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے (۱۷) پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا اور پھر نئی شکل میں نکالے گا (۱۸) اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنا دیا ہے (۱۹) تاکہ تم اس میں مختلف کشادہ راستوں پر چلو (۲۰) اور نوح نے کہا کہ پروردگار ان لوگوں نے میری نافرمانی کی ہے اور اس کا اتباع کرلیا ہے جو مال و اولاد میں سوائے گھاٹے کے کچھ نہیں دے سکتا ہے (۲۱) اور ان لوگوں نے بہت بڑا مکر کیا ہے (۲۲) اور لوگوں سے کہا ہے کہ خبردار اپنے خداؤں کو مت چھوڑ دینا اور ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر کو نظر انداز نہ کردینا (۲۳) انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کردیا ہے اب تو ظالموں کے لئے ہلاکت کے علاوہ کوئی اضافہ نہ کرنا (۲۴) یہ سب اپنی غلطیوں کی بنا پر غرق کئے گئے ہیں اور پھر جہنم میں داخل کردیئے گئے ہیں اور خدا کے علاوہ انہیں کوئی مددگار نہیں ملا ہے (۲۵) اور نوح نے کہا کہ پروردگار اس زمین پر کافروں میں سے کسی بسنے والے کو نہ چھوڑنا (۲۶) کہ تو انہیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور فاجر و کافر کے علاوہ کوئی اولاد بھی نہ پیدا کریں گے (۲۷) پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہو جائیں اور تمام مومنین و مومنات کو بخش دے اور ظالموں کے لئے ہلاکت کے علاوہ کسی شے میں اضافہ نہ کرنا (۲۸)

تفسیر

وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا

اللہ ہی نے تم کو مٹی سے خلق کیا ہے مراد ہے کہ زمین پر خلق کیا ہے۔ اور پھر وہ اسی میں لے جائے گا اور پھر اسی سے دوبارہ نکالے گا۔

رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا حضرت نوح نے کہا، اے میرے پروردگار انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور اس کی اتباع کرلی جو مال اور اولاد کے گھاٹے کے سوا کچھ نہیں دے سکتا یعنی انہوں نے امیروں اور دولت مندوں کی اتباع کرلی ہے۔

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۔ اور ان لوگوں نے بہت بڑا مکر کیا ہے۔

کُبَّارًا سے مراد اکبر ہے۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

اور ان لوگوں نے کہا کہ خبردار اپنے خداؤں کو مت چھوڑ دینا ود، سواع، یغوث و یعوق و نسر کو نظر انداز مت کرنا۔

علامہ فرماتے ہیں حضرت نوح سے قبل جو مومنین کی قوم اس دنیا سے چلی جاتی یعنی مر جاتی تو لوگوں کو ان کی موت کا بڑا غم ہوتا تو ابلیس ملعون ان لوگوں کے سامنے ان کی مورتیاں لے کر آتا تاکہ وہ ان سے انس و محبت کو برقرار رکھیں اور لوگ بھی ایسے ہی کرتے ان مورتیوں سے مانوس ہو جاتے اور جب سردیوں کا موسم ہوتا تو لوگ انہیں اپنے گھروں میں لے جاتے۔ ایسے ہی ایک زمانہ یا صدی گزر گئی جب دوسری صدی آئی تو ابلیس نے ان لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ یہ مورتیاں تمہارے خدا ہیں جن کی تمہارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ پس لوگوں نے بھی ان کی عبادت شروع کردی اور اس طرح لوگوں کی ایک کثیر تعداد گمراہ ہوگئی۔

تو حضرت نوح نے ان کے خلاف بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گئے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا یہ مراد ہے آسمان ایک دوسرے کے اوپر ہیں۔ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا لوگوں کے بت تھے۔

آپ نے فرمایا وَدًّا کلب کا بت تھا۔ اور سُوَاعًا بنو ہذیل کا بت تھا۔ یَغُوثَ مراد کا بت تھا۔ یعوق ہمدان والوں کا بت تھا۔ نسر حصین والوں کا بت تھا۔

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۔ اب ان ظالموں کے لئے ہلاکت کوئی اضافہ نہ فرما۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں۔ اس سے مراد ہے کہ ان کو ہلاک و برباد کردے۔

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

اے خدایا! اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے فاجر و کافر کے علاوہ کوئی اولاد پیدا نہیں ہوگی۔

علامہ فرماتے ہیں۔ ان الفاظ سے نوح کی مراد یہ تھی ان کو زندہ مت چھوڑ ان سب کو ہلاک کر دے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن محمد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے محمد بن حماد سے اور اس نے علی بن اسماعیل تمیمی سے اور اس نے فضیل الرسام سے اور اس نے صالح بن میثم سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ:

جب حضرت نوح نے اپنی قوم کے لئے دعا کی تھی اس وقت انہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اب ان میں سوائے فاجر و کفار کے علاوہ کوئی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کیا تو خدا کا یہ قول نہیں سنا حضرت نوح کے لئے ہے۔

أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ۔ اے نوح تیری قوم سے ان کے علاوہ کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ تو اس قول خدا سے آپ کو یہ علم حاصل ہوا تھا۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو میرے گھر مومن بن کر داخل ہوا سے بخش دے۔

حضرت امام ابو عبداللہ فرماتے تھے بیتی سے مراد ان کی ولایت ہے پس جو ان کی ولایت میں داخل ہو گیا وہ ان کے گھر میں داخل ہوگا۔ ایسے ہی ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر سے نقل کیا ہے۔ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا۔ فرماتے تھے تبارا سے مراد خسارہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْجِنّ

یہ سورہ الجن مکی سورہ ہے اور اس کی آیات (28) ہیں اور اس کے رکوع دو ہیں اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 72 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 40 ہے

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام ابو عبداللہ الصادق سے نقل ہے۔ آپ نے فرمایا: جو سورہ جن کو کثرت سے پڑھے گا تو وہ دنیاوی زندگی میں جنوں کی نظر اور ان کے جادو سحر۔ اور شر و فریب سے نقصان نہیں اٹھائے گا۔ اور قیامت کے دن رسول خدا کے ساتھ ہوگا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کرے گا۔

اے میرے خدایا میں ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتا اور نہ ہی کسی اور کو چاہتا ہوں۔ اور نہ کسی اور کی طرف میلان رکھتا ہوں۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ

اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا
وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ
يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ
اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ
كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ
نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا
يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ
فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ
حَطَبًا ۝ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝
لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ
يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر قرآن کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے (۱) جو نیکی کی ہدایت کرتا ہے ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے (۲) اور ہمارے رب کی شان

بہت بلند ہے اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا (۳) اور ہمارے بیوقوف لوگ طرح طرح کی بہت بہکی باتیں کر رہے ہیں (۴) اور ہمارا خیال تو یہی تھا کہ انسان اور جنات خدا کے خلاف جھوٹ نہ بولیں گے (۵) اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کے بعض لوگوں کی پناہ ڈھونڈ رہے تھے تو انہوں نے گرفتاری میں اور اضافہ کر دیا (۶) اور یہ کہ تمہاری طرح ان کا بھی خیال تھا کہ خدا کسی کو دوبارہ نہیں زندہ کرے گا (۷) اور ہم نے آسمان کو دیکھا تو اسے سخت قسم کے نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا (۸) اور ہم پہلے بعض مقامات پر بیٹھ کر باتیں سن لیا کرتے تھے لیکن اب کوئی سننا چاہے گا تو اپنے لئے شعلوں کو تیار پائے گا (۹) اور ہمیں نہیں معلوم کہ اہل زمین کے لئے اس سے برائی مقصود ہے یا نیکی کا ارادہ کیا گیا ہے (۱۰) اور ہم میں سے بعض نیک کردار ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں اور ہم طرح طرح کے گروہ ہیں (۱۱) اور ہمارا خیال ہے کہ ہم زمین میں خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ بھاگ کر اسے اپنی گرفت سے عاجز کر سکتے ہیں (۱۲) اور ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم تو ایمان لے آئے اب جو بھی اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا اسے نہ خسارہ کا خوف ہوگا اور نہ ظلم و زیادتی کا (۱۳) اور ہم میں سے بعض اطاعت گزار ہیں اور بعض نافرمان اور جو اطاعت گزار ہوگا اس نے ہدایت کی راہ پالی ہے (۱۴) اور نافرمان تو جہنم کے کندے ہو گئے ہیں (۱۵) اور اگر یہ لوگ سب ہدایت کے راستے پر ہوتے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کرتے (۱۶) تاکہ ان کا امتحان لے سکیں اور جو بھی اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرے گا اسے سخت عذاب کے راستے پر چلنا پڑے گا (۱۷) اور مساجد سب اللہ کے لئے ہیں لہٰذا اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا (۱۸) اور یہ کہ جب بندۂ خدا عبادت کے لئے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ لوگ اس کے گرد ہجوم کر کے گر پڑتے (۱۹)

تفسیر

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ

اے نبی آپ ان مکہ کے قریش والوں سے کہہ دیں۔ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر قرآن کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے جو نیکی کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس واقعہ کو سورہ احقاف میں نقل کر دیا ہے۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝

اور ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے اس نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا نہ کسی کو اپنا بیٹا بنایا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ جنوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے ایک چیز خدا کے بارے میں کہہ دی جس پر خدا ان سے راضی نہ ہوا کیونکہ جَدُّ رَبِّنَا کا معنی ہے کہ ہمارے رب کا بخت یہ معنی خدا کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ فرمایا۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

اور ہمارے بے وقوف لوگ اپنی جہالت اور نادانی کی وجہ سے اللہ پر طرح طرح کی باتیں کرتے تھے۔

شَطَطًا: سے مراد ہے ظلم و جہالت کی وجہ سے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن الحسین نے نقل کیا ہے اور انہوں نے احمد بن ابو عبداللہ سے اور انہوں نے الحسین بن سعید سے اور انہوں نے المعز بن سوید سے اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے اور انہوں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے آپ نے جن کے قول:

اِنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا۔ کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جو جن نے جھوٹ بولا ہے۔ اس کو خدا نے بیان کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں اسی سند کے ساتھ علامہ نے احمد بن الحسین سے۔ اور اس نے ابن فضال سے اور اس نے ابان بن زرارہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا۔ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ اور انسانوں میں سے بعض جنوں کے بعض لوگوں کی پناہ ڈھونڈتے تھے انہوں نے ان کی پریشانی میں اور اضافہ کر دیا۔

اس سے کیا مراد ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں کہ جن کی طرف شیطان وحی کرتا ہے۔ وہ اس سے کہتے ہیں کہ تم اپنے شیطانوں سے کہو کہ فلاں کو اذیت دو۔ اور فلاں تجھے اذیت دیتا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم۔ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ کے بارے میں فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ کی ولادت باسعادت سے قبل جن بعض انسانوں کاہنوں کے پاس آتے تھے اور آسمانوں سے جو خبریں انہوں نے سنی ہوتی تھیں وہ ان انسانوں کو بیان کیا کرتے تھے اور انسان ان کی باتوں سے آگے لوگوں کو طلب کیا کرتے تھے اور اپنی کہانت چمکاتے تھے۔ یہ مراد ہے۔

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ یعنی وہ شیطان ان کے لئے سوائے خسارہ کے کوئی اضافہ کرتے تھے۔

فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ پس جو بھی اپنے رب پر ایمان رکھتا ہوگا وہ خسارے اور اس کو ظلم و زیادتی کا خوف ہوگا۔ علامہ فرماتے ہیں بَخْسًا سے مراد نقصان ہے اور رَهَقًا سے مراد عذاب ہے كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ ہم طرح طرح کے گروہ ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد ہے کہ ہم مختلف مذاہب پر تھے۔

حدثنا علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن امام نے بیان کیا ہے اور انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے جعفر بن عبداللہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن عمر نے اور انہوں نے عباد بن صہیب سے اور انہوں امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے خدا کے اس قول میں نقل ہے کہ:

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ جو اطاعت گزار ہوگا اس نے ہدایت کی راہ پالی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد ہے جو ہماری ولایت کا اقرار کرے گا پس وہ ہدایت کی راہ پائے گا۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ اور منحرفین تو جہنم کا ایندھن ہو گئے۔

فرماتے ہیں قاسطون سے مراد علی علیہ السلام کے وہ دشمن ہیں جس نے بیعت کو توڑا اور مولا کے خلاف جنگ و جدال میں مصروف ہو گئے تھے۔

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝

اور اگر یہ ہدایت کے راستے پر گامزن ہوتے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کرتے۔

امام فرماتے ہیں اس سے مراد ہے اگر یہ ولایت علی علیہ السلام کے راستے پر ہوتے ان کو وافر پانی سے سیراب کرتے پانی کی زندگی۔

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۔ تاکہ ہم ان کا امتحان لے سکیں۔

فرماتے ہیں ہم نے قتل حسین علیہ السلام کے ذریعے ان کا امتحان لیا۔

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ ...

اور جب بندہ خدا عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس کے گرد ہجوم کر کے گر پڑتے ہیں۔
فرماتے ہیں اس عبداللہ سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو لوگوں کو دعوت حق کی طرف بلاتے ہیں۔
(كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا) یعنی قریش والے رسول پر ہجوم کر لیتے تھے۔

آیت نمبر ۲۰ تا ۲۸

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۝ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝

ترجمہ

آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ہوں (۲۰) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ فائدہ کا (۲۱) کہہ دیجئے کہ اللہ کے مقابلہ میں میرا بھی بچانے والا کوئی نہیں ہے اور نہ میں کوئی پناہ گاہ پاتا ہوں

(۲۲) مگر یہ کہ اپنے رب کے احکام اور پیغام کو پہنچا دوں اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے جہنم ہے اور وہ اسی میں ہمیشہ رہنے والا ہے (۲۳) یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے اس عذاب کو دیکھ لیا جس کا وعدہ کیا گیا تھا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور کس کی تعداد کمتر ہے (۲۴) کہہ دیجئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ وعدہ قریب ہی ہے یا ابھی خدا کوئی اور مدت بھی قرار دے گا (۲۵) وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے (۲۶) مگر جس رسول کو پسند کرے تو اس کے آگے پیچھے نگہبان فرشتے مقرر کر دیتا ہے (۲۷) تاکہ وہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات کو پہنچا دیا ہے اور وہ جس کے پاس جو کچھ بھی ہے اس پر حاوی ہے اور سب کے اعداد کا حساب رکھنے والا ہے (۲۸)

تفسیر

آپ کہہ دیں میں صرف اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں۔
علامہ فرماتے ہیں کہ یعنی آپ کہہ دیں میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ اللہ اپنے رب کی عبادت کرو۔
(لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا) میں تمہارے لئے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔
فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کی دعوت سے نکل جاؤں تو میرا کوئی اختیار نہیں ہے۔
(قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ) آپ کہہ دیں کہ اللہ کے مقابل میں میرا بھی بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ یعنی جو مجھے حکم دیا گیا ہے اس کو اگر میں چھپاؤں۔
(وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا) اور نہ میں کوئی پناہ گاہ پاتا ہوں۔ یعنی میرے لئے اس کے مقابل میں کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔
(اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ) مگر یہ کہ میں اپنے رب کے احکام اور پیغام کو پہنچا دوں۔ یعنی جو اللہ نے مجھے علی ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں حکم دیا ہے وہ میں ابلاغ کروں۔
(وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا یعنی جو علی ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں خدا اور رسول کی مخالفت کرے گا۔
(فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا) پس ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا جس

میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا علیؑ آپ جہنم کو تقسیم کریں گے آپ جہنم سے کہیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ قریش کہا کرتے تھے کہ محمدؐ وہ وقت کب آئے گا جب علیؑ جہنم کو تقسیم کرے گا تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ) یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے عذاب کو دیکھ لیا جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ یعنی جب انہوں نے موت اور قیامت کو دیکھا۔

(فَسَیَعْلَمُوْنَ) پس وہ عنقریب جان جائیں گے۔ یعنی علیؑ کے بڑے بڑے دشمن اور معاویہ اور عمرو ابن العاص اور قریش کے کینہ پرور لوگ مراد ہیں۔

(مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا) کس کے مددگار کمزور اور کس کی تعداد کم تر ہیں؟

یعنی اس وقت کے کفار کہتے تھے کہ اے محمدؐ یہ وقت کب آئے گا تو اللہ نے حضرت محمدؐ سے فرمایا:

(قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا) آپ کہہ دیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وعدہ قریب ہی ہے یا اس کی خدا کوئی اور مدت بھی قرار دے گا۔ امدا سے مراد اجل یعنی موت مراد ہے۔

(عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ) وہ عالم الغیب ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند کرے۔

فرماتے ہیں حضرت رسول خداؐ ان میں وہ رسول ہیں جن کو خدا نے چن لیا یا پسند کر لیا ہے ان کو اپنے غیب کا عالم قرار دیا ہے اور آپؐ نے اپنے بعد علیؑ کو مرتضیٰ قرار دیا ہے جو رسول کے بعد غیب کو جانتے ہیں۔

(فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا) تو اس کے آگے اور پیچھے نگران فرشتے معین کر دیتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے وہ اس رسول کے دل میں علم قرار دیتا ہے۔ من خلفه رصدا سے مراد یہ ہے وہ اس کو علم کی تعلیم دیتا ہے اور اس کو علم دیتا ہے جیسے پرندہ اپنے بچے کو رزق دیتا ہے۔ اور اللہ اس کو علم کا الہام کرتا ہے اور رَصَدًا سے مراد وہ تعلیم ہے جو علی علیہ السلام کو نبی کی طرف سے حاصل ہوئی۔

(لِیَعْلَمَ) تاکہ یہ معلوم ہو جائے۔

(اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ) کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات کو پہنچا دیا ہے جس کے پاس جو کچھ ہے اس پر حاوی ہے یعنی جو علم علیؑ نے نبی اکرمؐ سے حاصل کیا ہے وہ انہوں نے پہنچا دیا ہے۔

(وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا) وہ ہر چیز کے اعداد کا حساب رکھنے والا ہے۔ یعنی اول خلقت سے لے کر جو کچھ ہو چکا ہے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے خواہ فتنہ ہو یا کوئی زلزلہ ہو جو آنے والا ہے یا سورج و چاند کو گرہن لگنے والا

ہے یا کوئی عذاب یا کوئی اور کوئی امت جو گذشتہ دور میں ہلاک ہو چکی ہے یا آئندہ ہلاک ہونے والی ہے جو ظالم و جابر امام زور دوران الغیبت پر قابض ہوگا یا جو امام عادل اس کے نام اور نسب کو بھی وہ جانتا ہے، کون مرے گا اور کون قتل کیا جائے گا اور کتنے امام ہیں کہ اکثر رسوا کیے جائیں گے لیکن رسوا ہونے والے اس کو کوئی نقصان نہ دے سکیں گے اور کتنے برحق امام ہوتے کہ ان کی مدد کی جائے گی لیکن مدد کرنے والے اس کو فائدہ نہ دے سکیں گے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن محمد بن احمد الہمدانی نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن مسلم نے بیان کیا ہے انہوں نے الحسین بن علوان سے اور انہوں نے علی بن حزاب سے اور انہوں نے الکلبی سے اور انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے اس قول خدا کے بارے میں دریافت کیا: (وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ) ابن عباس نے فرمایا ذکر رب سے روگردانی سے مراد ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت سے روگردانی کرتا ہے۔

(فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا) پس جو اطاعت کریں گے وہی کامیابی و ہدایت حاصل کرنے والے ہیں اس میں فرمایا جو حق کو طلب کرے اور اس کو پا لے وہی کامیاب ہیں۔

(وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ) فرمایا قاسط وہ ہے جو راہ حق سے روکنے والا ہے۔

(وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا) مساجد سب اللہ کے لئے ہیں لہٰذا اس کے علاوہ کسی کی عبادت مت کرو۔

فرمایا مساجد سے مراد ارکان سجدہ ہیں جو سات ہیں اور ان کا حالت سجدہ میں زمین پر رکھنا ضروری ہے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے اور پیشانی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے الحسین بن خالد سے نقل کیا اور انہوں نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ مساجد اللہ کے لئے ہیں اس سے مراد ہیں آل محمد علیہم السلام جو سب اللہ کی طرف سے ہیں اور اللہ کے لئے ہیں۔

(وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ) فرماتے ہیں اس جگہ عبداللہ یہ حضرت رسول خداؐ کا اسم گرامی ہے۔

یَدْعُوْهُ: یہ اللہ سے کنایہ ہے یعنی اللہ کو پکارا۔

كَادُوْا: قریش والے۔ یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ۔ یعنی [illegible]

(حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ) یہاں تک کہ وہ اس کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

فرماتے ہیں حضرت قائمؑ اور امیر المومنینؑ کو جب دنیا واپس رجعت میں دیکھیں گے تو اس وقت لوگوں سے کہا جائے گا یہ وہ ہیں جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا) پس عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا کون ہے جو مددگار کے اعتبار سے کمزور ہے اور گنتی کے حساب سے کم ہیں۔ فرماتے ہیں یہ امیر المومنین ہیں جنہوں نے اپنے ایک دشمن سے [illegible] کہ جس کا نام زفر تھا اسے [illegible] اگر رسول خدا سے کیا ہوا وعدہ نہ ہوتا اور کتاب خدا کا پاس نہ ہوتا تو تجھے معلوم ہو جاتا کہ کون کمزور ہے اور کون ہے جس کے حامی کم ہیں۔

فرماتے ہیں کہ جب رسول خدا نے ان لوگوں کو رجعت کے بارے میں خبر دی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ کب آئے گا، تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا) اے رسول آپ ان سے کہہ دیں میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے؟ یا میرے خدا نے اس کے لئے کوئی مدت معین کر دی ہے۔

(عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا) اللہ غیب کو جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول اور وہ جس کو خدا نے چن لیا ہے وہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بارے میں خبر دیں گے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے خواہ قائم آل محمد علیہم السلام کی خبریں، رجعت اور قیامت کے بارے میں خبریں دیں گے۔

حدثنا: علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن یحییٰ سے اور انہوں نے زیاد سے اور انہوں نے الحسن بن علی بن فضال سے اور انہوں نے ابن بکیر سے اور اس نے الحسین بن زیاد سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے اللہ کے اس بیان کے بارے میں فرمایا:

(وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا) اور ہمیں معلوم نہیں ہے کہ اہل زمین کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ ہدایت و رشد کا ارادہ کیا ہے۔

جب امام حسن کو چھوڑ کر معاویہ کی لوگوں نے بیعت کر لی تو اس وقت امام نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ نے زمین والوں کے لئے برائی کا ارادہ کر لیا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن سعید سے اور انہوں نے الحضر بن سوید سے اور انہوں نے القاسم بن سلیمان سے اور انہوں نے جابر سے [illegible] انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے خدا کے اس قول کے بارے میں حضرت امام محمد باقر سے سنا ہے:

(وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا) اور اگر یہ سارے طریقہ پر قائم رہتے تو

ہم ان کو وافر مقدار میں پانی سے سیراب کرتے۔

یعنی مراد یہ ہے کہ اگر یہ علی کی ولایت والے راستہ پر قائم رہتے اور اس میں شیطان کی طرف سے کوئی چیز شامل نہ کرتے اور وہ عہد جو عالم ذر میں کیا تھا جب آدم کی ذریت سے عہد لیا گیا تھا اور وہ عہد علی کی ولایت کا تھا اس پر قائم رہتے تو ہم ان پر کبھی پانی کی قلت نہ آنے دیتے بلکہ اس کو وافر پانی سے سیراب کرتے۔ لیکن انہوں نے آپ کو چھوڑ دیا تو ہم نے ان کے لئے دریاؤں اور نہروں کا پانی بھی کم کر دیا۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

سورۃ المزمل مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد بیس (20) ہے اور اس کے دو رکوع ہیں۔ موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 73 ہے اور اس کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 3 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ مزمل کو نماز عشاء میں پڑھے یا رات کو اس کی تلاوت کرے تو رات اور دن اور اسی طرح یہ سورہ قیامت کے دن اس تلاوت کا گواہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ موت عطا کرے گا۔

نیز رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے سورہ مزمل کی تلاوت کی اس سے دنیا و آخرت کی سختیاں اٹھالی جائیں گی۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِيْلًا۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيْلًا۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا۝ اِنَّ لَكَ
فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا۝
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا۝ وَاصْبِرْ عَلٰى
مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اے میرے چادر لپیٹنے والے (۱) رات کو اٹھو مگر ذرا کم (۲) آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو (۳) یا کچھ زیادہ کر دو اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر باقاعدہ پڑھو (۴) ہم عنقریب تمہارے اوپر ایک سنگین حکم نازل کرنے والے ہیں (۵) بیشک رات کا اٹھنا نفس کی پامالی کے لئے بہترین ذریعہ اور ذکر کا بہترین وقت ہے (۶) یقیناً آپ کے لئے دن میں بہت سے مشغولیات ہیں (۷) اور آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کریں اور اسی کے ہو رہیں (۸) وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے لہٰذا آپ اسی کو اپنا نگران بنالیں (۹) اور یہ لوگ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں اس پر صبر کریں اور انہیں خوبصورتی کے ساتھ اپنے سے الگ کر دیں (۱۰)

تفسیر

اے چادر لپیٹنے والے رات کو اٹھو مگر ذرا کم آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو۔

فرماتے ہیں مزمل نبی اکرم ہیں یہ چادر لپیٹا کرتے تھے اور سو جاتے تھے۔ اللہ نے آپ کو فرمایا: اے چادر والے نبی راتوں کو اٹھا کریں مگر اتنا زیادہ نہیں بلکہ آدھی رات کو دعا کریں کہ آدھی رات سوئیں اور آدھی رات کو کچھ زیادہ کریں۔

(وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۝) اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر باقاعدہ پڑھو۔

فرماتے ہیں کہ مراد ہے اس کو بیان کرکے اور سمجھ کر پڑھو پوری وضاحت سے پڑھو۔ نہ تو اشعار کی طرح جلدی اور بکھرے ہوئے طریقے سے پڑھو اور نہ ریت کے ذرات کی طرح اس کو بکھیر دو لیکن اس کو اس طرح پڑھو کہ سخت اور سنگ دل کو نرم کر دے اور انہیں بیدار کرے اور ہرگز تمہارا مقصد یہ نہ ہو کہ تم لازمی اور حتمی سورہ کو مکمل کرتے ہو۔

(اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا۝) ہم عنقریب آپ پر ایک سنگین حکم نازل کرنے والے ہیں۔ یعنی راتوں کو قیام کرنا۔ اس کے بارے میں فرماتے ہیں۔

(اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا۝) یقیناً راتوں کو اٹھنا نفس کی پامالی کے لئے بہترین ذریعہ

ہے اور ذکر کا بہترین وقت ہے۔
فرماتے ہیں یہ کتنا سچا قول ہے:
(وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا) اور سب سے بے نیاز ہو کر اس کے ساتھ دل لگا کر رکھو۔
فرمایا: نماز میں رفع الیدین اور ساتھ انگلیوں کو حرکت دینا ہے۔
ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں فرمایا:
(إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا) بیشک آپ کی دن میں بہت سی مصروفیات ہیں۔
یعنی آپ کے لئے سونے اور دوسری مصروفیات کے لئے دن میں بہت زیادہ وقت ہے۔ (وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا) یعنی اس کے لئے خالص ہو جاؤ۔

آیت نمبر ۱۱ تا ۲۰

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ

أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

ترجمہ

اور ہمیں اور ان دولت مند جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں اور انہیں تھوڑی مہلت دے دیں (۱۱) ہمارے پاس ان کے لئے بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے (۱۲) اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے (۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ لرزہ میں آ جائیں گے اور پہاڑ ریت کا ایک ٹیلہ بن جائیں گے (۱۴) بیشک ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (۱۵) تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت گرفت میں لے لیا (۱۶) پھر تم بھی کفر اختیار کرو گے تو اس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا (۱۷) جس دن آسمان پھٹ پڑے گا اور یہ وعدہ بہر حال پورا ہونے والا ہے (۱۸) یہ درحقیقت عبرت و نصیحت کی باتیں ہیں اور جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کے راستے کو اختیار کرلے (۱۹) آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات کے قریب یا نصف شب یا ایک تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک گروہ اور بھی ہے اور اللہ دن و رات کا صحیح اندازہ

رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم لوگ اس کا صحیح احصاء نہ کر سکو گے تو اس نے تمہارے اوپر مہربانی کر دی ہے اب جس قدر قرآن ممکن ہو اتنا پڑھ لو کہ وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض مریض ہو جائیں گے اور بعض رزق خدا کو تلاش کرنے کے لئے سفر میں چلے جائیں گے اور بعض راہ خدا میں جہاد کریں گے تو جس قدر ممکن ہو تلاوت کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور پھر جو کچھ بھی اپنے نفس کے واسطے نیکی پیشگی بھیج دو گے اسے خدا کی بارگاہ میں حاضر پاؤ گے، بہتر اور اجر کے اعتبار سے عظیم تر۔ اور اللہ سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۲۰)

تفسیر

(وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا۔ یعنی ایسا کھانا ہے کہ جس کو نگلنا ممکن نہیں ہے۔

(يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ) جس دن زمین اور پہاڑ لرز جائیں گے۔ یعنی زمین پھٹ جائے گی۔

(وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا) اور پہاڑ ریت کا ٹیلہ بن جائیں گے۔ فرماتے ہیں پہاڑ ریت کے ٹیلے کی طرح گر جائیں گے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ:

(إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ) آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی کے قریب یا نصف رات یا ایک ثلث رات کو قیام کرتے ہیں۔

اللہ جانتا ہے کہ نبی ایسے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کے بارے میں بشارت دیتا ہے تاکہ وہ اس پر سختی سے عمل پیرا ہو جائیں۔

(عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ) وہ جانتا ہے کہ تم اس کا صحیح احصا نہیں کر سکو گے۔

یعنی ایک بندہ رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے وہ نہیں جانتا کہ آدھی رات کب ہو گئی ہے کب دو تہائی ہوئی ہے اور وہ بندہ کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے وہ اس خوف میں رہتا ہے کہ وہ شاید اس کی حفاظت نہیں کر سکے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ

مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ یعنی وہ کہتے ہیں کہ آدھی رات یا ایک تہائی رات کب ہوئی۔

فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی اور اس کی ناسخ یہ آیت ہے کہ جس میں خدا نے فرمایا:

(فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ) پس تم جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھو۔

فرماتے ہیں جان لو جو بھی آیا ہے وہ نماز شب ضرور پڑھتا تھا اور یہی نماز شب کو رات کے اول حصہ میں پڑھتا تھا۔

(فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا) پھر اگر تم کفر اختیار کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

یعنی مراد یہ ہے کہ تم کیسے انکار و کفر کرو گے اور بچ جاؤ گے اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں اس دن بچے اس دن کی سختی کی وجہ سے بوڑھے ہو جائیں گے۔

زرعة بن محاعه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا:

(وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا) تم اللہ کو قرض حسنہ دو۔

آپ نے فرمایا یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

یہ سورۃ المدثر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 56 ہے اور اس کے رکوع دو ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 74 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 4 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص اپنی فریضہ نماز میں سورہ مدثر کی تلاوت کرے گا اس کا خدا پر حق ہے کہ وہ اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے درجہ میں قرار دے اور وہ دنیا کی زندگی میں کبھی کوئی شقاوت و بدبختی نہیں دیکھے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ① قُمْ فَاَنْذِرْ ② وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ③ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ④
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑤ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ⑥ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ⑦ فَاِذَا نُقِرَ
فِي النَّاقُوْرِ ⑧ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ⑨ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ
يَسِيْرٍ ⑩ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ⑪ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ⑫
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ⑬ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ⑭ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ⑮ كَلَّا ؕ
اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ⑯ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ⑰ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ⑱
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ⑲ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ⑳ ثُمَّ نَظَرَ ㉑ ثُمَّ عَبَسَ

وَبَسَرَ ㉒ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ㉓ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ㉔ اِنْ
هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ㉕ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ㉖ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ㉗
لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ㉘ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ㉙ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ㉚

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اے میرے کپڑا اوڑھنے والے (۱) اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ (۲) اور اپنے رب کی بزرگی کا اعلان کرو (۳) اور اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو (۴) اور برائیوں سے پرہیز کرو (۵) اور اس طرح احسان نہ کرو کہ زیادہ کے طلب گار بن جاؤ (۶) اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو (۷) پھر جب صور پھونکا جائے گا (۸) تو وہ دن انتہائی مشکل دن ہوگا (۹) کافروں کے واسطے تو ہرگز آسان نہ ہوگا (۱۰) اب مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے (۱۱) اور اس کے لئے کثیر مال قرار دیا ہے (۱۲) اور نگاہ کے سامنے رہنے والے بیٹے قرار دیے ہیں (۱۳) اور ہر طرح کے سامان میں وسعت دے دی ہے (۱۴) اور پھر بھی چاہتا ہے کہ اور اضافہ کر دوں (۱۵) ہرگز نہیں یہ ہماری نشانیوں کا سخت دشمن تھا (۱۶) تو ہم عنقریب اسے سخت عذاب میں گرفتار کریں گے (۱۷) اس نے فکر کی اور اندازہ لگایا (۱۸) تو اسی میں مارا گیا کہ کیسا اندازہ لگایا (۱۹) پھر اسی میں اور تباہ ہو گیا کہ کیسا اندازہ لگایا (۲۰) پھر غور کیا (۲۱) پھر تیوری چڑھا کر منہ بسور لیا (۲۲) پھر منہ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ گیا (۲۳) اور آخر میں کہنے لگا کہ یہ تو ایک جادو ہے جو پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے (۲۴) یہ تو صرف انسان کا کلام ہے (۲۵) ہم عنقریب اسے جہنم واصل کر دیں گے (۲۶) اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے (۲۷) وہ کسی کو چھوڑنے والا اور باقی رکھنے والا نہیں ہے (۲۸) بدن کو جلا کر سیاہ کر دینے والا ہے (۲۹) اس پر انیس فرشتے معین ہیں (۳۰)

تفسیر

اے چادر اوڑھنے والے اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بزرگی کا اعلان کرو اور اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو۔

فرماتے: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ یعنی چادر اوڑھنے والا مراد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قُمْ فَأَنْذِرْ ﴿٢﴾ یہ بھی رسول خدا کو حکم ہو رہا ہے۔ اور رجعت کے دن کا قیام مراد ہے یعنی رسول خدا سے رجعت کے دن کہا جائے گا کہ اٹھو اور ان لوگوں کو ڈراؤ۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾: یعنی کپڑوں کو پاک رکھو۔ یعنی کپڑوں کو اٹھا کر رکھو۔ فرماتے ہیں یہ ہمارے شیعوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے لباس کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ اور برائیوں سے پرہیز کرو۔

رُجز سے مراد خبیث ہے یعنی خبائث سے پرہیز کرو۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ اور اس طرح احسان نہ کرو کہ زیادہ کے طلب گار بن جاؤ۔ ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اس سے مراد ہے۔ کسی کو عطیہ اس ارادہ سے نہ دو کہ وہ زیادہ کا طلب گار بن جائے۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿٨﴾ ... ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن انتہائی مشکل ہوگا کافروں کے واسطے تو ہرگز آسان نہ ہوگا اب مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے فرماتے ہیں کہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ولید مکہ کا ایک مشہور اور بہت بوڑھا (معروف) شخص تھا جس کی عقل و خرد کے تمام مشرکین مکہ قائل تھے اور مکہ والے اپنے اہم مسائل میں اس سے مشورہ کیا کرتے تھے اور یہ حضرت رسول خدا کو فراق و مزاح کرنے میں بھی پیش پیش تھا۔ ایک دن حضرت رسول خدا حجر اسماعیل میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے قریش ولید کے پاس گئے اور اس سے کہا اے عبد الشمس محمد ﷺ جو پڑھ رہا ہے وہ کیا ہے وہ شعر پڑھ رہا ہے یا خطبہ ہے یا کہانت ہے؟

اس نے کہا مجھے اس کے قریب لے جاؤ تاکہ میں ان کی کلام سنوں پھر بتاؤں گا کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے پس جب وہ رسول خدا ﷺ کے قریب آیا تو اس نے کہا اے محمد اپنے کچھ اشعار مجھے بھی سناؤ۔

آپ نے فرمایا اے ولید یہ اشعار نہیں ہیں بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے پھر اس نے کہا اچھا اس سے کچھ مجھے بھی سناؤ۔ رسول خدا ﷺ نے سورہ حم السجدہ کی کچھ آیات کی تلاوت کی۔ جب آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾ اور اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دیجئے میں نے تمہیں ایسی بجلی سے ڈرایا ہے جیسی کہ قوم عاد و ثمود پر آئی تھی۔ (سورہ فصلت)

راوی بیان کرتا ہے کہ ولید نے جب اس آیت کو سنا تو کانپنے لگا اور اس کے سر اور داڑھی کے تمام بال کھڑے ہو گئے اور فوراً اٹھا اور اپنے گھر چلا گیا پھر قریش والوں کے پاس نہ آیا قریش والے اکٹھے ہو کر ابوجہل کے پاس چلے گئے اسے کہا۔ اے ابوالحکم۔ ابو عبد الشمس اپنے دین سے نکل گیا ہے اور اس نے محمد کے دین کو اختیار کر لیا ہے۔ آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ جب سے یہاں سے گیا ہے وہ ادھر نہیں آیا۔

ابوجہل ولید کے پاس گیا اور کہا اے چچا جان آپ نے ہمارے سروں کو جھکا دیا ہے اور ہمیں رسوا کر دیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو خوش کر دیا ہے آپ نے محمد کے دین کو اختیار کر لیا ہے۔ ولید نے کہا۔ تم لوگوں کو کس نے کہا ہے کہ میں نے دین محمد کو اپنا لیا ہے میں نے تو اس کا کلام سنا ہے جس کو سن کر میں لرزہ کر رہ گیا ہوں۔

ابوجہل نے کہا جو کلام آپ نے محمد کا سنا ہے کیا وہ خطبات ہیں ولید نے کہا نہیں کیونکہ خطبات کا کلام متصل کلام ہوتا ہے یہ کلام منتشر ہے کہ جس کا بعض بعض سے مشابہ نہیں ہے۔

ابوجہل نے کہا کیا اس کا کلام شعر ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ شعر بھی نہیں ہے میں نے عرب کے شعراء کا کلام سنا ہوا ہے۔ ان کا کلام چاہے مدید ہو یا رجز یا ہزج میں نے سب سنا ہے محمد کا کلام شعر بھی نہیں ہے۔

ابوجہل نے سوال کیا آخر محمد کا کلام ہے کیا؟

اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو پھر میں بتاؤں گا کہ یہ کلام کیا ہے؟ دوسرے دن ابوجہل ولید کے پاس آیا اس نے کہا تم نے محمد کے کلام کے بارے میں سوچا ہے کہ یہ کیا ہے؟

ولید نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ میں نے سوچ لیا ہے محمد کا کلام جادو ہے جو لوگوں کے دلوں پر اثر کرتا ہے۔ اس وقت رسول خدا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾

ولید کو وحید اس لئے کہا جاتا تھا کہ اس نے قریش سے کہا تھا۔

انا الوحید ابن الوحید لیس لی فی العرب نظیر ولا لابی نظیر میں وحید ابن وحید ہوں میری عرب میں کوئی مثل نظیر نہیں ہے۔ نہ ہی میرے والد کی مثل اور نظیر تھا۔

اس کے پاس مال بہت زیادہ تھا اس کے مکہ میں دس بیٹے تھے اور اس کے مکہ میں دس غلام تھے اور ہر ایک غلام کے پاس ایک ایک ہزار دینار تھے جن کے ساتھ تجارت کرتے تھے اور یہ اس دور کا ایک قنطار تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کے خزانے سے اس کی کمائی کو پھر (سا نہیں سکتا تھا۔) (مجمع البیان میں ذکر ہے کہ اس کے باپ کی اصلی کا کسی کو پتہ نہیں تھا۔ مترجم)

تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ -

سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ کہ ہم عنقریب اسے سخت عذاب میں گرفتار کریں گے۔ علامہ فرماتے ہیں جہنم میں ایک پہاڑ

ہے جس کا نام مسعود ہے۔

ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ پھر غور کیا پھر تیوری چڑھا کر منہ بسور لیا۔ یعنی اس نے اپنے۔ تیوری چڑھا لی اور منہ بنا لیا۔

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ پھر اس نے منہ موڑا اور تکبر کرتے ہوئے مڑ گیا اور اس نے کہا یہ تو ایک جادو ہے جو پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے یہ تو صرف انسان کا کلام ہے۔ ہم عنقریب اسے جہنم داخل کر دیں گے۔ اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے۔ سقر جہنم کی وادی کا نام ہے۔

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ وہ کسی کو چھوڑنے والا اور باقی رکھنے والا نہیں ہے۔

یعنی ان دونوں لفظوں کا مفعول محذوف ہے اصل عبارت یہ ہے۔

لا تبقیه ولا تذره۔ یعنی وہ کسی کو بھی چھوڑنے والی نہیں اور باقی رکھنے والی نہیں لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ بدن کو جلا کر سیاہ کر دینے والی ہے۔ اور اس پر انیس (19) فرشتے معین ہیں۔

یعنی وہ آگ اس پر چمکتی ہے اور اس کو جلا کر سیاہ کر دے گی اور اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں جو ان کو عذاب دیں گے۔

آیت نمبر ۳۱ تا ۵۶

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝

وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

ترجمہ

اور ہم نے جہنم کا نگہبان صرف فرشتوں کو قرار دیا ہے اور ان کی تعداد کو کفار کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے کہ اہل کتاب کو یقین حاصل ہو جائے اور ایمان والوں کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور اہل کتاب یا صاحبان ایمان اس کے بارے میں کسی طرح کا شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں مرض ہے اور کفار یہ کہنے لگیں کہ آخر اس مثال کا مقصد کیا ہے اللہ اسی طرح جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور اس کے لشکروں کو اس کے علاوہ کوئی نہیں

جانتا ہے یہ تو صرف لوگوں کی نصیحت کا ایک ذریعہ ہے (۳۱) ہوشیار ہمیں چاند کی قسم (۳۲) اور جاتی ہوئی رات کی قسم (۳۳) اور روشن صبح کی قسم (۳۴) یہ جہنم بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے (۳۵) لوگوں کے ڈرانے کا ذریعہ (۳۶) ان کے لئے جو آگے پیچھے ہٹنا چاہیں (۳۷) ہر نفس اپنے اعمال میں گرفتار ہے (۳۸) علاوہ اصحاب یمین کے (۳۹) وہ جنتوں میں رہ کر آپس میں سوال کر رہے ہوں گے (۴۰) مجرمین کے بارے میں (۴۱) آخر تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا ہے (۴۲) وہ کہیں گے کہ ہم نماز گزار نہیں تھے (۴۳) اور مسکین کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے (۴۴) لوگوں کے برے کاموں میں شامل ہو جایا کرتے تھے (۴۵) اور روز قیامت کی تکذیب کیا کرتے تھے (۴۶) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی (۴۷) تو انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی (۴۸) آخر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں (۴۹) گویا بھڑکے ہوئے گدھے ہیں (۵۰) جو شیر سے بھاگ رہے ہیں (۵۱) حقیقتاً ان میں ہر آدمی اس بات کا خواہشمند ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں عطا کر دی جائیں (۵۲) ہرگز نہیں ہو سکتا اصل یہ ہے کہ انہیں آخرت کا خوف ہی نہیں ہے (۵۳) ہاں ہاں بیشک یہ سراسر نصیحت ہے (۵۴) اب جس کا جی چاہے اسے یاد رکھے (۵۵) اور یہ اسے یاد نہ کریں گے مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے کہ وہی ڈرانے کا اہل اور مغفرت کا مالک ہے (۵۶)

تفسیر

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۔ اور ہم نے جہنم کے نگران صرف فرشتوں کو قرار دیا ہے۔
یعنی وہ ملائکہ لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔
وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۔ اور ہم نے ان کی تعداد کو کفار کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

فرماتے ہیں جہنم میں ہر ایک مرد کے اوپر انیس (۱۹) فرشتوں کو معین کیا جائے گا جو عذاب دیں گے۔
علامہ علی بن ابراہیم نے فرماتے ہیں کہ مجھے ابو العباس نے بیان کیا ہے اور انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے نقل کیا ہے

اور اس نے علی بن حسان سے نقل کیا اور اس نے اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول - ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿۱۱﴾ کے بارے میں فرمایا: وحید سے مراد ولد الزنا ہے اور یہ عمر ہے۔
وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿۱۲﴾ اور اس کے لئے بہت زیادہ مال قرار دیا۔
یعنی اس کے لئے مال ۔۔۔ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿۱۳﴾ - اور اس کی نگاہ کے سامنے رہنے والے بیٹے۔ مراد ہے کہ اسے اصحاب اس کے تھے جو گواہی دیتے تھے کہ محمد رسول اللہ کا کوئی وارث نہیں ہے۔ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿۱۴﴾ اور ہر قسم کے مال میں اس کو وسعت دے دی۔
یعنی وہ مال جو اس کی ملکیت میں تھا ہم نے اس میں اس کو وسعت دے دی۔
ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿۱۶﴾ ۔ پھر بھی چاہتا ہے کہ اور اضافہ ہو جائے ہرگز نہیں یہ ہماری نشانیوں کا سخت دشمن ہے۔
فرماتے ہیں کہ رسول خدا سے عناد و دشمنی کی وجہ سے امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کا دشمن ہے۔
سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿۱۷﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ تو ہم عنقریب اس کو سخت عذاب میں گرفتار کریں گے۔ جس کے بارے میں اس نے فکر کی اور اندازہ لگایا۔
یعنی جس ولایت کا ہم نے اس کو حکم دیا تھا اس میں اس نے فکر کی ہے اور اس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ رسول خدا نے جو ولایت امیر المومنین کے سپرد کی ہے اور اس پر اس نے بیعت بھی کر لی ہے یہ رسول خدا کے بعد یہ ولایت امیر المومنین کے سپرد نہیں کریں گے۔
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ۔ پس وہ قتل کیا گیا اور کس انداز سے قتل کیا گیا پھر قتل کیا گیا اور کس انداز میں قتل کیا گیا۔
فرماتے ہیں کہ اس کو عذاب کے بعد عذاب دیا جائے اور کس قدر سخت ہوگا اور وہ عذاب دینے والا قائم آل محمد علیہ السلام ہوگا۔ پھر وہ نبی اور امیر المومنین کی طرف دیکھے گا۔ وہ منہ موڑ کر چلے جائیں گے۔ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ : یعنی وہ تیوری چڑھائے گا اور جو اس کو حکم دیا گیا تھا۔
اس سے اس نے منہ موڑ لیا۔ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ وہ منہ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ گیا۔ اور اس نے کہا کہ یہ فقط جادو ہے جو لوگوں میں موثر ہے۔ اس کے بارے میں فرماتے ہیں قریش نے کہا تھا کہ نبی اکرم لوگوں پر غلبے کے بارے میں جادو کرتے ہیں جو ان پر موثر ہو رہا ہے۔

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ : اور یہ نہیں مگر ایک انسان کا قول ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا جو کچھ علی علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں یہ وحی خدا نہیں ہے بلکہ یہ ان کا اپنا قول ہے۔

ان کے اس کہنے کی وجہ سے ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ قول خدا۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ ہر نفس اپنے اعمال میں گرفتار ہو گا سوائے اصحاب یمین کے علامہ فرماتے ہیں یمین سے امیر المومنین مراد ہیں اور آپ کے اصحاب سے مراد آپ کے شیعہ ہیں اور یہ شیعیان علی علیہ السلام جنت میں رہ کر آپس میں ایک دوسرے سے مجرموں کے بارے میں سوال کریں گے۔ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ آخر کس چیز نے تم کو جہنم واصل کر دیا ہے۔

علی علیہ السلام کے شیعہ آل محمد کے دشمنوں سے سوال کریں گے کہ کس چیز کی وجہ سے تم جہنم میں داخل ہوئے ہو تو وہ جواب میں کہیں گے۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ : ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وہ جواب دیں گے کہ ہم آل محمد کی اتباع نہیں کرتے تھے گویا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ آل محمد علیہم السلام کی اتباع نہیں کرتا۔ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ اور ہم مساکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ ہم آل محمد کے حقوق ادا نہیں کرتے تھے اور ان کا خمس جو ان کے قرابتداروں، مساکین اور ابن سبیل کا حق تھا وہ نہیں ادا کرتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾

لوگوں کے برے کاموں میں شامل ہو جاتے تھے اور ہم قیامت کے دن کی تکذیب کیا کرتے تھے۔

علامہ فرماتے ہیں مراد ہے جب لوگ آل محمد پر ظلم کرتے تو ہم ان کے ساتھ شریک ہو جاتے اور قیامت کا دن کہ جزا، سزا کا دن ہے اس کی تکذیب کرتے تھے۔ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ یہاں تک کہ ہمیں یقین آ گیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے۔

فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ پس ان لوگوں کو کسی سفارشی کی سفارش بھی فائدہ نہیں دے گی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ دشمن آل محمد کی اگر تمام مقرب فرشتے نبی مرسل خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں تب بھی خدا اس کے حق میں کسی کی سفارش کو قبول نہیں کرے گا۔ یعنی یہ قابل بخشش ہے ہی نہیں۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾

ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں مراد ہے کہ آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ امیر المومنین کی ولایت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ ۔ گویا یہ بھڑکے ہوئے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگ رہے ہیں۔

قسورہ یعنی اسد، یعنی شیر۔ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ۔ یعنی ان کو چاہیے کہ تقویٰ اختیار کریں اور مغفرت طلب کریں۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے الحسین بن محمد نے نقل کیا ہے اور انہوں نے المعلی بن محمد سے اور انہوں نے الحسن ابن علی الوشاء سے اور انہوں نے ابن الفضیل سے اور انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں نقل کیا ہے۔

إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ ۔ یہ بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے جو لوگوں کو ڈرانے کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا مراد ہے حضرت فاطمہ بنت رسول خدا ایک بڑی چیز ہے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول میں فرمایا بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ ۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک آدمی اس بات کا خواہش مند ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں۔

آپ نے فرمایا: لوگ رسول خدا کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے اے محمد ﷺ ہمیں خبر ملی ہے کہ بنی اسرائیل والے جب کوئی گناہ کرتے تھے تو جب وہ صبح کرتے تو ان کی پیشانی پر لکھا ہوتا تھا کہ اس نے یہ گناہ کیا ہے اور یہ کفارہ ہو گیا ہے۔ تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔ تو اس وقت جبرائیل علیہ السلام رسول خدا پر نازل ہوئے اور کہا۔ آپ کی امت بھی اسرائیل والی سنت وروش کا آپ سے سوال کرتے ہیں۔ اگر یہ ایسے ہی چاہتے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بھی ایسے ہی کر دیا کریں گے۔ تو پھر جن گناہوں کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کا مواخذہ کیا تھا ان پر ان کا بھی مواخذہ ہو جائے گا ان کا گمان ہے کہ رسول خدا اس کو اپنی قوم میں پسند نہیں کریں گے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

سورۃ القیامۃ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 40 ہے اور اس کے رکوع دو ہیں اور موجودہ قرآن میں اس کا نمبر 75 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 31 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔

آپ نے فرمایا:

جو شخص پابندی کے ساتھ سورہ قیامت کی تلاوت کرے گا اور اس پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سورہ کو قیامت والے دن اپنے قاری کی قبر سے خوبصورت شکل کے ساتھ اس قاری کے ساتھ اٹھائے گا۔ اور یہ مسلسل اس کو بشارت دیتی رہے گی۔ اور اس کے سامنے خوش رہے گی یہاں تک کہ پل صراط اور میزان سے وہ گزر جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔

نیز رسول خدا نے فرمایا:

جو شخص سورہ قیامت کی تلاوت کرے گا۔ تو میں اور جبرائیل امین اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دیں گے کہ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتا تھا اور اس دن اس کا چہرہ تمام لوگوں سے زیادہ روشن ہوگا۔ (نور الثقلین)

آیت نمبر ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝
بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا
بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ

الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ
الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ
عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ
لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

میں روزِ قیامت کی قسم کھاتا ہوں (۱) اور برائیوں پر ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں (۲) کیا یہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے (۳) یقیناً ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پور تک درست کر سکیں (۴) بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے سامنے برائی کرتا چلا جائے (۵) وہ یہ پوچھتا ہے کہ یہ قیامت کب آنے والی ہے (۶) تو جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی (۷) اور چاند کو گہن لگ جائے گا (۸) اور یہ چاند سورج اکٹھا کر دیے جائیں گے (۹) اس دن انسان کہے گا کہ اب بھاگنے کا راستہ کدھر ہے (۱۰) ہرگز نہیں اب کوئی ٹھکانہ نہیں ہے (۱۱) اب سب کا مرکز تمہارے پروردگار کی طرف ہے (۱۲) اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے پہلے اور بعد کیا کیا اعمال کئے ہیں (۱۳) بلکہ انسان خود بھی اپنے نفس کے حالات سے خوب باخبر ہے (۱۴) چاہے وہ کتنے ہی عذر کیوں نہ پیش کرے (۱۵) دیکھئے آپ قرآن کی تلاوت میں عجلت کے ساتھ زبان کو حرکت نہ دیں (۱۶) یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اسے جمع کریں اور پڑھوائیں (۱۷) پھر جب ہم پڑھوا دیں تو آپ اس کی تلاوت کو دہرائیں (۱۸) پھر اس کے بعد اس کی

وضاحت کرنا بھی ہماری ہی ذمہ داری ہے (۱۹)

تفسیر

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں۔

علامہ فرماتے ہیں یہ لا زائدہ ہے جو تاکید کے لیے آیا ہے۔

وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اور برائیوں پر ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس نفس لوامہ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

جب ان سے ترک اولیٰ ہوئی تو خدا نے ان کی ملامت کی۔ تو اس کے بعد آپ نے خود اپنی ملامت کی۔

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝ ۔ کیا یہ انسان گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکیں گے۔ کیوں نہیں یقیناً ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پورے تک درست کرسکیں یعنی اگر اللہ چاہے گا تو ان کی ہڈیاں تو ایک طرف ہم اس انگلیوں کے پورے کے اطراف کو بھی جمع کریں گے یعنی ہم اس پر قادر ہیں۔

بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے سامنے برائی ہی کرتا چلا جائے۔

یعنی انسان چاہتا ہے کہ گناہ جلدی کرے اور توبہ کو موخر کرے اور یہ کہتا ہے کہ میں عنقریب توبہ کر لوں گا۔

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ ۔ اور یہ پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ یعنی قیامت کب واقع ہوگی۔

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ پس جب آنکھیں اس طرح پتھرا جائیں گی کہ اب وہ طاقت نہیں رکھتا ہوگا کہ وہ ان کو بند کر سکے۔

كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ ہرگز اب کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔

یعنی کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی۔

يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝ ۔ اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے پہلے اور بعد میں کیا کیا اعمال انجام دیے ہیں۔

یعنی قیامت کے دن انسان کو اس کے تمام اعمال کے بارے میں خبر دی جائے گی خواہ پہلے والے یا بعد والے ہوں۔

بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝

بلکہ انسان خود بھی اپنے حال کے بارے میں خوب باخبر ہوگا۔ اگر چہ وہ اس کے کتنے ہی عذر کیوں نہ

پیش کرے۔

یعنی انسان قیامت کے دن اپنے اعمال سے باخبر ہوگا اور پھر وہ اپنے برے اعمال کے بارے میں عذر پیش کرے گا کہ میں نے اس وجہ سے فلاں کام کیا تھا۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ ۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس قرآن کو جمع کریں اور اس کو پڑھوائیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد آل محمد علیہ السلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قرآن کو جمع کریں اور اس کو پڑھوائیں۔

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ۔ پھر جب ہم پڑھوائیں تو آپ اس کی تلاوت کو دہرائیں۔

یعنی جو آل محمد تم لوگوں کو قرآن پڑھوائیں تو اس کی تلاوت ہی ان کی اتباع کرو (اس سے معلوم ہوا جو قرأت آل محمد کا ہیں اس کی اتباع کریں اور دوسرے قاریوں کی قرأت کی اتباع نہ کریں۔ (مترجم)

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ ۔ پھر اس کی وضاحت کرنا یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے یعنی اس کی تفسیر کرنا بھی ہم آل محمد کی ذمہ داری ہے۔ (لہٰذا جو آل محمد سے ہٹ کر تفسیر ہو وہ تفسیر بالرائے ہے جو قبول نہیں۔ مترجم)

آیت نمبر ۲۰ تا ۴۰

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
نَاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ
بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ أَنَّهُ
الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۝
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ
يَتَمَطَّىٰ ۝ أَوْلَىٰ فَأَوْلَىٰ ۝ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ
يُتْرَكَ سُدًى ۝ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ
فَسَوَّىٰ ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ۝ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ

بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

ترجمہ

نہیں بلکہ تم لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہو (۲۰) اور آخرت کو نظر انداز کیے ہوئے ہو (۲۱) اس دن بعض چہرے شاداب ہوں گے (۲۲) اپنے پروردگار کی نعمتوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں گے (۲۳) اور بعض چہرے افسردہ ہوں گے (۲۴) جنہیں یہ خیال ہوگا کہ کب کمر توڑ مصیبت وارد ہو جائے (۲۵) ہوشیار جب جان گردن تک پہنچ جائے گی (۲۶) اور کہا جائے گا کہ اب کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے (۲۷) اور مرنے والے کو خیال ہوگا کہ اب سب سے جدائی ہے (۲۸) اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جائے گی (۲۹) آج سب کو پروردگار کی طرف لے جایا جائے گا (۳۰) اس نے نہ کلام خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی (۳۱) بلکہ تکذیب کی اور منہ پھیر لیا (۳۲) پھر اپنے اہل کی طرف اکڑتا ہوا گیا (۳۳) افسوس ہے تیرے حال پر بہت افسوس ہے (۳۴) حیف ہے اور صد حیف ہے (۳۵) کیا انسان کا خیال یہ ہے کہ اسے اسی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے گا (۳۶) کیا وہ اس منی کا قطرہ نہیں تھا جسے رحم میں ڈالا جاتا ہے (۳۷) پھر علقہ بنا پھر اسے خلق کر کے برابر کیا (۳۸) پھر اس سے عورت اور مرد کا جوڑا تیار کیا (۳۹) کیا وہ خدا اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر سکے (۴۰)

تفسیر

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ ۔ نہیں بلکہ تم لوگ دنیا سے محبت کرتے ہو۔
یعنی موجودہ دنیا سے محبت کرتے ہو۔ آخرت کا ارادہ نہیں رکھتے۔
وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ ۔ اور آخرت کو نظر انداز کر رہے ہو۔
یعنی آخرت کو تم چھوڑ رہے ہو۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ ۔ اور اس دن بعض چہرے شاداب ہوں گے یعنی چمکتے ہوں گے۔
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ ۔ وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔
علامہ فرماتے ہیں کہ مراد ہے وہ اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔
وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ ۔ اور بعض چہرے اس دن افسردہ ہوں گے۔
فرماتے ہیں مراد ہے ذلیل ہوں گے۔
كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ ۔ جب جان گردن تک آ جائے گی۔
یعنی جان نفس (روح) گردن تک پہنچ جائے گی۔
وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ ۔ اس وقت کہا جائے گا کون ہے جو اس کو نجات دے۔
یعنی اس وقت انسان سے کہا جائے گا کون ہے جو تجھے موت سے نجات دے گا۔
وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ ۔ اور وہ مرنے والا گمان کرے گا کہ اب وہ جدا ہونے والا ہے۔
یعنی آخری وقت مرنے والے کو یقین ہو جائے گا کہ اب دنیا سے جدائی کا وقت آ گیا ہے۔
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ ۔ پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔
یعنی اس وقت دنیا آخرت سے مل جائے گی۔ یعنی آنکھ بند ہونے تک دنیا اور بعد میں آخرت یوں دنیا اور آخرت ملی ہوگی۔
إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ۔ آج اسے تیرے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ مساق۔ یعنی خدا کی طرف لے جایا جائے گا۔
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ ۔ پس اس نے کلام خدا کی نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی علامہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب رسول خدا ﷺ نے غدیر کے دن لوگوں کو جمع کیا تا کہ ان سے علیؑ کی بیعت لی جائے تو جب لوگوں کو رسول خدا کے علی کے بارے اطلاع ہوئی کہ آپ کا یہ ارادہ ہے۔ جو اللہ کا ارادہ ہے۔ اس کے بارے میں ہمیں خبر دیا چاہتے ہیں۔ تو کچھ لوگ واپس پلٹ گئے۔ معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ اور ابو موسیٰ اشعری سے مشورہ کیا اور پھر اپنے اہل کی طرف چلا گیا اور اس نے کہا علی کی ولایت وخلافت کا اقرار کبھی نہیں کروں گا۔
اور اس سلسلے میں محمد کی بات کی بھی تصدیق نہیں کروں گا۔
تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ اس نے نہ کلام خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ تکذیب کی اور منہ

پھر لیا پھر اپنے اہل کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا افسوس ہے تیرے حال پر افسوس۔ اور حیف ہے صد حیف اے عاشق و فاجر بد۔۔۔ تیرے لئے افسوس و حیف ہے۔

پس رسول خدا منبر پر گئے اور اس سے برائت کا اعلان کریں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۔ آپ عجلت سے زبان کو حرکت نہ دیں۔

تو رسول خدا خاموش ہو گئے اور کچھ نہ کہا۔

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے اسی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

یعنی اس کا حساب نہیں ہوگا۔ اس کو عذاب نہیں ہوگا اس سے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اور کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ۔ کیا انسان اس منی کا قطرہ نہیں تھا۔ جسے رحم میں ڈالا جاتا ہے۔

یعنی جب مرد اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے تو اس وقت منی انسان کی اس کی بیوی کے رحم میں جاتی ہے۔

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۔ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۔ پھر علقہ بنایا پھر اسے خلق کیا اور برابر کیا۔ پھر اس سے عورت اور مرد کا جوڑا بنایا۔

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۔ کیا وہ خدا اس بات قادر نہیں ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے۔

علماء فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کا رد ہے جو حشر و نشر اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے کے منکر ہیں۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر سے نقل کیا کہ ینبؤ الانسان یومئذ بما قدم واخر۔

آپ نے فرمایا: جو کچھ وہ خیر و شر کر کے چلا گیا ہوگا اس کے بارے میں بھی اس کو خبر دی جائے گی۔ اور جو سنت قرار دی وہ نیک یا بدی اس دنیا میں قائم کر گیا ہو گا تا کہ اس کے بعد اس پر عمل ہو اگر وہ بری ہوئی تو اس کا بوجھ بھی اس پر ہوگا اور کرنے والے سے بھی کچھ کم نہیں ہوگا اور اگر وہ خیر کی سنت ہوگی تو اس کا ثواب بھی اسے ملے گا اور عامل سے بھی کچھ کم نہیں ہوگا۔

سُورَةُ الدَّهْرِ

یہ سورۃ الدھر (سورۃ انسان) یہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 31 ہے اور اس کے رکوع دو ہیں۔ اور اس کی موجودہ قرآنی ترتیب میں نمبر 76 اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 98 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔

جو شخص ہر جمعرات کی صبح کو سورۃ الدھر کی تلاوت کرے گا۔ تو خداوند عالم اس کو ایک سو حورالعین عطا کرے گا۔ اور چار سو مومنات عورتوں سے اس کی شادی کروائے گا اور قیامت کے دن وہ رسول خدا کے ساتھ ہوگا۔ (اضافہ حسن جاب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۵

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ

مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ
وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝
مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِم
بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بیشک انسان پر ایک ایسا وقت بھی آیا ہے کہ جب وہ کوئی قابل ذکر شے نہیں تھا (۱) بیشک ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا ہے تاکہ اس کا امتحان لیں اور پھر اسے سماعت اور بصارت والا بنا دیا ہے (۲) یقیناً ہم نے اسے راستہ کی ہدایت دے دی ہے چاہے وہ شکرگزار ہو جائے یا کفران نعمت کرنے والا ہو جائے (۳) بیشک ہم نے کافرین کے لئے زنجیریں، طوق اور بھڑکتے ہوئے شعلوں کا انتظام کیا ہے (۴) بیشک ہمارے نیک بندے اس پیالہ سے پئیں گے جس میں شراب کے ساتھ کافور کی آمیزش ہوگی (۵) یہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نیک بندے پئیں گے اور جدھر چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے (۶) یہ بندے نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے (۷) یہ اس کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں (۸) ہم صرف اللہ کی مرضی کی خاطر تمہیں کھلاتے ہیں ورنہ نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ (۹) ہم اپنے پروردگار سے اس دن کے بارے میں ڈرتے ہیں جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور ان پر ہوائیاں اڑنے لگیں گی (۱۰) تو خدا نے انہیں اس دن کی سختی سے بچا لیا اور تازگی اور سرور عطا

کر دیا (۱۱) اور انہیں ان کے صبر کے عوض جنت اور حریر جنت عطا کرے گا (۱۲) جہاں وہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے نہ آفتاب کی گرمی دیکھیں گے اور نہ سردی (۱۳) ان کے سروں پر قریب ترین سایہ ہوگا اور میوے بالکل ان کے اختیار میں کر دیئے جائیں گے (۱۴) ان کے گرد چاندی کے پیالے اور شیشے کے ساغروں کی گردش ہوگی (۱۵)

تفسیر

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝

بیشک انسان پر ایک ایسا وقت بھی آیا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر شی نہیں تھا یعنی وہ علم اور وہ یادداشت میں تھا اور ایک اور حدیث ہے کہ وہ علم میں تھا لیکن یادداشت میں نہ تھا۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ اور ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کو امتحان لیں۔

یعنی نَّبْتَلِيهِ سے مراد ہے تاکہ ہم اس کو آزمائش اور امتحان لیں۔

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ پس ہم نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا قرار دیا۔

پھر فرمایا إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ ۔ ہم نے اس کو راستے کی ہدایت کر دی یعنی ہم نے انسان کے لئے نیکی اور بدی کا راستہ بیان کر دیا ہے۔ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ ۔ خواہ وہ شکرگزار بن جائے یا کفر اختیار کرے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت جبر والے عقیدہ کا رد ہے جو لوگ اس بات کا عقیدہ رکھتے کہ انسان بے بس ہے ان کو رد کرتے ہوئے خدا فرماتا ہے کہ انسان مجبور نہیں ہے۔ ہم نے ہدایت اور بدی دونوں راستے اس کے لئے کھول کر بیان کر دیے ہیں اب اس کی اپنی مرضی ہے کہ ہدایت والے راستہ کو اپنا کر شاکر ہو جائے یا بدی کا راستہ اختیار کرے اور کفر اختیار کرے یہ انسان کا اپنا کام ہے۔ لہذا یہ عقیدہ کہ انسان کا اپنا فعل کوئی نہیں ہے یہ عقیدہ باطل ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا۔ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ ۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب انسان کی مرضی ہے کہ وہ ہدایت کو حاصل کر کے خدا کا شکرگزار بندہ بن جائے یا ہدایت

کے راستے کو چھوڑ کر کفر کرنے والا بن جائے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے خدا کے اس قول۔ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ کے بارے میں فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ خدا نے انسان مرد اور عورت دونوں کے نطفہ کو ملا کر خلق کیا ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝

بے شک ہمارے نیک بندے اس پیالہ سے پئیں گے جن میں شراب کے ساتھ کافور کی آمیزش ہوگی۔

یعنی وہ پانی ٹھنڈا اور اس کی خوشبو اس انداز میں ہوگی گویا اس میں کافور ملا ہوا ہے۔

عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا یعنی چشمہ کہ جس سے اللہ کے بندے سیراب ہوں گے جہاں چاہیں گے اس مقام پر بہا دیں گے کے معنی میں ہے۔

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا۝

یہ بندے نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں مُسْتَطِیْرًا۝ سے مراد عظیم ہے یعنی اس کی سختی بہت زیادہ ہوگی۔

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۝

اور یہ بندے اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ ابن میمون القداح سے اور انہوں نے ابوعبداللہ امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

حضرت فاطمہ بنت محمدؐ کے پاس جو تھے اور آپ نے ان کو آٹا تیار کیا اور پھر اس کی روٹیاں تیار کیں اور جب ان کو سامنے رکھا تا کہ ان کو تناول کریں۔ تو ایک مسکین آ گیا اور اس نے صدا دی اے اہل بیت خدا تم لوگوں پر رحم کرے مجھے خدا کے دیے ہوئے رزق سے کھانا کھلائیں تو علیؑ کھڑے ہو گئے تو آپ نے ان روٹیوں کا ایک ثلث اٹھا کر مسکین کو دے دیا۔ اور باقی دو ثلث موجود تھے ابھی وہ دوبارہ کھانے کے دسترخوان پر بیٹھے ہی تھے کہ ایک یتیم آ گیا اور اس نے بھی صدا دی اے اہل بیت کی خدا تم لوگوں پر رحم فرمائے خدا کے دیے ہوئے رزق سے مجھے کھانا کھلائیں۔

پس امیرالمومنین دوبارہ کھڑے ہوئے اور دو ثلث میں سے ایک ثلث پھر اس یتیم کو دے دیا۔ اور ابھی آپ پھر دسترخوان پر تشریف لائے ہی تھے کہ ایک قیدی آ گیا اور اس نے بھی صدا دی اے اہل بیت کی خدا لوگوں پر رحم فرمائے خدا کے دیے

کردہ رزق سے مجھے کھانا کھلائیں۔ تو علیؑ نے وہ آخری ثلث بھی اس قیدی کو اٹھا کر دے دیا۔ اور اس کھانے میں سے کچھ نہ چکھا۔

تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۝

وَّكَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا۝ اور ان کی یہ کوشش وہ ہے جس پر ان کا شکر ادا کیا جائے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت امیرالمومنین اور ان کے گھر والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن یہ آیت قیامت تک جاری و ساری ہے جو مومن بھی اس انداز میں خدا کی خاطر عمل کرتا ہوگا وہ اس کا مصداق بن جائے گا۔

قَمْطَرِیْرًا۝ ۔ اس کا معنی ہے شدید۔

مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآىِٕكِ ۚ جہاں وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے فرماتے ہیں کہ وہ تختوں پر خوبصورت استروں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا اور ان کے سروں پر قریب ترین سایہ ہوگا فرماتے کہ وہ سایہ ان کے سروں کے بالکل قریب ہوگا۔

وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا۝ اور میوے بالکل ان کے اختیار میں کر دیے جائیں گے۔

یعنی درختوں کے پھل ان کے اختیار میں ہوں گے اور وہ اتنے قریب ہوں گے کہ خواہ کھڑے ہوں یا بیٹھے دونوں حالتوں میں ان کو توڑ کر کھا سکیں گے۔

وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَا۝ قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّةٍ ان کے گرد چاندی کے پیالے اور شیشے کے ساغروں کی گردش ہوگی اور یہ ساغر بھی چاندی کے ہوں گے۔

یعنی ان کے وہ پیالے بڑے بڑے کوزے ہوں گے ان میں نہ دراڑ ہوگی کہ جس سے اذیت ہوتی اور نہ ان میں کوئی عیب ہوگا۔ اور وہ ساغر بھی چاندی کے ہوں گے جن میں جنت والے پانی پئیں گے۔

آیت نمبر ۱۶ تا ۳۱

قَوَارِیْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا۝ وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا۝ عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا۝ وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا۝

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۝ نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

ترجمہ

یہ ساغر بھی چاندی ہی کے ہوں گے جنہیں یہ لوگ اپنے پیمانے کے مطابق بنالیں گے (۱۶) یہ وہاں ایسے پیالے سے سیراب کئے جائیں گے جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی (۱۷) جو جنت کا ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے (۱۸) اور ان کے گرد ہمیشہ نوجوان رہنے والے بچے گردش کررہے ہوں گے کہ تم انہیں دیکھو گے تو بکھرے ہوئے موتی معلوم ہوں گے (۱۹) اور پھر دوبارہ دیکھو گے تو نعمتیں اور ایک ملک کبیر نظر آئے گا (۲۰) ان کے اوپر کریب کے سبز لباس اور ریشم کے

حلے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور انہیں ان کا پروردگار پاکیزہ شراب سے سیراب کرے گا (۲۱) یہ سب تمہاری جزا ہے اور تمہاری سعی قابل قبول ہے (۲۲) ہم نے آپ پر قرآن تدریجاً نازل کیا ہے (۲۳) لہٰذا آپ حکم خدا کی خاطر صبر کریں اور کسی گنہگار یا کافر کی بات میں نہ آجائیں (۲۴) اور صبح و شام اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہیں (۲۵) اور رات کے ایک حصہ میں اس کا سجدہ کریں اور بڑی رات تک اس کی تسبیح کرتے رہیں (۲۶) یہ لوگ صرف دنیا کی نعمتوں کو پسند کرتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے سنگین دن کو چھوڑے ہوئے ہیں (۲۷) ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے اعضا کو مضبوط بنایا ہے اور جب چاہیں گے تو انہیں بدل کر ان کے جیسے دوسرے افراد لے آئیں گے (۲۸) یہ ایک نصیحت کا سامان ہے اب جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کے راستہ کو اختیار کرلے (۲۹) اور تم لوگ تو صرف وہی چاہتے ہو جو پروردگار چاہتا ہے بیشک اللہ ہر چیز کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے (۳۰) وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور اس نے ظالمین کے لئے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے (۳۱)

تفسیر

قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝

یہ ساغر بھی چاندی ہی کے ہوں گے جنہیں یہ لوگ اپنے پیمانے کی مقدار میں بنالیں گے۔

فرماتے ہیں کہ ان ساغروں کو جنت والے جتنا بنانا چاہیں گے وہ بن جائیں گے اور ان میں کوئی بال ہوگا اور نہ کوئی فصل ہوگی۔

سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ: کریب اور ریشم

یعنی جو ان کے لباس ہوں گے وہ کریب اور ریشم کے ہوں گے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ برتن جو چاندی کے ہوں گے وہ اس قدر شفاف ہوں گے کہ ان سے نظر اس پار کرجائے گی جیسے شیشہ کے برتن سے پار کرجاتی ہے۔

وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ۔ اور ان کے اردگرد بچے بہت گردش کرتے رہیں گے۔
یعنی ہمیشہ رہنے والے جوان بچے ان کا طواف کرتے رہیں گے۔

مُلْكًا كَبِيرًا ۔ بہت بڑی حکومت۔
ایسی حکومت جس کو زوال نہ ہو۔ اور جو لافانی ہو۔

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ۔ ان کے اوپر کریب کے سبز لباس اور ریشم کے حلے ہوں گے۔
یعنی ان کے اوپر کپڑے ہوں گے جس کو وہ زیب تن کیے ہوں گے۔
اس کے بعد خدا اپنے نبی سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۔ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
ہم نے آپ پر قرآن تدریجاً نازل کیا ہے لہٰذا آپ حکم خدا کی خاطر صبر کریں۔ اور کسی گناہ گار اور کافر کی باتوں میں نہ آجائیں اور اپنے رب کو صبح وشام یاد رکھیں۔ اور اس کے نام کی تسبیح کریں۔
یعنی مراد ہے صبح اور نصف دن کو صبح سے مراد نماز فجر اور نصف دن سے مراد ظہر عصر کی نماز ہے۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا
رات کے ایک حصہ میں اس کا سجدہ کریں اور بڑی رات تک اس کی تسبیح کرتے رہیں۔
علامہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے نماز شب ادا کریں۔

نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے اعضا کو مضبوط کیا۔ یعنی ان کی خلقت کو مضبوط کیا۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۔
اور تم لوگ وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔
یہ آل محمد علیہم السلام کے بارے میں ہے۔

سُورَةُ الْمُرْسَلٰتِ

یہ سورہ مبارکہ المرسلات کی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد پچاس (50) ہے اور اس کے رکوع دو ہیں اور اس کا سورہ وار ترتیب میں نمبر 77 ہے اور اس کا ترتیب نزولی میں نمبر 33 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے۔
جو شخص اس سورہ مرسلات کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نبی اکرم ﷺ کی معرفت رکھنے والا قرار دے گا۔ تفسیر مجمع البیان میں یہ روایت ہے۔
رسول خدا نے فرمایا جو شخص سورہ مرسلات کی تلاوت کرے گا تو اس کے بارے میں لکھا جائے گا یہ شخص مشرکین میں سے نہیں ہے۔ (اضافہ حسن جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۶

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝١ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝٢ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝٣ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝٤ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝٥ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝٦ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝٧ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝٨ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝٩ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝١١ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٢ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٥ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٧ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝١٨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٩ اَلَمْ

نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ان کی قسم جنہیں تسلسل کے ساتھ بھیجا گیا ہے (۱) پھر تیز رفتاری سے چلنے والی ہیں (۲) اور قسم ہے ان کی جو اشیاء کو منتشر کرنے والی ہیں (۳) پھر انہیں آپس میں جدا کرنے والی ہیں (۴) پھر ذکر کو نازل کرنے والی ہیں (۵) تاکہ عذر تمام ہو یا خوف پیدا کرایا جائے (۶) جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ بہر حال واقع ہونے والی ہے (۷) پھر جب تاروں کی چمک ختم ہو جائے (۸) اور آسمانوں میں شگاف پیدا ہو جائے (۹) اور جب پہاڑ اُڑنے لگیں (۱۰) اور جب سارے پیغمبر ایک وقت میں جمع کر لئے جائیں (۱۱) بھلا کس دن کے لئے ان باتوں میں تاخیر کی گئی ہے (۱۲) فیصلہ کے دن کے لئے (۱۳) اور آپ کیا جانیں کہ فیصلہ کا دن کیا ہے (۱۴) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے جہنم ہے (۱۵) کیا ہم نے ان کے پہلے والوں کو ہلاک نہیں کر دیا ہے (۱۶) پھر دوسرے لوگوں کو بھی ان ہی کے پیچھے لگا دیں گے (۱۷) ہم مجرموں کے ساتھ اسی طرح کا برتاؤ کرتے ہیں (۱۸) اور آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہی بربادی ہے (۱۹) کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا ہے (۲۰) پھر اسے ایک محفوظ مقام پر قرار دیا ہے (۲۱) ایک معین مقدار تک (۲۲) پھر ہم نے اس کی مقدار معین کی ہے تو ہم بہترین مقدار مقرر کرنے والے ہیں (۲۳) آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہے (۲۴) کیا ہم نے زمین کو ایک جمع کرنے والا ظرف نہیں بنایا ہے (۲۵) جس میں زندہ و مردہ سب کو جمع کریں گے (۲۶)

تفسیر

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ ان کی قسم جس کو تسلسل کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔
علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد آیات ہیں جن کو متواتر نازل کیا گیا بعض بعض کے تابع ہیں۔ بعض نے اس سے مرسلین مراد لیا ہے۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ اور پھر ان کی قسم جو تیز رفتاری سے چلنے والی ہیں علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد قہر ہے۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ اور قسم ہے ان کی جو اشیاء کو منتشر کرنے والی ہے علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد وہ مردوں کو نشر کرتا ہے۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ پھر انہیں آپس میں جدا کرنے والی ہے۔ علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد وہ جنگلی جانور ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ پھر ذکر کو نازل کرنے والی جن ملائکہ مراد ہیں۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ تاکہ عذر تمام ہو جائے اور ڈر قائم کر دیا جائے۔
علامہ فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ تمہارا عذر ختم کر دیا جائے اور تمہارے لئے ڈر کو قائم کر دیا۔ علامہ فرماتے ہیں یہ جو کچھ خدا نے فرمایا یہ سب قسمیں ہیں اور ان کا جواب قسم ہے۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ تحقیق جس کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ واقع ہو کر رہے گا۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ پس جب ستاروں کی چمک ختم ہو جائے گی۔
علامہ فرماتے ہیں کہ ان کا نور ختم ہو جائے اور وہ گر پڑیں گے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان میں شگاف پیدا ہو جائے گا۔ یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور شگاف پیدا ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ اور جب پہاڑ اڑنے لگیں گے۔
یعنی ان کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے اور وہ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑنے لگیں گے۔

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ اور جب سارے پیغمبر ایک وقت میں جمع ہو جائیں گے یعنی ان کو مختلف زمانوں میں مبعوث کیا گیا ہو گا لیکن وہ سب جمع ہو جائیں گے۔

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ بھلا کس دن کے لئے ان باتوں میں تاخیر کی گئی۔
اُجِّلَتْ یعنی اُخِّرَتْ۔ تاخیر کی گئی۔

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿ فیصلے کے دن کے لئے۔
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا۔
علامہ فرماتے ہیں وہ حقیر پانی سے منی مراد ہے۔
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿ پھر اسے ہم نے محفوظ مقام پر رکھا۔ مراد قرار مکین سے رحم ہے۔
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿ کیا ہم نے زمین کو ایک جمع کرنے والا ظرف نہیں قرار دیا
جس میں زندہ اور مردے سب جمع ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کِفَاتًا سے مراد مساکن ہیں یعنی رہنے کی جگہ یعنی گھر جیسا کہ آیا
جب امیر المومنین جنگ صفین سے واپس آ رہے تھے تو آپ نے قبرستان کی طرف دیکھا تو فرمایا: هذه كفات الاموات، یہ
مردوں کے مساکن ہیں اور جب آپ نے کوفے کے گھروں کی طرف دیکھا تو فرمایا هذه كفات الاحياء، یہ زندہ لوگوں کے
مساکن ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا۔

آیت نمبر ۲۷ تا ۵۰

وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى
ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿ اِنَّهَا تَرْمِيْ
بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿

ترجمہ

اور اس میں اونچے اونچے پہاڑ قرار دیے ہیں اور تمہیں شیریں پانی سے سیراب کیا ہے (۲۷) آج جھٹلانے والوں کے لئے بربادی اور تباہی ہے (۲۸) جاؤ اس طرف جس کی تکذیب کیا کرتے تھے (۲۹) جاؤ اس دھوئیں کے سایہ کی طرف جس کے تین گوشے ہیں (۳۰) نہ ٹھنڈک ہے اور نہ جہنم کی لپٹ سے بچانے والا سہارا (۳۱) وہ ایسے انگارے پھینک رہا ہے جیسے کوئی محل (۳۲) جیسے زرد رنگ کے اونٹ (۳۳) آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی اور جہنم ہے (۳۴) آج کے دن یہ لوگ بات بھی نہ کر سکیں گے (۳۵) اور نہ انہیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ عذر پیش کر سکیں (۳۶) آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے جہنم ہے (۳۷) یہ فیصلہ کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور تمام پہلے والوں کو اکٹھا کیا ہے (۳۸) اب اگر تمہارے پاس کوئی چال ہو تو ہم سے استعمال کرو (۳۹) آج تکذیب کرنے والوں کے لئے جہنم ہے (۴۰) بیشک متقین گھنی چھاؤں اور چشموں کے درمیان ہوں گے (۴۱) اور ان کی خواہش کے مطابق میوے ہوں گے (۴۲) اب اطمینان سے کھاؤ پیو ان اعمال کی بنا پر جو تم نے انجام دیے ہیں (۴۳) ہم اسی طرح نیک عمل کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں (۴۴) آج جھٹلانے والوں کے لئے جہنم ہے (۴۵) تم لوگ تھوڑے دن کھاؤ اور آرام کر لو کہ تم مجرم ہو (۴۶) آج کے دن تکذیب کرنے والوں کے لئے ویل ہے (۴۷) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو نہیں کرتے ہیں (۴۸) تو آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے جہنم ہے (۴۹) آخر یہ لوگ اس کے بعد کس بات پر ایمان لے آئیں گے (۵۰)

تفسیر

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے پہاڑ قرار دیے ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں رواسی شامخات سے مراد بلند و بالا چوٹیوں والے پہاڑ ہیں۔

وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا اور ہم نے تمہیں شیریں پانی سے سیراب کیا ہے۔
علامہ فرماتے ہیں فراتا سے مراد شیریں پانی فرماتے ہیں جو پانی بھی شیریں ہو گا وہ فرات ہی ہوگا۔

انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ چلو اس دھویں کے سائے کی طرف کہ جس کے تین گوشے ہیں۔
علامہ فرماتے ہیں اس دھویں میں جہنم کی آگ کے تین گوشے ہوں گے۔

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ وہ ایسے ایسے شرارے پھینک رہا ہوگا جیسے کوئی محل ہو۔
علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد ہے بڑے بڑے آگ کے شرارے گریں گے جو پہاڑوں اور محلوں کی مقدار کے برابر ہوں گے۔

كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ وہ شرارے ایسے ہوں گے جیسے زرد رنگ کے اونٹ ہوں جو بہت زیادہ ہو جائیں۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ بے شک متقین گھنی چھاؤں اور چشموں کے درمیان ہوں گے۔
علامہ فرماتے ہیں وہ سائے نور کے ہوں گے جو سورج کے نور سے زیادہ چمکدار ہوں گے لیکن ان میں سورج والی گرمی نہیں ہوگی۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے۔
علامہ فرماتے ہیں مراد جب ان سے کہا جاتا ہے کہ حق کی اطاعت کرو تو نہیں کرتے۔
اس کے بعد اللہ نے نبی سے خطاب کر کے فرمایا ہے۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ آخر یہ لوگ اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔
یعنی ہم نے واضح دلائل کے بیان کر دیا ہے پھر بھی اگر یہ ایمان نہیں لاتے تو کس بات پر ایمان لائیں گے۔ جبکہ جو بھی ان کے
ابو جارود نے حضرت امام محمد باقر سے اس قول کے بارے میں نقل کیا فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ۔ آپ نے فرمایا مراد ہے۔ جب ستاروں کی روشنی چلی جائے گی۔
إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ یعنی مراد ہے قیامت قائم ہوگی ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ

یہ سورہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد (40) ہے۔ اور اس کے رکوع دو ہیں۔ اور موجودہ قرآن کی ترتیب میں اس کا نمبر 78 ہے اور اس کا ترتیب نزولی میں نمبر 80 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:
جو شخص ہر روز سورہ نبا کی تلاوت کرے گا سال ختم ہونے سے قبل وہ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۳۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ
مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ
الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝ وَجَعَلْنَا
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ
مَعَاشًا ۝ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا
وَهَّاجًا ۝ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا
وَنَبَاتًا ۝ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ۝ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝ يَوْمَ

يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝

ترجمہ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں (۱) بہت بڑی خبر کے بارے میں (۲) جس کے بارے میں ان میں اختلاف ہے (۳) ہرگز نہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا (۴) اور خوب معلوم ہو جائے گا (۵) کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا ہے (۶) اور پہاڑوں کی میخیں نہیں نصب کی ہیں (۷) اور ہم ہی نے تم کو جوڑا بنایا ہے (۸) اور تمہاری نیند کو آرام کا سامان قرار دیا ہے (۹) اور رات کو پردہ پوش بنایا ہے (۱۰) اور دن کو وقت معاش قرار دیا ہے (۱۱) اور تمہارے سروں پر سات مضبوط آسمان بنائے ہیں (۱۲) اور ایک بھڑکتا ہوا چراغ بنایا ہے (۱۳) اور بادلوں میں سے موسلا دھار پانی برسایا ہے (۱۴) تاکہ اس کے ذریعہ دانے اور گھاس برآمد کریں (۱۵) اور گھنے گھنے باغات پیدا کریں (۱۶) یقیناً فیصلہ کا دن معین ہے (۱۷) جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم سب فوج در فوج آؤ گے (۱۸) اور آسمان کے راستے کھول دیے جائیں گے اور دروازے بن جائیں گے (۱۹) اور پہاڑوں کو جگہ سے حرکت دے دی جائے گی اور وہ ریت جیسے ہو جائیں گے (۲۰) یقیناً جہنم ان کی گھات میں ہے (۲۱) وہ سرکشوں کا آخری ٹھکانہ ہے (۲۲) اس میں وہ

مدتوں رہیں گے (۲۳) نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا (۲۴) علاوہ کھولتے پانی اور پیپ کے (۲۵) یہ ان کے اعمال کا مکمل بدلہ ہے (۲۶) یہ لوگ حساب و کتاب کی امید ہی نہیں رکھتے تھے (۲۷) اور انہوں نے ہماری آیات کی باقاعدہ تکذیب کی ہے (۲۸) اور ہم نے ہر شے کو اپنی کتاب میں جمع کر لیا ہے (۲۹) اب تم اپنے اعمال کا مزہ چکھو اور ہم عذاب کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں کر سکتے (۳۰)

تفسیر

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝

یہ لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں بہت بڑی خبر کے بارے میں جس کے بارے میں ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے لفظ يَتَسَاءَلُونَ ۝ کے بارے میں فرمایا: النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی کوئی خبر مجھ علی سے زیادہ عظیم نہیں ہے اور کوئی آیت مجھ علی سے زیادہ بڑی نہیں ہے۔ بس میرے فضل کو گزشتہ امتوں پر بھی پیش کیا گیا تھا باوجود کہ ان کی زبانیں مختلف تھیں انہوں نے بھی اس میں اختلاف ہی کیا سب نے میرے فضل کا اقرار نہیں کیا۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا۔

یعنی زمین کو ایسا فرش بنایا جس پر انسان استراحت کرتا ہے۔

وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ اور پہاڑوں کی میخیں نصب نہیں کی۔

یعنی یہ پہاڑ زمین کے لئے میخیں ہیں جب میخ لگ جائے تو وہ ہل نہیں سکتی ایسے ہی ان پہاڑوں کی وجہ سے زمین بھی نہیں ہلتی۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ اور ہم نے رات کو لباس نہیں قرار دیا۔

علامہ فرماتے ہیں یہ رات وہ لباس ہے جو انسان زیب تن کر کے چھپ جاتا ہے۔

وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝ اور ایک بھڑکتا ہوا چراغ بنایا۔ یعنی چمکتا ہوا سورج بنایا۔

وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ اور بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔
معصرات سے مراد بادل ہیں۔ ماءً ثجاجا زور زور سے پانی برسنا۔
وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اور گھنے گھنے باغات پیدا کیے۔
یعنی ایسے باغات پیدا کیے کہ جن کے درخت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔
وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ اور آسمان کو کھول دیا جائے گا اور دروازے ہی دروازے بن جائیں گے۔
یعنی جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔
وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اور پہاڑوں کو حرکت دے دی جائے گی اور ریت جیسے ہو جائیں گے۔
علامہ فرماتے ہیں کہ پہاڑ سراب کی مانند ہو جائیں گے۔ سراب وہ چمکتی ریت ہے جو گرمی میں مثل پانی نظر آتی ہے۔
إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ بے شک جہنم ان کی گھات میں ہے۔ یعنی ان کے لیے گھات لگا کر کھڑی ہے۔
لِلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ اور سرکشوں کا آخری ٹھکانہ ہے۔ مآبا یعنی آخری منزل ہے۔
لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ وہ اس میں طویل مدت رہیں گے۔
ان کے احقاب سالوں کو کہتے ہیں اور ایک احقاب اسی (80) سال کا ہوگا اور سال 360 دن کا اور ایک دن ہزار سال کا ہوگا جن کو تم شمار کرتے ہو۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسین بن سعید سے اور اس نے نضر بن سوید سے اور اس نے درست بن ابی منصور سے اور اس نے الاحول سے اور اس نے حمران بن اعین سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا۔

لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾
اس میں وہ طویل مدت رہیں گے، نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھ سکیں گے اور نہ کسی پینے والی چیز کا، پانی اور پیپ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے وہ اس سے خارج نہیں ہو سکیں گے۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا سے مراد ہے کہ جہنم والے سکون کی نیند نہیں سو پائیں گے۔

آیت نمبر ۳۱ تا ۴۰

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾
وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ
عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا
يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ
لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ
الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا
يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ
تُرَابًا ﴿٤٠﴾

ترجمہ

بے شک صاحبان تقویٰ کے لیے کامیابی کی منزل ہے (۳۱) باغات ہیں اور انگور (۳۲) نوخیز دوشیزائیں ہیں اور سب ہمسن (۳۳) اور چھلکتے ہوئے پیالے (۳۴) وہاں نہ کوئی لغو بات سنیں گے نہ گناہ (۳۵) یہ تمہارے رب کی طرف سے حساب کی ہوئی عطا ہے اور تمہارے اعمال کی جزا (۳۶) وہ آسمان و زمین اور ان کے مابین کا پروردگار رحمٰن ہے جس کے سامنے کسی کو بات کرنے کا یارا نہیں ہے (۳۷) جس دن روح القدس اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے اور کوئی بات بھی نہ کر سکے گا علاوہ اس کے جسے رحمٰن اجازت دے دے اور ٹھیک ٹھیک بات کرے (۳۸) یہی برحق دن ہے تو جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنا لے (۳۹) ہم نے تم کو ایک قریبی عذاب

سے ڈرایا ہے جس دن انسان اپنے کیے دھرے کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں خاک ہو گیا ہوتا (۴۰)

تفسیر

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۔ تحقیق صاحب تقویٰ ہی کامیاب ہوں گے یعنی تقویٰ والے ہی کامیاب ہوں گے۔

وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۔ نوخیز دوشیزائیں ہیں جو ہم سن ہوں گی۔ یعنی اٹھتی ہوئی جوانی والی لڑکیاں ہوں گی جو جنت والوں کے لیے ہوں گی۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے ان آیات کے بارے میں فرمایا: إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۔ فرمایا صاحب تقویٰ کرامات والے ہوں گے و کواعب یعنی ناہدات یعنی ایسی لڑکیاں جو اٹھتی جوانی رکھنے والی ہوں گی۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وَكَأْسًا دِهَاقًا ان کے ہاتھوں چھلکتے ہوئے پیالے ہوں گے مراد ہے وہ پیالے پر ہوں گے۔

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ جس دن روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ علامہ فرماتے ہیں روح ایک ایسی مخلوق خدا ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے بھی افضل و اعظم ہے اور یہ رسول خدا کے ساتھ تھی اور اب ان کے بعد ان کے بعد آنے والے امام کے پاس ہوتی ہے۔

إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۔ ہم نے تم کو ایک قریبی عذاب سے ڈرایا ہے فرماتے ہیں وہ عذاب جہنم کی آگ کا عذاب ہے۔

يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا اور جس دن انسان اپنے کیے ہوئے اعمال کو دیکھے گا تو اس وقت کافر کہے گا اے کاش میں تراب ہوتا۔

علامہ فرماتے ہیں مراد ہے کہ اس وقت کافر خواہش کرے گا اے کاش میں ترابی یعنی علوی ہوتا امیر المومنین کو ماننے والا ہوتا۔

علامہ فرماتے ہیں رسول خدا نے امیر المومنین علیہ السلام کی کنیت ابوتراب قرار دی ہے۔

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

یہ سورۃ النازعات مکی سورہ ہے اور اس کی آیات 46 ہیں اور اس کے رکوع دو ہیں۔ اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 79 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 81 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص سورۃ النازعات کی تلاوت کرے گا تو جب وہ اس دنیا سے جائے گا تو وہ سیراب جائے گا۔ اور جب وہ قیامت کے دن محشور ہوگا تو سیراب محشور ہوگا۔ اور جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو بھی سیراب ہو کر جنت میں جائے گا۔ (اضافہ ازمن جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ۝ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا ۝ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ۝
فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۝ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝
يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝
قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ فَإِذَا هُم
بِالسَّاهِرَةِ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلَىٰ

أَنْ تَزَكّٰى ۝ وَأَهْدِيَكَ إِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَأَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى ۝ فَأَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْأُولٰى ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشٰى ۝

ترجمہ

قسم ہے ان کی جو ڈوب کر کھینچ لینے والے ہیں (۱) اور آسانی سے کھول دینے والے ہیں (۲) اور فضا میں تیرنے والے ہیں (۳) پھر تیز رفتاری سے سبقت کرنے والے ہیں (۴) پھر امور کا انتظام کرنے والے ہیں (۵) جس دن زمین کو جھٹکا دیا جائے گا (۶) اور اس کے بعد دوسرا جھٹکا لگے گا (۷) اس دن دل لرز جائیں گے (۸) آنکھیں خوف سے جھکی ہوں گی (۹) یہ کفار کہتے ہیں کہ کیا پلٹ کر پھر اس دنیا میں بھیجے جائیں گے (۱۰) کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے تب (۱۱) یہ تو بڑے گھاٹے والی واپسی ہوگی (۱۲) یہ قیامت تو بس ایک چیخ ہوگی (۱۳) جس کے بعد سب میدان حشر میں نظر آئیں گے (۱۴) کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ہے (۱۵) جب ان کے رب نے انہیں طویٰ کی مقدس وادی میں آواز دی (۱۶) فرعون کی طرف جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے (۱۷) اس سے کہو کیا یہ ممکن ہے تو پاکیزہ کردار ہو جائے (۱۸) اور میں تجھے تیرے رب کی طرف ہدایت کروں اور تیرے دل میں خوف پیدا ہو جائے (۱۹) پھر انہوں نے اسے عظیم نشانی دکھلائی (۲۰) تو اس نے انکار کر دیا اور نافرمانی کی (۲۱) پھر منہ پھیر کر دوڑ دھوپ میں لگ گیا (۲۲) پھر سب کو جمع کیا اور آواز دی (۲۳) اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں (۲۴) تو خدا نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب کی گرفت میں لے لیا (۲۵) اس واقعہ میں خوف خدا رکھنے والوں کے لئے عبرت کا سامان ہے (۲۶)

تفسیر

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم ہے ان فرشتوں کی جو ڈوبے ہوئے کو کھینچ لیتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی روح کو کھینچ لیتے ہیں۔

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ قسم ہے ان کی جو نرمی اور نشاط کے ساتھ نکال لیتے ہیں۔

علامہ فرماتے ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو دنیا میں کفار کی ارواح کو سختی سے نکال لیتے ہیں۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ اور فضاؤں میں پرواز کرنے والے ہیں۔

یعنی مراد وہ مومنین ہیں جو خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور یہ فرشتے ان کی ارواح کو بڑی نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ اور انہیں راحت میں چھوڑ دیتے ہیں۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پھر وہ تیز رفتاری سے سبقت کرنے والے ہیں ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس قول کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مومنین کی ارواح جنت میں جانے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کریں گی اور ایسے ہی کفار کی ارواح جہنم میں جانے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے والی ہیں۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ جب زمین کو جھٹکا دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد ایک دوسرا جھٹکا دیا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس دن زمین کو زلزلے سے ہلا دیا جائے گا اور وہ اپنے تمام اہل کے ساتھ پھٹ جائے گی اور رادفہ سے بجلی کی کڑک مراد ہے۔

قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اس دن دل لرز جائیں گے۔

یعنی زمین کے زلزلے اور بجلی کی کڑک کی وجہ سے انسان خوف زدہ ہو جائے گا اور اس کا دل لرز جائے گا۔

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝

آنکھیں خوف کی وجہ سے جھکی ہوں گی اور کفار کہتے ہیں کہ کیا ہم دوبارہ اس دنیا میں پلٹائے جائیں گے۔

قریش والے رسول خدا سے مزاح کرتے تھے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ اس میں پلٹائے جائیں گے یہ ان کے قول کی حکایت ہے۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ ۔ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے تب بھی یعنی بوسیدہ ہڈیاں کیا دوبارہ زندہ ہونے والی ہیں۔

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ ۔ یہ بڑے گھاٹے والی بات ہے۔

یعنی کفار مکہ رسول خدا کو مذاق کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ کیا یہ بوسیدہ ہڈیاں بھی دوبارہ زندہ ہوں گی۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ یہ قیامت تو بس ایک چیخ ہے جس کے بعد سب حشر کے میدان میں آکر آئیں گے کہ زجرۃ سے مراد وہ صور ہے جو دوسری دفعہ پھونکی جائے گی۔

ساھرۃ بیت المقدس کے قریب شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں نقل کیا ہے۔ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ۔ کیا ہم پلٹ کر پھر اس دنیا میں بھیجے جائیں گے۔

آپ نے فرمایا اس سے خلق جدید مراد ہے۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ ۔ سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا:

ساھرۃ قبرستان کی زمین ہے۔ اور جب وہ قیامت کے دن اٹھیں گے قبروں سے خود بخود نکلنا شروع ہو جائیں گے۔

جب قبریں زمین پر برابر ہوں گی۔ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ ۔ یعنی وہ پاک وادی میں۔ فرماتے ہیں کہ مقدس سے مراد پاک و پاکیزہ ہے۔

طُوًى یا ایک وادی کا نام ہے۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ ۔ پھر ان کو اکٹھا کیا جائے گا اور آواز دی جائے گی۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد ہے کہ فرعون نے سب کو جمع کیا اور آواز دی اور کہا۔ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ ۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں تو خدا نے اسے اس دنیا اور آخرت کے عذاب کی گرفت میں لے لیا۔

نکال سے مراد عقوبت و عذاب ہے۔ یعنی آخرت کا عذاب عقوبت میں اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ وَالْاُوْلٰى ۝ ۔ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں اور سردار ہوں۔ اور اس کا دوسرا قول یہ تھا۔ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۔ میں اپنے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں جانتا۔

علامہ فرماتے ہیں خدا نے فرعون کے ان دونوں باتوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا تھا۔

آیت نمبر ۲۷ تا ۴۶

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝
وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ
الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝

ترجمہ

کیا تمہاری خلقت آسمان بنانے سے زیادہ مشکل کام ہے کہ اس نے آسمان کو بنایا ہے (۲۷) اس کی چھت کو بلند کیا اور پھر برابر کر دیا ہے (۲۸) اس کی رات کو تاریک بنایا ہے اور دن کی روشنی نکال دی ہے (۲۹) اس کے بعد زمین کا فرش بچھایا ہے (۳۰) اس میں سے پانی اور چارہ نکالا ہے (۳۱) اور پہاڑوں کو گاڑ دیا ہے (۳۲) یہ سب تمہارے اور جانوروں کے لئے ایک سرمایہ ہے

(۳۳) پھر جب بڑی مصیبت آ جائے گی (۳۴) جس دن انسان یاد کرے گا کہ اس نے کیا کیا ہے (۳۵) اور جہنم کو دیکھنے والوں کے لئے نمایاں کر دیا جائے گا (۳۶) پھر جس نے سرکشی کی ہے (۳۷) اور زندگانی دنیا کو اختیار کیا ہے (۳۸) جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا (۳۹) اور جس نے رب کی بارگاہ میں حاضری کا خوف پیدا کیا ہے اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا ہے (۴۰) تو جنت اس کا ٹھکانا اور مرکز ہے (۴۱) پیغمبر لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا ٹھکانا کب ہے (۴۲) آپ اس کی یاد کے بارے میں کس منزل پر ہیں (۴۳) اس کے علم کی انتہا آپ کے پروردگار کی طرف ہے (۴۴) آپ تو صرف اس کا خوف رکھنے والوں کو اس سے ڈرانے والے ہیں (۴۵) جب وہ لوگ اسے دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا جیسے ایک شام یا ایک صبح دنیا میں ٹھہرے ہیں (۴۶)

تفسیر

وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا اور اس کی رات کو تاریک بنایا ہے۔

علامہ فرماتے اَغْطَشَ کا معنی ہے ظلمت بھری رات پس اس رات کو کہا جاتا ہے جو بالکل تاریک رات ہو۔

وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا اور اس کے دن کو روشن کر دیا۔ یعنی سورج کو نکالا اور دن روشن ہو گیا۔

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ۔ اور اس کے بعد اس نے زمین کا فرش بچھایا ہے (دحٰها) یعنی بچھانا مراد ہے۔ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۔ اور پہاڑوں کو زمین پر گاڑ دیا۔

یعنی زمین پر پہاڑوں کو ثابت کر دیا۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۔ جس دن انسان یاد کرے گا کہ اس نے کیا کیا ہے۔

یعنی وہ اپنے تمام اعمال کو یاد کرے گا۔ بلکہ اس یاد کروا دیا جائے گا۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ۔ اور جہنم کو دیکھنے والوں کے لئے نمایاں کر دیا جائے گا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مراد ہے جہنم والوں کے لئے جہنم کو حاضر کر دیا جائے گا آمادہ کر دیا جائے گا۔

فَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝

اور جس دن خدا کی بارگاہ میں حاضری کا خوف پیدا ہو گیا اپنے نفس کو خواہشات سے روکے گا۔ تو ان لوگوں کا جنت ٹھکانہ و مرکز ہوگا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ بندہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے جب وہ خدا کی نافرمانی پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس انجام پر قدرت و طاقت بھی رکھتا ہے اور پھر اس کو خدا کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اپنے نفس کو اس کی نافرمانی سے روکتا ہے اس کا ٹھکانہ و مرکز جنت ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۔ اے نبی یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب ہوگی۔ مراد ہے کہ وہ کب واقع ہوگی خدا کو خبر ہے۔

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۔ تو اس کا علم تیرے رب کے پاس ہے۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝

گویا جب وہ لوگ اسے دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا جیسے ایک شام یا ایک صبح دنیا میں ٹھہرے تھے۔ بلکہ دن کا بعض حصہ بھی گمان کریں گے۔

سُوْرَۃُ عَبَسَ

سورہ عبس مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 42 ہے اور اس کا رکوع ایک ہے اور اس کا موجودہ ترتیب سے نمبر 80 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 24 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا:

جس شخص نے سورہ عبس و سورہ والشمس کی تلاوت کی تو خدا قیامت کے دن اس کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے گا

نیز تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا سے نقل ہوا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص سورہ عبس کی تلاوت کرے گا وہ قیامت کے دن ہشاش بشاش اور خنداں چہرے کے ساتھ محشور ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۰

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ۝ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ۝ أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ۝ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۝ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۝ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۝ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝

ترجمہ

اس نے منہ بسور لیا اور پیٹھ پھیر لی (۱) کہ ان کے پاس ایک نابینا آ گیا (۲) اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ نفس ہو جاتا (۳) یا نصیحت حاصل کر لیتا تو وہ نصیحت اس کے کام آ جاتی (۴) لیکن جو مستغنی بن بیٹھا ہے (۵) آپ اس کی فکر میں لگے ہوئے ہیں (۶) حالانکہ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر وہ پاکیزہ نہ بھی بنے (۷) لیکن جو آپ کے پاس دوڑ کر آیا ہے (۸) اور وہ خوف خدا بھی رکھتا ہے (۹) آپ اس سے بے رخی کرتے ہیں (۱۰) دیکھئے یہ قرآن ایک نصیحت ہے (۱۱) جس کا جی چاہے قبول کر لے (۱۲) یہ باعزت صحیفوں میں ہے (۱۳) جو بلند و بالا اور پاکیزہ ہے (۱۴) ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں (۱۵) جو محترم اور نیک کردار ہیں (۱۶) انسان اس بات سے مارا گیا کہ کس قدر ناشکرا ہو گیا ہے (۱۷) آخر اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے (۱۸) اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر اس کا اندازہ مقرر کیا ہے (۱۹) پھر اس کے لئے راستہ کو آسان کیا ہے (۲۰)

تفسیر

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ۝ وہ ترش رو ہوا اور اس نے منہ پھیر لیا ایک نابینا کے آنے سے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت عثمان اور ابن ام مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی تھی ابن ام مکتوم نابینا انسان تھا۔ اور رسول خدا کا موذن تھا اور رسول خدا کے پاس اس وقت آیا جب عثمان اور دوسرے سردار موجود تھے۔ جب ابن ام مکتوم آپ کے پاس آیا اور وہ آگے آیا تو اس نے منہ موڑ دیا اور چہرے پر ناگواری کے آثار ظاہر کیے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اور کیا تمہیں

کیا معلوم شاید یہ اللہ کی بارگاہ میں کتنا عظیم ہے۔ [1]

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ علامہ شیخ طوسی اپنی تفسیر التبیان میں فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ باطل ہے۔ اور فاسد ہے۔ کیونکہ خدا نے اپنے نبی کی قدر و منزلت اس سے بہت بلند و بالا قرار دی ہے۔ کہ وہ ایسے اوصاف سے متصف ہو جائے۔ اور نبی اکرم کیسے حسن اور تقلیب سے متصف ہو سکتے ہیں جب کہ اللہ نے ان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ جو خلق عظیم کا مالک ہو وہ بد اخلاقی نہیں کر سکتا اور جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔

وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ اگر آپ بد اخلاق اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تیرے ارد گرد سے اٹھ کر چلے جاتے۔ جس کو خدا ایسا کہے وہ بلا کیسے بد اخلاقی کا مظاہرہ کیسے کر سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خدا فرمائے۔

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ پس جو شخص جانتا ہے کہ نبی اکرم مکارم اخلاق کے مالک ہیں۔ اور ان کے حسن اخلاق سے وہ واقف ہے۔ اور حسن صحبت کے بارے میں جانتا ہے کہ جس بارے میں کہا گیا ہے وہ کسی سے مصافحہ کرتے تھے تو اس وقت تک اس سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے جب تک دوسرا چھوڑ نہ دیتا تھا تو جو نبی اکرم ان اوصاف کا مالک ہو اس کے بارے کہا جائے کہ عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ سے مراد رسول ہے تو اس سے بڑا فاسد عقیدہ اور کون سا ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس نابینا آئے اور آپ سے اسلام طلب کرے اور آپ اس سے منہ موڑ لیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک) تمام انبیاء و مرسلین ایسے اخلاق سے پاک و منزہ ہیں اور جو سردار الانبیاء ہو وہ کیسے اس اخلاق سے متصف ہو سکتا ہے۔

کیونکہ یہ اخلاق اس کا موجب ہے کہ لوگ آپ سے نفرت کریں اور آپ کی بات کو قبول نہ کریں۔ ایک مفسرین کے گروہ نے کہا کہ یہ آیات بنو امیہ سے ایک مرد کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ کہ جو اس وقت رسول خدا کے ساتھ کھڑا تھا۔ اور جب ابن ام مکتوم آیا اس نے اس سے نفرت کی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو ایک طرف کیا اور منہ موڑا اور چہرے پر سلوٹیں بن گئی اس کو خدا نے بیان کیا ہے۔ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ﴿٣﴾ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ نفس ہو۔ یعنی پاک و پاکیزہ

[1] امام فخر الدین رازی اور دوسرے عامہ کے مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ سے رسول خدا کی ذات مراد ہے۔ تفسیر الدر المنثور میں بی بی عائشہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا کی مجلس میں مکہ کے سرداروں کی جماعت موجود تھی جن میں ابو جہل عتبہ بھی موجود تھے آپ ان کو تبلیغ کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں ابن ام مکتوم جو نابینا شخص تھا آیا جب کہ آپ ان سرداروں کے ساتھ گفتگو کرنے میں مصروف تھے پس ابن ام مکتوم نے آکر آپ سے سوال کیا۔ آپ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور جب وہ آپ کے سامنے آیا تو آپ نے اس سے منہ موڑ لیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اللہ نے فرمایا

اور اس کو ذکر کرتے ہیں رسول خدا اس کو وعظ کر رہے تھے۔ اس کے بعد عثمان کی طرف متوجہ ہوئے أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ لیکن جو بے نیاز بن بیٹھا ہے اور آپ اس کی فکر میں ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں خدا نے فرمایا اے رسول جو وعظ و نصیحت لینے آیا ہے۔ اور اس کی وعظ و نصیحت کارآمد بھی ہے۔ اور دوسرا جو بے نیاز بن بیٹھا ہے اور آپ کی وعظ اس کو فائدہ نہیں دے گی۔ آپ اس کی فکر نہ کریں۔

وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ حالانکہ آپ ذمہ دار نہیں ہیں اگر وہ پاک و پاکیزہ نہ بھی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں اے رسول جب وہ بے نیاز بنا بیٹھا ہے اس کے بارے میں آپ کی ذمہ داری نہیں اگر وہ آپ کی نصیحت کو قبول کرے پاکیزہ ہو جائے یا نہ ہو۔

وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾ لیکن جو آپ کے پاس دوڑ کر آیا ہے۔ مراد ابن ام مکتوم ہے۔

وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ وہ خوف خدا بھی رکھتا ہے۔ آپ اس سے بے رخی کر رہے ہیں۔

یعنی آپ اس سے بے رخی کر رہے ہیں اور اس کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے ہے۔

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ ہرگز ایسا نہیں چاہیئے یہ قرآن ایک نصیحت ہے۔

فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوعَةٍ یہ باعزت صحیفوں میں ہے جو بلند و بالا ہیں۔ یعنی وہ خدا کے نزدیک بلند و بالا ہے۔

مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ پاکیزہ لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔

علامہ فرماتے ہیں بِأَيْدِي سَفَرَةٍ سے مراد آئمہ ہدی مراد ہیں کہ جن پاکیزہ ہاتھوں میں قرآن ہے۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ جو محترم اور نیک کردار ہیں یعنی آئمہ کی۔

قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مارا جائے انسان وہ کس قدر ناشکرا ہے علامہ فرماتے ہیں وہ انسان جو قتل ہوا ہے وہ امیر المومنین ہے اور جس نے آپ کو قتل کیا وہ کس قدر ناشکرا ہو گیا ہے۔

اور آپ نے کون سا جرم کیا تھا کہ جس کی وجہ سے آپ کو قتل کیا گیا؟

بے جرم مارا گیا اور قاتل کتنا ناشکرا ہے کہ اس نے آپ جیسے امیر المومنین کو مار دیا۔ اسی لئے امیر المومنین نے قاتل سے کہا کہ میں نے تیرا کون سا جرم کیا تھا۔ (میں تیرا اچھا امیر نہیں تھا)۔ مترجم)

مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ اس ناشکرے انسان کو سوچنا چاہیے کہ وہ جس چیز سے خلق کیا گیا اس کو نجس نطفہ سے خلق کیا گیا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا گیا۔ اس کے لئے راستہ آسان کر دیا گیا۔

علامہ فرماتے راستے سے مراد خیر کا راستہ ہے۔

آیت نمبر ۲۱ تا ۴۲

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ
شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ
مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

ترجمہ

پھر اسے موت دے کر دفنا دیا (۲۱) پھر جب چاہا دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا (۲۲) ہرگز نہیں اس نے حکم خدا کو بالکل پورا نہیں کیا ہے (۲۳) ذرا انسان اپنے کھانے کی طرف تو نگاہ کرے (۲۴) بے شک ہم نے پانی برسایا ہے (۲۵) پھر ہم نے زمین کو شگافتہ کیا ہے (۲۶) پھر ہم نے اس میں سے دانے پیدا کئے ہیں (۲۷) اور انگور اور ترکاریاں (۲۸) اور زیتون اور کھجور (۲۹) اور گھنے گھنے باغ (۳۰) اور میوے اور چارہ (۳۱) یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے سرمایہ

حیات ہے (۳۲) پھر جب کان کے پردے پھاڑنے والی قیامت آجائے گی (۳۳) جس دن انسان اپنے بھائی سے فرار کرے گا (۳۴) اور ماں باپ سے بھی (۳۵) اور بیوی اور اولاد سے بھی (۳۶) اس دن ہر آدمی کی ایک خاص فکر ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی (۳۷) اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے (۳۸) مسکراتے ہوئے کھلے ہوئے (۳۹) اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے (۴۰) ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی (۴۱) یہی لوگ حقیقتاً کافر اور فاجر ہوں گے (۴۲)

تفسیر

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر اسے موت دے کر قبر کرے گا۔ پھر جب چاہے گا دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ دوبارہ زندہ کرنا یہ رجعت میں ہوگا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ ہرگز نہیں اس نے حکم خدا کو بالکل پورا نہیں کیا۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد ہے کہ امیر المومنین نے اپنی حق حکومت پورا نہیں کیا اور جب آپ کو رجعت کے دن واپس لایا جائے گا تو اس وقت آپ اپنی حق حکومت پورا فرمائیں گے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے اور اس نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے جمیل بن دراج سے نقل کیا ہے اور اس نے ابو اسامہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روای کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا۔ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ آپ نے فرمایا اس انسان سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ تم لوگوں نے ان کو قتل کر کے کتنا بڑا کفر کیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ کی خلقت کی بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ یعنی جس انسان کو تم لوگوں نے مارا ہے بھلا اس کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کس چیز سے خلق کیا گیا ہے آپ نے فرمایا امیر المومنین کو اس طین سے بنایا گیا ہے جس سے خدا نے انبیاء و مرسلین کو خلق کیا ہے۔ فَقَدَّرَهٗ ۝ پس اس کو خیر کے لئے مقدر کیا ہے۔ پھر ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ پھر ہدایت کا راستہ اس کے لئے آسان کر دیا۔

ثم اماته۔ پھر آپ کو اسی موت دی گئی جو انبیاء کی موت تھی۔ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جب وہ چاہے گا اس کو زندہ کر دیا جائے گا۔

راوی کہتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یعنی آپ کو قتل ہونے کے بعد زمانہ رجعت تک رکھا جائے گا پھر آپ کو دوبارہ زندہ کیا جائے تاکہ آپ اپنی باقی ماندہ حکومت کا حق پورا کریں۔

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۔ ذرا انسان اپنے کھانے کی طرف تو دیکھے بے شک ہم نے پانی برسایا ہے پھر ہم نے زمین کو شگافتہ کیا ہے پھر ہم نے اس میں دانے پیدا کیے ہیں۔ اور انگور اور سبزیاں اور زیتون اور کھجور۔

علامہ فرماتے ہیں وَقَضْبًا سے مراد سبزیاں ہیں۔

وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۔ اور گھنے گھنے باغات یعنی ایسے باغات جن کے درخت بڑے گھنے ہوں۔

وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۔ میوے اور چارہ۔ یعنی میوے انسانوں کے لئے اور چارہ حیوانات کے لئے مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۔ اور یہ پھل اور چارہ تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے سرمایہ زندگی ہے۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۔ اور جب قیامت آجائے گی۔

الصَّاخَّةُ سے مراد قیامت کا دن ہے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۔ اس دن ان میں سے ہر آدمی ایک خاص فکر میں ہوگا جو اس کو بے نیاز کر دے گی۔

یعنی ہر شخص ایک ایسی حالت میں ہوگا جس سے وہ دوسروں سے بے نیاز ہوگا غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔

اس کے بعد خدا ان کے بارے میں بیان کر رہا ہے جو امیر المومنین علیہ السلام سے محبت کرتے ہوں گے اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہوں گے۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۔ اور اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے مسکراتے ہوئے کھلے ہوئے یہ امیر المومنین علیہ السلام کے محب و دوست ہوں گے۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام کے دشمنوں کے حال کو بیان کر رہا ہے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۔ اور کچھ چہرے غبار آلودہ ہوں گے اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً کافر اور فاسق و فاجر ہیں۔

ان سے مراد آل محمدؑ کے دشمن ہیں۔

ابن عباسؓ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۔ فرماتے ہیں کہ یہ تمہارے منافع میں ہیں اور تمہارے جانوروں کے نفع میں ہے۔ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۔ مراد ہے کہ بعض چہرے قیامت والے دن سیاہ ہوں گے۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۔ یعنی ان کے چہروں کو غم کا غبار ہوگا۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۔ مراد ہے کہ یہی وہ ہیں جنہوں نے حق امیر المومنین کا انکار کیا۔ کافر ہوں گے اور آپ کی ولایت کی تو فاجر ہوں گے۔

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

سورۃ التکویر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 29 ہے اور اس کا رکوع ایک ہے اور اس سورہ کا قرآن میں نمبر 81 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 7 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ عبس اور سورہ تکویر کی تلاوت کرے گا وہ اللہ کی رحمت کے زیر سایہ جنت جاودان میں ہوگا۔ اور خدا کے نزدیک یہ کوئی اہم چیز نہیں ہے کہ جس کا وہ ارادہ کرے۔

تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا سے نقل ہوا ہے کہ جو شخص سورہ تکویر کی تلاوت کرے گا اللہ اسے رسوائی سے محفوظ رکھے گا۔

نیز آپ نے فرمایا: کہ جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت والے دن میرا دیدار کرے اسے چاہیے کہ سورہ تکویر کی تلاوت کرے۔ (اضافہ منجانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝

ترجمہ

جب چادر آفتاب کو لپیٹ دیا جائے گا (۱) جب تارے گر پڑیں گے (۲) جب پہاڑ حرکت میں آجائیں گے (۳) جب عنقریب جننے والی اونٹنیاں معطل کر دی جائیں گی (۴) جب جانوروں کو اکٹھا کیا جائے گا (۵) جب دریا بھڑک اٹھیں گے (۶) جب روحوں کو جسموں سے جوڑ دیا جائے گا (۷) اور جب زندہ درگور لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا (۸) کہ انہیں کس گناہ میں مارا گیا ہے (۹) اور جب نامہ اعمال منتشر کر دیے جائیں گے (۱۰) اور جب آسمان کا چھلکا اتار دیا جائے گا (۱۱) اور جب جہنم کی آگ بھڑکا دی جائے گی (۱۲) اور جب جنت قریب تر کر دی جائے گی (۱۳) جب ہر نفس کو معلوم ہوگا کہ اس نے کیا حاضر کیا ہے (۱۴)

تفسیر

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔

فرماتے ہیں سورج کی روشنی چھین لی جائے گی اور وہ سیاہ تاریک ہو جائے گا۔

وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ: اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے یعنی ان کی روشنی بھی چلی جائے گی۔

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ: جب پہاڑ حرکت میں آجائیں گے۔

فرماتے ہیں یہ پہاڑ ایسے حرکت کریں گے جیسے بادل ہوا میں چلتے ہیں۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ: اور جب حاملہ اونٹنیاں معطل کر دی جائیں گی۔

فرماتے ہیں اونٹنیوں کو معطل سے مراد یہ ہے کہ جب ساری مخلوق مر جائے گی ان کا دودھ دوہنے والا کوئی نہ ہوگا۔

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ: جب دریا جوش میں آجائیں گے یعنی دریاؤں کو تمام دریا کی آگ جوش میں لے کر آئے گی۔

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ: اور جب نفوس کو جوڑ دیا جائے گا۔ یعنی انسانوں کی شادیاں حورالعین سے کر دی

جائیں گی۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے۔ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ سے کیا مراد ہے تو آپ جناب نے فرمایا:

اہل جنت کی نیک وصالح اور خوبصورت حوروں سے شادی کر دی جائے اور عورتوں سے شادی کر دی جائے گی۔ اور اہل جہنم میں سے ہر انسان کو اس کے شیطان کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا۔ یعنی کفار و منافقین کو ان کے شیاطین کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا۔ اور وہ ان کے ساتھی ہوں گے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ۔ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝ ۔ اور جب زندہ درگور لڑکیوں کے بارے سوال کیا جائے گا۔ کہ تمہیں کس جرم میں مارا گیا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے آنے سے قبل عرب والے اپنی بچیوں کو غیرت کے نام سے قتل کر دیتے یا ان کو زندہ ہی دفن کر دیتے تھے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو ان غیرت کے نام پر قتل ہونے والی یا زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ انہیں کس جرم میں مارا گیا تھا۔

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا اور انہوں نے احمد بن محمد سے نقل کیا اور انہوں نے علی بن الحکم سے نقل کیا اور انہوں نے ابان بن عثمان سے نقل کیا اور اس نے جناب جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور انہوں نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا آپ نے اس قول خدا کے بارے میں فرمایا: وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝

آپ نے فرمایا مراد یہ ہے جو شخص ہماری مودت و محبت میں بے جرم مارا جائے گا اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ اس کو کس جرم میں مارا گیا اور اس پر دلیل خدا کا قول ہے۔ جو اپنے رسول سے فرمایا: قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں۔ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ ۔ اور جب نامہ اعمال ان کو دیئے جائیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں اس صحائف سے مراد نامہ اعمال ہیں۔

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ ۔ اور جب آسمان کا چھلکا اتار دیا جائے گا یعنی اس کو ختم کر دیا جائے گا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے سعید بن محمد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے بکر بن سہل سے نقل کیا ہے۔

اور انہوں نے عبدالغنی بن سعید سے نقل کیا ہے اور انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمان سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن جریج سے اور اس نے عطاء سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ خدا کے اس قول کے بارے ابن عباسؓ نے فرمایا: وَإِذَا

الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝

فرمایا مراد ہے جب جہنم کو کافروں کے لئے بھڑکا دیا جائے گا۔ اور جحیم جہنم کی بہت سخت قسم کی آگ ہے۔ اور جحیم کلام عرب میں بھی اس آگ کے لئے بولا جاتا ہے جو بہت زیادہ اور سخت ہو۔ خدا کا قول ہے قالوا ابنوا له بنيانا فالقوه في الجحيم ۔ بہت سخت عظیم آگ مراد ہے۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ ۔ اور جب جنت قریب تر کر دی جائے گی۔ مراد قیامت کے دن اللہ کے متقین اولیاء و دوست ہیں جنت کو ان کے قریب ترین کر دیا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۵ تا ۲۹

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ

تو میں ان ستاروں کی قسم کھاتا ہوں جو پلٹ جانے والے ہیں (۱۵) چلنے والے اور چھپ جانے والے ہیں (۱۶) اور رات کی قسم جب ختم ہونے کو آئے (۱۷) اور صبح کی قسم جب سانس لینے لگے (۱۸) بے شک یہ ایک معزز فرشتے کا بیان ہے (۱۹) وہ صاحب قوت ہے اور صاحب عرش کی

بارگاہ کا مکین ہے (۲۰) وہ وہاں قابل اطاعت اور پھر امانت دار ہے (۲۱) اور تمہارا ساتھی پیغمبر دیوانہ نہیں ہے (۲۲) اور اس نے فرشتہ کو بلند افق پر دیکھا ہے (۲۳) اور وہ غیب کے بارے میں بخیل نہیں ہے (۲۴) اور یہ قرآن کسی شیطان رجیم کا قول نہیں ہے (۲۵) تو تم کدھر چلے جا رہے ہو (۲۶) یہ صرف عالمین کے لئے ایک نصیحت کا سامان ہے (۲۷) جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے (۲۸) اور تم لوگ کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ عالمین کا پروردگار خدا چاہے (۲۹)

تفسیر

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۔ میں ان ستاروں کی قسم اٹھاتا ہوں جو پشت جانے والے ہیں علامہ فرماتے ہیں خنس سے مراد ستارے ہیں۔

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۔ چلنے والے اور چھپ جانے والوں کی قسم۔

فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ستارے رات کو چلے جاتے ہیں اور دن میں نظر نہیں آتے وہ چھپ جاتے ہیں۔

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۔ رات کی قسم جب وہ سیاہ ہو جائے۔

یعنی جب وہ ظلمت و تاریک ہو جائے۔

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۔ اور دن کی قسم جب وہ بلند ہو جائے علامہ فرماتے ہیں جو ابھی تک ذکر ہوا ہے یہ ساری قسمیں ہیں ان کا جواب قسم یہ ہے جو خدا بیان کر رہا ہے۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۔ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ

بے شک یہ ایک ہمارے معزز کریم رسول کا قول ہے جو صاحب قوۃ اور عرش والے کی بارگاہ میں مکین ہے۔

یعنی وہ قوت و طاقت والا خدا کے نزدیک بڑی عظمت والا عزت والا ہے مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۔ وہ قابل اطاعت اور امانت دار ہے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ وہ فضیلت ہے جو خدا نے اپنے نبی کو عطا کی ہے اور دوسرے انبیاء میں سے کسی کو بھی اس کی مثل عطا نہیں ہوئی۔

حضرت ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي

الْعَرْشِ مَكِينٍ ۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا۔

مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۔ فرمایا اس سے مراد حضرت رسول خدا ہیں یعنی رسول خدا ہی ہیں جو خدا کے ہاں اطاعت کے قابل ہیں اور قیامت میں آپ امین ہوں گے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ۔ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۔ تمہارے ساتھی مجنون نہیں ہے آپ نے فرمایا: نبی اکرم نے علی علیہ السلام کو اپنے بعد اپنا خلیفہ جانشین معین کرنے میں مجنون نہیں ہے۔

پھر میں نے عرض کیا ہے کہ: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۔ اور وہ غیب کے بارے میں بخیل نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا خداوند متعال اپنے نبی کو غیب کا علم عطا کرنے میں بخیل نہیں ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یہ قول

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۔ اور یہ قرآن کسی شیطان رجیم کا قول نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ کاہن و جادوگر ہیں جو قریش میں تھے وہ اپنی کلام اور باتوں کو شیاطین کی طرف منسوب کرتے تھے۔

جو ان کے ساتھ ان کی زبان میں باتیں کیا کرتے تھے پس آپ نے فرمایا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۔ یعنی ان شیاطین کی مانند ہیں اور ان کی باتیں بھی شیاطین کی مانند ہے۔

اس کے بعد میں نے پھر عرض کیا کہ خدا کا یہ قول۔ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۔ تم کدھر جا رہے ہو یہ صرف عالمین کے لئے نصیحت ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اے لوگوں تم علی علیہ السلام کی ولایت کو چھوڑ کر کدھر جا رہے ہو اور اس سے فرار کر کے کدھر جا رہے ہو تو اس شخص کے لئے یاد دہانی ہے جس نے عالم ذر میں علی کی ولایت کا عہد کیا تھا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یہ قول۔ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۔ جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے۔

یعنی جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہے وہ علی علیہ السلام اور ان کے بعد والے آئمہ معصومین علیہم السلام کی اطاعت میں چلے۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ خدا کا یہ قول۔ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۔ اور تم لوگ کچھ نہیں چاہتے مگر وہی چاہتے ہو جو خدا جو عالمین کا رب چاہتا ہے۔

یعنی یہ لوگ خداوند متعال کی مشیت کو مد نظر رکھتے ہیں لوگوں کی چاہت کو نہیں دیکھتے۔

علامہ علی بن محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن احمد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد السیاری سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔

ان الله جعل قلب الائمة وردا لارادته فاذاشاء الله شيا شاء وه و قول وما تشاؤون الا ان يشاء الله

اللہ نے آئمہ کے دلوں کو اپنے ارادہ کے محل قرار دیا ہے پس جب اللہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو یہ بھی اسی کا ارادہ کرتے ہیں، اور یہ ہے خدا کا قول کہ تم نہیں چاہتے مگر وہی چاہتے ہیں جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے سعید بن محمد نے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بکر بن سہل نے اور انہوں نے عبدالغنی بن سعید سے اور انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمان سے اور انہوں نے ابن جریج سے اور انہوں نے عطاء سے اور اس نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے خدا کے اس قول رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے بارے میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین سو دس اور کچھ قسم کی مخلوق کو خلق کیا ہے۔

کچھ کوہ قاف کے پیچھے ہے اور کچھ سات سمندروں کے پیچھے ہیں۔

اور یہ وہ مخلوق ہے کہ جو چشم زدن میں بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتی۔ اور وہ نہ آدم کو جانتے ہیں اور نہ اولاد آدم کو جانتے ہیں اور ان میں سے ہر مخلوق تین سو تیرہ آدم اور اس کی اولاد کے مثل ہے اور یہ ہے قول خدا کہ وہ عالمین کا پالنے والا ہے۔

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ

یہ سورہ انفطار کی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 19 ہے۔ اور اس کا ایک رکوع ہے۔ اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 82 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 82 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص ان دو سورتوں یعنی سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کی تلاوت کرے گا اور دونوں کو نماز واجب اور نوافل میں اپنا نصب العین بنالے۔ تو کوئی چیز اس کو خدا سے دور نہیں کر سکے گی اور کوئی چیز اس کے اور اللہ کے درمیان حائل نہیں ہوگی۔

تفسیر مجمع البیان میں حضرت رسول خدا نے فرمایا:

جس نے سورہ انفطار کو پڑھا اللہ تعالیٰ اسے تمام نیک لوگوں کی قبروں کے برابر اور بارش کے قطرات کے برابر نیکیاں عطا کرے گا اور قیامت کے دن اسے عزت و اکرام بخشے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۹

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ۝ وَإِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
وَاَخَّرَتْ۝ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ
فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ
بِالدِّيْنِ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا
تَفْعَلُوْنَ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ۝

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۚ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

ترجمہ

جب آسمان شگافتہ ہو جائے گا (۱) اور جب ستارے بکھر جائیں گے (۲) اور جب دریا بہہ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے (۳) اور جب قبروں کو اکھاڑ دیا جائے گا (۴) تب ہر نفس کو معلوم ہو گا کہ کیا مقدم کیا ہے اور کیا موخر کیا ہے (۵) اے انسان تجھے رب کریم کے بارے میں کس شے نے دھوکہ میں رکھا ہے (۶) اس نے تجھے پیدا کیا ہے اور پھر برابر کر کے متوازن بنایا ہے (۷) اس نے جس صورت میں چاہا ہے تیرے اجزاء کی ترکیب کی ہے (۸) مگر تم لوگ جزا کا انکار کرتے ہو (۹) اور یقیناً تمہارے سروں پر نگہبان مقرر ہیں (۱۰) جو باعزت لکھنے والے ہیں (۱۱) وہ تمہارے اعمال کو خوب جانتے ہیں (۱۲) بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے (۱۳) اور بدکار افراد جہنم میں ہوں گے (۱۴) وہ روز جزا اس میں جھونک دیے جائیں گے (۱۵) اور وہ اس سے بچ کر نہ جا سکیں گے (۱۶) اور تم کیا جانو کہ جزا کا دن کیا شے ہے (۱۷) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہوتا ہے (۱۸) اس دن کوئی کسی کے بارے میں کوئی اختیار نہ رکھتا ہو گا اور سارا اختیار اللہ کے ہاتھوں میں ہو گا (۱۹)

تفسیر

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ جب آسمان پھٹ جائے گا جب ستارے بکھر جائیں گے۔ اور جب دریا آپس میں مل جائیں گے۔ یعنی جب سورج چاند تبدیل ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝: اور جب قبروں کو اکھاڑ دیا جائے گا یعنی قبریں پھٹ جائیں گی اور مردے ان سے باہر

آجائیں گے۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝: ہر انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا مقدم کیا ہے اور کیا موخر کیا ہے۔

یعنی جو کچھ اس نیکی اور بدی میں سے کیا ہو گا سب کچھ کے بارے میں اس کو معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد خدا لوگوں سے خطاب کرتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝

اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دے رکھا ہے۔ اس نے تجھے پیدا کیا ہے اور پھر برابر کر کے متوازن کیا ہے۔

یعنی اس نے تیرے اندر کوئی ٹیڑھا پن نہیں رکھا۔

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ اور اس نے جس صورت میں چاہا تیرے بدن کو مرکب کیا۔

یعنی یہ صورت جس پر اس نے تجھے قرار دیا ہے یہ اس کی مشیت ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کے علاوہ بھی کسی صورت پر تجھے بنا سکتا تھا۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ مگر تم لوگوں نے دین کا انکار کر دیا ہے یعنی جو رسول خدا نے امیر المومنین کے بارے میں فرمایا تم نے تو اس کا انکار کر دیا ہے۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ یقیناً تمہارے اوپر نگران مقرر کیے گئے ہیں یعنی دو فرشتے جو ہر انسان پر ہر وقت مقرر کیے ہیں۔ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ جو باعزت لکھنے والے ہیں۔

یعنی وہ دو فرشتے جو نیکیاں اور برائیاں لکھتے ہیں وہ عزت دار ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے اور وہ روز جزا اس جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔ فرماتے ہیں يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ سے مراد جزا یا سزا دیے جانے والا دن مراد ہے۔

اور اس کے بعد قیامت کے دن کی عظمت کو بیان کرتا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝

آپ کیا معلوم کہ قیامت کے دن کیا ہے پھر تجھے کیا معلوم کہ قیامت کا دن کیا ہے۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

اس دن کوئی کسی کے بارے میں کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوگا اور اس دن فقط اللہ کی حکومت ہوگی۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ سعید بن محمد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ مجھے بکر بن سہل نے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالغنی بن سعید سے نقل کیا ہے اور انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے مقاتل بن سلیمان سے نقل کیا ہے اور اس نے الضحاک سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ آپ خدا کے اس قول وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ کے بارے میں فرمایا۔ اس دن کی بادشاہت قدرت۔ سلطنت عزت وجبروت جلال بھی وحدت الوہیت خدا سبحانہ وتعالیٰ ہی کے لئے ہوگی۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

سورۃ المطففین مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 36 ہے۔ اور رکوع ایک ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 83 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 86 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سورہ مطففین کی اپنی واجب نمازوں میں تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا نہ جہنم کی آگ اسے دیکھے گی اور نہ وہ جہنم کی آگ کو دیکھے گا۔

نیز رسول خدا نے فرمایا: جو شخص سورہ مطففین کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کی خالص شراب سے سیراب کرے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ
مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ
الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ

اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ۝ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

ترجمہ

ویل ہے ان کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرنے والے ہیں (۱) یہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا مال لے لیتے ہیں (۲) اور جب ان کے لئے ناپتے یا تولتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں (۳) کیا انہیں یہ خیال نہیں ہے کہ یہ ایک روز دوبارہ اٹھائے جانے والے ہیں (۴) بڑے سخت دن میں (۵) جس دن سب رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے (۶) یاد رکھو کہ بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہوگا (۷) اور تم کیا جانو کہ سجین کیا ہے (۸) ایک لکھا ہوا دفتر ہے (۹) آج کے دن ان جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہے (۱۰) جو لوگ روز جزا کا انکار کرتے ہیں (۱۱) اور اس کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو حد سے گزر جانے والے گنہگار ہیں (۱۲) جب ان کے سامنے آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ پرانے افسانے ہیں (۱۳) نہیں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے (۱۴) یاد رکھو انہیں روز قیامت پروردگار کی رحمت سے محجوب کر دیا جائے گا (۱۵) پھر اس کے بعد یہ جہنم میں جھونکے جانے والے ہیں (۱۶) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ ہے جس کا تم انکار کر رہے تھے (۱۷)

تفسیر

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ ویل ہے ان لوگوں کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں فرماتے ہیں مطففین سے مراد وہ افراد ہیں جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مدینہ کی طرف جا رہے تھے ان ایام میں مدینہ والے لوگوں کا بہت برا حال

تھا کہ وہ تمام لوگوں سے ناپ تول کے معاملہ میں برے تھے وہ کم تولتے تھے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ان لوگوں نے کم تولنا چھوڑ دیا اور پورا تولنا شروع کر دیا۔

وَیْلٌ ۔ فرماتے ہیں جو ہمارے پاس خبر آئی ہے اصل خدا کے پاس ہے کہ ویل جہنم میں ایک کنویں کا نام ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ یہ لوگ جب دوسروں سے ناپ تول کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب دوسروں کے لئے ناپ تول کرتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں حضرت ابن عباس نے اس کے ذیل میں فرمایا کہ ان لوگوں کی عادت تھی جب دوسرے لوگوں سے چیز خریدتے تھے تو اس میں پورا تول بلکہ تول میں زیادہ لیتے تھے اور جب خود دوسروں کو کوئی چیز فروخت کرتے تو ان کو ناپ یا تول میں کم کر دیتے تھے اور یہ ان کے درمیان رائج تھا جو اس سورہ کے نازل ہونے کے بعد ختم ہوا تھا۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ جب وہ دوسروں سے اپنے لئے تولتے تھے تو پورا تولتے تھے اور جب دوسروں کو تول یا ناپ کر دیتے تھے اس میں کمی کرتے تھے تو ان کے بارے میں خدا نے فرمایا:

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ کیا ان کو یہ خیال نہیں تھا کہ وہ ایک روز دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

ان کو یہ خیال نہیں ہے کہ ان کا قیامت کے دن اس چیز پر حساب لیا جائے گا۔ اور ان کو اس کم تولنے کا حساب دینا ہوگا۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ یاد رکھو کہ بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ ان کے لئے جو عذاب لکھا گیا۔ سجین میں ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ اور تم کیا جانو کہ سجین کیا ہے یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مرقوم سے مراد لکھا ہوا۔

یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اور اس کے گواہ ملائکہ مقرب ہیں۔

یعنی جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہوا اس پر لکھنے والے مقرب فرشتے گواہ ہوں گے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا سجین ساتویں زمین ہے۔ علیین ساتواں آسمان ہے۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے ابو القاسم الحسینی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے فرات بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن ابراہیم سے نقل کیا ہے۔ اور انہوں نے محمد بن الحسین بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے علوان بن محمد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن معروف سے نقل کیا ہے اور انہوں نے السندی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے الکلبی

سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝

آپ نے فرمایا وہ فجار وہ ہیں کہ ان کے اعمال نچلی زمین کے نیچے ہیں۔

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ (وہ جنہوں نے روز جزا کی تکذیب کی ہے) فرمایا اس سے مراد زریق اور حبتر ہیں۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور اس کا انکار وہی کرتے ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ جب ان کے سامنے آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ پرانے زمانے کے افسانے ہیں۔

آپ نے فرمایا اس سے مراد زریق و حبتر ہیں جن دونوں نے رسول خدا کی تکذیب کی اور ان کے احکام کو رد کیا۔

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝ پھر اس کے بعد ان کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ یعنی ان دونوں یعنی زریق اور حبتر کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ پھر ان سے کہا جائے گا یہی وہ ہے جس کا تم انکار کیا کرتے تھے۔

یعنی ان دونوں کو اور ان کی اتباع کرنے والوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۸ تا ۳۶

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝
كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى
الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝
يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا

الْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ
أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ
لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ
الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ

یاد رکھو کہ نیک کردار افراد کا نامہ اعمال علیین میں ہوگا (۱۸) اور تم کیا جانو کہ علیین کیا ہے (۱۹) ایک لکھا ہوا دفتر ہے (۲۰) جس کے گواہ ملائکہ مقربین ہیں (۲۱) بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے (۲۲) تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کر رہے ہوں گے (۲۳) تم ان کے چہروں پر نعمت کی شادابی کا مشاہدہ کرو گے (۲۴) انہیں سربمہر خالص شراب سے سیراب کیا جائے گا (۲۵) جس کی مہر مشک کی ہوگی اور ایسی چیزوں میں شوق کرنے والوں کو آپس میں سبقت اور رغبت کرنی چاہیے (۲۶) اس شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی (۲۷) یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بارگاہ بندے پانی پیتے ہیں (۲۸) بے شک یہ مجرمین صاحبان ایمان کا مذاق اڑایا کرتے تھے (۲۹) اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو اشارے کنائے کرتے تھے (۳۰) اور جب اپنے اہل کی طرف پلٹ کر آتے تھے تو خوش و خرم ہوتے تھے (۳۱) اور جب مومنین کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ سب اصلی گمراہ ہیں (۳۲) حالانکہ انہیں ان کا نگراں بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا (۳۳) تو آج ایمان لانے والے بھی کفار کا مضحکہ اڑائیں گے (۳۴) تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے (۳۵)

اب تو کفار کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل رہا ہے (۳۶)

تفسیر

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝

خبردار نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں ہوگا اور تم کیا جانو کہ علیون کیا ہے؟

کتاب مرقوم یہ بھی ایک لکھا ہوا دیوان ہے جس پر مقرب فرشتے گواہ ہیں۔

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ . وہ چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب سیراب ہوتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا ان سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہم السلام اور ان کے بعد والے آئمہ مراد ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا . بے شک یہ مجرم۔ فرماتے ہیں اس سے مراد زریق اور حبتر اور ان کی اتباع و اطاعت کرنے والے مراد ہیں یہ مجرم ہیں کہ جن کا کام تھا۔ كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ . یہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ . اور جب ان ایمان والوں کے قریب سے گزرتے تھے ان کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے۔

یعنی رسول خدا کا بھی مذاق اڑاتے تھے۔

علی بن ابراہیم نے خدا کے اس قول میں فرمایا كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ . مراد ہے جو نیک لوگوں کے لئے اجر و ثواب لکھا گیا ہے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن اسماعیل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابو حمزہ سے اور انہوں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم آل محمد کو اعلیٰ علیین سے خلق کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے دلوں کو بھی اسی سے خلق کیا ہے اور ان کے بدنوں کو اس کے علاوہ سے خلق کیا ہے فرمایا اسی وجہ سے مومنین کے دل ہماری طرف مائل ہوتے ہیں کیونکہ ان کو اس چیز سے خلق کیا گیا ہے جس سے ہمیں خلق کیا گیا ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ : کہ جس پر خدا کے مقرب فرشتے گواہی دینے والے ہیں۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ . اور ان کو خالص شراب سے سیراب کیا جائے گا کہ جس پر مہر لگی

ہوگی اور اس کی مہر مشک کی ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ مومن جب پانی پیئے گا تو اس کو اس پانی سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو شخص دنیا میں غیر خدا کے لئے شراب کو ترک کرے گا اس کو جنت میں جنت کی سربمہر شراب پلائی جائے گی جس کی خوشبو مشک کی ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا۔ کہ غیر خدا کے لئے ترک کرے۔

آپ نے فرمایا ہاں جو اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کے لئے ترک کرے۔

وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ . اور ایسی چیزوں کا شوق رکھنے والوں کو آپس میں سبقت کرنی چاہیے۔

فرمایا: جب ہم نے نیک لوگوں کا ثواب و اجر بیان کر دیا ہے تو اس میں ایک دوسرے سے سبقت کرنا چاہیے۔

وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ . اور اس جنت کے شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی۔

فرماتے ہیں تسنیم دور سے ہے سمہ سے اور اس کا معنی ہے اوپر والا۔ کیونکہ اہل جنت کا سب سے اعلیٰ قسم کا شراب ہوگا۔ پس اس وجہ سے یہ بلندیوں سے آئے گا۔

فرماتے ہیں اہل جنت کا سب سے اشرف و اعلیٰ شراب ہوگا جو ان کے پاس عالی ترین تسنیم سے آئے گا اور تسنیم ایک چشمہ ہے جس سے خدا کے مقرب بندے سیراب ہوں گے اور خدا کے مقرب محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں۔ جن کے بارے میں خدا نے فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ (سورہ واقعہ) اور یہ رسول خدا، جناب خدیجہ علیہا السلام۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی ذریت ہے جو ان کے ساتھ ملحق ہو۔

اور اس کے بارے میں خدا نے فرمایا: أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ . اور ہم نے ان کے ساتھ ان کی ذریت کو بھی ملحق کر دیا ہے۔

فرماتے جو خدا کے مقرب ہیں وہ چشمہ تسنیم سے خالص پئیں گے اور جو دوسرے مومنین ہوں گے وہ ملا ہوا پئیں گے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے مجرموں کا وصف خدا نے یوں بیان کیا ہے۔ کہ وہ مجرم ہیں جو مومنین کا مذاق اڑاتے تھے اور ان پر ہنستے تھے اور ان کی طرف اشارے کیا کرتے تھے۔ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ ... فَكِهِينَ ۝ . یعنی ان سے مسخری کرتے تھے۔ وَإِذَا رَأَوْهُمْ یعنی یہ مجرم جب مومنین کو دیکھتے تو کہتے تھے۔ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ یہ گمراہ در بدر پھرنے والے لوگ ہیں۔ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ . ان کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا۔

الیوم آج قیامت کے دن ایمان والے ان کفار کا مذاق اڑائیں گے۔ اور ان کفار کو ان کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ

سورۃ الانشقاق مکی سورہ ہے اور اس کی آیات 25 ہیں اور ایک رکوع ہے۔ اور اس کو قرآن کی موجودہ ترتیب میں نمبر 84 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کو نمبر 83 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کو واجب نمازوں میں اور نوافل میں پڑھے گا اور اس کو نصب العین بنائے گا اللہ اس کو اس کی خواہشات کے مطابق عطا کرے گا اور کوئی چیز اس کے اور رحمت خدا کے درمیان حائل نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ لطف خدا پر نظر رکھے گا اور خدا اس پر نظر کرم رکھے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْۙ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْۙ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْۙ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْۙ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْؕ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِۚ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًاۙ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًاؕ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖۙ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًاۙ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًاؕ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًاؕ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَۚۛ بَلٰۤىۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًاؕ

ترجمہ

جب آسمان پھٹ جائے گا (۱) اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گا اور یہ ضروری بھی ہے (۲) اور جب زمین برابر کر کے پھیلا دی جائے گی (۳) اور وہ اپنے ذخیرے پھینک کر خالی ہو جائے گی (۴) اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گی اور یہ ضروری بھی ہے (۵) اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف جانے کی کوشش کر رہا ہے تو ایک دن اس کا سامنا کرے گا (۶) پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (۷) اس کا حساب آسان ہوگا (۸) اور وہ اپنے اہل کی طرف خوشی خوشی واپس آئے گا (۹) اور جس کو نامہ اعمال پشت کی طرف سے دیا جائے گا (۱۰) وہ عنقریب موت کی دعا کرے گا (۱۱) اور جہنم کی آگ میں داخل ہوگا (۱۲) یہ پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت خوش تھا (۱۳) اور اس کا خیال تھا کہ پلٹ کر خدا کی طرف نہیں جائے گا (۱۴) ہاں اس کا پروردگار خوب دیکھنے والا ہے (۱۵)

تفسیر

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْۙ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

یعنی قیامت والے دن ایسا ہوگا۔

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْۙ اور وہ اپنے رب کے حکم کو بجالائے گا یہ ضروری ہے یعنی آسمان اپنے رب کے حکم کی اطاعت کرے گا اور اطاعت کرنے کا حق ادا کرے گا۔

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْۙ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْۙ اور زمین کو برابر کر کے پھیلا دیا جائے گا اور وہ اپنے ذخیرے باہر نکال کر خود خالی ہو جائے گی فرماتے ہیں مراد ہے کہ زمین کو پھیلا دیا جائے گا تو وہ پھٹ جائے اور جو لوگ اس کے اندر دفن ہوں گے ان سب کو باہر نکال دے گی اور پھر اس کے اندر کوئی انسان نہیں ہوگا وہ خالی ہو جائے گی۔

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِۚ

اے انسان تو اپنے رب کی طرف جانے کی کوشش کر رہا ہے تو ایک دن اس سے ضرور ملاقات کرے گا۔

یعنی نیز خدا کی بارگاہ کو وہ واپس آرہا ہے ایک دن تو ضرور اس کے حضور شر سے سامنا کرے گا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۔ پس جس کو نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کے بارے میں کہا گیا ہے وہ ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسود بن ہلال المخزومی ہے کہ جو بنی مخزوم سے تھا۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کی پشت کی طرف سے دیا جائے گا۔

آپ نے فرمایا یہ اسود بن عبدالاسود بن ہلال المخزومی تھا کہ جس نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء کو احد کے دن قتل کیا تھا۔

فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۔ پس وہ عنقریب موت کی دعا کرے گا۔ فرماتے ہیں ثبور سے ویل ہے۔

إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۔ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۔ اور اس کا خیال تھا کہ وہ پلٹ کر ہرگز خدا کے حضور نہیں جائے گا ہاں اس کا خدا خوب دیکھنے والا ہے۔

یعنی اس کا گمان تھا کہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر خدا کی بارگاہ میں پیش نہیں ہوگا۔

آیت نمبر ۱۶ تا ۲۵

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

ترجمہ

میں شفق کی قسم کھا کر کہتا ہوں (۱۶) اور رات اور جن چیزوں کو وہ ڈھانک لیتی ہے ان کی قسم (۱۷)

اور چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے (۱۸) کہ تم ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں مبتلا ہو گے (۱۹) پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لے آتے ہیں (۲۰) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ہیں (۲۱) بلکہ کفار تو تکذیب بھی کرتے ہیں (۲۲) اور اللہ خوب جانتا ہے جو یہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں (۲۳) اب آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں (۲۴) علاوہ صاحبان ایمان و عمل صالح کے کہ ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر و ثواب ہے (۲۵)

تفسیر

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۔ میں شفق کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ شفق سے مراد سورج کے غروب ہونے کے بعد کی سرخی مراد ہے۔

وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۔ اور رات کی قسم اور جن چیزوں کو وہ ڈھانپ لیتی ہے ان کی قسم۔

مراد یہ ہے جب ہر چیز چل کر وہاں جائے گی کہ جہاں اس کو ہلاک کیا جائے گا۔

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۔ اور چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے۔

جواب قسم۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ۔ کہ تم کو ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں مبتلا کیا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں ایک طبق سے مراد ہے ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل کیا جائے گا۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا تم ضرور بہ ضرور گزشتہ امتوں کی روش پر عمل کرو گے ان کے قدم بقدم چلو گے۔ اور ان کے راستے کی مخالفت نہیں کرو گے۔ شبر بشبر ذراع بذراع ان کے مطابق چلو گے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم بھی ضرور داخل ہو جاؤ گے۔

تو جب رسول خدا نے یہ فرمایا تو یہود و نصاریٰ نے کہا یا رسول اللہ گزشتہ امتوں سے مراد آپ کی ہم ہیں۔

آپ نے فرمایا میری جو بھی مراد ہو اس وہ اسلام کو پارہ پارہ کرے گا اس کو نقصان دے گا پہلے تم امامت میں نقص وارد کرو گے اور آخر میں نماز میں نقص وارد کرو گے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن الحسین اور انہوں نے احمد بن عبداللہ سے اور اس نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے جمیل بن صالح سے اور اس نے زرارہ سے اور اس نے ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ میں فرمایا اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ زرارہ نے کہا کیا یہ امت اپنے نبی اکرمؐ کے بعد فلاں و فلاں ۔ فلاں کے معاملہ میں من و عن ارتکاب کریں گے۔

إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ﴿۱۴﴾ یعنی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں ان کو گمان ہی نہیں تھا۔ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ یعنی سورج کے غروب کے بعد کی سرخی کی قسم ہے اور جواب قسم۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ مراد مذہب کے بعد دوسرا مذہب ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم اپنے دلوں میں کیا چھپائے ہوتے ہو۔ یعنی جو تم دلوں میں چھپاتے ہو۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۲۵﴾ علاوہ ان صاحب ایمان کے جو نیک اعمال کو انجام دیتے ہیں ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ یعنی یہ ان کا حق ہے ان پر احسان نہیں ہے۔

سُورَةُ الْبُرُوج

سورۃ البروج یہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 22 ہے اسکا ایک رکوع ہے اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 85 ہے۔ اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 27 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:
جو شخص سورہ بروج کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا۔ اللہ اسے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ کیونکہ سورہ بروج انبیاء کا سورہ ہے۔

نیز رسول خداؐ نے فرمایا:
جو شخص سورہ بروج کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے ہر جمعہ میں شرکت کرنے والے اور عرفات میں عرفہ کرنے والوں کی تعداد کے برابر دس گنا زیادہ نیکیاں عطا کرے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿۳﴾
قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ﴿۵﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا
قُعُودٌ ﴿۶﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوا
مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۸﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝

ترجمہ

برجوں والے آسمان کی قسم (۱) اور اس دن کی قسم جس کا وعدہ دیا گیا ہے (۲) اور گواہ اور جس کی گواہی دی جائے گی اس کی قسم (۳) اصحاب اخدود ہلاک کردیے گئے (۴) آگ سے بھری ہوئی خندقوں والے (۵) جن میں آگ بھرے بیٹھے ہوئے تھے (۶) اور وہ مومنین کے ساتھ جو سلوک کررہے تھے خود ہی اس کے گواہ بھی ہیں (۷) اور انہوں نے ان سے صرف اس بات کا بدلہ لیا ہے کہ وہ خدائے عزیز وحمید پر ایمان لائے تھے (۸) وہ خدا جس کے اختیار میں آسمان وزمین کا سارا ملک ہے اور وہ ہر شے کا گواہ اور نگران بھی ہے (۹) بے شک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو ستایا اور پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب بھی ہے (۱۰) بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (۱۱)

تفسیر

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝
برجوں والے آسمان کی قسم اور اس دن کی قسم جس دن کا وعدہ دیا گیا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں وہ دن جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ قیامت کا دن ہے۔
وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝ اور گواہ اور جس کی گواہی دی جائے گی اس کی قسم۔

علامہ فرماتے شاہد سے مراد روز جمعہ ہے اور مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ اصحاب اخدود ہلاک کردیے گئے۔

علامہ فرماتے ہیں اصحاب اخدود کے قتل کیے جانے کا سبب کچھ یوں ہے کہ حبشہ کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ذونواس تھا اور اس نے یمن پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور وہ حمیر و خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے قبیلہ اور اپنے ملک والوں کو یہودیت پر جمع کر دیا اور اس نے اپنا نام یوسف رکھ لیا اور ایک زمانہ تک وہ یہودیت پر قائم رہا اور حکومت کرتا رہا۔ اس کو اطلاع دی گئی کہ یمن کے علاقہ نجران میں ایک قوم ہے جو دین نصرانیہ پر قائم ہیں۔ اور وہ سارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہیں انجیل کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ اور ان کا دینی رہنما عبداللہ ابن بریا ہے۔ پس بادشاہ کے حواریوں نے بادشاہ کو آمادہ کیا کہ وہ اس قوم کے خلاف کاروائی کرے اور ان کے پاس جائے اور ان کو یہودیت پر لے آئے اگر وہ قبول نہ کریں تو ان کو سزا دی جائے۔

پس بادشاہ نجران آیا اور اس نے اس قوم کے تمام افراد کو جمع کیا۔ جو نصرانی دین پر قائم تھے اور ان کے سامنے یہودیت کو پیش کیا۔ اور ان سب کو یہودی ہونے کا کہا تو انہوں نے یہودیت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پس بادشاہ نے ان سے مجادلہ و مباحثہ کیا اور ان کو تمام طریقوں سے یہودیت پر آمادہ کیا تاکہ وہ اس کے دین میں داخل ہو جائیں لیکن انہوں نے قبول نہ کیا تو بادشاہ نے ان سے کہا یا یہودیت کو اختیار کرو اور یا قتل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ تو انہوں نے قتل ہونے کو اختیار کیا۔ پس بادشاہ نے ان کے لیے خندقیں کھدوائیں اور ان میں آگ کو بھڑکایا ان افراد میں سے بعض کو اس آگ میں ڈال دیا اور بعض کو تلوار کے ذریعے قتل کر دیا۔ اور تمام کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا۔ آگ میں جلنے والے اور تلوار سے قتل ہونے والوں کی کل تعداد بیس (20) ہزار (20000) افراد تھی۔

ان میں سے ایک فرد باہر نکل گیا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ گیا اور بادشاہ نے اپنے افراد اس کے تعاقب میں روانہ کیے لیکن وہ اس کو گرفتار کرنے سے عاجز رہے اور تمام بادشاہ کے پاس واپس آگئے۔ اور ذونواس واپس اپنے لشکر میں آگیا۔ تو اس کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کہ قتل اصحاب اخدود خندقوں والوں کو قتل کر دیا گیا۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔ تحقیق جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو ستایا۔ یعنی ان کو آگ سے جلا دیا۔

ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ ۔ اور پھر ان لوگوں نے توبہ نہیں کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلانے والا عذاب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے بکر بن سہل نے بیان کیا ہے انہوں نے عبدالغنی بن سعید سے اور اس نے موسیٰ بن

عبدالرحمن اور اس نے ابن جریج اور اس نے عطا اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: الَّذِينَ آمَنُوا سے مراد ہے جو تصدیق کرتے ہیں۔

وہ اللہ پر ایمان لائے اور اس کی وحدانیت پر ایمان لائے اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ مراد ہے۔ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔

مراد ہے کہ ان کو ایسا اجر دیا جائے گا جس کو نہ آنکھوں نے کبھی دیکھا ہوگا اور نہ اس کے بارے میں کانوں نے کبھی سنا ہو۔ اور یہ جنت پر کامیابی اور حقیقی سے اس میں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝

ترجمہ

بے شک آپ کے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے (۱۲) وہی پیدا کرنے والا اور دوبارہ ایجاد کرنے والا ہے (۱۳) وہی بہت بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے (۱۴) وہ صاحب عرش مجید ہے (۱۵) جو چاہتا ہے کر سکتا ہے (۱۶) کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر آئی ہے (۱۷) فرعون اور قوم ثمود کی خبر (۱۸) مگر کفار تو صرف جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں (۱۹) اور اللہ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے (۲۰) یقیناً یہ بزرگ و برتر قرآن ہے (۲۱) جو لوح محفوظ میں محفوظ کیا گیا ہے (۲۲)

تفسیر

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ اے محمد! تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔

مراد جب وہ جابر و ظالم بادشاہوں کو پکڑتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورہ ہود میں بھی فرمایا:

إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۝ کہ اس کی گرفت بہت سخت وشدید ہے۔ (سورہ ہود)

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وہی پیدا کرنے والا ہے اور وہی دوبارہ ایجاد کرنے والا ہے۔ فرمایا مراد ہے وہ خلق کو مارنے والا اور موت کے بعد دوبارہ محشر میں موت کے بعد زندہ کرنے والا ہے۔

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ وہ بہت بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔

یعنی مراد ہے خدا اپنے اولیاء اور اطاعت کرنے والوں کو بخشنے والا اور ان سے محبت کرنے والا ہے اور اپنے محبت کرنے والا ہے جیسے تم میں سے ایک اپنے دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے۔ وہ خدا صاحب بشارت اور محبت ہے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ (وہ صاحب عرش مجید ہے) فرمایا: اللہ ہی کریم اور صاحب مجید وعزت ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝ یقیناً وہ بزرگ و برتر قرآن ہے جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔

فرماتے ہیں کہ لوح محفوظ کی دو طرفیں ہیں ایک طرف اس کی عرش کے دائیں جانب پر ہے۔ اور اس کی دوسری طرف اسرافیل کی پیشانی ہے۔ اور جب خدا وحی کا ارادہ کرتا ہے تو لوح اسرافیل کی پیشانی پر مارتا ہے اور پھر وہ لوح کی طرف دیکھتا ہے جو کچھ لوح پر درج دیکھتا ہے اس کی جبرائیل کی طرف وحی کرتا ہے۔

سُورَةُ الطَّارِق

یہ سورۃ الطارق مکی سورہ ہے اور اس کی آیات 17 ہیں اور اس کا ایک رکوع ہے اور اس کا موجودہ قرآن میں نمبر 86 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص واجب نمازوں میں سورہ الطارق کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اللہ اس کی قدر و عزت میں اضافہ کرے گا وہ جنت میں انبیاء کے ساتھ ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ
الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ
خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝
اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا
نَاصِرٍ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ
لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ
كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

ترجمہ

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم (۱) اور تم کیا جانو کہ طارق کیا ہے (۲) یہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے (۳) کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس کے اوپر نگران نہ معین کیا گیا ہو (۴) پھر انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (۵) وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے (۶) جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے (۷) یقیناً وہ خدا انسان کے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے (۸) جس دن رازوں کو آزمایا جائے گا (۹) تو پھر نہ کسی کے پاس قوت ہوگی اور نہ مددگار (۱۰) قسم ہے چکر کھانے والے آسمان کی (۱۱) اور شگافتہ ہونے والی زمین کی (۱۲) بے شک یہ قول فیصل ہے (۱۳) اور مذاق نہیں ہے (۱۴) یہ لوگ اپنا مکر کر رہے ہیں (۱۵) اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں (۱۶) تو کافروں کو چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دو (۱۷)

تفسیر

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ آسمان کی قسم اور طارق کی قسم۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ طارق کیا ہے۔ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ یہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ ایک طارق ستارہ ہے قیامت کا ستارہ ہے اور یہ زحل ہے جو سب سے اعلیٰ منزل پر ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس پر کوئی نگران معین نہ ہو۔

علماء فرماتے ہیں وہ نگران ملائکہ ہیں۔

حضرت ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا السماء سے مراد امیر المومنین کا موضع و مقام ہے الطارق سے وہ روح مراد ہے جو آئمہ معصومین علیہم السلام کے لئے ہے کی طرف رہتا ہے جو ان کی دن رات رہنمائی کرتا ہے اور یہ وہ روح ہے جو پہلے رسول خدا کے ساتھ تھا اور ان کے بعد وہ وقت کے امام کے ساتھ ہوتا ہے جو ان کی تائید کرتا ہے پھر میں نے عرض کیا کہ اس سے مراد النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا اس سے مراد رسول خدا ہیں۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ پھر انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے خلق کیا گیا ہے اور

اس کو ایک اچھلتے ہوئے پانی سے خلق کیا گیا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مرد کا نطفہ ہے جو پوری قوت کے ساتھ جسم سے خارج ہوتا ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ (وہ پانی) جو پشت اور سینہ کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مرد کا نطفہ اس کی پشت میں ہوتا ہے اور عورت کا نطفہ سینے میں ہوتا ہے۔

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝ یقیناً خدا انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے یعنی جیسے وہ انسان کو نطفہ سے خلق کرنے پر قادر ہے ایسے ہی وہ اس کو دنیا میں رجعت کے دن دوبارہ زندہ کرنے اور قیامت کے دن آخرت میں زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝ وہ دن کہ جس میں رازوں کو آزمایا جائے گا۔ یعنی تمام پوشیدہ رازوں کو کھول دیا جائے گا۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ قسم ہے رجع والے آسمان کی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ قسم ہے بارش والے آسمان کی۔

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ یعنی مراد ہے کہ قسم ہے اس زمین کی جس سے نباتات پیدا ہوتے ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں یہ ساری قسمیں ہیں اور ان کا جواب قسم یہ ہے۔ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ فرماتے ہیں فصل یعنی ... ہے اس کا معنی ہے۔ قاطع یقینی کا قول ہے۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ یہ مذاق نہیں ہے۔

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ یہ لوگ حیلہ کر رہے ہیں۔

یعنی یہ لوگ حیلہ کر رہے ہیں۔ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ اور ان کے ساتھ بھی تدبیر کی جائے گی یعنی خدا بھی ان کے ساتھ مکر کرے گا اس سے مراد ان کا عذاب ہے۔ کہ ان کو عذاب دے گا۔ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ پس آپ ان کافروں کو چھوڑ دیں اور ان کو کچھ مہلت دے دیں۔

یعنی ان کو کچھ مدت کے لئے چھوڑ دیں۔

فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝ پس ان کے لئے نہ کوئی طاقت ہوگی اور نہ مددگار۔ حضرت ابو بصیر فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے ان کے پاس کوئی طاقت نہیں ہوگی کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے خالق کی مخالفت کر سکیں۔ اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

جو خدا کے مقابل میں ان کی مدد کرے گا جب خدا ان کے بارے میں عذاب کا ارادہ رکھتا ہوگا۔ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ یہ لوگ رسول کے خلاف، علی کے خلاف، فاطمہ کے خلاف مکر و حیلے کر رہے ہیں۔ خدا نے فرمایا اے محمد ہم بھی ان کے خلاف حیلہ کریں گے۔ آپ ان کافروں کو چھوڑ دیں اور مہلت دیں اور ان کو مہلت ہے قائم کے ظہور تک کی۔ پس وہ دن جبار کا کافروں سے انتقام لے گا۔ خواہ جابر، ظالم قریش سے ہو یا اس سے سب سے بدلہ لے گا۔

سُورَۃُ الْاَعْلٰی

سورۃ الاعلیٰ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 19 ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ قرآن میں اس کا نمبر 87 ہے اور ترتیب نزول میں اس کا نمبر 8 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے فرائض نمازوں میں سورہ الاعلیٰ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اسے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

نیز ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے چاہنے والے کو چاہیے کہ وہ ہر شب جمعہ سورۃ الاعلیٰ اور سورہ جمعہ کی تلاوت ضرور کرے۔

آیت ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنْسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝
وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ مَنْ
يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ
لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ
فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ

هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى ﴿۱۹﴾

ترجمہ

اپنے بلند ترین رب کے نام کی تسبیح کرو (۱) جس نے پیدا کیا ہے اور درست بنایا ہے (۲) جس نے تقدیر معین کی ہے اور پھر ہدایت دی ہے (۳) جس نے چارہ بنایا ہے (۴) پھر اسے خشک کر کے سیاہ رنگ کا کوڑا بنا دیا ہے (۵) ہم عنقریب تمہیں اس طرح پڑھائیں گے کہ بھول نہ سکو گے (۶) مگر یہ کہ خدا ہی چاہے کہ وہ ہر ظاہر اور مخفی رہنے والی چیز کو جانتا ہے (۷) اور ہم تم کو آسان راستہ کی توفیق دیں گے (۸) لہٰذا لوگوں کو سمجھاؤ اگر سمجھانے کا فائدہ ہو (۹) عنقریب خوف خدا رکھنے والا سمجھ جائے گا (۱۰) اور بدبخت اس سے کنارہ کشی کرے گا (۱۱) جو بہت بڑی آگ میں جلنے والا ہے (۱۲) پھر نہ اس میں زندگی ہے نہ موت (۱۳) بے شک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہو گیا (۱۴) جس نے اپنے رب کے نام کی تسبیح کی اور پھر نماز پڑھی (۱۵) لیکن تم لوگ زندگانی دنیا کو مقدم رکھتے ہو (۱۶) جب کہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے (۱۷) یہ بات تمام پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے (۱۸) ابراہیم کے صحیفوں میں بھی اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی (۱۹)

تفسیر

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿۱﴾ ۔ اپنے بلند ترین رب کے نام کی تسبیح کرو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یوں کہو۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔

الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ ۔ جس نے خلق کیا اور درست بنایا۔ جس نے تقدیر معین کی اور پھر ہدایت کی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اس نے ہر چیز کی پہلے تقدیر مقرر کی اور پھر جس کو چاہا اس کی طرف ہدایت کی۔

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ ۔ وہی ذات ہے جس نے چارہ اگایا۔ مراد یہ بات ہے کہ جس نے سبزہ جات وغیرہ خلق کیے۔

فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوٰى ﴿۵﴾ ۔ پھر اسے خشک کر کے سیاہ رنگ کا کوڑا بنا دیا۔ یعنی اس ذات نے پہلے نباتات کو زمین سے خلق کیا اور پھر اس کو خشک کر کے کوڑا بنا دیا۔ جو بعد سے گل سڑ کے سیاہ رنگ کا ہو گیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ﴿۶﴾ ۔ عنقریب ہم آپ کو ایسا پڑھائیں گے کہ تم بھول نہ پاؤ گے۔

یعنی ہم آپ کو ایسی تعلیم دیں گے کہ پھر آپ کبھی بھی بھول نہ پاؤ گے۔ کہ جب خدا کہہ رہا ہے کہ وہ محمد کبھی بھولے گا نہیں۔ لیکن اللہ استثنا کر رہا ہے۔

إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۔ مگر وہ کہ جسے خدا چاہے گا۔

یعنی نسیان لغوی سے وہ دامن میں نہیں ہیں۔ اور نسیان لغوی سے مراد ترک کرنا ہے جس کو خدا چاہے گا آپ اس کو ترک کریں گے۔ نسیان حقیقی مراد نہیں ہے اور نسیان حقیقی پہ خدا کو نہیں ہوتا۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ ۔ پھر ہم آپ کو آسان راستے کی توفیق دیں گے۔

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ ۔ اور آپ ان لوگوں کو سمجھائیں اگر کوئی فائدہ ہو تو رسول خدا کی ذات کو خطاب ہے آپ ان کو سمجھائیں

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشٰى ﴿۱۰﴾ ۔ عنقریب خوف خدا رکھنے والے سمجھ جائیں گے۔ یعنی آپ ان کو یاد کرواتے ہیں۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ۔ بدبخت اس سے کنارہ کشی کرے گا جو بہت بڑی آگ میں جلنے والا ہے۔

یعنی جس کی آپ پاسداری کر رہے ہیں اس سے شقی ترین منہ موڑے گا۔ اور جو منہ موڑے گا اس کے لیے بہت سخت آگ کا عذاب ہوگا۔ اور وہ جہنم کی آگ کا عذاب ہے۔

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ ۔ پھر اس میں زندگی ہے اور نہ موت ہے۔ یعنی جہنم کی آگ میں ایسا کہ خدا فرماتا ہے کہ موت نہیں آئے گی۔ اور پھر وہ زندہ بھی نہیں رہے گا۔ یعنی سکون کی زندگی میسر نہیں ہوگی۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ ۔ بے شک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہو گیا۔ یعنی جو نماز عید کے ادا کرنے سے قبل زکوٰۃ فطرہ ادا کرے گا وہ کامیاب ہوگا۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ ۔ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو۔ اور نماز ادا کرو۔ یعنی نماز فطر اور عید الاضحیٰ ادا کرو۔

إِنَّ هٰذَا ۔ یعنی یہ جو آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى ﴿۱۹﴾ ۔ یہ قرآن تمام صحیفوں میں موجود ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے الحسین بن محمد نے نقل کیا ہے انہوں نے معلی بن محمد نے اور انہوں نے بسطام بن مرہ سے اور انہوں نے اسحاق بن حسان سے اور انہوں نے الہیثم بن واقد سے اور علی بن الحسین العبدی سے وہ ابو سعید ... سے وہ ابو الاصبغ سے نقل کیا ہے کہ میں نے امیر المومنین علی سے خدا اس قول کے بارے میں سوال کیا۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى۔ آپ نے فرمایا آسمانوں اور زمینوں کی خلقت سے دو ہزار سال قبل عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فاشهدوا بهما وان علیا وصی محمد

جناب عطائے حضرت ابن عباسؓ سے خدا کے اس قول کے بارے میں روایت کیا ہے ... فرماتے ہیں مراد ہے ... قیامت تک ہونے والے کے بارے میں پوشیدہ ہے خدا اس کو علم ... اور ہم نے آپ کے لیے امام کو آسان کر دیا ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

سورۃ الغاشیہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 26 ہے اور اس کا رکوع ایک ہے۔ اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 88 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 68 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص واجب اور نفل نمازوں میں سورہ غاشیہ کی تلاوت کرے گا۔ اور اس پر پابندی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔

نیز رسول خدا نے فرمایا۔
جو شخص سورہ غاشیہ کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حساب آسان کرے گا۔

آیت ۱ تا ۱۶

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝

ترجمہ

کیا تمہیں ڈھانپ لینے والی قیامت کی بات معلوم ہے (۱) اس دن بہت سے چہرے ذلیل اور رسوا ہوں گے (۲) محنت کرنے والے تھکے ہوئے (۳) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے (۴) انہیں کھولتے ہوئے پانی کے چشمے سے سیراب کیا جائے گا (۵) ان کے لئے کوئی کھانا سوائے خاردار جھاڑی کے نہ ہوگا (۶) جو نہ موٹائی پیدا کرے گی اور نہ بھوک کے کام آئے گی (۷) اور کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے (۸) اپنی محنت و ریاضت سے خوش (۹) بلند ترین جنت میں (۱۰) جہاں کوئی لغو آواز سنائی نہ دے (۱۱) وہاں چشمے جاری ہوں گے (۱۲) وہاں اونچے اونچے تخت ہوں گے (۱۳) اور اطراف میں رکھے ہوئے پیالے ہوں گے (۱۴) اور قطار سے لگے ہوئے گاؤ تکیے ہوں گے (۱۵) اور بچھی ہوئی بہترین مسندیں ہوں گی (۱۶)

تفسیر

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ کیا آپ کو ڈھانپ لینے والی قیامت کی خبر معلوم ہے۔

یعنی خطاب رسول خدا کو ہے کہ اے ہمارے رسول کیا آپ کے پاس قیامت کی خبر آئی ہے۔ اور غاشیۃ کا معنی جو لوگوں کو ڈھانپ لے گی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ۝ اور اس دن بہت سے چہرے ذلیل و رسوا ہوں گے محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہوں گے اور روزے رکھتے ہوں گے لیکن دین خدا کی مخالفت اور دشمنی کے ساتھ دشمنی رکھنے والے ہوں گے اور جنہوں نے اعمال انجام دیے لیکن حق سے دشمنی رکھی ان سے کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوگا۔

تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ وہ دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشموں سے ان کو سیراب کیا جائے گا۔

یعنی ان ذلیل و رسوا چہروں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

فرماتے ہیں جہنم کے چشموں کو آنیۃ اس لئے کہا جاتا ہے وہ اپنی شدت کی گرمی کی وجہ سے کھولتے ہوں گے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ اور ان کے لئے کھانا خاردار جھاڑی کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

فرماتے ہیں ضریع سے مراد اہل دوزخ کا وہ پانی ہے جو زنا کرنے والوں کی شرمگاہوں سے نکلتا ہے۔

لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝ جو نہ موٹاپا پیدا کرے گا اور نہ بھوک کے کام آئے گا۔

اس کے بعد امیر المومنین علی کی اتباع و پیروی کرنے والوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ اور کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے اور وہ اپنی محنت و ریاضت سے خوش ہوں گے یعنی جو کچھ دنیا میں کرتے رہے ہوں گے اس پر خوش ہوں گے۔

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ کہ وہ بلند ترین جنت میں ہوں گے کہ جہاں کوئی لغو آواز نہ سنی جائے گی۔

یعنی کوئی عمل قول جھوٹ وہاں نہیں سنا جائے گا۔

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۝ اور وہاں اونچے تخت ہوں گے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جنت میں سونے کے تخت کہ جن کو زبرجد اور یاقوت سے سجایا گیا ہوگا اور ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝ اور ان کے اطراف میں پیالے رکھے ہوں گے۔

یعنی ان تختوں کے اطراف میں ایسے پیالے ہوں گے کہ ان کے لئے کوئی دستے نہیں ہوں گے۔

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اور قطار سے لگائے ہوئے تکیے ہوں گے۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ نمارق سے مراد تکیے ہیں۔

وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ اور بچھی ہوئی بہترین مسندیں ہوں گی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا نے جنت میں جو کچھ بھی خلق کیا ہے اس کی مثال دنیا میں خلق کی ہے سوائے زرابی کے اس کی مثل دنیا میں نہیں ہے اور ان کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔ اور کیسی ہیں۔

آیت ۱۷ تا ۲۶

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ

رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

ترجمہ

کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے ہیں کہ اسے کس طرح پیدا کیا گیا ہے (۱۷) اور آسمان کو کس طرح بلند کیا گیا ہے (۱۸) اور پہاڑ کو کس طرح نصب کیا گیا ہے (۱۹) اور زمین کو کس طرح بچھایا گیا ہے (۲۰) لہٰذا تم نصیحت کرتے رہو کہ تم صرف نصیحت کرنے والے ہو (۲۱) تم ان پر مسلط اور ان کے ذمہ دار نہیں ہو (۲۲) مگر جو منہ پھیر لے اور کافر ہو جائے (۲۳) تو خدا اسے بہت بڑے عذاب میں مبتلا کرے گا (۲۴) پھر ہماری ہی طرف ان سب کی بازگشت ہے (۲۵) اور ہمارے ہی ذمہ ان سب کا حساب ہے (۲۶)

تفسیر

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝

کیا یہ لوگ کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کس طرح خلق کیا گیا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں اس ۔۔۔ فرماتے ہیں کہ اس جگہ فقط اونٹ نہیں بلکہ تمام جانور مراد ہیں کہ ان جانوروں کی طرف غور و فکر کرو اس کو کس انداز میں خلق کیا گیا ہے۔

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور اس آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس کو کیسے بلند کیا گیا ہے۔

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور ان پہاڑوں کی طرف دیکھ کر ان کو کیسے گاڑا گیا ہے۔

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور اس زمین کی طرف کہ اس کو کیسے بچھایا گیا ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کہہ رہا ہے کہ کیا اونٹ کی مثل خلقت آسمان کی مثل بلند کرنا پہاڑوں کی مثل نصب کرنا اور زمین کی طرح کسی کو بچھانا اللہ کے علاوہ کوئی اور کر سکتا ہے؟ میرے علاوہ کوئی اس جیسے افعال انجام دے سکتا ہے۔

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لہٰذا آپ ان کو وعظ کرتے رہیں آپ تو فقط واعظ ہی ہیں۔

یعنی یہ خطاب رسول خدا کو ہے آپ فقط خدا کی طرف سے معین شدہ واعظ ہیں۔

لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ آپ ان کے نگران و ذمہ دار نہیں ہیں۔

فرمایا مراد ہے آپ ان کے محافظ اور ان پر نگران اور کاتب نہیں ہیں جو ان کے اعمال کو لکھتے ہیں۔

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ مگر جو منہ موڑ جائے اور کافر ہو جائے۔

مراد ہے کہ جو آپ کی وعظ سے عبرت حاصل نہ کرے اور آپ کی تصدیق نہ کرے اور میری ربوبیت کا انکار کرے۔ اور میری نعمتوں کا کفران کرتا ہے۔

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ اور خدا اس کو بہت بڑے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

مراد ہے کہ بہت سخت اور ہمیشہ رہنے والا عذاب ان پر مسلط کرے گا۔ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ پھر ہماری طرف ان سب کی بازگشت ہوگی بلکہ فرماتے ہیں مراد ہے سب کی آخری منزل ہمارے پاس ہی ہے۔

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝ اور ہمارے ہی ذمہ ہے ان کا حساب یعنی ان کو قیامت کے دن ان کے اعمال کی جزا و سزا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہوگا۔

علی بن ابراہیم نے بھی یہی ذکر کیا ہے کہ ان کی بازگشت بھی ہمارے پاس ہے اور ان کا حساب بھی ہمارے ذمہ ہے علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے جعفر بن احمد نے ذکر کیا ہے اور اس نے عبدالکریم بن عبدالرحیم ہے اور اس نے محمد بن علی سے اور اس نے محمد بن الفضیل سے اور اس نے ابو حمزہ سے اور اس نے کہا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ جعفر صادقؑ سے سنا آپ نے فرمایا۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝

اس سے مراد ان لوگوں کے چہرے ہیں جو رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے عبادت کرتے ہیں اور رسول کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

سورۃ الفجر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد تیس (30) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 89 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 10 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو اپنی فریضہ نمازوں میں سورہ فجر کی تلاوت کرے گا۔ یا نوافل نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کو قیامت کے دن سید الشہداء امام حسینؑ کے ساتھ محشور فرمائیں گے۔ اور آپ کے ساتھ اس کو جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ امام حسینؑ کا سورہ ہے۔

آیت ۱ تا ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ۝ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ۝ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ۝ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۝ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قسم ہے فجر کی (۱) اور دس راتوں کی (۲) اور جفت و طاق کی (۳) اور رات کی جب وہ جانے لگے (۴) بے شک ان چیزوں میں قسم ہے صاحب عقل کے لیے (۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا ہے (۶) ستونوں والے ارم والے (۷) جس کا مثل دوسرے شہروں میں نہیں پیدا ہوا ہے (۸) اور ثمود کے ساتھ جو وادی میں پتھر تراش کر مکان بناتے تھے (۹) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (۱۰) جن لوگوں نے شہروں میں سرکشی پھیلائی (۱۱) اور خوب فساد کیا (۱۲) تو پھر خدا نے ان پر عذاب کے کوڑے برسا دیے (۱۳) بے شک تمہارا پروردگار ظالموں کی تاک میں ہے (۱۴) لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب خدا نے اس کو اس طرح آزمایا کہ عزت اور نعمت دے دی تو کہنے لگا کہ میرے رب نے مجھے باعزت بنایا ہے (۱۵)

تفسیر

وَالْفَجْرِ۝ قسم ہے فجر کی۔

فرماتے ہیں اس میں دو احتمال ہیں پہلا الفجر سے صبح کی فجر مراد ہے۔

وَلَيَالٍ عَشْرٍ۝ اور دس راتوں کی قسم۔

علماء فرماتے ہیں دس راتیں ذی الحجہ کی اس کا عشرہ مراد ہیں۔

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۝ جفت و طاق کی قسم۔

شفع سے مراد دو رکعت نماز شفع ہے جو نماز شب کا حصہ ہے اور وتر سے مراد بھی ایک رکعت نماز وتر ہے جو نماز شب کا حصہ ہے اور ایک اور حدیث سے اگر ہوا ہے کہ شفع سے مراد امام حسنؑ و امام حسینؑ ہیں اور وتر سے مراد امیر المومنین علیؑ ہے۔

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ۝ بے شک ان چیزوں میں قسم ہے عقل والوں کے لیے۔

یعنی جن کے لیے عقل ہے ان کے لیے یہ قسم معتبر ہے۔

فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝ ۔ تو یہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری توہین کی ہے۔

كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ ۔ ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم یتیم کا احترام نہیں کرتے تھے اور مسکینوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے۔

یعنی تم مساکین کو کھانے کی دعوت نہیں دیتے تھے۔ اور یہاں لوگوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے جو آل محمدؐ کے حقوق غصب کرنے والے اور ان پر ظلم کرنے والے ہیں اور یتیموں کا مال کھانے والے اور ان آل محمدؐ کے فقراء و مساکین اور مسافروں کا حق ادا نہیں کرتے تھے۔

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ اور میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے تھے۔ یعنی میراث میں حق داروں کا حق ادا نہیں کرتے تھے اور سارا مال خود کھا جاتے تھے۔

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ ۔ اور مال دنیا کو بہت دوست رکھتے تھے اور اس کو جمع کرتے تھے۔

یعنی مال جمع کر کے رکھتے تھے اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے تھے۔

ابوالجارود: حضرت امام محمد باقرؑ سے اس قول کے بارے میں نقل کیا۔ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ ۔ یاد رکھو جب زمین کو پے در پے ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ زلزلے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی پھٹ جائے گی۔ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ ۔ جب تیرے رب کا امر آئے گا اور تمام ملائکہ صف بستہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں اس آیت میں ملائکہ کو واحد ذکر کیا گیا ہے لیکن مراد جمع ہے تمام ملائکہ مراد ہیں۔

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝ ۔ اور اس دن جہنم کو ان کے سامنے لایا جائے گا تو انسان کو ہوش آ جائے گا۔ لیکن اس دن ہوش آنے کا کیا فائدہ۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے انہوں نے عمرو بن عثمان سے اور اس نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیلؑ نے بیان کیا اور فرمایا وہ اللہ کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جب وہ ساری خلائق کو جمع کرے گا اور اولین و آخرین کے تمام انسانوں کو جمع کرے گا اس وقت جہنم کو لایا جائے گا اس کو کھینچ کر لایا جائے گا۔ اور ہر لگام کو ایک لاکھ فرشتوں نے پکڑا ہوگا۔ جو سخت اور شدید ہوں گے اور جہنم کے شعلے بلند ہو رہے ہوں گے اور اس کے بڑے بڑے انگارے اڑ اڑ کر ادھر ادھر گر رہے ہوں گے اور [illegible] پھر اس سے اس قدر آواز بلند ہوگی جس کی وجہ سے تمام اہل محشر لرز جائیں گے اور خائف ہو جائیں گے [illegible]

اور اس میں کوئی بندہ خواہ وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ خدا کی بارگاہ میں التجا کر رہا ہوگا اے خدا مجھے اس جہنم سے بچا لے لیکن یا رسول اللہ آپ فرما رہے ہوں گے میرے خدایا میری امت کو میری امت کو اس سے بچا لے۔ پھر اس جہنم پر ایک صراط کو رکھا جائے گا۔ جو تلوار کی دھار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک ہوگی۔

اس پر تین چیک پوسٹیں ہوں گی ایک پر امانت داری اور صلہ رحمی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ دوسری پر نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

تیسری پر خدا رب العالمین کے عدل کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ تمام انسانوں کو اس سے گزرنے کا حکم دے گا۔ پس سب سے پہلے ان سے امانت داری اور صلہ رحمی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور اگر اس میں کامیاب ہو گیا تو پھر نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور پھر اگر وہ اس میں کامیاب ہو گیا تو پھر اللہ کے عدل کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ یہی ہے کہ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ "کہ تمہارا رب تمہاری تاک میں ہے۔ لوگ پل صراط سے گزر رہے ہوں گے اور ان کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے اور فرشتے ان کے ارد گرد ہوں گے اور پکار رہے ہوں گے اے عظیم اور معاف کرنے والے اپنے فضل و کرم سے ان کو بچا لے۔ [illegible] اور جو کامیاب ہوگا اللہ کی رحمت سے کامیاب ہوگا اور پھر وہ کہے گا الحمد للہ۔ اور وہ اپنی نعمتیں اپنے نیک بندوں کے لیے تمام کرے گا۔ اور جو نیک اعمال کرتے رہے ہوں گے۔ وہ کہیں گے الحمد للہ تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جو ہمارا رب ہے کہ اس نے مجھے اس سے نجات دی اس کے بعد کہ اس سے ناامید ہو چکا تھا۔ یہ نجات خدا کے احسان و فضل و تفضل کی وجہ سے ہے۔ اور ہمارا رب بہت معاف کرنے والا اور قدردانی کرنے والا ہے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝ ۔ تو اس دن خدا ایسا عذاب کرے گا جو کسی کو نہ ہوا ہو اور اس طرح کسی کو گرفتار کیا گیا ہو۔

علامہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جو امیر المومنینؑ کے دشمن ہوں گے۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ ۔ اے نفس مطمئن اپنے رب کی طرف پلٹ اس عالم میں کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں جب کسی مومن کا وقت قریب آتا ہے اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے اے نفس مطمئن علیؑ کی ولایت کے ساتھ میری بارگاہ میں آ جاؤ اور میرے ثواب پر راضی ہو جا۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ ۔ میرے بندوں میں شامل ہو جاؤ۔ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ فرماتے ہیں اس وقت مومن کی خواہش ہو گی کہ وہ اس ندا کے ساتھ ملحق ہو جائے اور ابو بصیر نے حضرت امام ابو عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ اس آیت کا مصداق حقیقی امام حسینؑ کی ذات اقدس ہے۔ ان کے لیے یہ آواز آئی تھی۔

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ

سورۃ البلد مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد بیس (20) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 90 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 35 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

جس شخص نے سورہ بلد کی تلاوت واجب نمازوں میں کی، تو اس کی اس دنیا میں اللہ کی طرف سے شہرت ہو جائے گی کہ وہ نیک و صالح افراد میں سے ہے۔ اور آخرت میں بھی ان لوگوں میں کا شمار ہوگا۔ جو بارگاہ خدا میں مقام و منزلت رکھتے ہیں اور وہ انبیاء شہداء صالحین کے دوستوں میں سے شمار ہوگا۔

آیت ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝
يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ أَلَمْ نَجْعَلْ
لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝

ترجمہ

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں (۱) اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو (۲) اور تمہارے باپ آدم اور ان کی اولاد کی قسم (۳) ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے (۴) کیا اس کا گمان یہ ہے کہ اس

پر کوئی قابو نہ پا سکے گا (۵) کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے بے تحاشہ صرف کیا ہے (۶) کیا اس کا خیال ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا ہے (۷) کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں قرار دی ہیں (۸) اور زبان اور دو ہونٹ بھی (۹) اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی ہے (۱۰)

تفسیر

لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔

علماء فرماتے ہیں کہ بلد سے مراد مکہ شہر ہے۔

وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ اور تم اس شہر میں رہتے ہو۔

علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ قریش والے اس شہر میں رہنے والے کسی فرد پر بھی ظلم کو جائز نہیں قرار دیتے لیکن اسے پیغمبر رسول پر قریش باوجود کہ آپ اس شہر میں رہتے ہیں تب بھی آپ پر ظلم کرنے کو جائز قرار دیتے تھے۔ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝ والد اور اس کی اولاد کی قسم۔

علماء فرماتے ہیں کہ والد سے مراد ہمارے باپ آدم ہیں اور ان کی اولاد جن کی قسم کھائی ہے وہ اولاد آدم میں سے انبیاء و مرسلین اور اوصیاء ہیں کہ جن کی قسم کھا رہا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے۔ مراد ہے کہ ہم نے زحمت و مشقت برداشت کرنے والا بنایا ہے اور اس کی مثل کوئی مخلوق خلق نہیں کی۔

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال صرف کیا ہے۔

ابو الجارود نے حضرت امام باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کون شخص ہے جو یہ کہتا ہے۔ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ میں نے بہت سا مال خرچ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ عمرو بن عبدود تھا جب اس کے سامنے امیر المومنینؑ نے حق کے دین اسلام کو پیش کیا تو اس نے کہا اگر میں نے اسلام قبول کر لیا تو میرا وہ مال جو میں نے اسلام کے خلاف خرچ کیا وہ کہاں جائے گا جبکہ اسلام کا راستہ روکنے کے لیے جو مال خرچ کیا ہے وہ کہاں جائے گا۔ تو جب اس نے یہ کہا تو امیر المومنین علیؑ نے اس ملعون کو قتل کر دیا۔

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور ہم نے اس انسان کو دو راستوں کی ہدایت کی۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں دو راستوں سے مراد خیر اور شر کا راستہ ہے۔ ہم نے اس کے لیے نیکی اور بدی کے راستوں کو

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

سورۃ البلد یہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد بیس (20) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 90 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 35 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔
جس شخص نے سورہ بلد کی تلاوت واجب نمازوں میں کی۔ تو اس کی اس دنیا میں اللہ کی طرف سے شہرت ہو جائے گی کہ وہ نیک و صالح افراد میں سے ہے۔ اور آخرت میں بھی ان لوگوں میں کا شمار ہوگا۔ جو بارگاہ خدا میں مقام و منزلت رکھتے ہیں اور وہ انبیاء شہداء و صالحین کے دوستوں میں سے شمار ہوگا۔

آیت ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝
يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝ اَلَمْ نَجْعَلْ
لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝

ترجمہ

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں (۱) اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو (۲) اور تمہارے باپ آدم اور ان کی اولاد کی قسم (۳) ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے (۴) کیا اس کا خیال یہ ہے کہ اس

پر کوئی قابو نہ پا سکے گا (۵) کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے بے تحاشہ صرف کیا ہے (۶) کیا اس کا خیال ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا ہے (۷) کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں قرار دی ہیں (۸) اور زبان اور دو ہونٹ بھی (۹) اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی ہے (۱۰)

تفسیر

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔
علامہ فرماتے ہیں کہ بلد سے مراد مکہ شہر ہے۔
وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ اور تم اس شہر میں رہتے ہو۔
علامہ فرماتے ہیں کہ قریش والے اس شہر میں رہنے والے کسی فرد پر بھی ظلم کو جائز نہیں قرار دیتے لیکن اپنے پیغمبر رسول پر قریش باوجود کہ آپ اس شہر میں رہتے ہیں تب بھی آپ پر ظلم کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ والد اور اس کی اولاد کی قسم۔
علامہ فرماتے ہیں کہ والد سے مراد ہمارے بابا آدم ہیں اور ان کی اولاد کہ جن کی خدا قسم کھا رہا ہے وہ اولاد آدم میں سے انبیاء و مرسلین و اوصیاء ہیں کہ جن کی قسم کھا رہا ہے۔
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہم نے زحمت و مشقت برداشت کرنے والا بنایا ہے اور اس کی مثل کوئی مخلوق خلق نہیں کی۔
يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال صرف کیا ہے۔
ابوالجارود نے حضرت امام باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کون شخص ہے جو یہ کہتا ہے۔ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ میں نے بہت مال خرچ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا یہ عمرو بن عبدود تھا جب اس کے سامنے امیر المومنینؑ نے خندق کے دن اسلام کو پیش کیا تو اس نے کہا کہ اگر میں نے اسلام قبول کر لیا تو میرا وہ مال جو میں نے اسلام کے خلاف خرچ کیا وہ کہاں جائے گا یعنی اسلام کا راستہ روکنے کے لیے جو مال خرچ کیا ہے وہ کہاں جائے گا۔ تو جب اس نے یہ کہا تو امیر المومنین علیؑ نے اس ملعون کو قتل کر دیا۔
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور ہم نے اس انسان کو دو راستوں کی ہدایت کی۔
علی ابراہیم فرماتے ہیں دو راستوں سے مراد خیر اور شر کا راستہ ہے۔ ہم نے اس کے لیے نیکی اور بدی کے راستوں کو

واضح اور روشن کر کے بیان کر دیا۔

آیت ۱۱ تا ۲۰

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝

ترجمہ

پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا (۱۱) اور تم کیا جانو یہ گھاٹی کیا ہے (۱۲) کسی گردن کا آزاد کرنا (۱۳) یا بھوک کے دن میں کھانا کھلانا (۱۴) کسی قرابتدار یتیم کو (۱۵) یا خاکسار مسکین کو (۱۶) پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہو جاتا جو ایمان لائے اور انہوں نے صبر اور مرحمت کی ایک دوسرے کو نصیحت کی (۱۷) یہی لوگ خوش نصیبی والے ہیں (۱۸) اور جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا ہے وہ بدبختی والے ہیں (۱۹) انہیں آگ میں ڈال کر اسے ہر طرف سے بند کر دیا جائے گا (۲۰)

تفسیر

وہ گھاٹی سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کو آزاد کرنا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں وہ عقبہ (گھاٹی) ہم آلِ محمد ہیں جو اس گھاٹی پر چڑھ گیا یعنی جو ان سے تمسک کر گیا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اور خدا اس کی گردن کو جہنم کی آگ سے چھٹکارا دے دے گا۔

أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا خاکسار مسکین کو۔

یعنی وہ جس کو خاک سے کوئی شئی نہیں بچائے گی۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ یہی لوگ خوش نصیبی والے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد امیر المومنین علی کے اصحاب و ساتھی ہیں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا ۔ اور وہ جو کافر ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد دشمنانِ امیر المومنینؑ ہیں هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ ۔ یہی بدبختی والے ہیں۔ کہ ان سے مراد آلِ محمدؐ کے دشمن ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝ ۔ اور ان کو آگ میں ڈال کر انہیں ہر طرف سے بند کر دیا جائے گا۔

مُؤْصَدَةٌ یعنی جس کے ارد گرد کو بند کر دیا جائے تاکہ وہ باہر نہ جا سکے۔

علامہ علی بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسین بن سعید سے اور اس نے اسماعیل بن عباد سے اور انہوں نے الحسین بن ابو یعقوب اور انہوں نے بعض اصحاب سے اور انہوں نے ابو جعفر محمد باقرؑ سے خدا کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے۔ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ کیا ان کا خیال ہے کہ اس پر کوئی قابو نہیں پا سکے گا۔

فرمایا: جس نے نبی کو قتل کیا ہے یہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہیں پا سکے گا۔

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت مال خرچ کیا ہے۔

آپ نے فرمایا اس سے وہ شخص مراد ہے جس نے نبی اکرمؐ پر آپ کی جنگ [illegible] کے وقت لشکر پر خرچ کیا تھا۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس کو کسی نے بھی نہیں دیکھا یعنی جو ظاہر کرتا ہے وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں قرار دیں۔

فرمایا مراد رسول خدا ہیں "وَلِسَانًا" سے مراد امیر المومنین ہیں "وَشَفَتَيْنِ ۝" سے مراد الحسن والحسین ہیں۔

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ ۔ نجدین سے مراد ان کی ولایت کے راستے کی ہدایت ہے۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ ۔ تم کیا جانو کہ عقبہ کیا ہے۔ جہاں بھی قرآن میں یہ تعبیر آئی ہے اس سے مراد ہے کہ آپ کو نا معلوم کہ یہ کیا ہے۔ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ ۔ اور کسی قرابت دار یتیم کو۔

اس سے مراد رسول خدا اور مَقْرَبَةٍ ۝ سے مراد آپ کے اقرباء ہیں۔

أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ۝

اس سے مراد ایسے مسکین ہیں جو صاحب غم ہیں۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ امام صادقؑ سے خدا کے اس قول میں نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: "فَكُّ رَقَبَةٍ۝" آپ نے فرمایا وہ ہم ہیں۔ ہماری وجہ سے خدا لوگوں کی گردنوں کو جہنم سے نجات دے گا اور ہماری معرفت کے ساتھ وہ دن کہ جس میں سب بھوکے ہوں گے ہم ہی سب کو کھانا کھلانے والے ہوں گے۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ، جو اللہ کے احکام میں صبر کرتے ہیں۔ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ۝۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور یہ خدا سوائے مومن کے کسی سے قبول نہیں کرے گا۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

یہ سورۃ الشمس مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 15 ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 91 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 26 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ الشمس، واللیل، الضحیٰ اور الم نشرح کی دن یا رات کو تلاوت کرے گا۔ قیامت کے دن ہر موجود چیز حتیٰ کہ خود اس کا گوشت، پوست اس کے حق میں گواہی دے گا اور اللہ ان کی گواہی کو اس کے حق میں قبول کرے گا۔ اور حکم دے گا کہ میرے اس بندے کو جنت میں لے جاؤ تاکہ وہ جس جنت کو چاہے اپنے لیے اختیار کرے۔

آیت ۱ تا ۱۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا۝ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا۝
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا۝ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا۝ وَالْأَرْضِ وَمَا
طَحَاهَا۝ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۝ قَدْ
أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ
بِطَغْوَاهَا۝ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ
وَسُقْيَاهَا۝ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ
فَسَوَّاهَا۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

آفتاب اور اس کی روشنی کی قسم (۱) اور چاند کی قسم جب وہ اس کے پیچھے چلے (۲) اور دن کی قسم جب وہ روشنی بخشے (۳) اور رات کی قسم جب وہ اسے ڈھانک لے (۴) اور آسمان کی قسم اور جس نے اسے بنایا ہے (۵) اور زمین کی قسم اور جس نے اسے بچھایا ہے (۶) اور نفس کی قسم اور جس نے اسے درست کیا ہے (۷) پھر بدی اور تقویٰ کی ہدایت دی ہے (۸) بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنایا (۹) اور وہ نامراد ہو گیا جس نے اسے آلودہ کر دیا ہے (۱۰) ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر رسول کی تکذیب کی (۱۱) جب ان کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا (۱۲) تو خدا کے رسول نے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کی سیرابی کا خیال رکھنا (۱۳) تو ان لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کر دیا اور انہیں بالکل برابر کر دیا (۱۴) اور اسے اس کے انجام کا کوئی خوف نہیں ہے (۱۵)

تفسیر

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے سلیمان الدیلمی سے اور اس نے ابی بصیر سے اور اس نے حضرت امام ابو عبداللہ جعفر صادقؑ سے اس قول کے بارے میں نقل کیا آپ نے فرمایا الشمس سے مراد رسول خدا ہیں جن کے ذریعے اللہ نے اپنے دین کو لوگوں کے لیے روشن و بیان کیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ فرمایا چاند سے مراد امیر المومنین علیؑ کی ذات ہے جو رسول کے بعد ہے۔ میں نے عرض کیا ہے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔

آپ نے فرمایا اس سے مراد ظلم و جور کے آئمہ ہیں جنہوں نے آل رسول سے امر خلافت و حکومت اپنی طرف موڑ لیا اور وہ اس جگہ پر بیٹھے ہوں گے کہ جس کے حق دار آل رسول تھے۔ اور دین رسول کو ظلم و جور کے ساتھ ڈھانپ دیا۔" وَالنَّهَارِ

اِذَا يَغْشٰهَا ۝ یعنی ان کی وہ تاریکی جس نے دن کی روشنی کو ختم کر دیا۔

میں نے عرض کیا ہے وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ اور دن کی قسم جب وہ روشنی بخشے۔ فرمایا اس سے مراد فاطمہ بنت رسول خدا کی ذریت سے امام ہے۔ کہ جس سے دین رسول کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے اور جس نے ان سے دین کا سوال کیا وہ سوال کرنے والے کے لیے اس کو جلی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ نفس اور جس نے اس کو درست کیا اس کی قسم۔ یعنی جس نے اس کو خلق کیا اور اس کو درست و برابر کیا۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ پھر اس نے بدی اور تقویٰ کی ہدایت دی۔ پہلے اس کی معرفت دی اور الہام اور اس کو خبر دی پس اس نے اسکو اختیار کیا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ جس نے اس کو پاک کیا اس نے فلاح پائی۔

یعنی جس نے اپنے نفس کو حرام سے پاک رکھا اس نے فلاح پائی۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ اور نامراد ہو گیا وہ جس نے اس کو آلودہ کیا۔ یعنی گناہوں سے آلودہ کرے۔

علامہ علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن القاسم بن عبید اللہ نے نقل کیا اور انہوں نے الحسن بن جعفر سے نقل کیا ہے انہوں عثمان بن عبداللہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن عبید الفارسی سے اور انہوں نے محمد بن علی سے اور اس نے ابو عبداللہ امام صادقؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں جن کو خدا نے پاک بنایا اور پاک رکھا اور یہی کامیاب ہیں۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ فرمایا ان سے مراد زریق و حبتر ہیں اور جن لوگوں نے ان کی بیعت کی اور پیروی کی۔ اور ان کے ہاتھوں کو مضبوط کیا۔

حضرت ابو جعفر محمد باقرؑ سے ہے۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۝ اور ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے رسول کی تکذیب کی۔

یعنی اس کی سرکشی نے تکذیب پر اس کو آمادہ کیا۔

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝ جب ان کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ فرماتے وہ بدبخت وہ تھا جس نے ناقہ کی کونچیں کاٹی تھیں۔

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ ۝ اور خدا نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر عذاب نازل کر دیا۔ اور ہلاک کر کے برابر کر دیا۔ یعنی ان کے اس گناہ سے ان کو راتوں رات اپنی گرفت میں لے لیا۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور وہ اس کے انجام سے نہیں ڈرتے تھے۔ یعنی جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے وہ اس کے انجام سے نہیں ڈرتے تھے۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ

یہ سورۃ اللیل کی سورۃ ہے اور اس کی آیات کی تعداد (21) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 92 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 9 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہے آپ نے فرمایا۔ جو شخص اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو خدا اسے اس قدر عطا کرے گا وہ راضی اور خوش ہو جائے گا اور اسے سختیوں سے نجات دے گا اور زندگی کی راہوں کو اس کے لیے آسان کرے گا۔

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰٓى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا
تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ
وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ

عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ
يَرْضٰى ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

رات کی قسم جب وہ دن کو ڈھانپ لے (۱) اور دن کی قسم جب وہ چمک جائے (۲) اور اس کی قسم جس نے مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے (۳) بے شک تمہاری کوششیں مختلف قسم کی ہیں (۴) پھر جس نے مال عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا (۵) اور نیکی کی تصدیق کی (۶) تو اس کے لئے ہم آسانی کا انتظام کر دیں گے (۷) اور جس نے بخل کیا اور لاپروائی برتی (۸) اور نیکی کو جھٹلایا ہے (۹) اس کے لئے سختی کی راہ ہموار کر دیں گے (۱۰) اور اس کا مال کچھ کام نہ آئے گا جب وہ ہلاک ہو جائے گا (۱۱) بے شک ہدایت کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے (۱۲) اور دنیا و آخرت کا اختیار ہمارے ہاتھوں میں ہے (۱۳) تو ہم نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا (۱۴) جس میں کوئی نہ جائے گا سوائے بدبخت شخص کے (۱۵) جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا (۱۶) اور اس سے عنقریب صاحب تقویٰ کو محفوظ رکھا جائے گا (۱۷) جو اپنے مال کو دے کر پاکیزگی کا اہتمام کرتا ہے (۱۸) جب کہ اس کے پاس کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کی جزا دی جائے (۱۹) سوائے یہ کہ وہ خدائے بزرگ کی مرضی کا طلبگار ہے (۲۰) اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا (۲۱)

تفسیر

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ رات کی قسم جب وہ دن کو ڈھانپ لے۔
یعنی رات کی اس وقت کی قسم کہ جب وہ دن کو ڈھانپ لے یہ ایک قسم ہے۔
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور دن کی قسم جب وہ پورا چمک جائے۔ یعنی جب وہ روشن ہوتا ہے اور چمکتا ہے۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣﴾ ۔ اور اس کی قسم جس نے مرد اور عورت کو پیدا کیا۔

یعنی جس ذات نے مرد و عورت کو خلق کیا ہے یہ ساری قسمیں ہیں اور ان کا جواب قسم یہ ہے۔

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾ ۔ بے شک تمہاری کوششیں مختلف قسم کی ہیں

یعنی بعض نیکی کی کوشش کرتے ہیں اور بعض بدی کی کوشش کرتے ہیں جناب محمد بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اس آیت کے بارے میں۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ آپ نے فرمایا اس جگہ لیل سے مراد [illegible] ہے جس نے آپ کی حکومت کو چھین لیا اور اس نے آپ پر جرات کی اور آپ نے ان کی حکومت میں صبر کیا یہاں تک وہ ختم ہو گئی۔

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ ۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد القائم آل محمدؑ ہیں جب آپ قیام کریں گے تو آپ کی حکومت باطل پر غالب آجائے گی۔ اور قرآن نے ان کی امثال اپنے اندر لوگوں کے لیے بیان کی ہیں۔ اور اس میں خطاب اللہ نے اپنے نبی کو اور ہمیں کیا ہے۔ پس اس کو ہمارا غیر نہیں جان سکتا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ آیت فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ ۔ پس جس نے مال عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی تصدیق کی۔ تو اس کے لیے ہم آسانی کا انتظام کر دیں گے۔ فرماتے ہیں کہ آیت انصار کے ایک مرد کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

جس کا ایک کھجور کا درخت تھا اور وہ کسی دوسرے کے گھر میں تھا۔ اور وہ بغیر اجازت گھر میں داخل ہو جاتا۔ اس کے بارے میں گھر والے نے رسول خدا سے شکایت کی۔ تو رسول خدا نے اس درخت کے مالک سے کہا کہ یہ درخت آپ مجھے فروخت کر دیں میں آپ کو جنت میں اس جیسا درخت عطا کرتا ہوں تو اس نے کہا میں ایسے نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اس ایک درخت کو جنت کے ایک باغ کے عوض فروخت کر دے تو اس نے پھر کہا میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اور چلا گیا۔ تو ابن الدحداح اس کے پاس گیا اور اس نے اس درخت کو اس سے چند درہموں میں خرید لیا۔ اور پھر ابن الدحداح رسول خدا کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ یہ درخت آپ مجھ سے باغ کے عوض خرید لیں جس کو اس نے انکار کیا تھا اور اس نے قبول نہیں کیا تھا۔ تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا تیرے لیے جنت میں کئی باغات ہیں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ ۔ یعنی ابن الدحداح۔

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ﴿١١﴾ ۔ اور اس کا مال اس کے کوئی کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاک ہو جائے گا۔ یعنی جب وہ مر جائے گا۔

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ﴿١٢﴾ ۔ بے شک ہدایت کی ذمہ داری ہماری ہے۔

یعنی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہدایت کو واضح و روشن کر کے بیان کریں اور اس کا انتظام بھی کریں

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ ۔ تو ہم نے تمہیں بھڑکائی ہوئی آگ سے ڈرایا۔ یعنی آگ جو ان پر بھی بھڑکائی جائے گی۔

لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ ۔ کہ جس آگ میں کوئی نہیں جائے گا سوائے بدبخت شخص کے۔ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا۔ یعنی وہ شخص جس نے رسول خدا کے سامنے بخل کیا اور درخت کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ ۔ اور اس آگ سے صاحب تقویٰ کو محفوظ رکھا جائے گا کہ جس نے اپنا مال دے کر پاکیزگی کا اہتمام کیا۔ یعنی ابن الدحداح نے۔

وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿١٩﴾ ۔ جب اس کے پاس کوئی احسان نہیں ہے۔ کہ جس کی جزا دی جائے۔

یعنی فرماتے ہیں کسی ایک کے پاس بھی کوئی نیکی نہیں ہے جس کو اس نے خود اپنے لیے کیا ہو تا کہ اس کا بدلہ اس کو عطا دی جائے بلکہ جو کچھ بھی کوئی کرتا ہے وہ اس کا فضل و کرم شامل حال ہوتا ہے تو وہ کرتا ہے۔

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

سوائے یہ کہ وہ خدائے بزرگ و برتر کی مرضی کا طلب گار ہو اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد امیر المومنینؑ ہیں علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے اور انہوں نے علی بن حسان سے اور اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ آپ نے اس کے ذیل میں فرمایا: جہنم میں ایک آگ کی وادی ہے جس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس نے امیر المومنین علیؑ کے بارے میں رسول خدا کی تکذیب کی اور امیر المومنین علیؑ کی ولایت سے منہ پھیرا۔ پھر آپ نے فرمایا ساری جہنم ایک جیسی نہیں۔ بعض بعض سے سخت ہے اور اس وادی میں جو سب سے زیادہ سخت ہے اس میں دشمن علیؑ داخل ہوگا۔

ابو الخطاب نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس قول کے بارے میں نقل کیا فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ ۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے ہماری ولایت کی تصدیق کی اور اس کو قبول کیا۔

وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے جس نے ہماری ولایت کی تکذیب کی۔ اور اس کو قبول نہ کیا۔

سُورَةُ الضُّحٰی

سورۃ الضحیٰ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 11 ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور اس کا موجودہ ترتیب میں نمبر 93 ہے۔ اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 11 ہے یہ 4 نمبر ہے۔

تلاوت کا ثواب:

رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا۔ وہ ایسے لوگوں میں سے ہوگا جن سے خدا راضی ہوگا۔ اور وہ اس لائق ہے کہ رسول خدا اس کی شفاعت کریں۔ اور ہر یتیم اور سوال کرنے والے مسکین کے برابر دس نیکیاں اس کے لیے ہوں گی۔ (تفسیر نور الثقلین)

آیت ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قسم ہے ایک پہر چڑھے دن کی (۱) اور قسم ہے رات کی جب وہ چیزوں کی پردہ پوشی کرے (۲) تمہارے پروردگار نے نہ تم کو چھوڑا ہے اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے (۳) اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے (۴) اور عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اس قدر عطا کرے گا کہ خوش ہو جاؤ (۵) کیا اس نے تم کو یتیم پا کر پناہ نہیں دی ہے (۶) اور کیا تم کو گم گشتہ پا کر منزل تک نہیں پہنچایا ہے (۷) اور تم کو تنگ دست پا کر غنی نہیں بنایا ہے (۸) لہٰذا اب تم یتیم پر قہر نہ کرنا (۹) اور سائل کو جھڑک مت دینا (۱۰) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کو برابر بیان کرتے رہنا (۱۱)

تفسیر

وَالضُّحٰى ۝ قسم ہے ایک پہر چڑھے دن کی۔

فرماتے ہیں ضحٰی اس وقت کو کہا جاتا ہے جب سورج بلند ہو چکا ہو۔

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ قسم ہے رات کی جب وہ ہر چیز کی پردہ پوشی کرے۔

یعنی جب رات تاریک ہو جائے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے ناراض ہوا ہے۔

یعنی آپ کو خدا آپ پر غضب ناک نہیں ہوا اور اس کے بعد آپ پر جو خدا نے احسانات کیے ہیں ان کو بیان کر رہا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اور آخرت آپ کے لیے دنیا سے کہیں بہتر ہے اور وہ عنقریب آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ اس سے خوش ہو جائیں گے۔

حضرت ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ آپ نے فرمایا رجعت یہ وہ آخرت ہے جو آپ کے لیے اپنی پہلی زندگی سے کہیں بہتر ہوگی۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ یعنی خدا آپ کو جنت میں اتنا زیادہ عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

جناب زرارہ نے حضرت امام باقر یا امام صادق میں سے کسی ایک سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ (کیا اس نے تم کو یتیم پا کر پناہ نہیں دی) آپ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو آپ کی وجہ سے خدا نے پناہ دی ہے

ووجدك ضالا فهدى۔ یعنی اللہ نے لوگوں کو آپ کی طرف ہدایت دی کہ جو قوم آپ کو نہیں جانتی تھی وہ آپ کو جان گئی۔ ووجدك عائلا فأغنى۔ یعنی آپ کو پایا کہ آپ اقوام کی وجہ سے پریشان تھے کہ تو خدا نے ان کو آپ کے علم کی وجہ سے بے نیاز کر دیا۔ (یہ تفسیر باطنی ہو سکتی ہے۔ مترجم)

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ۔ الم یجدك یتیما فآوی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یتیم وہ ہے جس کی کوئی مثل نہ ہو اسی وجہ سے آپ کا نام الدرۃ الیتیمہ یعنی وہ موتی کہ جس کی کوئی مثل نہ ہو، رکھا گیا ہے۔ ووجدك عائلا فأغنى۔ مراد ہے کہ خدا نے آپ کو ہر کسی کے لیے سب سے بے نیاز کر دیا آپ کسی سے بھی سوال نہیں کرتے تھے۔

ووجدك ضالا فهدى۔ ضالا، یعنی خدا نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی قوم آپ کو نہیں جانتی اور نہ ہی آپ کی ان کو معرفت ہے تو خدا نے آپ کو اپنی نبوت عطا کی اور پھر اللہ نے قوم کی آپ کی طرف ہدایت کر دی۔ فأما الیتیم فلا تقهر۔ پس آپ کسی یتیم پر قہر نہ کریں۔

یعنی ان پر ظلم نہ کریں یہ خطاب رسول کو ہے لیکن مراد لوگ ہیں۔ وأما السائل فلا تنهر۔ اور سائل کو جھڑک نہ دیں۔ یعنی اس کو خالی واپس مت پلٹائیں۔ وأما بنعمة ربك فحدث۔ پس آپ اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتے رہیں۔

یعنی خدا نے آپ پر نازل کیا اور آپ کو نماز کا حکم دیا ہے، زکوۃ، روزے، حج اور ولایت کا حکم دیا ہے اور ان چیزوں کی وجہ سے خدا نے آپ کو فضیلت عطا کی ہے ان کو بیان کرتے رہیں۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر سے نقل کیا ہے۔

ما ودعك ربك وما قلى۔ آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ جب وحی نازل ہونے کے بعد کہ جس سے خدا نے فرمایا۔ اقرأ باسم ربك الذي خلق۔ اس کے بعد کافی دیر ہو گئی کوئی وحی دوبارہ نازل نہ ہوئی۔ تو جناب خدیجہ نے فرمایا کہ شاید خدا نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اور آپ کو اب نہیں دیکھتا۔ تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ما ودعك ربك وما قلى۔ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ پر ناراض ہے۔

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۃ الانشراح مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد (8) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 94 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 12 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

تفسیر نور الثقلین میں رسول خدا سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا اسے اتنا ثواب ملے گا۔ جتنا اس شخص کو ملے گا کہ جس نے رسول خدا کی اس وقت زیارت و ملاقات کی ہو۔ جس وقت آپ پریشان ہوں اور وہ آپ کی پریشانی دور کرے اور فرمایا جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا اسے اللہ یقین اور اچھی عاقبت عطا کرے گا۔

آیت ۱ تا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

کیا ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کیا (۱) اور کیا آپ کے بوجھ کو اتار نہیں لیا (۲) جس نے آپ کی کمر کو توڑ دیا تھا (۳) اور آپ کے ذکر کو بلند کر دیا (۴) ہاں زحمت کے ساتھ آسانی بھی ہے (۵) بے شک تکلیف کے ساتھ سہولت بھی ہے (۶) لہٰذا جب آپ فارغ ہو جائیں تو نصب کر دیں (۷)

اور اپنے رب کی طرف رخ کریں (۸)

تفسیر

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۔ کیا ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کیا۔

علامہ فرماتے ہیں ہم نے علی کو آپ کا وصی قرار دے کر آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کیا۔ یہ بھی کہا ہے۔ جب آپ کو اللہ نے مکہ کی فتح نصیب فرمائی۔ تو قریش والے اسلام کو قبول کرنا شروع ہو گئے۔ تو اس وقت آپ کے سینہ کو کشادہ کیا تا کہ ان پر سختی نہ کریں آسانی کریں۔

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۔ اور کیا ہم نے آپ کا بوجھ نہیں اتار دیا۔

علامہ فرماتے ہیں مراد ہے کہ آپ کی پشت پر جو کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا بوجھ تھا وہ علی کی جنگ کی وجہ ہم نے آپ سے اتار نہیں لیا۔ آپ کی جگہ ہر جگہ علی لڑے ہیں۔ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۔ یہ جنگ وہ بوجھ تھا جس نے آپ کی کمر کو توڑ دیا تھا اور آپ پریشان تھے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔

یعنی جب میرا ذکر کیا جائے گا آپ کا بھی ذکر ہوگا یہ وہی ہے کہ جب لوگ کہتے ہیں۔ اشهدان لا اله الاالله۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ اشهدان محمد الرسول الله۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ بے شک زحمت کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ یعنی جس چیز میں آپ کو زحمت ہے اس میں خدا آپ کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے۔

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۔ جب آپ فارغ ہو جائیں تو نصب کر دیں۔ یعنی جب آپ حجۃ الوداع سے فارغ ہو جائیں تو علی ابن ابی طالب کو امام و خلیفہ نصب کر دیں۔

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ۔ اور اس کے بعد اپنے رب کی طرف رجوع کرو۔

عبدالرحمان ابن کثیر نے حضرت ابو عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ مراد ہے اے رسول آپ کی نبوت ورسالت پوری ہو گئی اور کامل ہو گئی ہے لہٰذا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا لہٰذا آپ اپنے بعد علی کو اپنے بعد کے لیے ہادی امام۔ حاکم نصب کر دیں اور اس کے بعد اپنے رب کی طرف واپس چلے آؤ۔

سورہ ختم

سُورَةُ التِّينِ

سورۃ التین مکی سورہ ہے اور اس کی آیات آٹھ (8) ہیں اور اس کا رکوع ایک ہے اور اس کا موجودہ ترتیب میں نمبر 95 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 28 ہے۔

آیت ۱ تا ۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ① وَطُورِ سِينِينَ ② وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ③ لَقَدْ
خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ④ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ⑤
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ⑥ فَمَا
يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ⑦ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ⑧

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۱) اور طور سینین کی (۲) اور اس امن والے شہر کی (۳) ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے (۴) پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا ہے (۵) علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیے تو ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے (۶) پھر تم کو روز جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے (۷) کیا خدا سب سے بڑا حاکم اور فیصلہ کرنے والا نہیں ہے (۸)

تفسیر

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی۔

علامہ فرماتے ہیں۔ تین سے مراد رسول خدا ہیں، زیتون سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں اور طور سینین سے مراد حسن وحسین ہیں اور بلد امین سے مراد آئمہ ہدیٰ ہیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں خلق کیا۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت زریق جو حضرت امیر المومنین کا قاتل ہے اس کے لیے نازل ہوئی ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے۔

فرماتے ہیں اس سے مراد امیر المومنین علیؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ یعنی ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

یعنی وہ اجر ان کے لیے احسان نہیں ہے بلکہ وہ اس کے حق دار ہیں اس کے بعد حق کو خطاب ہے۔

فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ پس مجرم کو روز جزا کے بارے میں جھٹلا نہیں سکتا۔

یعنی حق کے بارے میں دین سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں۔ یاد رکھو کیا اللہ سب سے زیادہ حکم کرنے والا نہیں ہے۔

سورہ ختم

سُوْرَةُ الْعَلَق

سورۃ العلق یہ مکی سورہ ہے اور قرآن میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد انیس (19) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 96 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 1 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا جو شخص دن کے وقت اس سورہ کی تلاوت کرے اور اسی دن فوت ہو جائے یا رات کو تلاوت کرے اور اسی رات فوت ہو جائے تو وہ شہید مرے گا اور اللہ اسے شہید اس میں محشور کرے گا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تلوار لے کر جہاد کرنے والے مجاہد کے برابر ثواب عطا کرے گا۔

آیت ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ
وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ
يَعْلَمْ ۝ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۝ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ
الرُّجْعٰى ۝ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ
عَلَى الْهُدٰۤى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ
يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا ؕ

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اس خدا کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے(۱) اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے(۲) پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے(۳) جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ہے(۴) اور انسان کو وہ سب کچھ بتا دیا ہے جو اسے نہیں معلوم تھا(۵) بے شک انسان سرکشی کرتا ہے(۶) کہ اپنے کو بے نیاز خیال کرتا ہے(۷) بے شک آپ کے رب کی طرف واپسی ہے(۸) کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو منع کرتا ہے(۹) بندۂ خدا کو جب وہ نماز پڑھتا ہے(۱۰) کیا تم نے دیکھا کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو(۱۱) یا تقویٰ کا حکم دے تو روکنا کیسا ہے(۱۲) کیا تم نے دیکھا کہ اگر اس کافر نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا(۱۳) تو کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ دیکھ رہا ہے(۱۴) یاد رکھو اگر وہ روکنے سے باز نہ آیا تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے(۱۵) جھوٹے اور خطاکار کی پیشانی کے بال(۱۶) پھر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلائے(۱۷) ہم بھی اپنے جلاد فرشتوں کو بلاتے ہیں(۱۸) دیکھو تم ہرگز اس کی اطاعت نہ کرنا اور سجدہ کر کے قرب خدا حاصل کرو(۱۹)

تفسیر

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ ۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے خلق کیا ہے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن علی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن علی سے اور انہوں نے عثمان بن یوسف سے نقل کیا ہے اور اس نے عبداللہ بن کیسان سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت جبرائیل حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد مصطفیٰ آپ پڑھیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ تو اس نے کہا آپ اپنے اس رب کے نام سے پڑھو جس نے خلق کیا۔ یعنی

جس نے تمام انبیاء سے پہلے آپ کے نور کو خلق کیا اور انسان کو علق سے خلق کیا۔ یعنی آپ کو علی سے خلق کیا اور پھر آپ کے نور سے علی کے نور کو الگ کیا پھر فرمایا۔

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ ۔ پڑھو کہ تمہارا رب بہت بڑا کریم ہے کہ جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی۔ مراد ہے کہ اس نے علی کو قلم کے ذریعے تعلیم دی۔

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ ۔ اور اس کو اس کی تعلیم دی جس کو نہیں جانتا تھا۔

یعنی اللہ نے علی کو اس کی تعلیم دی جس کو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ خدا نے فرمایا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ۔ یعنی اے محمد آپ اپنے رب کہ جو رحمان و رحیم ہے اس کے نام سے پڑھو۔ الَّذِي خَلَقَ ۝ جس نے خلق کیا ہے۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ ۔ اور اس نے انسان کو خون سے پیدا کیا ہے۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ اور جس نے انسان کو کتابت کے علم کی تعلیم دی ہے اور یہی کتابت ہے کہ جس کے ذریعے مشرق اور مغرب کے تمام امور مکمل و تمام ہوتے ہیں اس کے بعد فرمایا۔ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝ ۔ بے شک انسان سرکشی کرتا ہے اور اپنے آپ کو بے نیاز خیال کرتا ہے یعنی مراد ہے جب انسان اپنے آپ کو بے نیاز خیال کرتا ہے تو پھر وہ کفر کرتا ہے۔ اور سرکشی کرتا اور متکبر ہو جاتا ہے۔

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝ ۔ بے شک انسان کی آپ کے رب کی طرف واپسی ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝ ۔ کیا آپ نے اس بندے کو نہیں دیکھا کہ بندے کو اس وقت روکتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو لوگوں کو نماز سے روکتا تھا۔ اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے سے روکتا تھا۔ تو خدا نے فرمایا آپ نے اس کو دیکھا ہے جو بندوں کو نماز سے روکتا تھا۔

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝

کیا آپ نے دیکھا کہ اگر اس کافر نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا تو کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

اس کے بعد فرمایا۔ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ ۔ یاد رکھو کہ اگر وہ روکنے سے باز نہ آیا ہم پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ ۔ پھر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلائے۔

فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طالب کا اس دنیا سے انتقال ہو گیا تو ابو جہل اور ولید کہ خدا ان دونوں پر لعنت کرے۔ ان دونوں نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور کہا کہ اب محمد کو قتل کر دو کیونکہ جو اس کا مددگار تھا وہ مر گیا ہے۔ تو خدا نے بھی کہا سَنَدْعُ

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۔ تو ہم بھی اپنے جلاد فرشتوں کو بلاتے ہیں۔

یعنی جیسے ان کافروں نے محمد کے قتل کے لیے اپنے ساتھیوں کو بلایا ہے ایسے ہم بھی ان کے خلاف اپنے جلاد فرشتوں کو بلاتے ہیں۔

كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ

دیکھو تم ہرگز اس کی اطاعت نہ کرنا اور سجدہ کر کے خدا کا قرب حاصل کرو۔

یعنی تم لوگ بھی ان کافروں کی اطاعت نہ کرنا کہ جس کی طرف یہ لوگ تم کو بلا رہے ہیں۔ رسول اللہ کا ہمسایہ مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف تھا اور اس کی طرف جانے کی کوئی جرات نہیں کرتا تھا۔

سورہ ختم

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

سورۃ القدر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد پانچ ہیں۔ اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب میں کا نمبر 97 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 25 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل ہے۔ جو شخص سورہ قدر کی بلند آواز سے تلاوت کرے گا تو وہ اللہ کی راہ میں شمشیر بکف ہونے والے شخص کی مانند ہے اور جو اسے دل میں پڑھے گا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے جو اپنے خون میں لتھڑے ہوئے ہے اور جس نے اس سورہ کو دس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہزار گناہ معاف و ختم کر دیتا ہے۔

آیت ۱ تا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے (۱) اور آپ کیا جانیں یہ شب قدر کیا چیز ہے (۲) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳) اس میں ملائکہ اور روح القدس اذن خدا کے ساتھ تمام امور

کو لے کر نازل ہوتے ہیں (۴) یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے (۵)

تفسیر

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔

یعنی قرآن کو شب قدر کی ایک رات میں بیت المعمور میں نازل کیا۔ اور وہاں سے رسول خدا پر بیس (20) سال کے عرصہ میں نازل ہوا ہے۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ اور آپ کیا جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے۔ یعنی آپ کو شب قدر کی عظمت کا کیا اندازہ ہوگا یہ وہ رات ہے جس میں خدا لوگوں کے مرنے کے وقت کو معین کرتا ہے اور ان کے رزق کو معین کرتا ہے اور آئندہ سال تک تمام ہونے والے امور وہ کسی کی موت ہو یا کسی کی حیات ہو۔ خواہ خیر ہو یا شر خواہ کسی نے آباد ہونا ہو یا برباد۔ یہ سب اس میں لکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ الی سنۃ کہ آئندہ سال تک ہر امر کا حکمت کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں

فرماتے ہیں شب قدر میں ملائکہ اور روح القدس وقت کے امام پر نازل ہوتے ہیں اور جو امور لکھے گئے ہوتے ہیں وہ امام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور امام ان کی منظوری دیتا ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ اور شب قدر ہزار مہینوں سے افضل رات ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے خواب میں دیکھا کہ بندر آپ کے منبر پر چڑھ رہے ہیں۔ تو اس کا آپ کو بہت دکھ ہوا تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جس سے مراد ہے کہ خواب والے ایک ہزار ماہ حکومت کریں گے لیکن ان میں لیلۃ القدر نہیں ہوگی۔ یعنی کوئی بھی ان میں ایک نہیں ہوگا۔ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ ۝ یعنی وہ تمام وقت کی بارگاہ میں طلوع فجر تک ہر امر کو سلام کے ساتھ پیش کرتے ہیں پہلے خدمت امام میں سلام کرتے ہیں پھر وہ ان امور کو پیش کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر سے سوال کیا گیا کیا آپ شب قدر کو جانتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کیسے نہیں جانیں گے۔ اس رات ملائکہ ہمارا طواف کرتے ہیں۔

سورہ ختم شد

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ

سورۃ البینہ یہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد آٹھ (8) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 98 ہے۔ اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 100 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب فضائل الاعمال میں حضرت امام محمد باقر سے نقل ہے آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ بینہ کی تلاوت کرے گا وہ شرک سے بری قرار پائے گا اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے دین میں داخل کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے مومن شمار کرے گا اور اس کا حساب آسان ہوگا۔

آیت ۱ تا ۸

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ
الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اہل کتاب کے کفار اور دیگر مشرکین اپنے کفر سے الگ ہونے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل نہ آجاتی (۱) اللہ کی طرف کا نمائندہ جو پاکیزہ صحیفوں کی تلاوت کرے (۲) جن میں صحیح اور مضبوط باتیں لکھی ہوئی ہیں (۳) اور یہ اہل کتاب متفرق نہیں ہوئے مگر اس وقت جب ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آگئی (۴) اور انہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ خدا کی عبادت کریں اور اس عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی سچا اور مستحکم دین ہے (۵) بے شک اہل کتاب میں جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اور دیگر مشرکین سب جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی بدترین خلائق ہیں (۶) اور بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ بہترین خلائق ہیں (۷) پروردگار کے یہاں ان کی جزا وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ انہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں خدا ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں اور یہ سب اس کے لئے ہے جس کے دل میں خوف خدا ہے (۸)

تفسیر

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ ۔ اہل کتاب کے کافر اور مشرکین اپنے کفر سے الگ ہونے والے نہیں ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں مشرکین سے مراد مکہ کے قریش ہیں کہ جو کافر ہیں اور یہ اپنے کفر پر قائم رہیں گے۔ حَتّٰى

تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ ۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ آجائے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا البینۃ سے مراد رسول خدا کی ذات اقدس ہے۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ ۔ اور یہ اہل کتاب متفرق نہیں ہوئے مگر اس وقت کہ جب ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ آگئی اور فرماتے جب رسول خدا ان کے پاس قرآن لے آئے تو انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اس کے بعد جدا ہو گئے۔

حُنَفَاۗءَ ۔ امام فرماتے ہیں اس سے مراد وہ پاک و طاہرین افراد ہیں۔ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ ۔ یہ سچا اور محکم دین ہے الْقَيِّمَةِ سے مراد محکم و مضبوط دین ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔ اہل کتاب کے کافر اور مشرکین جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

فرماتے کہ جب خدا نے اس کتاب قرآن کو نازل کیا قریش والے اور اہل کتاب مرتد ہو گئے اور کفر اختیار کیا۔ اور امیر المومنین کی مخالفت کی لہٰذا یہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ ۔ یہی سب مخلوق سے بری مخلوق ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ ۔

اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے یہی سب سے بہتر مخلوق ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ آیت آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ ۔ سے مراد وہ ہیں جو تمام مخلوقات سے افضل اعلیٰ و بہترین ہیں۔

جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ۔ ان کے رب کے پاس ان کی جزا وہ باغات ہیں کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہاں باغات میں ہمیشہ رہیں گے۔

یعنی یہ ایسی جزا ہے جس کی تعریف کرنے والے تعریف کرنے سے قاصر ہو گئے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔ خدا ان سے راضی ہے یعنی خدا ان کے اعمال سے راضی ہے۔ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ۔ اور وہ بھی خدا سے راضی ہیں۔ یعنی جو خدا نے ان کو اجر و ثواب دیا ہے وہ اس پر راضی ہیں۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ۔ اور یہ جزا ان کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ خدا کے ڈر سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں۔

سورہ ختم

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

سورۃ الزلزال مدنی سورۃ ہے اور اس کی آیات کی تعداد آٹھ (8) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور اس کا موجودہ ترتیب قرآن نمبر 99 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 93 ہے

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہے آپ نے فرمایا۔ سورہ زلزال کی تلاوت سے کبھی نہ تھکنا کیونکہ جو شخص اس سورہ کی نماز نافلہ میں تلاوت کرے گا۔ وہ ہرگز زلزلہ میں گرفتار نہ ہوگا یعنی اس کی تباہی سے محفوظ رہے گا۔ اور نہ اس کی وجہ سے مرے گا۔ اور مرتے دم تک آسمانی بجلی اور دوسری آفات سے محفوظ رہے گا۔

آیت ۱ تا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

جب زمین زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی (۱) اور وہ سارے خزانے نکال ڈالے گی (۲) اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے (۳) اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی (۴) کہ تمہارے

پروردگار نے اسے اشارہ کیا ہے (۵) اس روز سارے انسان گروہ در گروہ قبروں سے نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں (۶) پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۷) اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۸)

تفسیر

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ۝ ۔ جب زمین زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی۔ اور وہ سارے خزانے نکال ڈالے گی۔ اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک انسان زمین سے کہے گا کہ تجھے کیا ہو گیا اور وہ انسان امیر المومنین ؑ ہیں۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ ۔ اس دن زمین اپنی ساری خبریں۔ بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اس پر وحی کی ہے۔

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۔ اور اس دن تمام انسان گروہ در گروہ قبروں سے نکلیں گے۔ یعنی لوگ گروہ گروہ ہو کر زندہ ہوں گے مومنین کا گروہ اور کافروں کا گروہ اور منافقین کا گروہ اور یہود و نصاریٰ کے گروہ ہوں گے۔

لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ ۔ تاکہ وہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں۔

یعنی جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں نیک یا بد اس کو دیکھیں پھر فرمایا۔

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اس کو بھی دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی اس کو بھی دیکھے گا۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت مجبرہ کے رد میں ہے کہ جو اس کے قائل ہیں کہ انسان کا کوئی فعل نہیں ہے یہ سب خدا کرواتا ہے۔ تو ان کے رد کے لیے یہ آیت ہے جو بیان کرتی ہے کہ جس نے ذرہ برابر نیکی یا بدی کی ہوگی۔ اس کو دیکھے گا۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر سے نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ اگر نیکی کا عمل کرنے والا اہل جہنم سے ہوگا تو جو اس نے دنیا میں کوئی نیکی کی ہوگی۔ اس کو قیامت والے دن دیکھے گا اور حسرت اور افسوس سے کہے گا کہ یہ اس کا عمل غیر اللہ کے لیے تھا۔

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ ۔ فرمایا اگر برائی کرنے والا اہل جنت سے ہوگا وہ جب اس برائی کو قیامت کے دن دیکھے گا پھر خدا اس کو معاف کر دے گا۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

یہ سورۃ العادیات مکی سورہ ہے لیکن اس کے خلاف علامہ آلوسی نے کہا ہے کہ یہ سورہ مدنی ہے اور اس کے مضمون سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اس کی آیات کی تعداد 11 ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 100 ہے اور ترتیب نزول میں اس کا نمبر 14 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال حضرت امام صادق سے نقل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ عادیات کو مداومت سے پڑھے گا یعنی ہر روز پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امیر المومنین علی کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ اور وہ آپ کی جماعت اور آپ کے دوستوں میں سے شمار ہوگا۔

آیت ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝
وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا
بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

فراٹے بھرتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم (۱) جو ٹاپ مار کر چنگاریاں اڑانے والے ہیں (۲) پھر صبح دم حملہ کرنے والے ہیں (۳) پھر غبار جنگ اڑانے والے ہیں (۴) اور دشمن کی جمعیت میں در آنے والے ہیں (۵) بے شک انسان اپنے پروردگار کے لئے بڑا ناشکرا ہے (۶) اور وہ خود بھی اس بات کا گواہ ہے (۷) اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے (۸) کیا اسے نہیں معلوم ہے کہ جب مُردوں کو قبروں سے نکالا جائے گا (۹) اور دل کے رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا (۱۰) تو ان کا پروردگار اس دن کے حالات سے خوب باخبر ہوگا (۱۱)

تفسیر

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ . فراٹے بھرتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم جو ٹاپ مار کر چنگاریاں اڑانے والے ہیں۔ پھر وہ صبح کے وقت حملہ کرنے والے ہیں۔

شان نزول

غزوہ ذات السلاسل:

علامہ فرماتے ہیں الحسن بن علی بن ابو حمزہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابو بصیر سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابو عبداللہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا یہ سورہ یابس وادی کے اہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان کا قصہ یہ ہے کہ اس وادی کے بارہ ہزار شہسواروں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ وہ سب کے سب باہمی وابستگی قائم رکھیں گے۔ وہ اپنے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کریں گے وہ آخری دم تک لڑیں گے مر جائیں گے لیکن راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ ان سب نے قسم اٹھائی کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت علی کو قتل کریں گے۔

جبرائیل امین نے رسول اللہ کو اس واقعہ کی خبر دی اور یہ بھی عرض کیا کہ حضرت ابوبکر کو چار ہزار کے لشکر کے ساتھ ان کی طرف بھیجو تاکہ وہ وہاں جا کر ان سے جنگ کریں۔ رسول اللہ منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے خطاب فرمایا اور انھیں جناب جبرائیل امین کے پیغام کے بارے میں بتایا اور حضرت ابوبکر کی معیت میں چار ہزار کے لشکر کے جمع ہونے کا حکم دیا۔

آپ نے فرمایا: یہ لشکر ان شاء اللہ منگل کے دن مہم کے لیے روانہ ہوگا۔ جب یہ لشکر روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارا آمنا سامنا ہو تو سب سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دینا۔ اگر وہ اسلام کی دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جنگ کرنا، انھیں قتل کرنا اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنا لینا۔ اور ان کا مال لوٹ لینا اور ان کے گھروں کو تہس نہس کر دینا۔ یہ اسلامی لشکر حضرت ابوبکر کی قیادت میں ان کی طرف روانہ ہوا، اس وادی میں ہو گیا۔ منزل بہ منزل کرتا ہوا آخر اپنے ہدف تک پہنچ گیا۔

جب اہل یابس کو مسلمانوں کی آمد کی خبر ہوئی تو انھوں نے دو سو مسلح سپاہی ان کی طرف بھیجے۔ جب ان کے سامنے آئے تو انھوں نے اہل اسلام سے کہا: تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں آئے ہو؟ اور تمہارا امیر کون ہے؟ تاکہ ہم اس سے بات کر سکیں؟

حضرت ابوبکر ان کی طرف آئے اور کہا: ہم تمہاری طرف اس لیے آئے ہیں کہ تمہیں اسلام کی دعوت دے سکیں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو ٹھیک ورنہ ہم تم سے جنگ کریں گے۔

یہ سن کر انھوں نے کہا: ہمیں لات و عزیٰ کی قسم اگر ہماری تمہاری قرابت نہ ہوتی تو ہم تمہیں قتل کر ڈالتے۔ آپ اور آپ کے تمام ساتھی واپس چلے جائیں۔ عافیت اسی میں ہے۔ ہم نے تمہارے صاحب اور ان کے بھائی کو قتل کرنا ہے۔

حضرت ابوبکر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اے میری قوم! یہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہیں اور جنگ کی تیاری انھوں نے خوب کر رکھی ہے۔ واپس چلے جاتے ہیں اور رسول اللہ کو ساری تفصیلات سے آگاہ کرتے ہیں۔

اسلامی لشکر نے کہا: آپ رسول اللہ کے فرمان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انھوں نے آپ کو جو حکم دیا اس پر عمل کرو اور خدا کا خوف کرو۔

حضرت ابوبکر نے کہا: جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ جو حاضر دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔ پس واپس چل پڑے اور لشکر بھی ان کے پیچھے واپس چل پڑا۔

جب مدینہ واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو ان کے حالات معلوم ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے لشکر کا حال دیکھا کہ ان پر کیا گزری اور انھوں نے کیا کیا؟ انھوں نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اور جنگ کیے بغیر واپس چلے آئے۔ اب جبرائیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ اب چار ہزار کے لشکر کے ساتھ حضرت عمر اس مہم کے لیے جائیں گے۔ جب حضرت عمر لشکر کے ساتھ روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ

نے فرمایا: میرے حکم کی تعمیل ہونی چاہیے ابوبکر کی طرح نہ کرنا۔ حضرت عمر لشکر جرار کے ساتھ اپنے ہدف کے لیے روانہ ہو گئے جب یہ لشکر اس وادی میں پہنچا تو وہ سو آدمی جو مسلح تھے ان کے پاس آئے انھوں نے وہی بات کی جو انھوں نے حضرت ابوبکر اور ان کے ساتھیوں سے کی تھی۔ یہ سن کر حضرت عمر اور ان کے ساتھیوں نے وہی کیا۔ جو ان سابق لشکر نے کیا تھا۔ اس واقعہ حضرت جبرائیل آپ ﷺ پر نازل ہوئے اور اس نئے تازہ واقعہ کی خبر دی۔

رسول اللہ منبر پر تشریف لائے اور اپنے صحابہ کو اس نئے واقعہ کی خبر دی۔ آخر کار یہ لشکر بھی واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا: تم نے میرے حکم کی مخالفت کی ہے اب جبرائیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ اب کی بار حضرت علی کو اس مہم کے لیے بھیجو اور اللہ نے مجھے بشارت دی ہے کہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوگی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ وہ اس مہم کو سر کریں اور انھیں بھی وہی وصیت فرمائی جو پہلے دو حضرات کو وصیت کی تھی۔

حضرت علی مہاجرین اور انصار کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ نے اس سفر میں سرعت کو اپنایا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ انھوں نے بہت جلدی اس سفر کو طے کرنا ہے۔ اس مسافت کو انھوں نے بڑی جلدی کے ساتھ طے کیا آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: آپ لوگ قطعاً نہ گھبرائیں۔ رسول اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب اللہ علیؑ اور اس کے ساتھیوں کو فتح دے گا۔ تم لوگ خیر پر ہو اور خیر کی طرف رواں ہو۔ پس لشکر کے حوصلے بلند ہوئے۔ پھر انھوں نے اپنا سفر جاری و ساری رکھا کہ اپنے ہدف کے قریب جا پہنچے۔ جب اس وادی کے لوگوں کو امام علی کی آمد کی خبر پہنچی تو وہ اپنے معمول کے مطابق مسلح ہو کر آگے اور آپ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور ادھر کیا کرنے آئے ہو۔

آپ نے فرمایا: میں علی ابن ابی طالب ہوں اور اللہ کے رسول کا چچا زاد بھائی ہوں۔ میں تمھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تم سب لوگ اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ تم لوگ کلمہ شہادت اور کلمہ رسالت پڑھ لو تمھیں ہر قسم کی امان حاصل ہو جائے گی۔ انھوں نے کہا: ہم تو تمہاری مراد و مقصود ہو۔ ہم نے آپ کی بات سن لی ہے اب جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ ہم نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو قتل کرنا ہے۔ اب جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اب کل صبح جنگ ہوگی آپ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے تم دھمکیاں دینے لگ گئے ہو تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہے میں اپنے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اہل اسلام سے مدد چاہوں گا۔ اللہ جو عزت و عظمت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور طاقت ہے ہی نہیں پس وہ لوگ یہ سن کر اپنے مراکز میں چلے گئے اور امام علی بھی اپنے مرکز کی طرف چلے گئے جب رات کی تاریکی ساری طرف چھا گئی تو آپ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنی سواریوں کو تیار کریں۔

جب صبح صادق ہوئی تو آپ نے اپنے لشکر کے ساتھ نماز فجر ادا کی اور پھر اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اس وادی والوں پر حملہ کر دیا جائے۔ جب حملہ ہوا تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا گیا اور ان کے اہل و عیال کو قیدی بنا لیا گیا اور ان کے گھروں کو خراب کر دیا گیا اور ان کے اموال کو مال غنیمت بنا لیا گیا۔ اس واقعہ کی خبر جبرائیل نے رسول اللہ کو دی۔ رسول اللہ منبر پر تشریف لے گئے۔ اللہ

تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں کو لشکر اسلام کی فتح کی خبر دی اور انہیں اس بات کی بھی خبر دی کہ ہمارے صرف دو آدمی شہید ہوئے ہیں۔ جب حضرت علیؑ کا یہ لشکر واپس مدینہ کی طرف آ رہا تھا اور مدینہ ابھی تین میل کے فاصلے پر تھا کہ سبھی اہل مدینہ آپ کے استقبال کے لیے مدینہ سے باہر تین میل کے فاصلے پر آ کر آپ کا استقبال کیا۔ حضرت علیؑ کی نگاہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی تو وہ فوراً اپنے گھوڑے سے اترے، ایک دوسرے سے گلے ملے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس وادی سے یہ پہلا اہل اسلام کو حاصل ہوا تھا۔ انتقال سوائے خیبر کے اور کسی بھی جنگ سے حاصل نہ ہوا تھا۔ اس موقع پر سورہ نازل ہوئی۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ①

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو چنگاریاں نکالتے ہوئے دوڑتے ہیں۔"

وَالْعٰدِيٰتِ سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو مردوں پر چڑھ جاتے ہیں

ضبح۔ سے ان کے ناک اور نتھنوں کے درمیان جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ مراد ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ①۔ آپ نے راوی سے بیان کیا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ یہ حملہ صبح کے وقت ہوا تھا۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ④۔ پھر غبار جنگ اڑانے والے ہیں

یہ گھوڑے صرف جنگ کے وقت غبار اڑاتے ہیں خدا نے اس کی قسم کھائی ہے۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ⑤۔

پھر دشمن کی جماعت کے درمیان آنے والے ہیں۔

راوی عرض کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ⑥۔ بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے" اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے رب کا کفر کرتا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ⑦۔

اور وہ خود بھی اس بات کا گواہ ہے۔

یعنی ان دونوں کی دونوں آنکھیں دیکھ رہی تھیں اور سارے وادی الیابس والے گواہ ہیں کہ ان دونوں نے زندگی کو مقدم کیا یعنی ان دو افراد کو قتل سے پہلے سر براہ بنا کر روانہ کیا گیا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے پھر خدا کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ⑨ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ⑩ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ

مملوکہ کتاب حمزہ منظر ایلیاء

لَّخَبِيْرٌ ⑪

کیا اسے معلوم نہیں ہے جب مردوں کو قبروں سے نکالا جائے گا اور دلوں کے رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا تو ان کا رب اس کے حالات سے خوب باخبر ہوگا۔

آپ نے فرمایا یہ آیات خاص کر ان دونوں افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ جو اپنے دلوں میں برے راز رکھتے تھے اور جنگ سے فرار کرنے والے تھے اعمال کو انجام دینے والے تھے تو خدا نے ان بارے خبر دی اور ان کے افعال کے بارے میں خبر دی۔ یہ واقعہ وادی الیابس کے لوگوں کا یہ تفسیر ہے روایت کی۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ①

یعنی ان پر گھوڑے اس انداز میں حملہ کرتے تھے کہ ان کے ناک اور نتھنوں سے ایسی آوازیں آتی تھیں جیسے کتوں کی آوازیں ہوں۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ②۔ فرماتے ہیں کہ اس وادی میں زیادہ پتھر تھے۔ تو جب گھوڑے ان پتھروں پر اپنے سم مارتے اور اپنے سموں سے ان کو روندتے تو ان سے چنگاریاں پیدا ہوتی تھیں۔ جیسے کہ آگ کے شعلے ہوں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ③۔ یعنی ان کو صبح کے وقت غارت کیا گیا تھا۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ④۔ پھر ان سے غبار جنگ اڑانے والے ہیں۔

یعنی گھوڑوں کی ٹاپوں سے صحرا میں غبار اڑتا تھا۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ⑤۔ یعنی تمام مشرکین درمیان میں جمع ہو گئے تھے یعنی لشکر اسلام نے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ⑥۔

یعنی کنود سے مراد کفر ہے۔

یعنی یہ لوگ ہیں جن کو پہلے لشکر کا سالار بنا گیا اور پھر انہوں امیر المومنین کو نادا مشورہ دیا اور یہ حسد کی وجہ سے تھا کہ آپ اس راستہ کو چھوڑ دیں کیونکہ اس میں درندے ہیں۔ اور امیر المومنین نے وہی راستہ اختیار کیا تو ان معلوم ہو گیا کہ علی یقیناً کامیاب ہو گئے اس کا واقعہ یوں ہے۔

جب امیر المومنین روانہ ہونے لگے تو آپ نے جو راستہ اختیار کیا جب اس پر روانہ ہونے لگے۔ تو عمرو بن عاص نے ایک بندے سے کہا کہ علی تازہ تو جوان ہے وہ ان راستوں کو نہیں جانتا جس راستے سے علی جانے لگا ہے یہ درندوں سے

بھرا ہوا ہے یعنی اس [illegible] دونوں سے محفوظ شخص [illegible] تو
ان دونوں نے حق [illegible]
شخص ہے اس کی [illegible]
وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝

یعنی وہ اس کی دشمنی پر گواہ ہے۔

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ یعنی وہ زندگی کو زیادہ محبوب رکھتے تھے اس وجہ سے وہ درندوں سے [illegible] تھے خدا نے ان کے لیے فرمایا۔

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ یعنی وہ جانتے ہیں کہ ان کو جمع کیا جائے گا اور ان کے سینوں میں جو کچھ ہے اس کو ظاہر کیا جائے گا اور رب ان کے بارے میں خوب جانتا ہے۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سورۃ القارعہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد گیارہ ہیں اور اس کا رکوع ایک ہے موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 101 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 30 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

تفسیر نور الثقلین میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورہ القارعہ کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا میزان اعمال بھاری کر دے گا۔

جو حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ القارعہ کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھے گا۔ اور قیامت کے دن سے جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھے گا۔

آیت ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُونُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوشِ ۝ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝
وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

کھڑکھڑانے والی (۱) اور کیسی کھڑکھڑانے والی (۲) اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیسی کھڑکھڑانے والی ہے (۳) جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند ہو جائیں گے (۴) اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اُڑنے لگیں گے (۵) تو اس دن جس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا (۶) وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا (۷) اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا (۸) اس کا مرکز ہاویہ ہے (۹) اور تم کیا جانو کہ ہاویہ کیا مصیبت ہے (۱۰) یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے (۱۱)

تفسیر

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝

کھڑکھڑانے والی اور کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور تو کیا جانتا ہے کہ کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ندا اس کی ہولناکی میں شدت پیدا کر رہا ہے تاکہ لوگوں میں اس بارے میں خوف و فزع کا اضافہ ہو جائے۔

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ۝

جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند ہو جائیں گے اور جس دن پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی مانند اڑنے لگیں گے۔

عھن۔ یعنی روئی مراد ہے۔

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝

تو اس دن جسکی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

علامہ فرماتے ہیں ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ سے مراد ہے نیکیاں زیادہ ہو جائیں گی۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝

اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا اس کا مرکز ہاویہ ہوگا۔

یعنی جس کی نیکیوں کا پلّہ ہلکا ہوگا ان کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ اس کو سر کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ ، اے محمد ﷺ آپ کیا جانتے کہ وہ کیا ہے۔ یعنی ہاویہ کیا ہے۔

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ ، یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

سورۃ التکاثر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد آٹھ ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور اس کا موجودہ قرآن میں نمبر 102 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 16 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا اس سورہ کو واجب نمازوں میں پڑھنا (100) سو شہیدوں کی شہادت کا ثواب رکھتا ہے اور نوافل میں پڑھنے والوں کے لیے (50) پچاس شہیدوں کی شہادت کا ثواب رکھتا ہے اور جب کوئی واجب نماز میں اس کو پڑھتا ہے تو چالیس (40) صفیں ملائکہ کی اس کے ساتھ نماز میں مصروف ہو جاتی ہیں۔

آیت ۱ تا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

تمہیں باہمی مقابلہ کثرت مال و اولاد نے غافل بنا دیا (۱) یہاں تک کہ تم نے قبروں سے ملاقات کرلی (۲) دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (۳) اور پھر خوب معلوم ہو جائے گا (۴) دیکھو اگر

تمہیں یقینی علم ہو جاتا (۵) کہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے (۶) پھر اسے اپنی آنکھوں دیکھے یقین کی طرح دیکھو گے (۷) اور پھر تم سے اس دن نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا (۸)

تفسیر

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ تمہیں اولاد و مال کی کثرت کے مقابلے نے غافل بنا دیا ہے۔
یعنی اولاد اور مال کی کثرت و زیادتی نے تمہیں خدا اور اس کے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔
حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کر لی۔
یعنی اس غفلت سے بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ قبروں میں چلے گئے۔ یعنی تم نے موت کو یاد نہیں رکھا۔
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے۔
یعنی تمہارا جہنم کو دیکھنا یقینی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔
ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ پھر تم سے اس دن نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔
یعنی ولایت امیر المومنین کے بارے سوال کیا جائے گا اور اس کی دلیل یہ خدا کا قول ہے جس میں خدا نے فرمایا
وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ ان کو روکو کہ ان سے ابھی سوال کیا جائے گا۔ تو ولایت علی کے بارے میں سوال مراد ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں سلمہ بن عطاء سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے خدا کے اس قول کے بارے میں آپ سے سوال کیا۔ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا: اس امت سے اس نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو نعمت خدا نے رسول خدا اور پھر ان کی معصوم اہل بیت کی شکل میں ان کو دی ہے۔

سورہ ختم

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

سورۃ العصر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد تین ہے اور رکوع ایک ہے۔ موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 103 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 13 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ العصر کو اپنی نوافل نمازوں میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو نورانی لب خنداں اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا اس حال میں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

آیت ۱ تا ۳

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قسم ہے عصر کی (۱) بے شک انسان خسارہ میں ہے (۲) علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت و نصیحت کی (۳)

تفسیر

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ زمانہ کی قسم کہ انسان خسارہ میں ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اور اس کا جواب قسم یہ ہے کہ انسان خسارہ میں ہے۔ ابو عبداللہ امام صادق یوں پڑھا کرتے تھے کہ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝

عصر کی قسم کہ انسان خسارہ میں ہے اور یہ آخری زمانہ تک انسان اس خسارہ میں رہے گا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک کام انجام دیے اور آپس میں ایک دوسرے کو تقویٰ کا اور صبر کا حکم دیتے ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے اور اس نے یحییٰ بن زکریا سے اور اس نے علی بن حسان سے اور اس نے عبدالرحمان بن کثیر سے اور اس نے ابو عبداللہ امام صادق سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

اللہ نے تمام انسانوں میں ان اوصاف والوں کا استثناء کیا ہے کہ یہ لوگ خسارے میں نہیں ہیں۔

اس فرمایا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی جو ولایت امیرالمومنین پر ایمان رکھتا ہو وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور امیرالمومنین کی پیروی کرتا ہو۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ امیرالمومنین کی ذریت کے حق کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہو اور جن لوگوں نے ولایت امیرالمومنین کی مخالفت کی ہو ان سے صبر کرنے کی نصیحت کرتے رہے ان سے بیزاری کی نصیحت کرتے رہے ہو۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

سورۃ الھمزہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 9 ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور اس کا موجودہ ترتیب میں نمبر 104 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 23 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا۔ جو شخص واجب نماز میں اس سورہ کی تلاوت کرے گا تو اس سے فقر و فاقہ دور ہو جائے گا اور رزق اس کی طرف رخ کرے گا اور بری موت اس سے دور ہو جائے گی۔

آیت ۱ تا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

تباہی اور بربادی ہے ہر طعنہ زن اور چغل خور کے لئے (۱) جس نے مال کو جمع کیا اور خوب اس کا حساب رکھا (۲) اس کا خیال تھا کہ یہ مال اسے ہمیشہ باقی رکھے گا (۳) ہرگز نہیں اسے یقیناً حطمہ میں ڈال دیا

جائے گا (۴) اور تم کیا جانو کہ حطمہ کیا شے ہے (۵) یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (۶) جو دلوں تک چڑھ جائے گی (۷) وہ آگ ان کے اوپر گھیر دی جائے گی (۸) لمبے لمبے ستونوں کے ساتھ (۹)

تفسیر

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۔ تباہی و بربادی ہے ہر طعنہ اور چغل خور کے لیے ھمزہ۔
یعنی لوگوں کے عیب تلاش کرنے والا اور فقراء کو حقیر جاننے والا مراد ہے۔
لمزہ۔ وہ بدبخت ہے جو اپنی گردن و سر کو اٹھا کر رکھتا یعنی تکبر کرتا ہے۔ اور جب کسی فقیر اور سوال کرنے والے کو دیکھتا ہے تو ان پر غضب ناک ہو جاتا ہے۔
الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝۔ جس نے مال جمع کیا اور شمار کر کے رکھا۔
یعنی جو مال کو گن گن کر رکھتا ہے لیکن راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۔ اس کو گمان ہے کہ یہ مال ہمیشہ باقی رکھے گا۔
یعنی اس کا گمان ہے کہ یہ مال ہمیشہ رہے گا اور وہ باقی رہنے والا ہے۔
كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۔ ہرگز نہیں یقیناً وہ مال حطمہ میں ڈال دیا جائے گا فرماتے ہیں حطمہ وہ آگ ہے جو ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دے گی۔
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝۔
اے محمدؐ آپ کیا جانیں کہ حطمہ کیا ہے یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں تک چڑھ جائے گی۔
یعنی یہ وہ آگ ہے کہ جس کے شعلے دلوں تک بلند ہوں گے حضرت ابوذر غفاری فرماتے ہیں متکبرین کو اس کی بشارت دی گئی جس سے دل روتے ہیں اور ان کا ظاہر خوف کی وجہ سے زرد ہو گا
إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ۝۔ وہ آگ ان کو اوپر سے گھیرے گی۔
مُؤْصَدَةٌ سے مراد اوپر سے ڈھانپ لینے والی ہے۔
فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ۝۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔
یعنی وہ آگ لمبے لمبے ستونوں میں ان پر جلائی جائے گی خدا کی قسم وہ ان کو جلا دے گی۔

سورہ ختم

حمکو کر کتاب تحفہ امنظر ایلیار

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

سورۃ الفیل یہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد پانچ ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 105 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 19 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہے آپ نے فرمایا۔ جو شخص اس سورہ کو نماز واجب میں پڑھے گا قیامت کے دن ہر پہاڑ، میدان اور ہر پتھر اس کے حق میں گواہی دے گا کہ وہ نماز گزاروں میں سے ہے اور ایک منادی ندا دے گا کہ تم نے میرے بندے کے حق میں گواہی دی ہے میں تمہاری گواہی اس کے نفع و نقصان میں قبول کرتا ہوں اور میرے بندے کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرو۔ کیونکہ یہ ایسا بندہ ہے کہ جس کو میں دوست رکھتا ہوں میں اسکے عمل کو بھی دوست رکھتا ہوں۔

آیت ۱ تا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے (۱) کیا ان کی چال

کو بے کار نہیں کر دیا ہے (۲) اور ان پر اڑتی ہوئی ابابیل کو بھیج دیا ہے (۳) جو انہیں کھرنجوں کی کنکریاں مارتی تھیں (۴) پھر انہوں نے ان سب کو چبائے ہوئے بھوسے کے مانند بنا دیا (۵)

تفسیر

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝

اے رسول کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ خطاب بھی رسول خدا کو ہی ہے۔ اور یہ سورہ اس لشکر کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو ہاتھیوں کے ساتھ آیا تھا تا کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا دیں۔ اور اس لشکر کا بادشاہ ابرہہ تھا جو کہ یمن کا بادشاہ تھا۔ اور وہ نجاشی سے پہلے کا بادشاہ تھا۔ جب وہ مسجد کے دروازے کے قریب ہوئے تو حضرت ابوطالب کے والد گرامی حضرت عبدالمطلبؑ اس لشکر کے سردار ہاتھی کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ تجھے کیوں لے کر آیا ہے تو اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا ارادہ ہے کہ تمہارے ذریعے وہ خانہ خدا کو گرا دے کیا تو ایسے کرے گا؟ اس نے جواب دیا نہیں۔

اس کے بعد لشکر والوں نے پوری کوشش کی کہ وہ مسجد کے دروازے سے اندر داخل ہو جائیں لیکن اس اور اس کے ساتھیوں نے انکار کر دیا پس لشکر والوں نے ان پر تلواروں سے وار کیے اور زخمی کر دیا لیکن وہ پھر بھی آگے جانے سے انکار پر قائم رہے اتنے میں پھر خدا نے پرندے کے لشکر پر ابابیل کے لشکر کو مسلط کر دیا۔

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ ۔ اور ان پر اڑتی ہوئی ابابیل کو بھیج دیا وہ پرندے ان کے عقب کے تعاقب میں گے۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ ۔ جو ان پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے تھے۔

فرماتے ہیں ہر ابابیل کے پاس تین تین کنکریاں تھیں ایک ایک ان کی چونچ اور دو ان کے پنجوں میں تھیں جو لشکر والوں کے سر پر گراتے تھے اور وہ ان کے دماغوں میں داخل ہو کر ان کے مقام پاخانہ سے نکل جاتی تھی۔ اور وہ اس قدر وزنی تھی کہ ان کے بدن کی ہڈیاں ٹوٹ جاتیں اور وہ یوں ہو گئے جیسے کہ خدا نے فرمایا فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ ۔ ان کو ایسے کر دیا جیسے کھائے ہوئے بھوسے کی مانند ہے۔

فرماتے ہیں کہ عصف سے مراد تین ہے اور ماکول سے مراد وہ ہے جو فضلہ میں بچ جاتا ہے۔ حضرت امام صادق فرماتے ہیں چیچک کی یہ بیماری اس دور میں شروع ہوئی تھی۔

سورہ [illegible]

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

سورۃ القریش یہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد (4) چار ہے۔ اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 106 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 29 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا تو اسے ان لوگوں کی تعداد کے دس گنا زیادہ نیکیاں عطا کرے گا۔ جنھوں نے کعبہ کا طواف کیا ہے اور اس میں اعتکاف بھی بیٹھے ہیں۔ تفسیر مجمع البیان۔

آیت ۱ تا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔

قریش کے انس و الفت کی خاطر (۱) جو انہیں سردی اور گرمی کے سفر سے ہے ابرہہ کو ہلاک کر دیا ہے (۲) لہٰذا انہیں چاہیے کہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں (۳) جس نے انہیں بھوک میں سیر کیا ہے اور خوف سے محفوظ بنایا ہے (۴)

تفسیر

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝

قریش کے انس و الفت کی خاطر جو انھیں سردی اور گرمی کے سفر سے ہے کہ ابرہہ کو ہلاک کر دیا ہے۔

فرماتے ہیں یہ سورہ قریش والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ کیوں کہ قریش والوں کا ذریعہ معاش دو سفر تجارت تھے جو وہ سال میں کیا کرتے تھے سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کا مال لے کر جاتے تھے اور مکہ سے ان سفروں میں لباس اور سمندر کے کناروں پر اگاتے تھے مثلاً مرچ وغیرہ اور چمڑا وغیرہ لے جاتے تھے۔ اور وہ شام سے کپڑے وغیرہ لے کر آتے تھے اور پھر اسی طریقہ سے وہ زندگی بسر کرتے تھے اور یہ امیر و غریب سب کا ذریعہ معاش یہی تھا۔ لیکن جب خدا نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا تو قریش والے ان دونوں سفروں سے بے نیاز ہو گئے۔ اور لوگوں کے وفود آپ کے پاس آتے اور مال تجارت بھی لے آتے اور دوسرا حج کے لیے آتے تو مال تجارت لے آتے اور لے جاتے تھے تو اس وجہ سے خدا قریش والوں پر اپنا احسان جتلا رہا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ لہٰذا انھیں چاہیے کہ وہ اس گھر کے مالک و رب کی عبادت کریں جس نے انھیں بھوک میں سیر کیا اور خوف سے محفوظ کیا۔

یعنی اب ان کو شام و یمن جانے کی ضرورت نہیں اور راستے کے خوف بھی محفوظ رہ گئے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

سورۃ الماعون مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد سات (7) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے۔ اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 107 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 17 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب فضائل اعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا تو خدا اس کے نماز و روزہ کو قبول کرے گا

آیت ۱ تا ۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے (۱) یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (۲) اور کسی کو مسکین کے کھانے کے لئے تیار نہیں کرتا ہے (۳) تو تباہی ہے ان نمازیوں کے لئے (۴) جو

اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (۵) دکھانے کے لئے عمل کرتے ہیں (۶) اور معمولی ظروف بھی عاریت پر دینے سے انکار کرتے ہیں (۷)

تفسیر

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے۔
علامہ فرماتے ہیں یہ سورہ ابوجہل اور دوسرے کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے یعنی اس کو اس کے حق سے روکتا ہے۔
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ اور کسی مسکین کو کھانا کھلانے پر آمادہ نہیں ہوتا۔
یعنی وہ فقرا و مساکین کو کھانا کھلانے پر رغبت ہی نہیں رکھتا۔
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝
اور تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔
علامہ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے تارک الصلوۃ ہے ورنہ نماز میں تو ہر نمازی کو سہو ہو جاتا ہے لہذا مراد ہے جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابو عبد اللہؑ فرماتے ہیں کہ اول وقت سے نماز کو بلا وجہ عذر کے موخر کرنا یہ بھی ساھون کا ایک فرد ہے۔
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ یہ وہ ہیں جو دکھانے کے لیے عمل کرتے ہیں۔
یعنی وہ جو کچھ کرتے ہیں ان میں غرض خدا نہیں بلکہ ریاکاری ہے۔
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ وہ معمولی چیزیں بھی عاریۃ دینے سے انکار کرتے ہیں آگ چراغ آب وہ چیزیں جن کی طرف لوگ محتاج ہیں وہ بھی عاریۃ نہیں دیتے اور ایک روایت میں خمس و زکوٰۃ نہیں دیتے۔

سورہ ختم

سُوْرَۃُ الْكَوْثَرِ

سورہ الکوثر مکی سورہ ہے اور اس کی آیات تین ہیں اور ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 108 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 15 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہوا ہے۔ جو شخص اپنی واجب و نافلہ نمازوں میں سورہ کوثر کی تلاوت کرے گا تو خدا اس کو حوض کوثر سے سیراب کرے گا۔

آیت ۱ تا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے(۱) لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں (۲) یقیناً آپ کا دشمن بے اولاد رہے گا(۳)

تفسیر

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جو خدا نے حضرت محمد ﷺ کو ان کے بیٹے ابراہیم کے بدلے عوض میں عطا کی ہے۔ رسول خدا ﷺ بیٹے کے مرنے کے بعد مسجد الحرام میں داخل ہوئے تو اس میں عمرو بن عاص۔ اور حکم بن ابی العاص یہ دو لوگ ملعون موجود تھے تو انہوں نے آپ ﷺ کو مخاطب کر کے کہا۔ اے ابوالابتر جاہلیت میں جس بندے کا کوئی بیٹا نہیں ہوتا تھا اس کو ابتر کہا جاتا تھا۔ پھر عمرو ملعون نے کہا کہ میں محمد کو گالیاں دیتا ہوں تاکہ وہ غصہ میں آ جائے۔ تو رسول خدا ﷺ پر خدا نے یہ سورہ نازل کی تاکہ آپ کو سکون ملے اور فرمایا۔ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے پس آپ اپنے رب کی نماز ادا کریں اور قربانی کریں إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ اور آپ کا دشمن بے اولاد رہے گا۔ شانئک سے مراد عمرو بن العاص ہے یعنی نہ اس کا دین اور نہ اس کا نسب ہے۔

سورہ ختم

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

سورۃ الکافرون مکی سورہ ہے اور اس کی آیات چھ (6) ہیں اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 109 اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 18 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادقؑ سے نقل ہے آپ نے فرمایا۔

جو شخص اپنی نماز واجب و نوافل میں سورہ کافرون اور سورہ توحید کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے والدین اور اس کی اولاد کو بھی بخش دے گا۔ خواہ وہ گنہگار کیوں نہ ہوں۔ اور اس کا نام اشقیاء کے رجسٹر سے کاٹ دے گا اور نیکوں کے دفتر میں لکھ دے گا جب تک وہ زندہ رہے گا تو سعادت کے ساتھ رہے گا اور جب اس پر موت آئے گی تو وہ شہادت کی موت مرے گا جب وہ قیامت کے دن محشور ہوگا تو شہید محشور ہوگا۔

آیت ۱ تا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو (۱) میں ان خداؤں کی عبادت نہیں کرسکتا جن کی تم پوجا کرتے ہو (۲)

اور نہ تم میرے خدا کی عبادت کرنے والے ہو (۳) اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پوجا کرنے والا ہوں (۴) اور نہ تم میرے معبود کے عبادت گزار ہو (۵) تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے (۶)

تفسیر

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اے رسول آپ کہہ دیں اے کافرو

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو شاکر نے ابو جعفر الاحول سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ کیا حکیم و بلیغ انسان ایسی گفتگو کرسکتا ہے کہ جس میں اتنا زیادہ تکرار ہو۔ اور تکرار ہے یہ کیسا قرآن ہے۔

ابو جعفر کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا تو وہ مدینہ آیا اور اس نے حضرت ابو عبداللہ امام صادقؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس سورہ کے نزول اور تکرار کا سبب یہ ہے کہ قریش والوں نے رسول خدا کے سامنے ایک رائے رکھی تاکہ اس کے تحت مصالحت ہو جائے اور وہ یوں تھی کہ ایک سال آپ ہمارے خداؤں کی عبادت کریں اور ہم آپ کے خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آپ ایک سال ہمارے خداؤں کی عبادت کریں اور پھر ایک سال ہم آپ کے خدا کی عبادت کریں گے تاکہ اس میں مصالحت عمل آئے اور اختلاف ختم ہو جائے تو خدا نے بھی اس انداز میں ان کافروں کو جواب دیا جو تکرار انہوں نے کیا اسی تکرار سے خدا نے کیا تاکہ ان کے مطالبے کے مطابق جواب ہو جائے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ یعنی جیسا کہ تم نے کہا کہ ہم تیرے رب کی عبادت کرتے ہیں۔ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اور نہ ہی تم اس رب کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

یعنی کہ جیسا تم کہتے ہیں۔ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

یعنی جیسا کہ تم نے کہا کہ ہم ایک سال آپ کے رب کی عبادت کریں گے۔

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو کہ جس کی میں عبادت کرنے والا ہوں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۝ تمہارا دین تمہارے لیے ہے اور ہمارا دین ہمارے لیے ہے۔

پس جب ابو جعفر احول واپس گیا اور اس نے ابو شاکر سے یہ جواب بیان کیا تو اس نے کہا۔ یہ وہ چیز ہے جس کو اونٹ حجاز سے اٹھا کر لایا ہے۔

حضرت ابو عبداللہ کی ہمیشہ عادت تھی کہ وہ جب بھی یہ سورہ پڑھتے تو آخر میں تین مرتبہ فرماتے۔ دینی الاسلام میرا دین اسلام ہے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ

سورۃ النصر مکی سورہ ہے۔ اور اس کی آیات کی تعداد تین ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 110 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 114 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب فضائل اعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہوا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی واجب نمازوں میں یا نافلہ نمازوں میں اس سورہ کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے دشمنوں پر فتح عطا کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں قبر سے باہر آئے گا کہ اس کے پاس جہنم سے نجات کا امان نامہ ہوگا اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔

آیت ۱ تا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے۔

جب خدا کی مدد اور فتح کی منزل آجائے گی (۱) اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ دین خدا میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں (۲) تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کریں اور اس سے استغفار کریں کہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے (۳)

تفسیر

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ جب خدا کی مدد اور فتح آ جائے گی۔

علماء فرماتے ہیں کہ یہ سورہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں نازل ہوئی تھی۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ ۔

تو جب یہ سورہ نازل ہوئی تو رسول خدا نے فرمایا مجھے میری موت کی اطلاع دے دی گئی ہے بس رسول خدا مسجد الخیف میں تشریف لائے اور تمام لوگوں کو جمع کیا اور خطبہ دیا اور فرمایا اللہ مدد کرے اس شخص کی جو میری بات کو سنتا ہے اور اس کو اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے اور پھر اس کو ان تک پہنچاتا ہے جنہوں نے میری بات کو نہیں سنا پھر فرمایا بعض اپنے آپ کو فقیہ سمجھ رہے ہوتے ہیں جب وہ فقیہ ہوتے نہیں ہیں۔ اور بعض اوقات فقہ کا حامل اپنے سے زیادہ فقہ کا علم حاصل کرتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن سے مسلمان کا دل کبھی پرخش نہیں ہوتا۔

۱۔ وہ عمل نیک جو خالص اللہ کے لیے ہو۔

۲۔ مسلمانوں کے آئمہ کو نصیحت۔

۳۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کہ ان کی دعا ان کے عقب سے ہے۔

پھر فرمایا اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اور اگر تم نے ان سے تمسک رکھا اور ان کی پیروی کی تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور تمہارے قدموں میں کبھی لغزش نہیں آئے گی ایک اللہ کی کتاب ہے اور ایک میری اہل بیت عترت ہے۔ اور مجھے خدائے لطیف خبیر نے خبر دی ہے کہ یہ کبھی بھی آپس میں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔

پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا اور فرمایا یوں اور دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔ اور فرمایا ایسے نہیں پھر آپ نے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

سورہ ختم

سُورَةُ اللَّهَبِ

سورۃ اللہب مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد پانچ (5) ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 111 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 6 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام رضا سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا جب بھی اس سورہ کی تلاوت کرو تو ابولہب پر لعنت کرو اور بددعا کرو کیونکہ وہ رسول خدا اور ان کے دین کی تکذیب کرتا تھا۔ حضرت امام صادق سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ اللہب کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے ابولہب کے ساتھ جہنم میں اکٹھا نہیں کرے گا۔

آیت ۱ تا ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝
سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا
حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے (۱) نہ اس کا مال ہی اس کے کام آیا اور نہ اس کا کمایا ہوا سامان ہی (۲) وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا (۳) اور اس کی بیوی جو لکڑی ڈھونے والی ہے (۴) اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی بندھی ہوئی ہے (۵)

تفسیر

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿١﴾ ۔ ابولہب کا ہاتھ ٹوٹ جائے اور وہ ہلاک ہو جائے
یعنی تَبَّتْ کا معنی خسر ہے اس کا نقصان ہو۔

جب قریش والے دارالندوۃ میں اس غرض سے جمع ہوئے تاکہ وہ محمد ﷺ کو قتل کریں۔ تو اس وقت یہ خبیث ابولہب مال دار فرد تھا جس نے کہا جو یہ کام کرے گا میں اس کو انعام دوں گا خدا نے فرمایا:

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ ۔ نہ اس کا مال اس کے کام آئے گا۔ اور نہ اس کا کوئی کمایا ہوا سامان وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

یعنی اس آگ میں اس کو داخل کیا جائے اور وہ اس کو جلا دے گی۔

وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿٤﴾ ۔ اور اس کی بیوی جو لکڑیاں اٹھانے والی ہے اس کا نام ام جمیل بنت حرب تھا یہ رسول کی چغل خوری کرتی تھی۔ اور رسول خدا کی باتیں کفار سے بیان کیا کرتی تھی۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا پر افترا اور جھوٹ بولتی تھی۔

فِي جِيدِهَا مراد اس کی گردن میں۔ حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ﴿٥﴾ ۔ یعنی آگ کا پھندا ڈالا جائے گا۔

ابولہب کا نام عبد مناف تھا خدا نے اس کے نام کے بجائے اس کی کنیت کو ذکر کیا ہے۔ کیونکہ مناف وہ بت تھا جس کی یہ عبادت کیا کرتے تھے۔

سورہ ختم

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ

یہ سورۃ الاخلاص مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 4 ہے اور اس کا ایک رکوع ہے اور موجودہ قرآن میں اس کا نمبر 112 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 22 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا جس نے ایک دن کی پانچ نمازیں پڑھیں اور کسی نماز میں بھی سورہ توحید نہیں پڑھی تو اسے آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے تو نمازیوں میں سے نہیں ہے۔

آیت ۱ تا ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اے رسول کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے (۱) اللہ برحق اور بے نیاز ہے (۲) اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد (۳) اور نہ اس کا کوئی کفو اور ہمسر ہے (۴)

شان نزول

یہودیوں کا ایک وفد رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی اے محمد ﷺ آپ اپنے رب کے بارے میں بیان کریں کہ وہ کیا ہے اس کا حسب و نسب کیا ہے تو یہ سورہ نازل ہوئی۔

تفسیر

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِۙ

آپ کہہ دیں میں اس فلق کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔

فَلَق: علامہ فرماتے ہیں جہنم میں ایک کنواں ہے جس کا نام فلق ہے اور اس کی گرمی کی شدت سے تمام اہل جہنم خدا سے پناہ طلب کرتے تمام اہل جہنم نے خدا کی بارے میں اس کی شکایت کی تو اس نے خدا سے سوال کیا اے خدا تو مجھے سانس لینے کی اجازت عطا کرے تو خدا نے اجازت دے دی جب اس نے سانس لی تو پوری جہنم کو اس نے جلا کر رکھ دیا۔ اور اس کنویں میں ایک صندوق ہے۔ اور اس کنویں والے اس صندوق کے عذاب سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اور یہ صندوق ایک تابوت ہے اس تابوت میں چھ افراد گزشتہ امتوں کے ہیں اور چھ افراد اس امت کے ہیں۔

وہ چھ افراد جو گزشتہ امتوں کے ہیں پہلا فرد وہ آدم ہے جس نے اپنے بھائی کو ناحق قتل کیا تھا۔

۲۔ نمرود ہے کہ جس نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا۔

۳۔ موسیٰ علیہ السلام کے دور کا فرعون ہے۔

۴۔ امت موسیٰ کا سامری ہے جس نے بچھڑا بنایا تھا۔

۵۔ جس نے یہودیوں کو گمراہ کیا اور باطل عقائد کا حامل قرار دیا۔

۶۔ وہ شخص جس نے قوم عیسیٰ کو گمراہ کیا اور باطل عقائد کا حامل قرار دیا اور وہ چھ افراد جو اس امت کے ہوں گے۔

وہ پہلا زریق ہے ۲۔ دوسرا حبتر ہے۔ ۳۔ تیسرا اس امت کا فرعون ہے۔ ۴۔ وہ ہے جو علی دین کا دشمن ہے۔

اور پانچ خوارج کا سردار ہے اور چھ عبدالرحمن ابن ملجم ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ جب اس کنویں میں کسی کو ڈالا جائے گا تو اس میں عذاب ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ النَّاسِ

سورۃ الناس پہلی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد چھ ہے۔ اور اس کا ایک رکوع ہے۔ اور موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر ۱۱۴ ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر ۲۱ ہے۔

تلاوت کا ثواب:

گزشتہ سورہ میں روایت اس کے ثواب کی درج کر دی گئی ہے۔

آیت ۱ تا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ مَلِكِ النَّاسِۙ اِلٰهِ النَّاسِۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ۠

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

(اے رسولؐ) تم کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب (۱) لوگوں کے بادشاہ (۲) لوگوں کے معبود کی (۳) (شیطانی) وسوسہ کی برائی سے جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالا کرتا ہے (۵) جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔ (۶)

تفسیر

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ آپ کہہ دیں کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔
یعنی میں اللہ اس کی پناہ چاہتا ہوں جو لوگوں کا رب ہے اور وہ رب حقیقی بھی ہے۔ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ وہ لوگوں کا مالک بادشاہ بھی ہے اور لوگوں کا معبود بھی ہے۔

مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ خناس کے وسواس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
علامہ فرماتے ہیں کہ خناس اس شیطان کا نام ہے جو لوگوں کے سینوں میں وسواس پیدا کرتا ہے اور لوگوں کو خیر سے ناامید کرتا ہے اور کہتا ہے خیر سے فقر و فاقہ آتا ہے۔ اور لوگوں کو برائیوں اور فواحش پر آمادہ کرتا ہے یہی مراد ہے خدا کے قول سے جس میں خدا نے فرمایا ہے۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ شیطان تم کو فقر کی دھمکی دیتا ہے اور فحشا کا حکم دیتا ہے۔
حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی دل ایسا نہیں ہے مگر اس کے دو کان ہوتے ہیں ایک کان پر ہدایت کرنے والا فرشتہ ہوتا ہے جو اس کو ہدایت کرتا ہے اور دوسرے پر گمراہ کرنے والا شیطان ہوتا ہے جو فریب کرتا ہے۔ یعنی ہدایت والا نیکی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا اس کو روکتا ہے اور زجر کرتا ہے۔ ایسے لوگوں میں بھی شیطان ہیں جو لوگوں کو برائی پر آمادہ کرتے ہیں اور جنوں میں بھی شیطان ہیں جو جنوں کو برائی پر آمادہ کرتے ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے بکر بن محمد سے اور انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا ان دونوں سورتوں کے نزول کا سبب یہ تھا خدا نے وعدہ کیا تھا اس کا تو جبرائیل علیہ السلام یہ دو سورتیں لے کر نازل ہوا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے سعید بن محمد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے بکر بن سہل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالغنی بن سعید الثقفی سے اور اس نے موسیٰ بن عبدالرحمن سے اور اس نے مقاتل بن سلیمان سے اور اس نے ضحاک بن مزاحم سے اور اس نے ابن عباس سے نقل ہے آپ نے فرمایا مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شیطان ہے کہ خدا اس پر لعنت کرے وہ ابن آدم کے دل میں وسواس پیدا کرتا ہے اس کا نام خرطوم ہے کیونکہ اس کی سونڈ ہاتھی کی سونڈ کی طرح ہے اس وجہ سے اس کو خرطوم کہتے ہیں اور یہ ابن آدم کے دل میں وسواس پیدا کرتا ہے لہذا جب دنیا تمہارے سامنے آئے اور ایسی چیز سامنے آئے جو خدا کو پسند نہیں ہے۔ اور تم خدا کو یاد کرو تو یہ شیطان وسوسے پیدا کرتا ہے تاکہ انسان کو روکے اور نیک کام نہ کرنے دے اور برائی کو اچھا دکھائے۔

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسواس پیدا کرتا ہے۔
اس کے بعد خدا فرما رہا ہے کہ وہ سینوں میں وسواس پیدا کرنے والا جنوں اور انسانوں دونوں میں سے ہے۔
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾ مراد ہے کہ وہ جنوں اور انسانوں میں سے ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن الحسین نے اور انہوں نے سیف بن عمیرہ سے اور اس نے ابن ابی بکر الحضرمی سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابن مسعود نے ان دونوں سورتوں کو اپنے قرآن سے ختم کر دیا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

آپ نے فرمایا میرے والد نے فرمایا تھا کہ ابن مسعود نے یہ کام اپنی رائے سے کیا ہے یہ دونوں قرآن میں سے ہیں نیز ان سے ہی روایت ہے کہ جس کو احمد بن ابی عبداللہ نے نقل کیا ہے اور ان سے علی بن الحکم سے اور اس نے سیف بن عمیرہ سے اور اس نے ابن ابی بکر الحضرمی سے اور اس نے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا اے علی میرے بستر کے پیچھے صحائف اور ریشم اور کاغذوں میں قرآن ہے ان کو لو اور اس کو جمع کرو۔ خبردار یہ ضائع نہ ہو جیسا کہ یہود نے تورات کو ضائع کر دیا تھا۔

پس حضرت علی علیہ السلام گئے اور قرآن ایک زرد رنگ کے کپڑے میں جمع کیا آپ اپنے گھر میں چلے گئے اور سب کیلئے گھر کا دروازہ بند کر دیا اور فرمایا کہ میں اپنے کندھوں پر چادر نہیں ڈالوں گا جب تک میں قرآن کو جمع نہ کر لوں۔ تو جب بھی کوئی علی علیہ السلام سے ملنے کیلئے آتا تو آپ اس کیلئے گھر سے بغیر چادر کے نکلا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے قرآن کو جمع کر لیا اور پھر کندھوں پر چادر رکھی اور فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا اگر لوگ قرآن کی تلاوت اس طرح کرتے جیسے خدا نے اس کو نازل کیا ہے تو کوئی دو بندے اس میں کبھی اختلاف نہ کرتے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے جعفر بن احمد نے نقل کیا ہے اور اس نے عبدالکریم بن عبدالرحیم سے نقل کیا ہے اور اس نے محمد بن علی القرشی سے نقل کیا ہے اور اس نے محمد بن الفضیل سے اور اس نے ابوحمزہ ثمالی سے اور اس نے امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

آپ نے فرمایا ہمارے قرآن کو کسی نے بھی جمع نہیں کیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے وصی برحق کے۔
علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن احمد بن ثابت نے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے الحسن بن محمد بن سماعہ نقل کیا ہے اور انہوں نے وہیب بن حفص سے اور اس نے ابو بصیر سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا!
قرآن زاجر بھی ہے اور آمر بھی ہے جنت کے حصول کا حکم دیتا ہے اور جہنم سے زجر کرتا ہے اس میں محکم اور متشابہ

میں۔ پس جو آیات محکم ہیں، ان پر ایمان لایا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اور اس میں تدبر کیا جائے۔

اور جو متشابہ نہیں پس ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے نہ اس پر عمل نہیں کیا جائے گا یہ قول خدا ہے جس میں خدا نے فرمایا ہے ٥۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

اور جن کے دلوں میں کجی ہے وہ ان متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تا کہ فتنہ برپا کریں اور اپنی من مانی تاویلیں کریں۔ حالانکہ ان کی تاویل کو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے اور ان کے جو علم میں رسوخ رکھنے والے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (آل عمران آیت ۷)

فرمایا وہ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ۔ ہم آل محمد علیہم السلام ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن احمد نے بیان کیا اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے اور اس نے علی بن جریر سے اور مرازم سے اور انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

آپ نے فرمایا قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔ یہاں تک کہ خدا کی قسم خدا نے لوگوں کی ضروریات میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ اس کا قرآن میں ذکر کر دیا ہے اور لوگوں کیلئے بیان کر دیا ہے یا یہ کہ کسی بندہ میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ یہ کہے کہ اے کاش یہ قرآن میں نازل ہو جاتا ہے مگر یہ ہے کہ خدا نے اس کو قرآن میں نازل کر دیا ہے۔

اختتام

15 رمضان سال 2016 بروز منگل دن 20-3

مسجد و امام بارگاہ کاشانہ عباس ٹاؤن شپ لاہور۔

احقر العباد۔ سید منیر رضوی